

6375 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَلَمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: (متن حدیث): دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا الْمَسْجِدَ وَعَلَيْهِ رِدَاءٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظٌ، فَقَالَ لَهُ أَغْرَابِيُّ مِنْ خَلْفِهِ، وَأَخَذَ بِجَانِبِ رِدَائِهِ، فَاجْتَبَذَهُ حَتَّى أَثَرَتِ الصَّنِيفَةُ فِي صَفْحِ عُنُقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، أَعْطِنَا مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي عِنْدَكَ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ، وَتَبَسَّمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: مُرُوا لَهُ

✽✽ حضرت بن مالک انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ مسجد میں تشریف لائے آپ نے مولیٰ نجانی چادر اوڑھی ہوئی تھی۔ ایک دیہاتی آپ کے پیچھے سے آیا۔ اس نے آپ کی چادر کا کنارہ پکڑا اور اسے کھینچا تو اس چادر کا نشان نبی اکرم ﷺ کی گردن پر بن گیا اس نے کہا: اے حضرت محمد! آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کا جو مال ہے اس میں سے ہمیں بھی عطا کریں نبی اکرم ﷺ نے اس کی طرف رخ کیا آپ مسکرائے اور فرمایا: اسے کچھ دے دو!

ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَمْنَعُ أَحَدًا يَسْأَلُهُ شَيْئًا مِنْ هَذِهِ الْفَانِيَةِ الزَّائِلَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ ایسے کسی شخص کو منع نہیں کرتے تھے

جو آپ ﷺ سے اس فنا ہو جانے والی اور زائل ہو جانے والی (دنیا) کی کوئی چیز مانگتا تھا

6376 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَابِ، حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، بِمَجْهَدٍ وَعَبَّادَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ:

6375- إسناده صحيح على شرط البخاري، وأخرجه أحمد 3/224، ومسلم (1057) عن أبي المغيرة عبد القدوس بن الحجاج، عن الأوزاعي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/153 و210، والبخاري (3149) في فرض الخمس: باب مَا كَانَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَعْطِي الْمَوْلَةَ قُلُوبَهُمْ وَغَيْرَهُمُ الْخَمْسَ وَنَحْوَهُ، و (5809) في اللباس: باب البرود والحبر والشملة، و (6088) في الأدب: باب التسمم والضحك، وابن ماجه (1553) في اللباس: باب لباس النبي - صلى الله عليه وسلم -، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي - صلى الله عليه وسلم -" ص 80، والبيهقي في "الدلائل" 1/318 من طرق عن إسحاق بن عبد الله، به.

6376- إسناده صحيح على شرط الشيخين. سفیان: هو ابن عيينة. وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد" (298) عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (2311) في الفضائل: باب مَا سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَنْ شَيْءٍ، فقال: لا، وابن سعد في "الطبقات" 1/368 من طرق عن سفیان، به. وأخرجه الحميدي (1228)، والطالسي (1720)، والبخاري (6034) في الأدب: باب حسن الخلق والسخاء وما يكره من البخل، وفي "الأدب المفرد" (279)، ومسلم، والترمذي في "الشمائل" (345)، وابن سعد 1/368، والدارمي 1/34، وأبو يعلى (2001)، والبيهقي في "الدلائل" 1/325-326، والبقوي (3685) و (3686) من طرق عن سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، به. وانظر ما بعده.

(متن حدیث): مَا سَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَأَبَى

❁❁ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے جب بھی کوئی چیز مانگی گئی تو آپ نے کبھی انکار نہیں کیا۔

ذِكْرُ خَيْرٍ ثَانٍ يُصْرَحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے
6377 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُونُسَ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا، يَقُولُ:

(متن حدیث): مَا سَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قَطُّ، فَقَالَ: لَا

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے جب بھی کوئی چیز مانگی گئی تو آپ نے ”نہ“ نہیں کی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ خُلُقَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَطَعَ الْقَلْبَ عَنْ هَذِهِ الدُّنْيَا وَتَرَكَ إِلَّا ذَخَارَ بَشِيٍّ مِنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کے اخلاق میں یہ بات شامل تھی کہ آپ ﷺ نے اپنے دل کو دنیا سے لا تعلق رکھا ہوا تھا اور آپ دنیا کی کوئی بھی چیز ذخیرہ نہیں کرتے تھے
6378 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّعَفِيُّ، عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَذْخِرُ شَيْئًا لِفَدٍ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کل کے لیے کوئی چیز ذخیرہ کر کے نہیں رکھتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ أَزْهَدِ النَّاسِ فِي الدُّنْيَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ دنیا سے سب سے زیادہ بے رغبت تھے
6379 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي هَانِءٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ رَبَاحٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْعَاصِ، يَخْطُبُ النَّاسَ يَقُولُ:

6377 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو مكرر ما قبله.

6378 - إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر (6356).

(متن حدیث): اَيُّهَا النَّاسُ كَانَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْهَدَ النَّاسِ فِي الدُّنْيَا، وَأَصْبَحْتُمْ أَرْغَبَ

النَّاسِ فِيهَا

❀❀ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے بیان کیا:

”اے لوگو! تمہارے نبی دنیا سے سب سے زیادہ بے رغبت تھے اور اب تم دنیا کی طرف سب سے زیادہ راغب ہو۔“

ذِكْرُ قَبُولِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَدَايَا مِنْ أَهْلِ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ اپنے امتیوں کی طرف سے تحائف قبول کر لیتے تھے

6380 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْمُقَابِرِيُّ،

قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بَعَثْتُ مَعِيَ أُمَّ سَلِيمٍ بَشِيءٍ مِنْ رُطْبٍ فِي مِكَتَلٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

فَلَمْ أَجِدْهُ فِي بَيْتِهِ، قَالُوا: ذَهَبَ قَرِيبًا، فَإِذَا هُوَ عِنْدَ خَيَاطٍ مَوْلَى لَهُ صَنَعَ لَهُ طَعَامًا فِيهِ لَحْمٌ وَدَبَّاءٌ، قَالَ: فَرَأَيْتُ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الدَّبَّاءُ فَجَعَلْتُ أَضْعُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، قَالَ: فَرَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ، فَوَضَعْتُ

الْمِكَتَلَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَمَازَالَ يَأْكُلُ، وَيَقْسِمُ حَتَّى لَمْ يَبْقَ فِي الْمِكَتَلِ شَيْءٌ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے میرے ذریعے ایک برتن میں کچھ تازہ

کھجوریں نبی اکرم ﷺ کو بھیجوائیں، میں نے آپ ﷺ کو گھر میں نہیں پایا۔ لوگوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ قریب ہی تشریف لے

6379 - إسناده صحيح. يزيد بن موهب: هو يزيد بن خالد بن عبد الله بن موهب، روى له أبو داود والنسائي وابن ماجه، وهو

ثقة، ومن فوقه من رجال مسلم. أبو هانء: هو حميد بن هانء الخولاني. وأخرج أحمد 4/203 عن عبد الرحمن بن مهدي، قال:

حدثنا موسى بن علي عن أبيه، قال: سمعتُ عمرو بن العاص يقول: ما أبعد هديكم من هدى نبيكم - صلى الله عليه وسلم -، أما هو،

فكان أزهدهم في الدنيا، وأنتم أرغب الناس فيها. وأخرج أحمد 4/204 عن يحيى بن إسحاق، قال: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ

يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِبَاحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْعَاصِ يَقُولُ: لَقَدْ أَصْبَحْتُ وَأَمْسَيْتُ تَرْغُوبِينَ فِيمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - سِيزْهَدُ فِيهِ، أَصْبَحْتُ تَرْغُوبِينَ فِي الدُّنْيَا، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَزْهَدُ فِيهَا، وَاللَّهُ مَا أَتَتْ

عَلَى رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَيْلَةٌ مِنْ دَهْرِهِ إِلَّا كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ أَكْثَرُ مِمَّا لَهُ. قَالَ: فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: قَدْ رَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَسْتَسْلِفُ. قَالَ الْحَافِظُ الْهَيْثَمِيُّ فِي "المجمع" 10/315: رواه

أحمد، والطبراني روى حديث عمرو فقط، ورجال أحمد رجال الصحيح.

6380 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب، فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد

3/108 و 264، وابن ماجه (3303) في الأطعمه: باب الدباء، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي - صلى الله عليه وسلم -" ص 213 من

طرق عن حميد، بهذا الإسناد. وقال البوصيري في "زوائد ابن ماجه" 2/204: هذا إسناده صحيح، رواه الشيخان في "صحيحهما"،

ومالك في "الموطأ"، وأحمد في "مسنده"، وأبو داود، والترمذي من طريق أنس أيضاً بلفظ ... ثم ذكر الحديث المتقدم عند

گئے ہیں تو آپ ایک درزی کے ہاں تھے جو آپ کا آزاد کردہ غلام تھا اس نے آپ کے لیے کھانا تیار کیا تھا جس میں کدو اور گوشت تھا راوی کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ کو کدو اچھے لگے ہیں تو میں نے وہ نبی اکرم ﷺ کے آگے کرنا شروع کر دیے۔

پھر نبی اکرم ﷺ اپنے گھر واپس تشریف لائے تو میں نے وہ برتن آپ کے آگے رکھا۔ نبی اکرم ﷺ انہیں کھاتے بھی رہے اور تقسیم بھی کرتے رہے۔ یہاں تک کہ اس برتن میں کوئی چیز باقی نہیں رہی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ مِمَّنْ أَهْدَاهَا لَهُ، وَلَمْ يَكُنْ يَقْبَلُ الصَّدَقَةَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ اس شخص کی طرف سے تحفہ قبول کر لیتے تھے جو

آپ ﷺ کی خدمت میں تحفہ پیش کرتا تھا البتہ صدقہ قبول نہیں کرتے تھے

6381 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، مَوْلَى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيعَةَ،

قَالَ: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ، وَلَا يَقْبَلُ الصَّدَقَةَ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ تحفہ قبول کر لیتے تھے البتہ صدقہ قبول نہیں کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا

أَتَى بِصَدَقَةٍ أَمَرَ أَصْحَابَهُ بِأَكْلِهَا، وَامْتَنَعَ بِنَفْسِهِ عَنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جب صدقہ پیش کیا جاتا

تو اپنے اصحاب کو اسے کھانے کا حکم دیدیتے اور خود اسے استعمال نہیں کرتے تھے

6382 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ:

6381 - حدیث صحیح، محمد بن عمرو، هو ابن علقمة اللیثی، روی له البخاری مقرونًا بغیره ومسلم متابعه، وهو صدوق،

وباقی رجالہ رجال الشیخین غیر وہب بن بقیۃ فمن رجال مسلم. خالد بن عبد اللہ: هو الطحان الواسطی. وأخرجه بأطول مما هنا

ابو داود (4512) فی الدیات: باب فیمن سقی رجلاً سماً أو أطعمه فمات، أیقاد منه؟ عن وہب بن بقیۃ، بهذا الإسناد. ثم أخرجه عن

وہب بن بقیۃ، عن خالد بن عبد اللہ، عن محمد بن عمرو، عن أبي سلمة مرسلًا. وقال المنذری فی "مختصره" 6/308: منقطع،

والخطابی فی "معالم السنن" 4/7: ليس بم متصل.

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى بِطَعَامٍ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِ سَأَلَ عَنْهُ، فَإِنْ قِيلَ:

هَدِيَّةٌ أَكَلْ، وَإِنْ قِيلَ: صَدَقَةٌ قَالَ: كُلُوا، وَلَمْ يَأْكُلْ

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جب کسی دوسرے کے گھر سے کوئی کھانا آتا تو آپ ﷺ اس کے بارے میں دریافت کر لیتے تھے اگر یہ بتایا جاتا کہ یہ تحفہ ہے تو آپ ﷺ اسے کھا لیتے تھے اور اگر یہ بتایا جاتا کہ یہ صدقہ ہے تو آپ ﷺ یہ فرماتے تھے: تم لوگ اسے کھاؤ نبی اکرم ﷺ خود اسے نہیں کھاتے تھے۔

ذِكْرُ إِرَادَةِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْكِ قَبُولِ الْهَدِيَّةِ إِلَّا عَنْ قِبَائِلِ مَعْرُوفَةٍ
نبی اکرم ﷺ کا اس بات کا ارادہ کرنے کا تذکرہ کہ آپ ﷺ کسی سے تحفہ قبول نہیں کریں البتہ
چند مخصوص قبائل (کے لوگوں سے تحفہ قبول کر لیں گے)

6383 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ

الْأُمَوِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَقْبَلَ هَدِيَّةً إِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ أَوْ أَنْصَارِيٍّ أَوْ ثَقَفِيٍّ أَوْ دَوْسِيٍّ

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”میں نے یہ طے کیا ہے کہ اب میں کوئی تحفہ قبول نہیں کروں گا۔ صرف کسی قریشی یا انصاری یا ثقفی یا دوسی شخص (کا تحفہ قبول

6382 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم۔ رجالہ رجال الشیخین غیر حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم۔ عفان: هو ابن مسلم

الباهلی۔ وأخرجه أحمد 2/406، وابن سعد 1/389 عن عفان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/302 و 305 و 338 و 492 من

طرق عن حماد بن سلمة، به. وأخرجه البخاری (2576) فی الہیة: باب قبول الهدیة، ومسلم (1077) فی الزکاة: باب قبول النبی

- صلی اللہ علیہ وسلم - الہندیہ وروہ الصدقة، والبغوی (1608)، والبیہقی 34-7/33 من طریقین عن محمد بن زیاد، به.

6383 - إسنادہ حسن، محمد بن عمرو حسن الحدیث، وباقی رجالہ ثقات من رجال الشیخین غیر یحیی بن سعید الأموی،

فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 2/292 عن یزید. وأخرجه كذلك الترمذی (3945) فی المناقب: باب فی مناقب ثقیف وبنی

حنیفہ، عن أحمد بن منیع، حدثنا یزید بن ہارون، أخبرنی یوب، عن سعید المقبری، عن أبي هريرة. وقال الترمذی: هذا حدیث قد

روی من غیر وجه عن أبي هريرة، ویزید بن ہارون یروی عن یوب أبي العلاء، وهو یوب بن مسکین، ويقال: ابن أبي مسکین، ولعل

هذا الحدیث الذی روی عن یوب، عن سعید المقبری: هو یوب أبو العلاء، وهو یوب بن مسکین. وأخرجه البخاری فی "الأدب

المفرد" (596)، وعنه الترمذی (3946): حدثنا أحمد بن خالد الحمصی، حدثنا محمد بن إسحاق، عن سعید بن أبي سعید

المقبری، عن أبيه، عن أبي هريرة... وقال: هذا حدیث حسن، وهو أصح من حدیث یزید بن ہارون عن یوب. وأخرجه -مختصراً-

أبو داود (3537) فی البیوع: باب فی قبول الهدایا، عن محمد بن عمرو الرازی، حدثنا سلمة بن الفضل، حدثنی محمد بن إسحاق،

به. وأخرجه مختصراً أيضاً کما عند المصنف عبد الرزاق (16522)، ومن طریقہ النسائی 280-6/279 فی العمری: باب عطیة

المرأة بغير إذن زوجها، عن معمر، عن ابن عجلان، عن سعید المقبری، عن أبي هريرة. وأخرجه عبد الرزاق، وأحمد 2/247 عن

سفيان بن عيينة، وأخرجه البيهقي 6/180 من طريق أبي عاصم النبيل، كلاهما عن ابن عجلان، به. وانظر الحدیث الآتی.

کروں گا)

6384- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ، بِبَيْرُوتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَلِيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

(متن حدیث): أَنَّ أَعْرَابِيًّا وَهَبَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَاهُ عَلَيْهَا، فَقَالَ: رَضِيتُ؟، قَالَ: لَا، فَرَادَهُ، وَقَالَ: رَضِيتُ؟، قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَتَّهَبُ إِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ أَوْ أَنْصَارِيٍّ أَوْ ثَقَفِيٍّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے نبی اکرم ﷺ کو تحفے کے طور پر کوئی چیز دی نبی اکرم ﷺ نے اس کے بدلے کے طور پر کوئی چیز اسے دیدی اور دریافت کیا: کیا تم راضی ہو۔ اس نے جواب دیا: جی نہیں نبی اکرم ﷺ نے اسے مزید عطا کیا اور دریافت کیا: کیا تم راضی ہو اس نے جواب دیا: جی ہاں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے طے کیا ہے اب میں صرف قریشی یا انصاری یا ثقفی شخص سے تحفہ قبول کروں گا۔

ذِكْرُ مَا خَصَّ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا بِهِ صَفِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفَرَّقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أُمَّتِهِ بِأَنَّ قَلْبَهُ كَانَ لَا يَنَامُ إِذَا نَامَتْ عَيْنَاهُ

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو یہ خصوصیت عطا کی تھی اور اس بارے میں آپ ﷺ کے اور آپ ﷺ کی امت کے درمیان فرق کیا کہ آپ ﷺ کی آنکھیں جب سوجاتی تھیں تو آپ ﷺ کا دل نہیں سوتا تھا

6385- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَرَّرُ بْنُ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: (متن حدیث): قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ - اَعْظَمًا لِلْوُتْرِ: تَنَامُ عَنِ الْوُتْرِ؟ قَالَ: يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنِي تَنَامُ وَلَا يَنَامُ

6384- إسناده صحيح. رجاله رجال الشيخين غير محمد بن إسماعيل بن عليّة، وهو ثقة روى له النسائي. وأخرجه أحمد 1/295، والطبرانی في "الكبير" (10897)، والبخاري (1938) من طريق يونس بن محمد، بهذا الإسناد. وقال البزار: لا نعلم أحداً وصله إلا حماد. ثم أخرجه البزار (1939) عن أحمد بن عبد، عن ابن عينة، عن عمرو، عن طاووس، عن النبي - صلى الله عليه وسلم - مرسلًا. وقال: ولا يروى عن ابن عباس إلا من هذا الوجه. قلت: وأخرجه عبد الرزاق (16521) عن مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ ... فذكره مرسلًا أيضاً. وأورده الهيثمي في "المجمع" 4/148، وقال: رواه أحمد والبزار والطبرانی في "الكبير"، ورجال أحمد رجال الصحيح.

6385- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير محرز بن عون، فمن رجال مسلم. وقد تقدم تخريجه برقم (2430).

قَلْبِي

❀❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! کیا آپ و ترادا کئے بغیر سونے لگے ہیں؟ میں نے وتر کی اہمیت کا اظہار کرتے ہوئے یہ سوال کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! میری آنکھیں سوجاتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ إِذَا نَامَ لَمْ يَنَمْ قَلْبُهُ كَمَا تَنَامُ قُلُوبُ غَيْرِهِ مِنْ أُمَّتِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ جب سوجاتے تھے تو آپ ﷺ کا دل نہیں سوتا تھا جس طرح آپ ﷺ کی امت سے تعلق رکھنے والے دوسرے افراد کا دل سوجاتا ہے

6386 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، مَوْلَى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا أَبُو قُدَّامَةَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث) تَنَامُ عَيْنِي وَلَا يَنَامُ قَلْبِي

❀❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”میری آنکھیں سوجاتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا ہے۔“

ذِكْرُ وَصْفِ سِنِّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم ﷺ کی عمر کی صفت کا تذکرہ

6386 - إسناده حسن على شرط مسلم. ابن عجلان: هو محمد بن عجلان مولى فاطمة بنت عتبة، علق له البخاري، وروى له مسلم في الشواهد والمتابعات، وهو حسن الحديث. وأخرجه أحمد 2/251 و 438 عن يحيى بن سعيد بهذا الإسناد. وذكره السيوطي في "الخصائص" 1/69، ونسبه لأبي نعيم.

6387 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" 2/919 في صفة النبي - صلى الله عليه وسلم -: باب ما جاء في صفة النبي - صلى الله عليه وسلم -. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 3/240، والبخاري (3548) في مناقب الأنصار: باب صفة النبي - صلى الله عليه وسلم -. ومسلم (2347) في الفضائل: باب صفة النبي - صلى الله عليه وسلم -. والترمذي (3623) في المناقب: باب رقم (4)، وابن سعد في "الطبقات" 1/413، والبيهقي في "الدلائل" 7/236، والبقوي (3635). وأخرجه مفرقا البخاري (3547)، و (5900) في اللباس: باب الجعد، ومسلم، وابن سعد 1/190 و 224 و 413 و 432 و 2/308، والطبري في "تاريخه" 2/291، والآسن في "الشریعة" ص 438، والبيهقي 1/201 و 229 من طرق عن ربيعة بن عبد الرحمن، به.

6387 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ سَنَانَ الطَّائِيُّ، بِمَنْبَجٍ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِفْرِيسَ بْنِ الْمُبَارَكِ الْأَنْصَارِيُّ بِهَرَّاقَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ، وَلَا بِالْقَصِيرِ، وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ، وَلَيْسَ بِالْأَدَمِ، وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطِيطِ، وَلَا السَّبُطِ، بَعَثَهُ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشَرَ سِنِينَ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشَرَ سِنِينَ، وَتَوَفَّاهُ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً، وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلَحْيَتِهِ عَشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نہ بہت زیادہ لمبے تھے اور نہ ہی بہت زیادہ چھوٹے قد کے تھے۔ آپ ﷺ نہ تو زیادہ گورے تھے اور نہ گندمی رنگت کے تھے۔ آپ کے بال نہ تو بالکل گنگھریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس برس کی عمر میں مبعوث کیا۔ آپ ﷺ نے دس سال مکہ میں گزارے اور دس سال مدینہ منورہ میں گزارے ساٹھ سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی۔ اس وقت آپ کے سر مبارک میں اور داڑھی مبارک میں بیس سفید بال بھی نہ تھے۔ (یعنی ان سے کم تھے)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ هَذَا الْعَدَدِ الْمَذْكُورِ فِي خَبَرِ أَنَسٍ لَمْ يُرِدْ بِهِ النَّفْيَ عَمَّا وَرَاءَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت میں مذکور اس

عدد سے مراد اس کے علاوہ کی نفی نہیں ہے

6388 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُوْفِيَّانَ، حَدَّثَنَا إِبرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): تَوَفَّقَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ

❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو آپ ﷺ کی عمر 63 برس تھی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصَحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6388- حدیث صحیح إسناده علی شرط البخاری، محمد بن فلیح قد توبع. و أخرجه أحمد 6/93، والبخاری (3536) فی مناقب الأنصار، و (4466) فی المغازی: باب وفاة النبی - صلی اللہ علیہ وسلم -، ومسلم (2349) فی الفضائل: باب کم سن النبی - صلی اللہ علیہ وسلم - یوم قبض؟ والترمذی (3654) فی المناقب: باب فی سن النبی - صلی اللہ علیہ وسلم -، وابن کم حین مات، وابن سعد 2/309، والبیہقی فی "الدلائل" 7/238 من طرق عن الزهري، بهذا الإسناد.

6389 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، مَوْلَى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّاظِيُّ زُيْجٌ، حَدَّثَنَا حَكَّامُ بْنُ سَلَمٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ زَائِدَةَ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: (متن حدیث): قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَبِسْتَيْنَ، وَقُبِضَ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَبِسْتَيْنَ، وَقُبِضَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَبِسْتَيْنَ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو آپ ﷺ کی عمر 63 سال تھی جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو ان کی عمر بھی 63 سال تھی۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو ان کی عمر بھی 63 سال تھی۔

ذِكْرُ تَفْصِيلِ هَذَا الْعَدَدِ الَّذِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ

اس عدد کی تفصیل کا تذکرہ جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں

6390 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِيقٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ سَنَةً، وَدَعَا النَّاسَ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فِي الْقِتَالِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً، فَكَانَتِ الْهَجْرَةُ عَشْرَ سِنِينَ، فَقُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَبِسْتَيْنَ سَنَةً

6389- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في "صحيحه" (2348) في الفضائل: باب كم سن النبي - صلى الله عليه وسلم - يوم قبض، عن محمد بن عمرو الرَّاظِي، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي في "الدلائل" 238-7/237 من طريق محمد بن إسماعيل السلمي، عن محمد بن عمرو، به.

6390- إسناده على شرط الصحيح. جعفر بن سليمان: هو الضُّعْمِيُّ، وهشام: هو ابن حسان. وأخرجه عبد الرزاق (6784)، ومن طريقه الطبرانی في "الكبير" (12870) عن إسماعيل بن عبد الله، عن هشام بن حسان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/249 و364 و370 و371، والبخاری (3851) في مناقب الأنصار: باب بعث النبي - صلى الله عليه وسلم -، و(3902) و(3903) باب هجرة النبي - صلى الله عليه وسلم -، وأصحابه إلى المدينة، ومسلم (2351) في الفضائل: باب كم أقام النبي - صلى الله عليه وسلم - بمكة والمدينة؟ والترمذی (3652) في المناقب: باب سن النبي - صلى الله عليه وسلم -، وابن سعد 2/309، والبيهقي في "الدلائل" 7/238 و239، والبقوی (3840) من طرق عن ابن عباس بنحوه دون ذكر عدم الإذن في القتال ثلاث عشرة سنة. وأخرج أحمد 1/223 و267 و279 و290 و294 و359، ومسلم (2353)، والترمذی (3651)، وابن سعد 2/310، والبيهقي 7/240 من رواية عمار بن أبي عمار مولى بني هاشم، عن ابن عباس أن رسول الله توفي وهو ابن خمس وستين. وأخرج أحمد 2/228 عن يحيى، عن هشام بن حسان، عن عكرمة، عن ابن عباس، قال: أنزل على النبي - صلى الله عليه وسلم - وهو ابن ثلاث وأربعين، فمكث بمكة عشراً، وبالمدينة عشراً، وقبض وهو ابن ثلاث وستين. وأخرج البخاری (4464) و(4465) في المغازی: باب وفاة النبي - صلى الله عليه وسلم -، و(4978) و(4979) من طريقين عن شيان بن عبد الرحمن، عن يحيى بن أبي كثير، عن أبي سلمة بن عبد الرحمن، عن عائشة، وابن عباس رضي الله عنهما أن النبي - صلى الله عليه وسلم - بمكة عشر سنين ينزل عليه القرآن، وبالمدينة عشراً. وانظر التعليق على الحديث (6387).

❁ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کو مبعوث کیا گیا، تو آپ کی عمر 40 برس تھی۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دی، لیکن تیرہ سال تک آپ کو جنگ کرنے کی اجازت نہیں دی گئی، پھر ہجرت کے بعد 10 سال ہیں پھر نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا اس وقت آپ ﷺ کی عمر 63 سال تھی۔

ذِكْرُ وَصْفِ خَاتَمِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم ﷺ کی انگٹھی کی صفت کا تذکرہ

6391 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدًا، يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ خَاتَمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِصَّةٍ فَصَّهُ مِنْهُ

❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی انگٹھی چاندی کی بنی ہوئی تھی۔ اس کا ٹکینہ بھی اسی کا تھا۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا اتَّخَذَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَاتَمَ مِنْ فِصَّةٍ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے چاندی کی بنی ہوئی انگٹھی بنوائی تھی

6392 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ:

6391 - إسناده صحيح على شرط الشيخين . إسماعيل بن إبراهيم . هو ابن راهويه . وأخرجه البخاري (5870) في اللباس : باب فص الخاتم ، ومن طريقه البغوي (3139) عن ابن راهويه ، بهذا الإسناد . وأخرجه النسائي 8/174 عن أبي بكر بن علي ، حدثنا أمية بن بسطام ، عن معتمر بن سليمان ، به . وأخرجه أحمد 3/266 ، وأبو داود (4217) في الخاتم : باب ما جاء في اتخاذ الخاتم ، والترمذي (1740) في اللباس : باب ما جاء في اتخاذ الخاتم ، وفي " الشئان " (84) ، والنسائي 8/174 في الزينة : باب صفة خاتم النبي - صلى الله عليه وسلم - ، وابن سعد 1/472 ، وأبو الشيخ في " أخلاق النبي - صلى الله عليه وسلم - " ص 130 من طرق عن زهير بن معاوية . وأخرجه النسائي 8/173-174 ، وأبو الشيخ ص 130 من طريقين عن الحسن بن صالح ، عن عاصم الأحول ، كلاهما - زهير بن معاوية وعاصم الأحول - عن حميد الطويل ، به .

6392 - إسناده صحيح على شرط مسلم ، رجاله رجال الشيخين غير علي بن خشرم ، فمن رجال مسلم . عيسى بن يونس : هو ابن أبي إسحاق السبيعي ، وسعيد : هو ابن أبي عروبة ، وقد احتج مسلم برواية عيسى بن يونس عنه . وأخرجه أبو داود (4214) في الخاتم : باب ما جاء في اتخاذ الخاتم ، عن عبد الرحيم بن مطرف الرؤاسي ، عن عيسى بن يونس ، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري (5872) في اللباس : باب نقش الخاتم ، من طريق يزيد بن زريع ، وأبو داود (4215) من طريق خالد بن عبد الله ، وابن سعد 1/471 عن محمد بن عبد الله الأنصاري ، وعبد الوهاب بن عطاء العجلي ، و 1/475 عن أبي عاصم النبيل ، جميعهم عن سعيد بن أبي عروبة ، به . وأخرجه أحمد 3/180-181 و 223 و 275 ، والبخاري (5875) في اللباس : باب اتخاذ الخاتم ليختم به الشيء أو ليكتب به إلى أهل الكتاب ، والترمذي (2718) في الاستئذان : باب ما جاء في خاتم الكتاب ، وفي " الشئان " (85) و (87) ، والنسائي 8/174 في الزينة : باب صفة خاتم النبي - صلى الله عليه وسلم - ، وابن سعد 1/471 ، وأبو الشيخ ص 131 ، والبغوي (3131) و (3132) من طرق عن قتادة ، به .

أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الْأَعَاجِمِ، فَقَالُوا لَهُ: أَنَّهُمْ لَا يَقْرَءُونَ كِتَابًا إِلَّا بِخَاتَمٍ فِيهِ نَقْشٌ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَاتَمٍ فَضِيٍّ، فَنَقَشَ فِيهِ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے عجمی (حکمرانوں) کی طرف خط لکھنے کا ارادہ کیا تو لوگوں نے آپ کو بتایا: وہ لوگ صرف اس خط کو پڑھتے ہیں جس پر کوئی ایسی مہر لگی ہو جو نقش ہو تو نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت چاندی کی انگوٹھی بنائی گئی۔ اس میں ”محمد رسول اللہ“ نقش کیا گیا۔

ذِكْرُ وَصْفِ نَقْشِ مَا وَصَفْنَا فِي خَاتَمِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم نے نبی اکرم ﷺ کی جس انگوٹھی کا ذکر کیا ہے اس کے نقش کی صفت کا تذکرہ

6393 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا عَرَعْرَةُ بْنُ الْبَرِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَرَرَةُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: (متن حدیث): كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَطْطُرٍ: مُحَمَّدٌ سَطْرٌ، وَرَسُولٌ سَطْرٌ، وَاللَّهُ سَطْرٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی انگوٹھی کا نقش تین سطروں میں تھا۔ لفظ محمد ایک سطر میں، لفظ رسول ایک سطر میں اور لفظ اللہ ایک سطر میں تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهُ خَاتَمَانِ لَا خَاتَمَ وَاحِدَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کی دو انگوٹھیاں تھیں ایک انگوٹھی نہیں تھی

6394 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ،

6393 - حدیث صحیح اسنادہ حسن، والد ابی خلیفہ: اسمہ الحباب بن محمد بن صخر بن عبد الرحمن الجمعی ذکرہ المؤلف فی "الثقات" 8/217، فقال: من أهل البصرة. وقد تقدم تخريج الحديث برقم (5496).

6394 - حدیث صحیح، رجالہ ثقات رجال الشیخین. إسماعیل بن أبی أویس قد توبع. وأخرجه مسلم (2094) فی اللباس والزینة. باب فی خاتم الورد فُضَّ حَبَشِي، وابن ماجه (3646) فی اللباس: باب من جعل فص خاتمه مما يلي كفه، وأبو الشیخ فی "أخلاق النبی - صلی اللہ علیہ وسلم" - ص 125، ومن طریقہ البغوی (3145) من طرق عن إسماعیل بن أبی أویس، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبی شیبہ 8/463، وأحمد 3/209، وابن سعد 1/472، ومسلم، وأبو داود (4216) فی الخاتم: باب ما جاء فی اتخاذ الخاتم، والترمذی (1739) فی اللباس: باب ما جاء فی خاتم الفضة، وفی "الشمائل" (82)، والنسائی 8/172-173 و 173 فی الزینة: باب صفة خاتم النبی - صلی اللہ علیہ وسلم -، وابن ماجه (3641) فی اللباس: باب نقش الخاتم، وأبو الشیخ ص 129 و 130-129، والبغوی (3140) و (3141) من طرق عن یونس بن یزید، به.

قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْبَلِيِّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسٍ: (متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَسَ خَاتَمَ فِضَّةٍ، فِيهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ فِي يَمِينِهِ، كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ بَاطِنَ كَفِّهِ

*** حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے چاندی کی بنی ہوئی انگٹھی پہنی تھی۔ اس میں حبشی نگینہ لگا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے دائیں ہاتھ میں انگٹھی کو پہنا اور آپ نے اس کے نگینے کا رخ ہتھیلی کی طرف رکھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ الرَّائِحَةَ الطَّيِّبَةَ قَدْ كَانَتْ تُعْجِبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ پاکیزہ خوشبو نبی اکرم ﷺ کو پسند آتی تھی

6395 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عَائِشَةَ:

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَسَ بُرْدَةً سَوْدَاءَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: مَا أَحْسَنَهَا عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، يَشُوبُ بَيَاضُكَ سَوَادَهَا، وَيَشُوبُ سَوَادُهَا بَيَاضُكَ، فَبَانَ مِنْهَا رِيحٌ، فَأَلْقَاهَا، وَكَانَ يُعْجِبُهُ الرِّيحُ الطَّيِّبَةُ

*** سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کالی چادر پہنی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! یہ آپ پر کتنی خوب صورت لگ رہی ہے۔ آپ کی سفید (رنگت) اس کی سیاہی کے ساتھ نمایاں ہو رہی ہے اور اس کی سیاہی آپ کی سفید (رنگت کے ساتھ) نمایاں ہو رہی ہے پھر آپ کو اس چادر میں سے بو محسوس ہوئی تو نبی اکرم ﷺ نے اسے اتار دیا۔ نبی اکرم ﷺ کو پاکیزہ خوشبو پسند تھی۔

ذِكْرُ مَا كَانَ يُحِبُّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الثِّيَابِ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کون سے کپڑے پسند کرتے تھے؟

6396 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، وَأَبُو يَعْلَى، قَالَا: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ،

6395 - إسناده صحيح على شرط الشيخين . مطرف: هو ابن عبد الله بن الشخير . وأخرجه أحمد 6/144، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي - صلى الله عليه وسلم" - ص 113-114 عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/132 و 219، وأبو داود (4074) في اللباس: باب السواد، والنسائي في "الكبرى" كما في "الحفة" 2/328 من طرق عن همام، به . وأخرجه ابن عساکر في "السيرة النبوية" ص 266-267 من طريق شعبة، عن قتادة به، ولم يرد عنه: "كان يعجبه الريح الطيبة." وأخرجه النسائي من طريق معاذ بن هشام، عن أبيه، عن قتادة، عن مطرف مرسلًا.

(متن حدیث): قَالَ: قُلْنَا لَا نَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَتَى الْبَاسِ كَانَ أَحَدًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: الْحَبْرَةُ.

قَالَ أَبُو يَعْلَى: أَتَى الْبَاسِ كَانَ أَعْجَبَ

❁❁ قادمہ بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا نبی اکرم ﷺ کو کون سا لباس زیادہ پسند تھا؟ انہوں نے جواب دیا: حمرہ (یعنی مخصوص قسم کی مٹی چادر) ابو یعلیٰ نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: کون سا لباس زیادہ اچھا لگتا تھا۔

ذِكْرُ وَصْفِ تَعْمِيمِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم ﷺ کے عمامہ باندھنے کی صفت کا تذکرہ

6397 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِلْيَ بْنِ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُبيدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: (متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدُلُ عِمَامَتَهُ بَيْنَ تَفْيِهِ، وَأَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ.

قَالَ عُبيدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: وَرَأَيْتُ الْقَاسِمَ، وَسَالِمًا يَفْعَلَانِ ذَلِكَ

6396 - إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "مسند أبي يعلى" (2873)، ومن طريقه أخرجه أبو الشيخ في "أخلاق النبي - صلى الله عليه وسلم" - ص 113، وعنه البغوي (3067). وأخرجه مسلم (2079) في اللباس: باب فضل لباس ثياب الحبرة، وأبو داود (4060) في اللباس: باب في لبس الحبرة، والبيهقي 3/245 عن هذبة بن خالد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/134 و 184 و 251، والبخاري (5813) في اللباس: باب البرود والحبر والشملة، وابن سعد في "الطبقات" 1/456، وأبو يعلى (3090)، والبيهقي 3/245 من طرق عن همام بن يحيى، به. وأخرجه أحمد 3/291، والبخاري (5813)، ومسلم (2079)، والترمذي (1787) في اللباس: باب ما جاء في أحب الثياب إلى رسول الله - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -، وفي "الشمائل" (60)، والنسائي 8/203 في الزينة: باب لبس الحبرة، والبغوي (3066) من طرق عن معاذ بن هشام، عن أبيه، عن قتادة، به.

6397 - إسناده قوي: مصعب بن عبد الله الزبيري، روى له ابن ماجه والنسائي ووقفه المصنف، والدارقطني، ومسلمة بن القاسم، وابن مردويه، والذهبي، وقال أحمد: ثبت، ومن لوقه ثقات من رجال الشيخين غير عبد العزيز بن محمد، وهو الدراوردي، فمن رجال مسلم، وأخرج له البخاري مقروناً ومتابعة، وحديثه لا يرقى إلى درجة الصحة. وأخرجه أبو الشيخ في "أخلاق النبي - صلى الله عليه وسلم" - ص 117، ومن طريقه البغوي (3110) عن سعيد بن سلمة التوزي (وقفه الخطيب 9/103)، عن أبي مصعب الزبيري، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي (1736) في اللباس: باب في سدل العمامة بين الكتفين، وفي "الشمائل" (110)، ومن طريقه البغوي (3109) عن هارون بن إسحاق، عن يحيى بن محمد المدني، وأخرجه أبو الشيخ ص 117 من طريق يحيى بن الفضل، كلاهما عن عبد العزيز الدراوردي به ولم يذكر أبو الشيخ قول نافع في ابن عمر، ولا قول عُبيد الله في نافع وسالم. وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب. وأخرج ابن أبي شيبة 8/427 عن أبي أسامة، عن عُبيد الله بن عُمَرَ، عن نافع، قال: كان ابن عمر يَغْتَمُّ، ويُرخِيها بين كتفيه.

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنے عمامے کا شملہ دونوں کندھوں کے درمیان لٹکاتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

عبید اللہ بن عمر بیان کرتے ہیں: میں نے قاسم اور سالم کو بھی ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ذِكْرُ الْخِصَالِ الَّتِي فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا عَلَى غَيْرِهِ

ان فضائل کا تذکرہ جن کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کو دوسروں پر فضیلت عطا کی گئی

6398 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَرْقِيُّ، حَدَّثَنَا

عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ سَيَّارٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْفَقِيرُ، حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي: نُصِرْتُ

بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا، وَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكْتُهُ الصَّلَاةَ فَلْيُصَلِّ،

وَأَحْلَلْتُ لِيَ الْغَنَائِمَ، وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ، وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً، وَبُعِثْتُ

إِلَى النَّاسِ عَامَّةً

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”مجھے پانچ ایسی چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں۔ ایک مہینے کے فاصلے سے (طاری ہونے والے)

رب کے ذریعے میری مدد کی گئی۔ میرے لئے تمام روئے زمین کو جائے نماز اور طہارت کے حصول کا ذریعہ بنایا گیا۔ میری امت

کے جس بھی فرد کو نماز کا وقت ہو جائے وہ (وہیں) نماز ادا کر لے۔ میرے لئے مال غنیمت کو حلال قرار دیا گیا۔ جو مجھ سے پہلے کسی

کے لئے حلال قرار نہیں دیا گیا تھا اور مجھے شفاعت عطا کی گئی اور ہر نبی کو اپنی مخصوص قوم کی طرف مبعوث کیا گیا اور مجھے تمام لوگوں کی

طرف مبعوث کیا گیا۔

6398 - إسناده صحيح. محمد بن عبد الرحيم: هو مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَرْقِيُّ يُنسب إلى جده، ثقة، روى له

أبو داود والنسائي، وعلى بن معبد: هو ابن شداد العبدي الرقي نزيل مصر، روى له أبو داود والنسائي أيضاً، وهو ثقة فقيه، ومن فقه

ثقات من رجال الشيخين، وقد صرح هشيم -وهو ابن بشير بن القاسم السلمى- بالتحديث عن الشيخين وغيرهما. سيار هو أبو

الحكم الغنزي، ويزيد الفقير: هو ابن صهيب الكوفي. وأخرجه ابن أبي شيبة 11/432، وأحمد 3/304، والدارمي 322/1، 323

والبخاري (335) في التيمم: باب التيمم، و (438) في الصلاة: باب قول النبي - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: "جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ

مسجداً وطهوراً"، و (3122) في الجهاد: باب قول النبي - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: "أُحِلَّتْ لَكُمْ الْغَنَائِمُ"، ومسلم (521) في

المساجد في فاتحته، والنسائي 1/209-211 في الغسل: باب التيمم بالصعيد، واللالكائي في "أصول الاعتقاد" (1439)،

والبیهقي في "السنن" 1/212 و 2/329 و 433 و 6/291 و 9/4، وفي "الدلائل" 472/5، والبغوي (3616) من طرق عن

هشيم بن بشير، بهذا الإسناد.

6399 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَّالُ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُوَهَّبٍ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مِينَاءَ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): أُعْطِيتُ أَرْبَعًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ كَانَ قَبْلَنَّا، وَسَأَلْتُ رَبِّي الْخَامِسَةَ فَأَعْطَانِيهَا، كَانَ النَّبِيُّ يُسَعِّتُ إِلَى قَرْنَيْهِ وَلَا يَغْدُوهَا وَيُبْعُثُ كَافَّةً إِلَى النَّاسِ، وَأَرْهَبُ مِنَّا عَدُوْنَا مَسِيرَةَ شَهْرٍ، وَجُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسَاجِدَ، وَاحِلٌ لَنَا الْخُمْسُ وَلَمْ يَحِلَّ لِأَحَدٍ كَانَ قَبْلَنَّا، وَسَأَلْتُ رَبِّي الْخَامِسَةَ، فَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَلْقَاهُ عَبْدٌ مِنْ أُمَّتِي يُوجِدُهُ إِلَّا أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ فَأَعْطَانِيهَا

❀❀ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”مجھے چار ایسی چیزیں عطا کی گئی ہیں جو ہم سے پہلے کسی کو بھی نہیں عطا کی گئیں۔ میں نے اپنے پروردگار سے پانچویں چیز کی درخواست کی تو اس نے مجھے وہ بھی عطا کر دی پہلے کسی نبی کو اس کی مخصوص بستی کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا۔ وہ اس بستی سے آگے نہیں جاتا تھا، لیکن مجھے تمام بنی نوع انسان کی طرف مبعوث کیا گیا اور ہمارا دشمن ایک ماہ کی مسافت کے فاصلے سے بھی ہم سے مرعوب ہو جاتا ہے اور میرے لیے تمام روئے زمین کو طہارت کے حصول کا ذریعہ اور جائے نماز قرار دیا گیا اور ہمارے لئے رُخس کو حلال قرار دیا گیا ہے جو ہم سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں ہوا تھا اور میں نے اپنے پروردگار سے پانچویں چیز یہ مانگی میں نے اس سے یہ درخواست کی کہ میری امت کا جو فرد اس کی بارگاہ میں ایسی حالت میں حاضر ہو کہ وہ اس کی وحدانیت کا اعتراف کرتا ہو تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دے تو اللہ تعالیٰ نے یہ چیز بھی مجھے عطا کر دی۔

ذِكْرُ مَا فَضَّلَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَنْ قَبْلَهُ مِنَ الْخِصَالِ الْمَعْدُودَةِ

اس بات کا تذکرہ کہ کن مخصوص خصوصیات کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کو

آپ ﷺ سے پہلے کے افراد پر فضیلت عطا کی گئی

6400 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الشَّهِيدِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ رَبِيعٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

6399- عبید اللہ بن عبد الرحمن: هو ابن عبد الله بن موهب، روى له البخارى فى "الأدب المفرد" وأبو داود والنسائى، وثقه ابن معين فى رواية إسحاق بن منصور، وضعفه فى رواية الدورى، وثقه العجلى، وقال أبو حاتم: صالح، وذكره المؤلف فى "الثقات"، وقال النسائى: ليس بذلك القوى، وقال ابن عدى: حسن الحديث يَكُوب حديثه، وعباس بن عبد الرحمن بن مينااء الأشجعي روى له ابن ماجه، وأبو داود فى "المراسيل"، وثقه المصنف، وروى عنه جمع، وباقي رجاله ثقات، ابن أبي فديك: هو محمد بن إسماعيل بن مسلم، وهذا الحديث لم أجده عند غير المصنف.

(متن حدیث): فُضِّلْتُ عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ: جُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا، وَجُعِلَ تَرَابُهَا لَنَا طَهُورًا إِذَا لَمْ نَسْجِدَ الْمَاءَ، وَجُعِلَتْ صُفُوفُنَا كَصُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ، وَأُوتِيتُ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مِنْ كُنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ لَمْ يُعْطَ مِثْلُهُ أَحَدٌ قَبْلِي وَلَا أَحَدٌ بَعْدِي

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”مجھے لوگوں پر تین حوالے سے فضیلت دی گئی ہے۔ ہمارے لئے تمام روئے زمین کو جائے نماز قرار دیا گیا ہے اور اس کی مٹی کو ہمارے لئے طہارت کے حصول کا ذریعہ قرار دیا گیا، جب ہمیں پانی نہیں ملتا اور ہماری صفوں کو فرشتوں کی صفوں کی مانند قرار دیا گیا اور مجھے سورۃ بقرہ کی آخری آیات عرش کے نیچے موجود خزانے سے عطا کی گئی ہیں اس جیسی آیات مجھ سے پہلے اور میرے بعد کسی کو عطا نہیں کی جائیں گی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ هَذَا الْعَدَدَ الْمَذْكُورَ فِي خَبَرِ حُذَيْفَةَ لَمْ يُرِدْ بِهِ النَّفْيَ عَمَّا وَرَاءَهُ
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت میں مذکور عدد

سے یہ مراد نہیں کہ اس کے علاوہ کی نفی کی جائے

6401 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
(متن حدیث): فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا، وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ
❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”مجھے دیگر انبیاء پر چھ حوالوں سے فضیلت عطا کی گئی۔ مجھے جامع کلمات عطا کئے گئے رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی۔ میرے لئے مال غنیمت کو حلال قرار دیا گیا۔ میرے لئے زمین کو طہارت کے حصول کا ذریعہ اور جائے نماز بنایا گیا اور مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا اور میرے ذریعے انبیاء کے سلسلے کو ختم کر دیا گیا۔“

6400 - إسناده صحيح، إسحاق بن إبراهيم الشهيدى: هو ابن حبيب بن الشهيد، روى له الترمذى، والنسائى، وابن ماجه،

وأبو داود فى "المراسيل"، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير أبى مالك الأشجعى - واسمه سعد بن طارق - فمن رجال مسلم، وعلق له البخارى. ابن فضال: هو محمد بن فضال بن غزوان، وربعى: هو ابن جراح. وهو فى "صحيح ابن خزيمة" (264)، وقد تقدم تخريجه برقم (1695).

6401 - إسناده صحيح على شرط مسلم. العلاء بن عبد الرحمن: هو ابن يعقوب الحرقي. وهو مكرر (2313)، وسيأتى

برقم (6403).

ذِكْرُ اعْطَاءِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا صَفِيَّةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَخَوَاتِمَهُ

اللہ تعالیٰ کا اپنے محبوب کو جامع کلمات اور اختتامی کلمات عطا کرنے کا تذکرہ

6402 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، بِحَرَّانَ، حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ

أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:

(متن حدیث): إِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُوْتِيَ قَوَائِمَ الْكَلَامِ وَخَوَاتِمَهُ، أَوْ جَوَامِعَ الْخَيْرِ وَخَوَاتِمَهُ، وَإِنَّا كُنَّا لَا نَذَرِي مَا يَقُولُ إِذَا جَلَسْنَا فِي الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَمَنَا، فَقَالَ: قُولُوا: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

✽✽ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت محمد ﷺ کو کلام کا آغاز کرنے والے اور اس کا اختتام کرنے والے (یعنی جامع و مانع) کلمات عطا کئے گئے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) بھلائی کی جامع اور اختتامی باتیں عطا کی گئی۔

ہمیں یہ بات معلوم نہیں تھی کہ جب ہم نماز کے دوران بیٹھے ہوئے ہوں تو ہمیں کیا پڑھنا چاہئے یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اس بات کی تعلیم دی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو:

”ہر طرح کی زبانی، جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں۔ اے نبی آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔ ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ وہی ایک معبود ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضِّلَ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ

عَلَى سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کو جامع کلمات کے ذریعے

دیگر تمام انبیاء پر فضیلت عطا کی گئی

6403 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجَمْعِيُّ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

6402 - حدیث صحیح۔ رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر ابی الأحوص، واسمہ عوف بن مالک بن نضلة، فمن رجال مسلم،

وزہیر بن معاویہ أخرجه له الشیخان من روايته عن أبي إسحاق - وهو السبيعي - وقد توبع، وانظر تخريجه في (1950).

6403 - إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو مكرر (2313) و (6401).

إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،
(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَضَّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: أُعْطِيتُ جَوَامِعَ
الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا، وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ
كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ

*** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”مجھے دیگر انبیاء پر چھ حوالوں سے فضیلت عطا کی گئی ہے۔ مجھے جامع کلمات عطا کئے گئے ہیں رعب کے ذریعے میری
مدد کی گئی ہے۔ میرے لئے مال غنیمت کو حلال قرار دیا گیا ہے۔ میرے لئے تمام روئے زمین کو طہارت کے حصول کا
ذریعہ اور جائے نماز قرار دیا گیا ہے، مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا ہے اور میرے ذریعے انبیاء کے سلسلے کو ختم کیا
گیا ہے۔“

ذِكْرُ كِتَابَةِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا عِنْدَهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی بارگاہ میں حضرت محمد ﷺ کو

خاتم النبیین کے طور پر نوٹ کر لیا ہے

6404 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَلِيمَانَ، بِالْفُسْطَاطِ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ،
حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ هِلَالٍ السُّلَمِيِّ،
عَنِ الْعُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ الْفَزَارِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): إِنِّي عِنْدَ اللَّهِ مَكْتُوبٌ بِخَاتَمِ النَّبِيِّينَ، وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجِدٌ فِي طِينَتِهِ، وَسَأُخْبِرُكُمْ بِأَوَّلِ
ذَلِكَ: دَعَا أَبِي إِبْرَاهِيمَ، وَبِشَارَةَ عِيسَى، وَرُؤْيَا أُمِّيَ الَّتِي رَأَتْ حِينَ وَضَعْتَنِي أَنَّهُ خَرَجَ مِنْهَا نُورٌ أَضَاءَتْ لَهَا
مِنْهُ قُصُورُ الشَّامِ

6404 - حدیث صحیح لغیرہ، سعید بن سوید: هو الکلبی، ذکرہ المؤلف فی "الثقات" 6/361، وقال: من أهل الشام،
يروى عن عبيدة الأملوكي، وعن عبد الأعلى بن هلال، عن العرياض، روى عنه معاوية بن صالح، وترجم له البخاري وابن أبي حاتم،
ولم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا، وقال البزار: سعيد بن سويد شامي لا بأس به. وعبد الأعلى بن هلال السلمي ويقال: عبد الله بن
هلال السلمي ذكره المؤلف في "الثقات" 5/128، وقال: كنيته أبو النصر، يروى عن العرياض بن سارية وأبي أمامة، روى عنه خالد
بن معدان وسعيد بن سويد، وترجم له البخاري في "تاريخه" 6/68، وأخرج حديثه هذا، ولم يذكر فيه شيناً، وباقي رجاله ثقات.
وأخرجه الطبري في "جامع البيان" 28/87 عن يونس بن عبد الأعلى، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/127،
والبخاري في "التاريخ الكبير" 6/68، والطبراني (2072) و (2073) و 18/ (629) و (630)، والبيهقي في "الدلائل" 1/80 و
2/130، والآجوري في "الشرعة" ص 421 من طرق عن معاوية بن صالح بن حدير، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/128، وابن أبي
عاصم في "السنن" (409)،

❁ حضرت عرابض بن ساریہ فرماری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس وقت بھی خاتم النبیین لکھ دیا گیا تھا جب حضرت آدم علیہ السلام کا خمیر تیار ہو رہا تھا۔ اور میں عنقریب تمہیں اس کے آغاز کے بارے میں بتاؤں گا (میں) اپنے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور اپنی والدہ کے دیکھے ہوئے اس خواب (کا نتیجہ) ہوں جو انہوں نے اس وقت دیکھا تھا جب انہوں نے مجھے جنم دیا تھا کہ ان کے جسم سے ایک نور نکلا جس کے ذریعے شام کے محلات روشن ہو گئے تھے۔“

ذِكْرُ تَمْثِيلِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيِّينَ قَبْلَهُ مَعَهُ بِمَا مَثَلَ بِهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے سے پہلے کے انبیاء اور اپنی مثال بیان کرنا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی

6405 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ،

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَثَلِي وَالْمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بُنْيَانًا فَأَحْسَنَهُ، وَكَمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبَنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَائِيَاهُ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ، وَيَعْبَجُونَ، وَيَقُولُونَ: هَلَّا وَضَعْتَ هَذِهِ اللَّبَنَةَ؟ قَالَ: فَأَنَا تِلْكَ اللَّبَنَةُ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ

❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”میری اور مجھ سے پہلے والے انبیاء کی مثال ایک ایسے شخص کی مانند ہے جو ایک عمارت تعمیر کرتا ہے اور بہت عمدہ تعمیر کرتا ہے وہ اسے مکمل کر دیتا ہے، لیکن ایک گوشے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دیتا ہے لوگ اس عمارت کا چکر لگاتے ہیں اس کو پسند کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں: یہ اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں وہ اینٹ ہوں میں انبیاء کے سلسلے کو ختم کرنے والا ہوں۔“ اللہ تعالیٰ ان پر درود نازل کرے۔

ذِكْرُ تَمْثِيلِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ بِالْقَصْرِ الْمَنِيِّ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیگر انبیاء کے ساتھ (اپنی مثال کو) ایک عمارت کے ساتھ تشبیہ دینا

6405 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب، فمن رجال مسلم. وأخرجه

مسلم (2286) (22) في الفضائل: باب ذكر كونه - صلى الله عليه وسلم - خاتم النبيين، عن يحيى بن أيوب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/398، والبخاري (3535) في مناقب الأنصار: باب خاتم النبيين - صلى الله عليه وسلم -، ومسلم، والبيهقي (3621)، والآجزي في "الشرعة" ص 456، والبيهقي في "الدلائل" 1/366 من طرق عن إسماعيل بن جعفر، به. وأخرجه أحمد 2/312، ومسلم، والبيهقي (3619) من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن همام، عن أبي هريرة. وهو في "صحيفة همام" برقم (2). وأخرجه أحمد 2/256-257 عن يزيد، عن محمد بن إسحاق، عن موسى بن يسار، عن أبي هريرة. وانظر ما بعده.

6406 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): **أَنَا أَوَّلِي النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ، الْأَنْبِيَاءُ أَوْلَادُ عَلَاتٍ، وَلَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ** قَالَ: فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ قَصْرِ أَحْسَنِ بُنْيَانِهِ، وَتُرِكَ مِنْهُ مَوْضِعٌ لِبَنَةِ فَطَافَ بِهِ نُظَّارٌ، فَتَعَجَّبُوا مِنْ حُسْنِ بُنْيَانِهِ إِلَّا مَوْضِعَ تِلْكَ اللَّبَنَةِ، لَا يَعْبُورُونَ غَيْرَهَا، فَكُنْتُ أَنَا مَوْضِعَ تِلْكَ اللَّبَنَةِ، خُتِمَ بِي الرُّسُلُ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”میں لوگوں میں سے سب سے زیادہ ابن مریم کے قریب ہوں۔ تمام انبیاء عطا فی بھائی ہیں لیکن میرے اور ان کے درمیان کوئی اور نبی نہیں ہے۔“

راوی کہتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ بھی بیان کرتے تھے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”میری اور دیگر انبیاء کی مثال ایک ایسے محل کی مانند ہے جس کی تعمیر عمدہ کی گئی ہو لیکن اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی ہو دیکھنے والے لوگ اس کا چکر لگائیں اور اس کی عمدہ تعمیر پر حیران ہوں لیکن اس ایک اینٹ کی جگہ خالی رہنے پر (حیران ہوتے ہوں) وہ اس کے علاوہ اس عمارت میں کوئی اور عیب نہ نکال سکیں تو میں اس ایک اینٹ کی جگہ ہوں میرے ذریعے رسولوں (کی بعثت) کے سلسلے کو ختم کر دیا گیا۔“

ذِكْرُ مَا مَثَلَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ
مَعَ الْأَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی ذات کو دیگر انبیاء کے ساتھ کس طرح تشبیہ دی؟

اللہ تعالیٰ کا درود ان سب حضرات پر نازل ہو

6407 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

6406 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حرملة، فمن رجال مسلم. وأخرجه البغوي (3620) من طريق يونس بن عبد الأعلى، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وقد تقدم تخريج القسم الأول من الحديث برقم (6194) و (6195)، وأخرج القسم الثاني منه الآجری فی "الشریعة" ص 456 من طريق أحمد بن صالح، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه الآجری أيضاً من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن الزهري، به. وانظر ما بعده.

(متن حدیث): اِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ قَلِيلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بُيْتًا اَحْسَنَهُ وَاَجْمَلَهُ وَاَكْمَلَهُ، فَجَعَلَ النَّاسُ يُطْفِقُونَ بِهِ، فَيَقُولُونَ: مَا رَاَيْنَا اَحْسَنَ مِنْ هَذَا اِلَّا مَوْضِعَ ذِي اللَّيْنَةِ قَالَ: فَكُنْتُ اَنَا تِلْكَ اللَّيْنَةِ ﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”میری اور مجھ سے پہلے کے دیگر انبیاء کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے جو کوئی عمارت تعمیر کرتے ہوئے اسے خوبصورت بہترین اور مکمل تعمیر کرتا ہے لوگ اس کا چکر لگاتے ہیں اور یہ کہتے ہیں: ہم نے اس سے زیادہ خوبصورت عمارت اور کوئی نہیں دیکھی، لیکن یہ ایک اینٹ کی جگہ رہ گئی ہے نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میں وہ اینٹ ہوں۔

ذِكْرُ مَا مَثَلِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ وَأُمَّتَهُ بِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی اور اپنی امت کی مثال کس طرح بیان کی؟

6408 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (متن حدیث): مَثَلِي وَمَثَلُ النَّاسِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا، فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ أَقْبَلَ خَشَّاشُ الْأَرْضِ وَفَرَّاشُهَا، وَهَذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِي تَفْتَحِمُ فِي النَّارِ، فَتَفْتَحِمُ فِيهَا، وَهُوَ يَذُبُّهَا عَنْهَا، فَاِنَّا الْيَوْمَ آخِذٌ بِحُجَزِ النَّاسِ: هَلُمُّوا إِلَى الْجَنَّةِ، هَلُمُّوا عَنِ النَّارِ، فَهُمْ يَفْتَحِمُونَ فِيهَا ﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

”میری اور لوگوں کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے جو آگ جلاتا ہے جب اس کے ارد گرد کی جگہ روشن ہو جاتی ہے تو اس میں کیڑے مکوڑے اور پتنگے گرنا شروع ہوتے ہیں تو یہ وہ مکوڑے ہیں جو آگ میں جانا چاہتے ہیں وہ اس میں جانا

6407 - إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو الزناد: هو عبد الله بن ذكوان، والأعرج: اسمه عبد الرحمن بن هرمز، وسفيان: هو ابن عيينة . وأخرجه مسلم (2286) (20) في الفضائل: باب ذكر كونه - صلى الله عليه وسلم - خاتم النبيين، والرامهرمزي في " الأمثال " ص 6 من طريقين عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد . وأخرجه الأجرى في " الشريعة " ص 456-457 من طريقين عن أبي الزناد، به.

6408 - إسناده حسن، يزيد ابن موهب: هو يزيد بن خالد بن يزيد بن عبد الله بن موهب، ثقة روى له أبو داود والنسائي وابن ماجة، ومن فوقه من رجال الشيخين غير محمد بن عجلان، فمن رجال مسلم متابعه وهو صدوق . وأخرجه البخاري (3426) في الأنبياء: باب قوله تعالى: (ووهبنا لداود سليمان)، و (6483) في الرقاق: باب الانتهاء عن المعاصي، ومسلم (2284) في الفضائل: باب شفقتة - صلى الله عليه وسلم - على أمته، والترمذي (2874) في الأمثال: باب رقم (7) من طرق عن أبي الزناد، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح . وأخرجه أحمد 2/312، ومسلم (2284) (18)، والبيهقي (98) من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن همام، عن أبي هريرة . وهو في " صحيفة همام " برقم (4) . وأخرجه أحمد 540-539/2 عن كثير، حدثنا جعفر، حدثنا يزيد بن الأصم، عن أبي هريرة . وأخرجه الرامهرمزي في " الأمثال " ص 20 من طريق الفضيل بن سليمان، عن موسى بن عقبة، عن أبي حازم التمار، عن أبي هريرة.

چاہتے ہیں۔ وہ شخص انہیں اس میں داخل ہونے سے روکتا ہے تو آج میں لوگوں کے پہلو پکڑ کر (یہ کہتا ہوں) جنت کی طرف آ جاؤ اور جہنم سے بچو لیکن وہ اس میں گرنے کی کوشش کرتے ہیں۔“

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا لَصِفِيهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دی ہے

6409 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ سِنَانٍ، أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ

أَبِيهِ،

(متن حدیث): أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، فَسَأَلَهُ عُمَرُ عَنْ شَيْءٍ، فَلَمْ يُجِبْهُ بِشَيْءٍ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ، فَقَالَ عُمَرُ: نَكِلْنِكَ أَمَّاكَ عُمَرُ، نَزَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذَلِكَ لَا يُجِيبُكَ، قَالَ عُمَرُ: فَحَرَرْتُكَ بِعَبْرِي حَتَّى قَدَّمْتُهُ أَمَامَ النَّاسِ، وَخَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِي قُرْآنٍ، فَمَا نَشِيتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِحًا يَصْرُخُ بِي، فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: قَدْ أَنْزَلْتُ عَلَى اللَّيْلَةِ سُورَةً هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ، ثُمَّ قَرَأَ: (إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا لِيُغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ) (الفتح: 2)

✽✽ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ ایک سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ چل رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر آپ سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ نے پھر کوئی جواب نہیں دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ نے پھر انہیں کوئی جواب نہیں دیا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سوچا: اے عمر! تمہاری ماں تمہیں روئے تم نے تین مرتبہ نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا ہر مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے تمہیں کوئی جواب نہیں دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اپنے اونٹ کو حرکت دی اور لوگوں کے آگے آ کر چلنے لگا۔ مجھے اس بات کا اندیشہ تھا کہ کہیں میرے بارے میں قرآن کا کوئی حکم نازل نہ ہو جائے۔ ابھی میں اسی حالت میں تھا کہ میں نے کسی کو سنا جو بلند آواز میں مجھے بلارہا تھا۔ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا میں نے آپ کو سلام کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: گزشتہ رات مجھ پر ایک ایسی سورت نازل ہوئی ہے جو میرے نزدیک ہر اس چیز سے زیادہ پسندیدہ ہے جس پر سورج

6409 - إسنادہ صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ" 1/203-204 في القرآن: باب ما جاء في القرآن، وما بين

حاصرتين منه. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 1/31، والبخاري، (4177) في المغازی: باب غزوة الحديبية، و (4833) في تفسير

سورة الفتح: باب (إنا فتحنا لك فتحاً مبيناً)، و (5012) في فضائل القرآن: باب فضل سورة الفتح، والترمذي (3262) في التفسير:

باب ومن سورة الفتح، والنسائي في التفسير من "الكبرى" كما في "التحفة" 8/6، والبيهقي في "الدلائل" 4/154، والبقوي في

"معالم التنزيل" 4/187-188.

طلوع ہوتا ہے۔ (یعنی پوری دنیا سے زیادہ محبوب ہے) پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی۔

”بے شک ہم نے تمہیں واضح فتح عطا کی تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دے۔“

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبٍ صَفِيهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا تَأَخَّرَ مِنْهَا

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دی ہے

6410 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ

مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ)

(الفتح: 2) مَرْجِعُهُ مِنَ الْحَدِيثِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ أَنْزَلَ عَلَيَّ آيَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ، فَقَرَأَهَا عَلَيْهِمْ، فَقَالُوا: هَيَّا مَرَّتًا يَا نَبِيَّ اللَّهِ، قَدْ بَيَّنَّ اللَّهُ لَكَ مَاذَا يَفْعَلُ بِكَ، فَمَا يَفْعَلُ بِنَا؟ فَنَزَلَ عَلَيْهِ: (لِيَدْخُلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ) (الفتح: 4)، حَتَّى (فَوْزًا عَظِيمًا) (النساء: 73)

✽✽ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی:

”تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دے۔“

یہ آیت نبی اکرم ﷺ کی حدیبیہ سے واپسی کے موقع پر نازل ہوئی نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر ایک ایسی آیت نازل ہوئی ہے جو میرے نزدیک روئے زمین پر موجود تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت لوگوں کے سامنے تلاوت کی تو لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ کو بہت بہت مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے یہ بات بیان کر دی ہے کہ وہ آپ کے ساتھ کیا کرے گا، لیکن وہ ہمارے ساتھ کیا کرے گا (یہ نہیں پتہ چلا) تو نبی اکرم ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی:

”تاکہ اللہ تعالیٰ مومن مردوں اور مومن خواتین کو ان جنتوں میں داخل کر دے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔“

یہ آیت یہاں تک ہے۔ ”بڑی کامیابی“

ذِكْرُ الْعِلْمِ الَّذِي جَعَلَ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا لِصَفِيهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الَّذِي إِذَا ظَهَرَ

لَهُ يَجِبُ أَنْ يُسَبِّحَهُ وَيُحَمِّدَهُ وَيَسْتَغْفِرَهُ

اس نشانی کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو عطا کیا جب وہ آپ ﷺ کے سامنے ظاہر ہوا

6410 - إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه أحمد 3/197، والترمذي (3263) في التفسير: باب ومن سورة

الفتح، عن عبد الرزق، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/215، والبخاري (4172) في تفسير سورة الفتح: باب (إنا فتحنا لك فتحاً

مبيناً)، ومسلم (1786) في الجهاد: باب صلح الحديبية، والطبري في "جامع البيان" 26/69، والواحدى في "أسباب النزول" ص

255 و 256، والبيهقي في "الدلائل" 4/158، والبقوى في "معالم التنزيل" 4/198 من طرق عن قتادة بنحوه.

تو یہ بات لازم ہوئی کہ آپ ﷺ پروردگار کی تسبیح بیان کریں اور اس کی حمد بیان کریں اور اس سے مغفرت طلب کریں

6411 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَدِيٍّ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: (متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكثِرُ قَبْلَ مَوْتِهِ أَنْ يَقُولَ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ، وَأَتُوبُ إِلَيْهِ قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ لَتُكْثِرُ مِنْ دُعَاءٍ، لَمْ تَكُنْ تَدْعُو بِهِ قَبْلَ ذَلِكَ؟ قَالَ: إِنَّ رَبِّي جَلَّ وَعَلَا أَخْبَرَنِي أَنَّهُ سَيَرَنِي عِلْمًا فِي أُمْتِي، فَأَمَرَنِي إِذَا رَأَيْتَ ذَلِكَ الْعِلْمَ أَنْ أُسَبِّحَهُ، وَأُحْمَدَهُ، وَأَسْتَغْفِرَهُ، وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُهُ (إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ) (النصر: 1)، فَتُح مَكَّةَ

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا صدیقہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنے وصال سے کچھ عرصہ پہلے بکثرت سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ، وَأَتُوبُ إِلَيْهِ پڑھا کرتے تھے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ یہ دعا بکثرت پڑھتے ہیں حالانکہ اس سے پہلے آپ یہ دعا نہیں پڑھا کرتے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پروردگار نے مجھے یہ بتایا ہے کہ وہ غریب مجھے میری اُمت کے بارے میں نشانی دکھا دے گا۔ اس نے مجھے یہ حکم دیا کہ جب میں یہ نشانی دیکھ لوں تو اس کی تسبیح بیان کروں۔ اس کی حمد بیان کروں اور اس سے مغفرت طلب کروں تو میں نے وہ چیز دیکھ لی ہے۔ (وہ یہ آیت ہے)

”جب اللہ کی مدد اور آگئی“

اس سے مراد فتح مکہ ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ جَلَّ وَعَلَا بَعْدَ نَزُولِ مَا وَصَفْنَا، عِنْدَ الصَّلَوَاتِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اس چیز کے نزول کے بعد جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے، نبی

اکرم ﷺ ہر نماز کے بعد اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کیا کرتے تھے

6412 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ،

6411- إسناده صحيح على شرط مسلم. خالد بن عبد الله: هو الواسطي الطحان. وأخرجه الطبري في "جامع البيان"

30/333 عن إسحاق بن شاهين، عن خالد بن عبد الله، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (484) (218) في الصلاة: باب ما يقال في الركوع والسجود، والطبري 333-330/333 و333، والبغوي في "معالم التنزيل" 4/542 من طرق عن داود بن أبي هند، به. وانظر ما بعده.

عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): لَمَّا نَزَلَتْ: (إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ) (النصر: 1) إِلَى آخِرِهَا مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةً إِلَّا قَالَ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی۔

”جب اللہ کی مدد اور فتح آگئی۔“

یہ سورت کے آخر تک ہے تو اس کے بعد میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ جب بھی نماز ادا کرتے تھے تو یہ ضرور پڑھتے تھے۔

”تو پاک ہے اللہ حمد تیرے لئے مخصوص ہے اے اللہ تو میری مغفرت کر دے۔“

ذِكْرُ مَا خَصَّ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا بِهِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ إِطْعَامِهِ وَسَقْيِهِ عِنْدَ وَصَالِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو یہ خصوصیت عطا کی تھی کہ آپ ﷺ کے

صوم وصال رکھنے کے وقت اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو کھلاتا تھا اور پلاتا تھا

6413 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ

الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): وَأَصَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصِّيَامِ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّاسَ، فَأَوَّصَلُوا،

فَنَهَاهُمْ، وَقَالَ: إِنِّي لَسْتُ كَأَحَدِكُمْ إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي، وَيَسْقِيَنِي

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے صوم وصال رکھنا شروع کئے جب اس بات کی اطلاع

لوگوں کو ملی تو انہوں نے بھی صوم وصال رکھنا شروع کر دیئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو ایسا کرنے سے منع کیا۔ آپ نے

ارشاد فرمایا: میں تمہاری مانند نہیں ہوں۔ میں ایسی حالت میں رات بسر کرتا ہوں کہ میرا پروردگار مجھے کھلا دیتا ہے اور مجھے پلا دیتا

ہے۔

6412 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. ابن نمير: هو عبد الله. ومسلم: هو ابن صبيح، أبو الضحى الكوفي العطار. وقد

تقدم تخريجه برقم (1921) من طريق آخر عن أبي الضحى.

6413 - إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير مُسَدَّدٍ، فمن رجال البخاري، وقد تقدم تخريجه برقم

(3575) و (3576).

ذِكْرُ مَا خَصَّ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا صَفِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْوَصَالِ بِالسَّقْيِ وَالْإِطْعَامِ دُونَ أُمَّتِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو یہ خصوصیت عطا کی کہ آپ ﷺ کے صوم وصال

رکھنے کے وقت آپ ﷺ کو کھلایا اور پلایا جاتا تھا یہ چیز آپ ﷺ کی امت کو عطا نہیں کی گئی

6414 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، وَعَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ،

قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصَلَ فِي رَمَضَانَ، فَوَاصَلَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: لَوْ

مَدَّ لِيَ الشَّهْرُ لَوَاصَلْتُ وَصَالًا يَدْعُ الْمُتَعَمِّقُونَ تَعَمُّقَهُمْ، إِنِّي أَظَلُّ بِطَعْمِنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے رمضان میں صوم وصال رکھنا شروع کئے۔ آپ کے اصحاب

میں سے کچھ لوگوں نے بھی صوم وصال رکھنا شروع کر دیئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ مہینہ اور طویل ہوتا تو میں اتنا

عرصہ صوم وصال رکھتا رہتا کہ شدت کرنے والے لوگ اپنی شدت کو ترک کر دیتے۔ میں ایسے وقت گزارتا ہوں کہ میرا پروردگار مجھے

کھلا دیتا ہے اور مجھے پلا دیتا ہے۔

ذِكْرُ مَا بَارَكَ اللَّهُ فِي الْيَسِيرِ مِنْ بَرَكَاتِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نبی اکرم ﷺ کی برکت کی وجہ سے تھوڑی چیز میں برکت پیدا کر دیتا تھا

6415 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبُو

مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

6414 - إسناده صحيح على شرط مسلم من طريق عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، وَعَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ حَيَّاتٍ، رَوَى لَهُ أَبُو دَاوُدَ، وَبَاقِي

رجالہ رجال الشیخین غیر حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 3/124 و 193 و 200 و 253، والبخاری (7241)

فی التَّمَنِي: باب ما يجوز من اللو، ومسلم (1104) فی الصوم: باب النهی عن الوصال فی الصوم، من طرق عن ثابت، عن أنس.

وانظر (3574) و (3579).

6415 - إسناده صحيح على شرط الشیخین. إسماعيل بن إبراهيم: هو ابن راهويه وأبو معاوية: هو محمد بن خازم الضرير.

وأخرجه هناد بن السري في "الزهد" (736)، وعنه الترمذی (2467) فی صفة القيامة: باب رقم (31) عن أبي معاوية، بهذا

الإسناد. وأخرجه البخاری (3097) فی الخمس: باب نفقة نساء النبي - صلى الله عليه وسلم - بعد وفاته، و (6451) فی الرقاق:

باب فضل الفقر، وابن ماجه (3345) فی الأطعمة: باب خبز الشعير، عن أبي بكر بن أبي شيبة. وأخرجه مسلم (2973) فی الزهد،

عن أبي كريب، كلاهما عن أبي أسامة. وأخرجه أحمد 6/108 عن سريج، عن ابن أبي الزناد، كلاهما عن هشام بن عروة، به.

(متن حدیث): تُوَفِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكَ عِنْدَنَا شَيْئًا مِنْ شَعِيرٍ، فَمَارَ لَنَا نَاكُلُ مِنْهُ حَتَّى كَانَتْهُ الْجَارِيَةُ، فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ فَنِيَ، وَلَوْ لَمْ تَكُنْ لَهُ لَرَجُوتُ أَنْ يَبْقَى أَكْثَرُ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو آپ نے ہمارے ہاں تھوڑے سے ہوا چھوڑے ہم انہیں کھاتے رہے۔ یہاں تک کہ ایک مرتبہ کنیز نے انہیں ماپ لیا تو اس کے بعد وہ جلدی ختم ہو گئے۔ اگر وہ کنیز انہیں نہ مانتی تو مجھے یہ امید ہے کہ وہ زیادہ عرصہ باقی رہتے۔

ذِكْرُ مَعُونَةِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى الشَّيْطَانِ حَتَّى كَانَ يَسْلَمُ مِنْهُ

اللہ تعالیٰ کا شیطان کے خلاف اپنے رسول کی مدد کرنے کا تذکرہ یہاں تک کہ وہ شیطان مسلمان ہو گیا
6416 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْقُرَازِيُّ، بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقْدِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ شَرِيكَ بْنِ طَارِقٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَلَهُ شَيْطَانٌ، قَالُوا: وَلَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: وَلِي، إِلَّا أَنَّهُ اللَّهُ أَغَانِي عَنْهُ فَاسْلَمَ

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: هَكَذَا قَالَهُ بِالنَّصْبِ

❀❀ حضرت شریک بن طارق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”تم میں سے ہر ایک شخص کے ساتھ اس کا مخصوص شیطان ہوتا ہے لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! کیا آپ کے ساتھ بھی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے ساتھ بھی ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف میری مدد کی اور وہ مسلمان ہو گیا۔“

6416- إسناده قوى. بشر بن معاذ العقدي روى له أصحاب السنن إلا أبا داود، وذكره المؤلف في "الفتا"، وثقه النسائي في "أسماء شيوخه"، وقال أبو حاتم: صالح الحديث صدوق، وقال مسلمة بن قاسم: بصرى ثقة صالح، ومن فوقه من رجال الشيخين غير صحابه شريك بن طارق -وهو ابن سفيان الحنظلي- فلم يخرجوا له ولا أحد من أصحاب السنن، وقد ذكره الواقدي وخليفة بن خياط وابن سعد فيمن نزل الكوفة من الصحابة، وليس له مسند غير هذا الحديث فيما ذكره البغوي. وأخرجه البزار (2439) عن بشر بن معاذ العقدي، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني في "الكبير" (7223) عن أحمد بن عمرو والقطراني، حدثنا كامل بن طلحة، عن أبي عوانة، به. وأخرجه البخاري في "التاريخ الكبير" 4/239، والطبراني (7222) من طريقين عن شيان، عن زياد بن علقمة، به. وذكره الهيثمي في "المجمع" 8/225، وقال: رواه الطبراني والبزار، ورجال البزار رجال الصحيح. وانظر ما بعده. وزاد الحفاظ نسبته في "الإصابة" 2/148 إلى حسين بن محمد القيان في "الوحدان"، والبغوي، وأبي يعلى، والباوردي، وابن قانع.

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (راوی نے یہ لفظ اسی طرح نصب کے ساتھ بیان کیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْرِ شَرِيكَ بْنِ طَارِقٍ: إِلَّا أَنَّ اللَّهَ
أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمَ أَرَادَ بِقَوْلِهِ: فَأَسْلَمَ بِالنَّصْبِ لَا بِالرَّفْعِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت شریک بن طارق کی نقل کردہ روایت میں
نبی اکرم ﷺ کے یہ الفاظ ”مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف میری مدد کی“ تو وہ مسلمان ہو گیا“ اس میں لفظ اسلم
نصب کے ساتھ ہے (یعنی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے) رفع کے ساتھ نہیں ہے (یعنی واحد متکلم فعل مضارع کا صیغہ
نہیں ہے)

6417 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي
الْجَعْدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
(متن حدیث): مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ وَكَّلَ بِهِ قَرِينُهُ مِنَ الْجِنِّ، قَالُوا: وَإِيَّاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ:
وَيَايَا، إِلَّا أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمَ، فَلَا يَأْمُرَنِي إِلَّا بِخَيْرٍ.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: فِي هَذَا الْخَبَرِ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ شَيْطَانَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَسْلَمَ حَتَّى لَمْ يَأْمُرْهُ إِلَّا بِخَيْرٍ، لَا أَنَّهُ كَانَ يَسْلَمُ مِنْهُ وَإِنْ كَانَ كَافِرًا

❀❀ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”تم میں سے ہر شخص کو اس کے ساتھی جن کے سپرد کر دیا گیا ہے لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ کو بھی؟
نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے بھی، لیکن اللہ تعالیٰ اس کے خلاف میری مدد کی اور وہ مسلمان ہو گیا اب وہ مجھے صرف
بھلائی کے لئے کہتا ہے۔

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مخصوص شیطان
مسلمان ہو گیا تھا۔ یہاں تک کہ وہ آپ کو صرف بھلائی کے لئے کہتا تھا۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ نبی اکرم ﷺ اس شیطان کی طرف
سے محفوظ ہو گئے تھے خواہ وہ شیطان کافر ہی رہتا۔

6417- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير أبي الجعد، واسمه رافع، فمن رجال مسلم. أبو خيثمة:

هو زهير بن حبيب، وجريو: هو ابن عبد الحميد. وهو في "مسند أبي يعلى" (5143). وآخره مسلم (2814) في صفات المنافقين:
باب تحريش الشيطان وبعثه سراياه لفتنة الناس، والبقوى (4211)، والمزى في "تهذيب الكمال" 9/39 من طريقين عن جريو،
بهذا الاسناد. وآخره أحمد 1/385 و 397 و 401 و 460، والدارمي 2/306، ومسلم، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار"
(109)، والبيهقي في "الدلائل" 7/100 و 101، والطبراني (10522) و (10523) و (10524) من طرق عن منصور، به.

ذِكْرُ حَنْقِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّيْطَانِ الَّذِي كَانَ يُؤْذِيهِ فِي صَلَاتِهِ
اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نے اس شیطان کا گلابا دیا تھا جو آپ ﷺ کی نماز کے دوران

آپ ﷺ کو تکلیف دینے کے لیے آیا تھا

6418 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
(متن حدیث): اغْتَرَضَ لِيَ الشَّيْطَانُ فِي مُصَلَّائِي هَذَا فَأَخَذْتُهُ فَخَنَقْتُهُ حَتَّى إِنِّي لَأَجِدُ بُرْدَ لِسَانِهِ عَلَى ظَهْرِ كَفِّي، فَلَوْلَا دَعْوَةُ أَخِي سُلَيْمَانَ لَأَصْبَحَ مَرْبُوطًا تَنْظُرُونَ إِلَيْهِ
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”میری اس نماز کے دوران شیطان میرے سامنے آیا۔ میں نے اسے پکڑ کر اس کا گلابا دیا۔ یہاں تک اس کی زبان کی ٹھنڈک مجھے اپنی ہتھیلی کی پشت پر محسوس ہوئی اگر میرے بھائی حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا کا خیال نہ ہوتا تو وہ شیطان صبح بندھا ہوا ہوتا اور تم لوگ اسے دیکھ لیتے۔“

ذِكْرُ وَصْفِ دَعْوَةِ سُلَيْمَانَ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ الشَّيْطَانَ

حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا کی صفت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے شیطان کو چھوڑ دیا تھا
6419 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِنَّ عِفْرِيَّتًا مِنَ الْجِنِّ يَأْتِي الْبَارِحَةَ لِيَقْطَعَ عَلَى صَلَاتِي، فَأَمْكِنِي اللَّهُ مِنْهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَخُذَهُ فَأَرَبَطَهُ إِلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى تُصْبِحُوا فَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ، قَالَ: ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَ أَخِي سُلَيْمَانَ: (رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مَلَكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي) (ص: 35)، قَالَ: فَرَدَّ اللَّهُ خَاشِعًا

6418- إسناده حسن. محمد بن عمرو - وهو ابن علقمة الليثي - روى له البخاري مقرونا ومسلم متابعة، وهو صدوق، وباقي رجاله رجال الشيخين غير وهب بن بقیة، فمن رجال مسلم. خالد: هو ابن عبد الله الطحان. وقد تقدم تخريجه برقم (2349). وانظر الحديث الآتي.

6419- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وانظر (2349).

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جنات میں سے ایک عفریت گزشتہ رات میرے پاس آیا تاکہ میری نماز کو خراب کرے اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قابو دیا۔ پہلے میں نے یہ ارادہ کیا میں اسے پکڑ کر مسجد کے ستون کے ساتھ باندھ دیتا ہوں یہاں تک کہ تم سب لوگ اسے دیکھ لو نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر مجھے اپنا بھائی حضرت سلیمان علیہ السلام کا یہ قول یاد آیا۔

”اے میرے پروردگار تو میری مغفرت کر دے اور مجھے ایسا ملک عطا کر جو میرے بعد کسی اور کو نہ مل سکے۔“

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو اللہ تعالیٰ نے اس شیطان کو سرنگوں کر کے واپس کیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ اللَّهَ جَلَّ وَعَلَا قَدْ اسْتَجَابَ دَعْوَتَهُ الَّتِي سَأَلَ رَبَّهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی (یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام کی)

دعا کو قبول کر لیا تھا جو دعا انہوں نے اپنے پروردگار سے مانگی تھی

6420 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَلَمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الدَّيْلَمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): إِنْ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ سَأَلَ اللَّهَ ثَلَاثًا أَغْطَاهُ اثْنَتَيْنِ، وَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ قَدْ أَعْطَاهُ الثَّلَاثَةَ، سَأَلَهُ: مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ، وَسَأَلَهُ حُكْمًا يُوَاطِئُ حُكْمَهُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ، وَسَأَلَهُ مَنْ أَتَى هَذَا الْبَيْتَ - يُرِيدُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ - لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ فِيهِ أَنْ يَخْرُجَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ قَدْ أَعْطَاهُ الثَّلَاثَةَ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے تین چیزیں مانگیں۔ اللہ تعالیٰ نے دو چیزیں انہیں عطا کر دیں اور مجھے یہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تیسری چیز بھی انہیں عطا کر دی ہوگی۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے ایسی بادشاہی مانگی جو ان کے بعد کسی اور کو نہ مل سکے، تو اللہ تعالیٰ نے وہ انہیں عطا کر دی اور انہوں نے اللہ تعالیٰ سے ایسا فیصلہ کرنے کی صلاحیت مانگی جو اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے مطابق ہو۔ اللہ تعالیٰ نے یہ چیز بھی انہیں عطا کر دی۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگی کہ جو شخص اس گھر (نبی اکرم ﷺ کی مراد بیت المقدس تھا) تک آئے اس کا ارادہ صرف وہاں نماز ادا کرنے کا ہو تو وہ شخص اپنے گناہوں سے یوں نکل آئے جیسے اس دن تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔

نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: مجھے یہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ تیسری چیز بھی انہیں عطا کر دی ہوگی۔

ذِكْرُ اعْطَاءِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّصْرَ
عَلَى أَعْدَائِهِ عِنْدَ الصَّبَا إِذَا هَبَّتْ

اللہ تعالیٰ کا اپنے رسول کو ان کے دشمنوں کے خلاف مدد عطا کرنے کا تذکرہ
جو ہوا چلنے کے وقت (عطا کی گئی تھی)

6421 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجَمْعِيُّ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهْدٍ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: (متن حدیث): نَصَرْتُ بِالصَّبَا، وَأَهْلَكْتُ عَادَ بِالْأَبْوَرِ ﴿﴾ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”صبا کے ذریعے میری مدد کی گئی اور قوم عاد کو ”دبور“ (یعنی تیز ہوا) کے ذریعے ہلاکت کا شکار کیا گیا۔“

ذِكْرُ الْخِصَالِ الَّتِي كَانَ يُوَاطِبُ عَلَيْهَا الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان خصال کا تذکرہ جنہیں نبی اکرم ﷺ باقاعدگی سے سرانجام دیتے تھے

6422 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا

6421 - إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير مُسَدَّدٍ، فمن رجال البخاري. يحيى: هو ابن سعيد القطان، والحكم: هو ابن عتيبة الكوفي. وأخرجه البخاري (4105) في المغازي: باب غزوة الخندق، عن مسدد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/228 عن يحيى، به. وأخرجه أحمد 1/324 و341 و355، والطائلي (2641)، والبخاري (1035) في الاستسقاء: باب قول النبي - صلى الله عليه وسلم -: "نصرت بالصبا"، و(3205) في بدء الخلق: باب ما جاء في قوله: (وهو الذي يرسل الرياح بشراً بين يدي رحمته)، و(3343) في الأنبياء: باب قوله تعالى: (وإلى عاد أخاهم هوداً)، ومسلم (900) في الاستسقاء: باب في ريح الصبا والدبور، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 5/215، والطبراني في "الكبير" (11044)، والبيهقي في "السنن" 3/364، والبيهقي (1149)، والقضاعي (573) من طرق عن شعبة، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 11/433-434، وأحمد 1/223 و373، ومسلم، وأبو يعلى (2563) و(2680)، والطبراني (12424)، والبيهقي في "السنن" 3/364، وفي "الدلائل" 3/448، والقضاعي (572) من طرق عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس: الصبا: هي الريح الشرقية، والدبور مقابلها. قال الحافظ في "الفتح" 2/521: الصبا: يقال لها: القبول - بفتح القاف - لأنها تقابل باب الكعبة، إذ مهبها من مشرق الشمس، وضدها الدبور، وهي التي أهلكت بها قوم عاد، ومن لطيف المناسبة كون القبول نصرت أهل القبول، وكون الدبور أهلكت أهل الإدبار، وأن الدبور أشد من الصبا.

6422 - إسناده ضعيف لجهالة الأشجعي، وهو أبو إسحاق: قال الذهبي في "الميزان" 4/489: ما علمت أحداً روى عنه غير أبي النضر هاشم، يعني: ابن القاسم، وباقي رجاله ثقات: وهو في "مسند أبي يعلى" (7041). وأخرجه الطبراني في "الكبير" 23/ (496) عن عبيد بن غنم، عن أبي بكر بن أبي شيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/287 عن هاشم بن القاسم، والنسائي 4/220 في الصيام: باب كيف يصوم ثلاثة أيام من كل شهر، والطبراني 23/ (354) من طريقين عن هاشم بن القاسم، به.

الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الْحَرِّ بْنِ الصَّيَّاحِ، عَنْ هُنَيْدَةَ بْنِ خَالِدٍ الْخَزَاعِيِّ، عَنْ حَفْصَةَ، قَالَتْ: (متن حدیث): أَرْبَعٌ لَمْ يَكُنْ يَدْعُهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ، وَالْعَشْرَ، وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَالرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَدَاةِ

❀❀ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: چار چیزیں نبی اکرم ﷺ ترک نہیں کرتے تھے۔ عاشورہ کے دن روزہ رکھنا اور (دس دن کے روزے) ہر مہینے کے تین روزے اور صبح کی نماز سے پہلے کی دو رکعات (سنتیں)

ذِكْرُ خِصَالٍ كَانَ يَسْتَعْمِلُهَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَحَبُّ لِأُمَّتِهِ الْاِقْتِدَاءُ بِهِ فِيهَا
ان خصائل کا تذکرہ جن پر نبی اکرم ﷺ عمل کرتے تھے اور آپ ﷺ کی امت کے لیے اس بارے میں آپ ﷺ کی پیروی کرنا مستحب قرار دیا گیا ہے

6423 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى، قَالَ: (متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْثُرُ الذِّكْرَ، وَيُقِلُّ اللَّغْوَ، وَيُطِيلُ الصَّلَاةَ، وَيُقْصِرُ الْخُطْبَةَ، وَلَا يَأْنَفُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَ الْأَرْمَلَةِ أَوْ الْمُسْكِينِ، فَيَقْضِيَ حَاجَتَهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن ابوداؤد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ذکر کثرت سے کرتے تھے۔ آپ فضول گفتگو نہیں کرتے تھے۔ آپ طویل نماز ادا کرتے تھے۔ اور مختصر خطبہ دیتے تھے۔ آپ اس چیز میں ہلکیا پھٹ محسوس نہیں کرتے تھے کہ آپ کسی بیوہ عورت یا غریب کے ساتھ چل کر جائیں اور اس کی حاجت کو پورا کر دیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ يَحْيَى بْنَ عَقِيلٍ لَمْ يَرَ أَحَدًا مِنَ الصَّحَابَةِ
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے

یحییٰ بن عقیل نامی راوی نے کسی بھی صحابی کی زیارت نہیں کی ہے

6424 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى، يَقُولُ:

6423 - إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه الدارمي 1/35، والنسائي 3/108-109 في الجمعة: باب ما يستحب من تقصير الخطبة، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي - صلى الله عليه وسلم" - ص 34 من طرق عن الفضل بن موسى، بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم 2/614، وعنه البيهقي في "الدلائل" 1/329 من طريق علي بن الحسين بن واقد، عن أبيه به، وقال: صحيح على شرط الشيخين! ولم يخرجاه.

6424 - إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر ما قبله.

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ الذِّكْرَ، وَيُقِلُّ اللَّغْوَ، وَيُطِيلُ الصَّلَاةَ، وَيَقْصُرُ الْخُطْبَةَ، وَلَا يَأْنَفُ وَلَا يَسْتَكْثِرُ أَنْ يَمْسِيَ مَعَ الْأَرْمَلَةِ وَالْمُسْكِينِ فَيَقْضِيَ لَهُ حَاجَتَهُ

❀❀ حضرت ابن ابی حنیفہؒ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ذکر کثرت سے کرتے تھے لغوبات نہیں کرتے تھے۔ طویل نماز ادا کرتے تھے مختصر خطبہ دیتے تھے اور آپ اس چیز میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے تھے یا اس چیز کو بڑا نہیں سمجھتے تھے کہ آپ کسی بیوہ عورت یا مسکین کے ساتھ چل کر جائیں اور اس کی ضرورت کو پورا کر دیں۔

ذِكْرُ اتِّخَاذِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا صَفِيَّةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِيلًا كَاتِبًا خَاذِهِ إِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ خَلِيلًا

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو خلیل ﷺ بنایا ہے
جس طرح اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا تھا

6425- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو عَرُوبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ بْنُ أَبِي كَرِيمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي أَنَيْسَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ جَمِيلِ النَّجْرَانِيِّ، عَنْ جُنْدُبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَتَوَقَّى بِخَمْسِ لَيَالٍ خَطَبَ النَّاسَ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ قَدْ كَانَ فِيكُمْ إِخْوَةٌ وَأَصْدِقَاءُ، وَإِنِّي أَبْرَأُ إِلَى اللَّهِ أَنْ اتَّخِذَ مِنْكُمْ خَلِيلًا، وَلَوْ أَنِّي اتَّخَذْتُ مِنْ أُمَّتِي خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، إِنَّ اللَّهَ اتَّخَذَنِي خَلِيلًا كَمَا اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا، وَإِنْ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيهِمْ مَسَاجِدَ، فَلَا تَتَّخِذُوا قُبُورَهُمْ مَسَاجِدَ، فَإِنِّي أَنَهَاكُمْ عَنْ ذَلِكَ

❀❀ حضرت جندبؒ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے وصال سے پانچ دن پہلے آپ کو لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا:

”اے لوگو! پہلے تمہارے درمیان بھائی چارہ اور دوستی تھی اور میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس چیز سے بری ذمہ ہوتا ہوں کہ میں نے تم میں سے کسی کو خلیل بنایا ہو اگر میں نے اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بنانا ہوتا، تو ابو بکر کو خلیل بناتا“

6425- حدیث صحیح۔ محمد بن وہب بن ابی کریمہ صدوق، أخرجه له النسائي، ومن فوقه من رجال مسلم غير جميل النجراني، فقد ذكره المؤلف في "الثقات" 4/108، وقال: يروى عن حذيفة بن اليمان، روى عنه عبد الله بن الحارث، أبو عبد الرحيم: اسمه خالد بن أبي يزيد الحراني، وعبد الله بن الحارث، هو الزبيدي النجراني. وأخرجه مسلم (532) في المساجد: باب النهي عن بناء المساجد على القبور، والنسائي في "الكبرى" كما في "الحنفية" 2/443، وابن سعد في "الطبقات" 2/240، وأبو عوانة 1/401، والطبراني في "الكبير" (1686)، والبيهقي في "الدلائل" 7/176-177 من طرق عن عبد الله بن عمرو، عن زيد بن أبي أنيسة، عن عمرو بن مرة، عن عبد الله بن الحارث النجراني، قال: حدثني جندب ... بإسقاط جميل النجراني.

بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے (اپنا) خلیل بنایا ہے جس طرح اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو (اپنا) خلیل بنایا ہے تم سے پہلے کے لوگ اپنے انبیاء اور نیک لوگوں کی قبروں کو مسجد بنا لیتے تھے تو تم لوگ ان کی قبروں کو مسجد نہ بنانا میں تم لوگوں کو اس سے منع کرتا ہوں۔“

ذَكَرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هَذَا الْخَبَرَ مَا رَوَاهُ إِلَّا جَمِيلُ النَّجْرَانِيِّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے یہ

روایت صرف جمیل نجرانی نے روایت کی ہے

6426 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَابِ، حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ

بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ رَبِيعٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): إِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ تَعَالَى

✽✽✽ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”تمہارے آقا اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں۔“

ذَكَرُ رُؤْيَا الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْرِيلَ بِأَجْنَحَتِهِ

نبی اکرم ﷺ کا حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ان کے پروں سمیت دیکھنے کا تذکرہ

6427 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ

6426- حدیث صحیح، رجالہ رجالہ الشیخین غیر خالد بن ربیع، فقد ذکرہ المصنف فی "الثقات" 4/199، ونقل ابن ابی

حاتم فی "الجرح والتعديل" 3/329 عن علی ابن المدینی أنه قال: خالد بن ربیع لا یروی عنه غیر حدیث واحد عن ابن مسعود،

وذكر هذا الحديث. أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي، وأبو عوانة: هو الواضح بن عبد الله الشكري. وأخرجه أحمد

1/395 عن أبي الوليد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/395 و 410 عن عفان، عن أبي عوانة، به. وأخرجه أحمد 1/395،

والطبرانی في "الكبير" (10546) من طريقين عن عبد الملك بن عمير، به، وانظر الحديث الآتي برقم (6855) و (6856).

6427- إسناده صحيح على شرط الشيخين. الشيباني: هو أبو إسحاق سليمان بن أبي سليمان. وأخرجه الطبرانی في

"الكبير" (9055) عن أبي خليفة الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي (358)، ومسلم (174) (282) في الإيمان:

باب ذكر سورة المنتهى، وابن خزيمة في "التوحيد" ص 203، والطبرانی (9055)، والبيهقي في "دلائل النبوة" 2/371، والبقوى

في "معالم التنزيل" 4/249 من طرق عن شعبة، به. وأخرجه البخاري (3232) في الأنبياء: باب إذا قال أحدكم آمين ... و (4856)

في تفسير سورة النجم: باب قوله تعالى: (فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى)، و (4857) باب (فَأَوْخَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْخَى)، ومسلم (174)

، والترمذي (3277) في التفسير: باب ومن سورة النجم، وأبو يعلى (5337)، والبقوى 4/245-246 من طرق عن أبي إسحاق

الشباني، به. وفيه أن الآية المسؤول عنها عندهم (فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَوْخَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْخَى).

الشَّيْبَانِي، قَالَ:

(متن حدیث): سَأَلْتُ زُرَّ بْنَ حُبَيْشٍ عَنْ هَذِهِ الْأَيَّةِ: (لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى) (النجم: 18)، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: رَأَى جِبْرِيلَ فِي صُورَتِهِ لَهُ بَسْتُ مِائَةِ جَنَاحٍ ❀❀ شَيْبَانِي بَيَان كَرْتِے ہیں: میں نے زربن حبیش سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا۔
”تحقیق اس نے اپنے پروردگار کی بڑی نشانیوں میں سے کچھ دیکھیں“

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: نبی اکرم ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ان کی اصل شکل و صورت میں دیکھا تھا ان کے 600 پر تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ سَمِعَ هَذَا الْخَبَرَ
مِنَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نبی اکرم ﷺ سے سنی ہے
6428 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِلْيَاسٍ، حَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ زُرَّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): رَأَيْتُ جِبْرِيلَ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنتَهَى، وَعَلَيْهِ بَسْتُ مِائَةِ جَنَاحٍ يُشْرُ مِنْ رِيشِهِ تَهَاوِيلَ الدَّرَجِ وَالْيَاقُوتِ

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”میں نے جبرائیل کو سدرۃ المنتہی کے پاس دیکھا ان کے 600 پر تھے۔ انہوں نے اپنے ایک پر کو پھیلایا ہوا تھا جس میں سے موتی اور یاقوت کے مختلف رنگ نکل رہے تھے۔“

6428 - إسناده حسن. عاصم - وهو ابن أبي النجود - روى له أصحاب السنن، وحديثه في "الصحيحين" مقرون، وهو حسن الحديث، وباقى رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم. القواريري: هو عبيد الله بن عمر. وهو في "مسند أبي يعلى" (4993). وأخرجه ابن خزيمة في "التوحيد" ص 204 عن محمد بن بشار، عن يحيى بن سعيد القطان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/412 و 460، والطبري في "جامع البيان" 27/49، وابن خزيمة ص 203، والبيهقي في "الدلائل" 2/372 من طرق عن حماد بن سلمة، به. وأخرجه الطبراني (9054) من طريق قيس بن الربيع، عن عاصم، عن زُرَّ، عن ابن مسعود، قال: رأى محمد - صلى الله عليه وسلم - جبريل في صورته له ست مئة جناح، ما منها جناح إلا قد سد ما بين المشرق والمغرب. وأخرجه أحمد 1/395، والطبري "جامع البيان" 27/49، والطبراني (10423)

ذِكْرُ عَرْضِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ عَلَى الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے جنت اور جہنم کو ظاہر کیا تھا

6429 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ،

قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، حَدَّثَنَا قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ حَتَّى أَخْفَوْهُ بِالْمَسْأَلَةِ، فَقَالَ: سَلُونِي، فَوَاللَّهِ لَا تَسْأَلُونَنِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا بَيَّنَّهُ لَكُمْ قَالَ: فَأَرَمَ الْقَوْمُ، وَخَشُوا أَنْ يَكُونَ بَيْنَ يَدَيَّ أَمْرٍ عَظِيمٍ، قَالَ أَنَسٌ: فَجَعَلْنَا نَلْتَفِتُ بِيَمِينًا وَشِمَالًا، فَلَا أَرَى كُلَّ رَجُلٍ إِلَّا قَدْ دَسَّ رَأْسَهُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي، وَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: سَلُونِي، فَوَاللَّهِ لَا تَسْأَلُونَنِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا بَيَّنَّهُ لَكُمْ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَنْ أَبِي؟ قَالَ: أَبُوكَ حُذَافَةُ، فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا، نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ الْفِتَنِ، فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا رَأَيْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَالْيَوْمِ قَطُّ، إِنَّهَا صُوِّرَتْ لِيَ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَأَبْصَرْتُهُمَا ذَوْنَ ذَلِكَ الْحَاطِطِ

✽✽ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے سوالات کئے گئے یہاں تک کہ سوالات کر کے آپ کو پریشان کیا گیا، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ مجھ سے سوال کرو اللہ کی قسم! تم مجھ سے جس بھی چیز کے بارے میں سوال کرو گے میں اسے تمہارے سامنے بیان کر دوں گا راوی کہتے ہیں: تو لوگ رُک گئے۔ انہیں یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں کوئی بڑا واقعہ رونما نہ ہو جائے، حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے دائیں بائیں دیکھنا شروع کیا ہمیں جو بھی شخص نظر آیا اس نے اپنا سر اپنے کپڑے میں ڈالا ہوا تھا اور وہ رو رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ یہی فرماتے رہے: تم لوگ مجھ سے سوال کرو۔ اللہ کی قسم! تم مجھ سے جس بھی چیز کے بارے میں سوال کرو گے میں تمہارے سامنے اسے بیان کر دوں گا۔ مسجد کے کونے میں ایک شخص کھڑا ہوا اس نے دریافت کیا: اے اللہ کے نبی! میرا باپ کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا باپ حذافہ ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ہم اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد ﷺ کے رسول ہونے سے راضی ہیں۔ (یعنی اس پر ایمان رکھتے ہیں) اور ہم فتنوں کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے آج کے دن کی طرح کبھی بھی بھلائی اور برائی ایک ساتھ نہیں دیکھی۔ ابھی میرے سامنے جنت اور جہنم کو پیش کیا گیا۔ میں نے اس دیوار کے پرے ان دونوں کو دیکھ لیا۔

6429 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير عاصم بن النضر، فمن رجال مسلم، وهو في "صحيحه"

(2359) (137) في الفضائل: باب توقيره - صلى الله عليه وسلم - وترك إكثار سؤاله عما لا ضرورة إليه، عن عاصم بن النضر، بهذا

الإسناد. وانظر (106).

ذَكَرُ عَرَضِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا الْأَمَمَ عَلَى الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے دوسری امتوں کو ظاہر کیا تھا

6430 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يُحْيَى زَحْمَوِيهِ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ

حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، فَقَالَ لَنَا: أَيُّكُمْ رَأَى الْكَوْكَبَ الَّذِي انْقَضَ الْبَارِحَةَ؟ قَالَ:

قُلْتُ: آتَا، أَمَا إِلَيَّ لَمْ أَكُنْ فِي الصَّلَاةِ، وَلَكِنِّي لِدَعْتُ، قَالَ: فَمَا فَعَلْتَ؟ قُلْتُ: اسْتَرْقَيْتُ، قَالَ: وَمَا حَمَلَكَ

عَلَى ذَلِكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: حَدَّثَنَاهُ الشَّعْبِيُّ، قَالَ: وَمَا يُحَدِّثُكُمْ الشَّعْبِيُّ؟ قَالَ: قُلْتُ: حَدَّثَنَا عَنْ بُرَيْدَةَ بْنِ

حَصِيبٍ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّهُ قَالَ: لَا رُقِيَّةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ

قَالَ: فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عُرِضَتْ عَلَى الْأَمَمِ،

فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ وَمَعَهُ رَهْطٌ، وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ رَجُلٌ، وَالنَّبِيُّ وَلَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ، إِذْ رُفِعَ لِي سَوَادٌ عَظِيمٌ، فَقُلْتُ: هَلِ هَذِهِ

أَمْنِي؟ فَقِيلَ: هَذَا مُوسَى وَقَوْمُهُ، وَلَكِنِ انْظُرْ إِلَى الْأَفْقِ، فَنَظَرْتُ، فَإِذَا سَوَادٌ عَظِيمٌ، ثُمَّ قِيلَ لِي: انْظُرْ إِلَى هَذَا

الْجَانِبِ الْآخَرِ، فَإِذَا سَوَادٌ عَظِيمٌ، فَقِيلَ لِي: أَمَتُكَ وَمَعَهُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ

، ثُمَّ نَهَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلَ، فَخَاضَ الْقَوْمَ فِي ذَلِكَ، وَقَالُوا: مَنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَدْخُلُونَ

الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ؟ فَقَالَ: بَعْضُهُمْ لَعَلَّهُمُ الَّذِينَ صَحَبُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَعَلَّهُمُ

الَّذِينَ وَلِدُوا فِي الْإِسْلَامِ، وَلَمْ يُشْرِكُوا بِاللَّهِ قَطُّ، وَذَكَرُوا أَشْيَاءَ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

فَقَالَ: مَا هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ تَخَوْضُونَ فِيهِ؟ فَأَخْبَرُوهُ بِمَا لِيَهُمْ، فَقَالَ: هُمْ الَّذِينَ لَا يَكْتُوبُونَ، وَلَا يَسْتَرْقُونَ،

وَلَا يَسْطَرُّونَ، وَعَلَى رِجْلِهِمْ يَتَوَكَّلُونَ، فَقَامَ عَكَاشَةُ بْنُ مَحْصَنِ الْأَسَدِيُّ، فَقَالَ: أَنَا مِنْهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ:

أَنْتَ مِنْهُمْ، ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ: أَنَا مِنْهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عَكَاشَةُ

6430 - إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير زحمويه، وهو لقب زكريا بن يحيى بن صبيح الواسطي، فقد ذكره

المؤلف في "الفتا" 8/253، وقال: من أهل واسط، يروى عن هشيم وخالد، حدثنا عنه شيوخنا الحسن بن سفيان وغيره، وكان

من المتقين في الروايات، مات سنة خمس وثلاثين ومئتين.. وأخرجه ابن منده في "الإيمان" (982) عن محمد بن يعقوب الشيباني،

حدثنا محمد بن محمد بن محمد بن رجاء السندی، حدثنا زكريا بن يحيى بن صبيح، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/271، والبخاری

(6541) في الرقاق: باب يدخل الجنة سبعون ألفاً بغير حساب، ومسلم (220) (374) في الإيمان: باب الدليل على دخول طوائف

من المسلمين الجنة بغير حساب ولا عذاب، من طرق عن هشيم، به، وقد صرح هشيم بالحدث عند مسلم. وأخرجه مطولاً

ومختصراً البخاری (3410) في الأنبياء: باب وفاة موسى، و (5705) في الطب: باب من أكلوى أو كوى غيره، و (5752) باب من

لم يرق، و (6472) في الرقاق: باب (وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ)، ومسلم (220) (375)، والترمذی (2446) في صفة

القيامة: باب رقم (16)، وابن منده (983) و (984)، والبغوي (4322) من طرق عن حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، به.

❁❁ حصین بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں: میں سعید بن جبیر کے پاس موجود تھا۔ انہوں نے ہم سے دریافت کیا تم میں سے کس نے وہ ستارہ دیکھا ہے جو گزشتہ رات ٹوٹا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے جواب دیا: میں نے۔ میں اس وقت نماز کی حالت میں نہیں تھا بلکہ مجھے کسی زہریلے جانور نے کاٹ لیا تھا۔ انہوں نے دریافت کیا پھر تم نے کیا کیا۔ میں نے جواب دیا: میں نے دم کیا۔ انہوں نے دریافت کیا تم نے ایسا کیوں کیا۔ میں نے جواب دیا: اس حدیث کی وجہ سے جو امام شعی نے ہمیں بیان کی ہے انہوں نے دریافت کیا شعی نے تمہیں کیا حدیث بیان کی ہے میں نے کہا: انہوں نے حضرت بریدہ بن حصیب سلمی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی انہوں نے یہ فرمایا: دم صرف نظر لگنے یا بخار کی صورت میں ہوتا ہے۔

تو سعید بن جبیر نے کہا: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ہمیں نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان بتایا ہے: ”میرے سامنے مختلف امتوں کو پیش کیا گیا میں نے کسی نبی کو دیکھا کہ اس کے ساتھ کچھ افراد تھے۔ کسی نبی کو دیکھا اس کے ساتھ ایک فرد تھا۔ کسی نبی کو دیکھا اس کے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا۔ اسی دوران بہت سارے لوگ میرے سامنے آئے تو میں نے سوچا شاید یہ میری امت ہوگی، لیکن بتایا گیا کہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کے لوگ ہیں۔ اب آپ افق کی طرف دیکھئے جب میں نے اس طرف دیکھا تو وہاں ایک بہت بڑی تعداد تھی، پھر مجھ سے کہا گیا کہ آپ دوسری طرف دیکھئے تو وہاں بھی بہت بڑی تعداد تھی تو مجھے بتایا گیا کہ یہ آپ کی امت ہے اور ان کے ہمراہ ستر ہزار ایسے لوگ ہیں جو کسی حساب اور عذاب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے۔“

پھر نبی اکرم ﷺ اٹھے اور گھر کے اندر تشریف لے گئے۔ لوگ اس بارے میں غور و فکر کرتے رہے۔ انہوں نے یہ کہا کہ یہ کون لوگ ہوں گے جو بغیر کسی حساب کے جنت میں داخل ہوں گے تو ان میں سے بعض حضرات نے یہ کہا کہ شاید یہ وہ لوگ ہیں جن کو نبی اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ بعض نے کہا: شاید اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو مسلمان گھرانوں میں پیدا ہوئے انہوں نے کبھی کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہرایا۔ اس طرح لوگوں نے مختلف آراء کا ذکر کیا، پھر نبی اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے آپ ﷺ نے دریافت کیا تم لوگ کس بارے میں غور و فکر کر رہے ہو۔ لوگوں نے اپنی گفتگو کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کو بتایا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جو (علاج کے طور پر) داغ نہیں لگاتے ہوں گے (غیر شرعی الفاظ کے ذریعے) دم نہیں کرتے ہوں گے۔ اور فال نہیں نکالتے ہوں گے اور اپنے پروردگار پر توکل کرتے ہوں گے۔

حضرت عکاشہ بن محسن اسدی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! (آپ ﷺ دعا کیجئے) کہ میں ان لوگوں میں شامل ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ان میں شامل ہو، پھر ایک اور صاحب کھڑے ہوئے (یا رسول اللہ ﷺ)! آپ ﷺ دعا کیجئے) کہ میں ان میں شامل ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عکاشہ تم سے سبقت لے گیا ہے۔

6431 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ السَّخْتِيَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَالْعَلَاءِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ:

(متن حدیث): تَحَدَّثْنَا عِنْدَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتَّى أَكْرَمَنَا الْحَدِيثَ، ثُمَّ تَرَجَعْنَا إِلَى الْبَيْتِ، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا غَدَوْنَا إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ: عُرِضَتْ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ اللَّيْلَةُ بِاتِّبَاعِهَا مِنْ أُمَّتِهَا، فَجَعَلَ النَّبِيُّ يَجِيءُ وَمَعَهُ الثَّلَاثَةُ مِنْ قَوْمِهِ، وَالنَّبِيُّ يَجِيءُ وَمَعَهُ الْعِصَابَةُ مِنْ قَوْمِهِ، وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ النَّفَرُ مِنْ قَوْمِهِ، وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ مِنْ قَوْمِهِ أَحَدٌ، حَتَّى أَتَى عَلَى مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ فِي كَبْكَبَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ أَعْجَبُونِي، فَقُلْتُ: يَا رَبِّ، مَنْ هَؤُلَاءِ؟ قَالَ: هَذَا أَخُوكَ مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ، قَالَ: وَإِذَا ظُرَابٌ مِنْ ظُرَابٍ مَكَّةَ قَدْ سَدَّ وُجُوهَ الرِّجَالِ، قُلْتُ: رَبِّ، مَنْ هَؤُلَاءِ؟ قَالَ: أُمَّتُكَ، قَالَ: فِقِيلَ لِي: رَضِيتُ؟ قَالَ: قُلْتُ: رَبِّ رَضِيتُ، رَبِّ رَضِيتُ، قَالَ: ثُمَّ قِيلَ لِي: إِنَّ مَعَ هَؤُلَاءِ سَبْعِينَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ، قَالَ: فَأَنْشَأَ عُكَاشَةُ بْنُ مَخْصَنٍ أَخُو بَنِي أَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، اذْغُرْ رَيْكَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: اللَّهُمَّ، اجْعَلْهُ مِنْهُمْ، قَالَ: ثُمَّ أَنْشَأَ رَجُلٌ آخَرَ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، اذْغُرْ رَيْكَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ.

فَقَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَاشَةُ قَالَ: ثُمَّ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِدَاكُمْ أَبِي وَأُمِّي إِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَكُونُوا مِنَ السَّبْعِينَ، فَكُونُوا فَإِنْ عَجَزْتُمْ وَقَصُرْتُمْ فَكُونُوا مِنْ أَهْلِ الظُّرَابِ، فَإِنْ عَجَزْتُمْ وَقَصُرْتُمْ فَكُونُوا مِنْ أَهْلِ الْأُفُقِ، فَإِنِّي رَأَيْتُ ثُمَّ أَنَا سَايَهَرُشُونَ كَثِيرًا، قَالَ: فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونُوا مِنْ تَبَعِي مِنْ أُمَّتِي رُبْعُ أَهْلِ الْجَنَّةِ، قَالَ: فَكَبَّرْنَا، ثُمَّ قَالَ: إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونُوا الثُّلُثُ، قَالَ: فَكَبَّرْنَا، ثُمَّ قَالَ: إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونُوا الشَّطْرَ، قَالَ: فَكَبَّرْنَا، فَلَمَّا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (ثَلَاثَةٌ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَثَلَاثَةٌ مِنَ الْآخِرِينَ) (الواقعة: 40).

قَالَ: فَتَرَجَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى هَؤُلَاءِ السَّبْعِينَ، فَقَالُوا: نَرَاهُمْ أَنَا سَايَهَرُشُونَ فِي الْإِسْلَامِ، ثُمَّ لَمْ يَزَالُوا يَغْمَلُونَ بِهِ حَتَّى مَاتُوا عَلَيْهِ، قَالَ: فَسَمِيَ حَدِيثُهُمْ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ كَذَلِكَ، وَلَكِنَّهُمْ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ، وَلَا يَكْتُونُونَ، وَلَا يَتَطَيَّرُونَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ. قَالَ الشَّيْخُ: أَكْرَمَنَا: آخَرَنَا

❦❦ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک رات ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے بات چیت کر رہے تھے یہاں تک کہ ہماری بات چیت طویل ہو گئی، پھر ہم اپنے گھر واپس آ گئے۔ اگلے دن صبح جب ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے سامنے گزشتہ رات انبیاء اور ان کی

6431- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير العلاء بن زياد تابع الحسن البصري، فقد روى له النسائي، وابن ماجه، وعلق له البخاري، وهو ثقة. ابن أبي عدي: هو محمد بن إبراهيم، وسعيد هو: ابن أبي عروبة، وهو أثبت الناس في قتادة، وقد روى له الشيخان من رواية ابن أبي عدي عنه. وأخرجه الطبراني (9768)، والبخاري (3538) عن محمد بن المثنى، بهذا الإسناد، وأخرجه الطبراني (9769) من طريق يزيد بن زريع، عن سعيد بن أبي عروبة، به. وانظر الحديث الآتي برقم (7302).

امت سے تعلق رکھنے والے پیر و کار لوگوں کو پیش کیا گیا، تو کوئی ایک نبی آیا، اس کے ساتھ اس کی قوم کے تین افراد تھے۔ ایک نبی آئے ان کے ساتھ ان کی قوم کا ایک گروہ تھا۔ ایک نبی آئے ان کے ساتھ ان کی قوم کے کچھ لوگ تھے۔ ایک نبی آئے ان کے ساتھ ان کی قوم کا کوئی بھی فرد نہیں تھا، یہاں تک کہ حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام بنی اسرائیل کے ہجوم میں میرے سامنے آئے جب میں نے ان لوگوں کو دیکھا، تو (ان کی کثرت) مجھے اچھی لگی میں نے دریافت کیا: اے میرے پروردگار! یہ کون لوگ ہیں؟ تو پروردگار نے فرمایا: یہ تمہارے بھائی موسیٰ بن عمران ہیں۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اسی دوران مکہ کا ایک چھوٹا پہاڑ لوگوں کے چہروں سے بھر گیا۔ میں نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ اے میرے پروردگار! اس نے فرمایا: یہ تمہاری امت ہے۔ مجھ سے دریافت کیا گیا کہ کیا تم راضی ہو، تو میں نے جواب دیا: اے میرے پروردگار میں راضی ہوں۔ اے میرے پروردگار میں راضی ہوں پھر مجھے بتایا: ان لوگوں کے ہمراہ ستر ہزار ایسے لوگ بھی جنت میں داخل ہوں گے جن سے کوئی حساب نہیں لیا جائے گا۔

راوی کہتے ہیں: تو اسی دوران بنو اسد بن خزیمہ سے تعلق رکھنے والے حضرت عکاشہ بن محسن رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی آپ ﷺ اپنے پروردگار سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے ان میں شامل کرے۔ نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ اسے ان میں شامل کر لے۔ راوی کہتے ہیں: پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا۔ اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے ان میں شامل کر لے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عکاشہ اس حوالے سے تم سے آگے نکل گیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں اگر تم اس بات کی استطاعت رکھتے ہو کہ تم ان ستر ہزار لوگوں میں شامل ہو، تو تم ایسا کر لو اور اگر تم اس حوالے سے عاجز آ جاتے ہو اور کوتاہی کے مرتکب ہوتے ہو، تو کم از کم تم چھوٹے پہاڑ پر موجود افراد میں شامل ہو جانا (جو مجھے خواب میں دکھائے گئے تھے) کیونکہ میں نے وہاں ایسے لوگ بھی دیکھے ہیں جو ایک دوسرے سے لڑ رہے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ امید ہے کہ میری امت سے تعلق رکھنے والے میرے پیر و کار اہل جنت کا ایک چوتھائی حصہ ہوں گے۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے اللہ اکبر کہا، پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ امید ہے کہ وہ لوگ ایک تہائی حصہ ہوں گے۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے تکبیر کہی، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ امید ہے کہ وہ لوگ نصف ہوں گے، تو ہم نے تکبیر کہی، پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی۔

”پہلے والوں میں سے بھی بہت سے لوگ اور بعد والوں میں سے بھی بہت سے لوگ۔“

راوی بیان کرتے ہیں: پھر مسلمانوں نے ان ستر ہزار لوگوں کے بارے میں گفتگو شروع کی۔ انہوں نے کہا: ہم یہ سمجھتے ہیں اس سے مراد وہ لوگ ہوں گے جو زمانہ اسلام میں پیدا ہوئے اور ساری زندگی اسلام کے احکام پر عمل کرتے رہے، یہاں تک کہ مسلمان ہونے کے عالم میں فوت ہوئے۔ راوی کہتے ہیں: ان لوگوں کی بات نبی اکرم ﷺ تک پہنچی، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسا نہیں ہے بلکہ یہ وہ لوگ ہیں (جو غیر شرعی الفاظ کے ذریعے) دم نہیں کرتے (علاج کے طور پر) داغ نہیں لگواتے، قال نہیں نکالتے اور اپنے پروردگار پر توکل کرتے ہیں۔

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: لفظ اکربنا کا مطلب ہے ہم نے مؤخر کر دیا۔)

ذِكْرُ عَرْضِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَعَدَ أُمَّتَهُ فِي الْآخِرَةِ

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے اس چیز کو ظاہر کیا تھا جس کا وعدہ اس

نے نبی اکرم ﷺ کی امت کے بارے میں آخرت میں کیا ہے

6432 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَلَمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ هُوَ ابْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ

وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، - وَذَكَرَ ابْنُ سَلَمٍ آخَرَ مَعَهُ - عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ، يَقُولُ:

(متن حدیث): صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا، فَأَطَالَ الْقِيَامَ، وَكَانَ إِذَا صَلَّى لَنَا خَفَفَ، ثُمَّ لَا نَسْمَعُ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ يَقُولُ: رَبِّ، وَأَنَا فِيهِمْ ثُمَّ رَأَيْتُهُ أَهْوَى بِيَدِهِ لِيَتَأَوَّلَ شَيْئًا، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ أَسْرَعَ بَعْدَ ذَلِكَ، فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ رَاعَكُمْ طُولَ صَلَاتِي وَقِيَامِي قُلْنَا: أَجَلْ، يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَسَمِعْنَاكَ تَقُولُ: رَبِّ، وَأَنَا فِيهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْ شَيْءٍ وَعَدْتُمُوهُ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا قَدْ عُرِضَ عَلَيَّ فِي مَقَامِي هَذَا حَتَّى لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ، فَأَقْبَلَ إِلَيَّ مِنْهَا شَيْءٌ حَتَّى دَنَا بِمَكَانِي هَذَا، فَخَشِيتُ أَنْ تَغْشَاكُمْ، فَقُلْتُ: رَبِّ وَأَنَا فِيهِمْ، فَصَرَفَهَا عَنْكُمْ، فَأَذْبَرَتْ قِطْعًا كَأَنَّهَا الزَّرَائِبُ، فَنَظَرْتُ إِلَيْهَا نَظْرَةً، فَرَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ حُرْثَانَ أَخَا بَنِي غِفَارٍ مُنْكِئًا فِي جَهَنَّمَ عَلَى قَوْسِهِ، وَإِذَا فِيهَا الْحِمِيرُ يَتَصَابَحُ الْقِطْعَةَ الَّتِي رَبَطْتُهَا، فَلَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ أَرْسَلَتْهَا

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن ہم نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ نبی اکرم ﷺ نے طویل قیام کیا، حالانکہ آپ ﷺ جب ہمیں نماز پڑھاتے تھے تو مختصر پڑھاتے تھے ہم نے آپ ﷺ کو صرف یہ کہتے ہوئے سنا۔ اے میرے پروردگار میں بھی ان میں ہوں پھر ہم نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے کوئی چیز پکڑنے کے لیے اپنا دست مبارک آگے بڑھایا، پھر آپ ﷺ رکوع میں چلے گئے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے تیزی سے نماز ادا کی۔ جب

6432 - إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه الطبرانی في "الكبير" 17/ (872) : حدثنا أحمد ابن رشدین، حدثنا

أحمد بن صالح، حدثنا ابن وهب، بهذا الإسناد . وأورده الهيثمي في "مجمع الزوائد" 2/88، وقال: رواه الطبرانی في "الكبير"، ورجاله رجال الصحيح خلا شيخ الطبرانی أحمد بن محمد بن رشدین . وأورده أيضاً 10/386، وقال: رواه الطبرانی في "الأوسط" وفي "الكبير"، وفيه ابن لهيعة، وهو ضعيف وقد وثق، وكذلك بكر بن سهل، وبقية رجاله وثقوا . قلت: وقد تقدم نحوه من حديث عبد الله بن عمرو بن العاص برقم (2838) و (5622)، ومن حديث ابن عباس برقم (2832) و (2853)، ومن حديث عائشة برقم (2841).

نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیر لیا، تو آپ ﷺ تشریف فرما ہوئے ہم بھی آپ ﷺ کے ارد گرد بیٹھ گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ مجھے اس بات کا اندازہ ہے کہ میری نماز اور قیام کی طوالت نے تمہیں گھبراہٹ کا شکار کیا ہے۔ ہم نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ۔ ہم نے آپ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ اے میرے پروردگار میں ان میں موجود ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے آخرت کے حوالے سے تمہارے ساتھ جس بھی چیز کا وعدہ کیا گیا ہے وہ ابھی میرے اس جگہ قیام کے دوران میرے سامنے پیش کی گئی ہے یہاں تک کہ جہنم میرے سامنے پیش کی گئی اس کا کچھ حصہ میری طرف آیا یہاں تک کہ میری اس جگہ کے قریب ہو گیا، تو مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ تمہیں اپنی لپیٹ میں نہ لے تو میں نے عرض کی: اے میرے پروردگار میں ان لوگوں میں موجود ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اسے تم لوگوں سے پھیر دیا، پھر اس کے ٹکڑے مڑ گئے، جیسے و غالیچے ہوں، میں نے اس کی طرف دیکھا، تو بخوغفار سے تعلق رکھنے والا عمرو بن حریان جہنم میں اپنی کمان سے ٹیک لگائے ہوئے تھا۔ اور جہنم میں ایک حمیری عورت بھی تھی جو بلی کی مالک تھی۔ اس نے بلی کو باندھ دیا تھا۔ اور وہ اسے کھانے کے لیے کچھ دیتی بھی نہیں تھی اور اسے چھوڑتی بھی نہیں تھی۔

ذِكْرُ وَصِفِ مَجْلِسِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَنْ قَصَدَهُ

نبی اکرم ﷺ کی مجلس کی صفت کا تذکرہ کہ جو شخص وہاں آنا چاہتا تھا (وہ کہاں اور کیسے بیٹھتا تھا)
6433 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ سَمَاطٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا إِذَا آتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ أَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِي

✽✽ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے تو کوئی شخص وہاں بیٹھتا تھا جہاں آخری فرد بیٹھا ہوتا تھا (یعنی کوئی لوگوں کو پھلانگ کر آگے نہیں جاتا تھا)

ذِكْرُ مَا كَانَ يَحْفَظُ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ

مِنْ أَدَى الْمُسْلِمِينَ مَعَ التَّسْوِيَةِ بَيْنَ أُمَّتِهِ وَنَفْسِهِ فِي إِقَامَةِ الْحَقِّ

6433- شريك - وهو ابن عبد الله النعمي القاضي - سىء الحفظ، وباقي رجاله ثقات . ذكره ابن يحيى: هو ابن صبيح الواسطي، وسماط: هو ابن حرب. وأخرجه الطبراني في "الكبير" (1951) عن محمد بن أحمد الواسطي، عن زكريا بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/98، والطالبي (780)، والبخاري في "الأدب المفرد" (1141)، وأبو داود (4825) في الأدب: باب في التحلق، والترمذي (2725) في الاستئذان: باب رقم (29)، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 2/256، والطبراني، والبيهقي 3/231 من طرق عن شريك، به. وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب! وفي الباب: عن شعبة بن عثمان بن طلحة الحمصي عند الطبراني في "الكبير" (7197) رفعه: "إذا انتهى أحدكم إلى المجلس، فإن وسع له، فليجلس، وإلا فليظر إلى أوسع مكان يرى فليجلس"، وحسن إسناده الهيثمي في "المجمع" 8/59.

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ اپنے آپ کو مسلمانوں کو تکلیف پہنچانے سے کس طرح بچا کر

رکھتے تھے نیز حق کو قائم کرنے میں آپ ﷺ اپنی امت اور اپنے درمیان برابری رکھتے تھے

6434 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَلَمٍ، حَدَّثَنَا حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ،

أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ مَسَافِعٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ شَيْئًا، أَقْبَلَ رَجُلٌ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ فَطَعَنَهُ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُرْجُونٍ مَعَهُ، فَجَرِحَ بَوَجهِهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَالَ فَاسْتَقِمْ، فَقَالَ: قَدْ عَفَوْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کوئی چیز تقسیم کر رہے تھے۔ اسی دوران ایک

شخص آگے بڑھا اور آپ ﷺ پر جھک آیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے ہاتھ میں موجود چھری اسے ماری جو اس کے چہرے پر لگی پھرنی
اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: تم آؤ اور بدلہ لے لو۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! میں نے معاف کیا۔

ذِكْرُ مَا يَسْتَعْمَلُ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُسْنِ التَّائِي فِي الْعِشْرَةِ مَعَ أُمِّهِ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ اپنی امت کے ساتھ تعلق میں کس طرح اچھا سلوک کیا کرتے تھے

6435 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَذْرَمِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ

إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا أَبُو قَطَنِ، حَدَّثَنَا مَبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا رَأَيْتُ رَجُلًا قَطُّ أَخَذَ بِيَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتْرُكُ يَدَهُ حَتَّى يَكُونَ

الرَّجُلُ هُوَ الَّذِي يَتْرُكُ يَدَهُ

6434- عبیدہ بن مسافع: ذکرہ المؤلف فی "ثقافته" 7/163، وروی عنہ ابنہ مالک و بکیر بن الأشج، وباقی رجالہ رجال

الشیخین غیر حرملة، فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 3/28، وأبو داود (4536) فی الدیات: باب القود من الضربة وقص الأمير من نفسه، والنسائی 8/32 فی القسامة: باب القود فی الطعنة، والبیہقی 8/43 و 48، والمنزی فی ترجمة عبیدہ بن مسافع من "تهذيب الكمال" من طرق عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائی عن أحمد بن سعيد الرباطی، عن وهب بن جریر،

6435- مبارک بن فضالة، مدلس وقد عنعن وباقي رجاله ثقات، أبو قطن: هو عمرو بن الهيثم. وهو في "مسند أبي يعلى"

(3471). وأخرجه أبو الشيخ في "أخلاق النبي - صلى الله عليه وسلم" - ص 31 عن أبي يعلى، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود

(4794) في الأدب: باب في حسن العشرة، وأبو الشيخ، والبیہقی في "الدلائل" 321-320/1 من طرق عن أبي قطن، به. وأخرجه

ابن المبارك في "الزهد" (392)، وعلى بن الجعد (3568)، والترمذی (2490) في صفة القيامة: باب رقم (46)، وابن ماجه

(3716) في الأدب: باب إكرام الرجل جلسه، والبیہقی في "الدلائل" 1/320، والبعوی (3680) من طريقين عن زيد العمى، عن

أنس. وقال الترمذی والبعوی: حديث غريب، وقال البوصیری في "زوائد ابن ماجه" 2/230: مدار الحديث على زيد العمى وهو

ضعيف.

❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے کبھی کسی شخص کو نہیں دیکھا کہ اس نے نبی اکرم ﷺ کا دست مبارک پکڑا ہو تو نبی اکرم ﷺ نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا ہو یہاں تک کہ وہ شخص ہی نبی اکرم ﷺ کا دست مبارک (پہلے چھوڑتا تھا)

ذِكْرُ مَا كَانَ يَسْتَعْمِلُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَمَا كَانَ يُقَدِّمُ إِلَيْهِ الْمَأْكُولُ وَالْمَشْرُوبُ
اس بات کا تذکرہ کہ جب نبی اکرم ﷺ کے سامنے کھانے پینے کی چیز پیش کی جاتی تھی

تو نبی اکرم ﷺ کیا کرتے تھے

6436 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو عَرُوبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَلِي، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا عَابَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ، إِذَا اشْتَهَى أَكَلَهُ، وَلَا تَرَكَ

❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کبھی بھی کسی کھانے کی چیز میں عیب نہیں نکالا۔ اگر آپ ﷺ کو اس کی خواہش ہوتی تھی تو آپ ﷺ اس کو کھا لیتے تھے۔ اگر نہیں ہوتی تھی تو نہیں کھاتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرِ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6437 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا عَابَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ، إِنْ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ، وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ

6436 - حدیث صحیح، عبد الرحمن بن عمرو البجلي: وثقه المؤلف 8/380، وسئل عنه أبو زرعة، فقال: شيخ، وقد توبع ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. أبو حازم: هو سلمان الأشجعي. وأخرجه مسلم (2064) في الأشربة: باب لا يعيب الطعام، عن أحمد بن يونس، حدثنا زهير بن معاوية، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (3563) في مناقب الأنصار: باب صفة النبي - صلى الله عليه وسلم -، ومسلم، وعلى بن الجعد (762)، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي - صلى الله عليه وسلم -" ص 190، والبيهقي في "السنن" 7/279، وفي "الدلائل" 1/321، والبخاري (2843) من طرق عن الأعمش، به. وأخرجه مسلم (2064) (188)، وابن ماجه (3259) في الأطعمة: باب النهي أن يعاب الطعام، وأبو الشيخ ص 189 و 190 و 191 من طرق عن أبي هريرة. وانظر ما بعده.

6437 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو مكرر ما قبله. وأخرجه البخاري (5409) في الأطعمة: باب ما عاب النبي - صلى الله عليه وسلم - طعاماً، وأبو داود (3763) في الأطعمة: باب كراهية ذم الطعام، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي - صلى الله عليه وسلم -" ص 189، والبيهقي 7/279 عن محمد بن المثنى، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (2064) (187) في الأشربة: باب لا يعيب الطعام، والترمذي (2031) في البر والصلة: باب ما جاء في ترك عيب الطعام، وابن ماجه (3259) في الأطعمة: باب النهي أن يعاب الطعام، من طرق عن سفیان، به.

❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کبھی کسی کھانے کی چیز میں عیب نہیں نکالا اگر آپ ﷺ کو اس کی خواہش ہوتی تھی تو آپ ﷺ اس کو کھالیتے تھے اور اگر آپ ﷺ کو پسند نہیں آتا تھا تو آپ ﷺ اس کو چھوڑ دیتے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ تَعْرِيسِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَرَّسَ

نبی اکرم ﷺ جب رات کے وقت پڑاؤ کرتے تھے تو آپ ﷺ کے پڑاؤ کرنے کی کیفیت کا تذکرہ
6438 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ:
 (متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَرَّسَ بِاللَّيْلِ تَوَسَّدَ يَمِينَهُ، وَإِذَا عَرَّسَ بَعْدَ الصُّبْحِ نَصَبَ سَاعِدَهُ نَصْبًا، وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى كَفِّهِ

❀ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب (سفر کے دوران) رات کے وقت پڑاؤ کرتے تھے تو آپ ﷺ اپنے دائیں ہاتھ کو تکیہ بنا لیتے تھے۔ اور جب آپ ﷺ صبح کے بعد پڑاؤ کرتے تھے تو آپ ﷺ اپنی کلائی کو کھڑا کر لیتے تھے۔ اور اپنا سر اپنی ہتھیلی پر رکھ لیتے تھے۔

ذِكْرُ الْعَلَامَةِ الَّتِي بِهَا كَانَ يُعْلَمُ اهْتِمَامُ الْمُصْطَفَى

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ

اس علامت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ کا کسی چیز کے بارے میں

اہتمام کرنا معلوم ہو جاتا تھا

6439 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ صَالِحٍ الْأَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ:

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا هَمَّ شَيْءً أَخَذَ بِلَحْيَتِهِ هَكَذَا، وَقَبَضَ ابْنُ مُسْهِرٍ

6438 - إسنادہ صحیح۔ إبراہیم بن الحجاج السامی ثقہ روی لہ السامی، ومن فوقہ ثقات علی شرط مسلم۔ حمید: ہو ابن ابی حمید الطویل۔ وأخرجه عبد الله بن أحمد فی "زوائد المسند" 5/298 عن إبراهيم بن الحجاج، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/298، ومسلم (683) فی المساجد: باب قضاء الصلاة الفائتة واستحباب تعجيل قضائها، والترمذی فی "الشمائل" (257) من طرق عن حماد بن سلمة، به.

6439 - حدیث حسن صحیح۔ محمد بن عمرو: ہو ابن علقمة بن وقاص اللبیدی، روی لہ البخاری مقرونا ومسلم متابعا، وهو صدوق، وأبوہ عمرو بن علقمة ذكره المؤلف فی "الثقات" 5/174، وصحح له الترمذی حديثاً تقدم عند المؤلف برقم (280)، وصحح له ابن عزيمة أيضاً حديثاً آخر غير هذا. وانظر (7028). وأخرجه أبو الشيخ فی "أخلاق النبی - صلى الله عليه وسلم"، ص 71 عن عمر بن حسن الحلبي.

عَلَى لَحْنِهِ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کو جب کوئی اہم معاملہ درپیش ہوتا تھا تو آپ ﷺ اپنی داڑھی شریف کو اس طرح پکڑ لیتے تھے۔

ابن مسہر نامی راوی نے اپنی داڑھی کوٹھی میں لے کر یہ روایت بیان کی۔

ذَكَرُ الْبَيَّانِ أَنَّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ يَكُونُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ، عِنْدَ دُخُولِهِ بَيْتَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ اپنے گھر میں تشریف لانے کے بعد

گھر کے کام کاج کر لیا کرتے تھے

6440 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): سَأَلْتُهَا رَجُلٌ: هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ فِي بَيْتِهِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، كَانَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْصِفُ نَعْلَهُ، وَيَخِيطُ ثَوْبَهُ، وَيَعْمَلُ فِي بَيْتِهِ كَمَا يَعْمَلُ أَحَدُكُمْ فِي بَيْتِهِ

❀❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے ایک شخص نے ان سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ

گھر کے کام کاج کیا کرتے تھے۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم ﷺ اپنے جوتے خود گانٹھ لیا کرتے تھے۔

اپنے کپڑے خود سی لیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ گھر کے وہ تمام کام کاج کرتے تھے جو کوئی بھی شخص اپنے گھر میں کرتا

ہے۔

ذَكَرُ مَا كَانَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغُضُّ عَمَّنْ أَسْمَعُهُ

مَا كَرِهَ أَوْ ارْتَكَبَ مِنْهُ حَالَةَ مَكْرُوهِ لَهُ

6440- حدیث صحیح۔ ابن ابی السری متابع، ومن فوقه علی شرط الشیخین۔ وهو فی "مصنف عبد الرزاق" (20492)۔

ومن طریقہ أخرجه أحمد 6/167، والبيهقي في "دلائل النبوة" 1/328، والبخاري (3675)۔ وأخرجه أحمد 6/121 و 260، وابن

سعد في "الطبقات" 1/366، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي - صلى الله عليه وسلم" - ص 21 و 62 من طرق عن هشام بن عروة،

بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/49 و 126 و 256، وابن سعد 1/365 و 366، والبخاري (676) في الأذان: باب من كان في حاجة

أهله فأقيمت الصلاة، و (5363) في النفقات: باب خدمة الرجل في أهله، و (6039) في الأدب: باب كيف يكون الرجل في أهله،

والترمذي (2489) في صفة القيامة: باب رقم (45)، وفي "الشمائل" (335)، والبيهقي 1/327 و 328، وأبو الشيخ ص 20،

والبخاري (3676) و (3678) من طرق عن عائشة بنحوه.

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کوئی ناپسندیدہ بات سن کر یا اپنے ساتھ

کسی ناپسندیدہ رویے کو دیکھ کر کس طرح چشم پوشی کرتے تھے

6441 - حَدَّثَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ

عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَفَهَّمْتُهَا، فَقُلْتُ: عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْلًا يَا عَائِشَةُ، إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ: قَدْ قُلْتُ: عَلَيْكُمْ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کچھ یہودی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے کہا: السام علیکم (یعنی آپ کو موت آئے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علیکم (یعنی تمہیں بھی آئے) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے ان لوگوں کی بات سمجھ لی۔ میں نے کہا: تمہیں موت آئے اور تم پر لعنت بھی ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! آرام سے اللہ تعالیٰ ہر معاملے میں نرمی کو پسند کرتا ہے میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! کیا آپ ﷺ نے سنا نہیں انہوں نے کیا کہا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے بھی علیکم کہہ دیا ہے (یعنی تمہیں بھی آئے)

ذِكْرُ نَفْيِ الْفُحْشِ وَالتَّفَحُّشِ عَنِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ بد اخلاقی اور بد زبانی کا مظاہرہ نہیں کرتے تھے

6441 - حدیث صحیح، ابن ابی السری متابع، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين، وهو في "مصنف عبد الرزاق"

(19460)، ومن طريقه أخرجه أحمد 6/199، ومسلم (2165) في السلام: باب النهي عن ابتداء أهل الكتاب بالسلام، والبيهقي في "السنن" 9/203، والبقوي (3314). وأخرجه أحمد 6/37، والبخاري (6024) في الأدب: باب الرفق في الأمر كله، و (6256) في الاستئذان: باب كيف يرد على أهل الذمة السلام، و (6395) في الدعوات: باب الدعاء على المشركين، وفي "الأدب المفرد" (412)، ومسلم، والترمذي (2701) في الاستئذان: باب ما جاء في التسليم على أهل الذمة، والبيهقي في "الأدب" (286) من طرق عن الزهري، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/85، والدارمي 2/323، وابن ماجه (3688) في الأدب: باب الرفق، من طريق الأوزاعي عن الزهري مختصراً دون قصة سلام اليهود. وأخرجه البخاري (2935) في الجهاد: باب الدعاء على المشركين بالهزيمة والزلزلة، و (6030) في الأدب: باب لم يكن النبي - صلى الله عليه وسلم - فاحشاً ولا متفحشاً، و (6401) في الدعوات: باب قول النبي - صلى الله عليه وسلم -: "يُستجاب لنا في اليهود ولا يستجاب لهم فينا"، وفي "الأدب المفرد" (311)، والبقوي (3313) من طريقين عن أيوب، عن عبد الله بن أبي مليكة، ومسلم (2165) (11) من طريق مسروق، كلاهما عن عائشة بنحوه.

6442 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَإِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو:

(متن حدیث): إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا، وَلَا مُتَفَحِّشًا، وَكَانَ يَقُولُ: خِيَارُكُمْ أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا

❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ بد زبان اور بد اخلاق نہیں تھے۔ آپ ﷺ یہ فرماتے تھے تم میں بہتر لوگ وہ ہیں جن کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں۔

ذِكْرُ خِصَالٍ يُسْتَحَبُّ مُجَانِبَتُهَا لِمَنْ أَحَبَّ الْاِقْتِدَاءَ بِالْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ان خصائل کا تذکرہ جن سے اجتناب کرنا اس شخص کے لیے مستحب ہے

جونہی اکرم ﷺ کی پیروی کرنے کو پسند کرتا ہے

6443 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُفْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا زَكْرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِعَائِشَةَ: كَيْفَ كَانَ خُلُقُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِهِ؟ قَالَتْ: كَانَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا، لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا، وَلَا مُتَفَحِّشًا، وَلَا سَخَلًا فِي الْأَسْوَاقِ، وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ، وَلَكِنْ يَغْفُو وَيَصْفَحُ

❀ ابو عبداللہ جدلی بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ گھر میں نبی اکرم ﷺ کے اخلاق کیسے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا نبی اکرم ﷺ سب سے اچھے اخلاق کے مالک تھے آپ ﷺ بدزبانی نہیں کرتے تھے۔ بد اخلاقی نہیں کرتے تھے۔ بازار میں جج کر نہیں بولتے تھے۔ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے تھے۔ بلکہ معاف کر دیتے تھے۔ اور درگزر کرتے تھے۔

6442 - إسناده صحيح على شرط الشيخين، وقد تقدم تخريجه برقم (477). ونزید هنا أنه أخرجه البخاري في "الأدب المفرد" (271)، والبخوي (3666) عن محمد بن كثير، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/514، والطحاوي (2246)، وابن سعد في "الطبقات" 1/365، والبيهقي في "دلائل النبوة" 1/313-314 من طرق عن الأعمش، به.

6443 - إسناده صحيح. رجاله رجال الشيخين غير أبي عبد الله الجدلي، واسمه عبد بن عبد، ويقال: عبد الرحمن بن عبد، وهو ثقة. أبو إسحاق: هو السبيعي، وقد أخرج له الشيخان من رواية زكريا بن أبي زائدة، عنه. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/514، وأحمد 6/236 عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/246، والطحاوي (1520)، والترمذي (2016) في البر والصلة: باب ماجاء في خلق النبي - صلى الله عليه وسلم -، وفي "الشمائل" (340)، والبيهقي في "الدلائل" 1/315، والبخوي (3668) من طرق عن شعبة، عن أبي إسحاق، به. وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح، قلت: وهو كما قال، فسمع شعبة من أبي إسحاق قديم.

ذِكْرُ مَا كَانَ يَسْتَعْمِلُ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ تَرْكِ ضَرْبِ أَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِنَفْسِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ معمول اختیار کیا تھا

آپ ﷺ نے بذات خود کبھی کسی مسلمان کو نہیں مارا

6444 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْهَالِ الضَّرِيرُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: (متن حدیث): مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ شَيْئًا قَطُّ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَمَا ضَرَبَ امْرَأَةً قَطُّ، وَلَا خَادِمًا قَطُّ

❀❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے کبھی کسی چیز کو نہیں مارا، البتہ آپ ﷺ جب اللہ کی راہ میں جہاد کر رہے ہوتے تھے (تو آپ ﷺ نے دشمنوں پر حملہ کیا ہے) اور نبی اکرم ﷺ نے اپنی اہلیہ کو یا اپنے کسی خادم کو کبھی نہیں مارا۔

بَابُ الْحَوْضِ وَالشَّفَاعَةِ

باب! حوض کوثر اور شفاعت کا تذکرہ

6445 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّيْرَفِيُّ، بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَّازِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ الْبَجَلِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): أَنَا قَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ

❀❀ حضرت جندب بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”میں حوض (کوثر) پر تم لوگوں کا پیش رو ہوں گا۔“

6444- إسنادہ صحیح علی شرط الشیخین، وقد تقدم تخريجه برقم (488).

6445- إسنادہ صحیح علی شرط مسلم۔ رجالہ رجال الشیخین غیر ابن ابی الشوارب، فمن رجال مسلم۔ أبو عوانة: هو الواضح البشکری۔ وأخرجه الطبرانی فی "الکبیر" (1690) عن معاذ بن المنشی، عن مسدد، عن ابی عوانة، بهذا الإسناد. وأخرجه الحمیدی (787)، وابن ابی شیبہ (11/440)، وأحمد (4/313)، والبخاری (6589) فی الرقاق: باب فی الحوض، ومسلم (2289) فی الفضائل: باب إثبات حوض نبینا - صلى الله عليه وسلم -، والطبرانی (1688) و (1689) و (18691) و (1692) و (1693) و (1694) من طرق عن شعبه، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، بِهِ.

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6446 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ إِسْمَاعِيلَ بْنَ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الصَّنَابِجِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا آتِي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، وَإِنِّي مُكَائِرٌ بِكُمْ الْأَمَمَ، فَلَا تَقْتَلُنَّ بَعْدِي

✽✽ حضرت صنابع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”خبردار میں حوض (کوثر) پر تمہارا پیش رو ہوں گا اور میں دیگر امتوں کے سامنے تمہاری کثرت پر فخر کروں گا تو میرے بعد تم ایک دوسرے کو قتل نہ کرنا۔“

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بَأَنَّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فَرَطَ أُمَّتِهِ عَلَى حَوْضِهِ
بِفَضْلِ اللَّهِ عَلَيْنَا بِالشَّرْبِ مِنْهُ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ حوض کوثر پر اپنی امت کے پیش رو ہوں گے اللہ

تعالیٰ ہم پر یہ فضل کرے کہ ہم بھی اس میں سے پئیں

6447 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، وَعَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ بَحْرِ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَابِجِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسِ، عَنِ الصَّنَابِجِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا آتِي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، وَإِنِّي مُكَائِرٌ بِكُمْ، فَلَا تَقْتَلُنَّ بَعْدِي

✽✽ حضرت صنابع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”خبردار میں حوض (کوثر) پر تمہارا پیش رو ہوں گا اور میں تمہاری کثرت پر فخر کروں گا تو تم لوگ میرے بعد ایک دوسرے کو قتل نہ کرنا۔“

6446- إسناده صحيح، محمد بن عبد الأعلى من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين غير صحابه، فقد روى له ابن

ماجه هذا الحديث، وقد تقدم تخريجه برقم (5985). وانظر ما بعده.

6447- إسناده صحيح وهو مكرر ما قبله.

ذَكَرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الطَّوْلِ الَّذِي يَكُونُ بَيْنَ حَاقَتَيْ حَوْضِ الْمُصْطَفَى صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقِيَامَةِ أَوْ رَدَّنَا اللَّهُ إِيَّاهُ بِفَضْلِهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو اس طوالت کی صفت کے بارے میں ہے جو نبی اکرم ﷺ کے حوض
کے دو کناروں کے درمیان قیامت کے دن ہوگی اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت ہمیں وہاں پہنچائے
6448 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، وَعَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ،
قَالَا: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ، وَالْمَدِينَةِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”میرے حوض کے دو کناروں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا صنعاء اور مدینہ کے درمیان ہے۔“

ذَكَرُ خَبَرٍ أَوْ هَمَّ مَنْ لَمْ يُحْكَمْ صِنَاعَةُ الْحَدِيثِ
أَنَّهُ مُضَادٌّ لَخَبَرِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا
(اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ روایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت کے برخلاف
ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

6449 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى، بِعَسْكَرٍ مُكَرَّمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ،
يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): إِنَّا قَرَطُكُم بَيْنَ أَيْدِيكُمْ، فَإِنْ لَمْ تَجِدُونِي فَأَنَا عَلَى الْحَوْضِ مَا بَيْنَ آيَلَةٍ إِلَى مَكَّةَ، وَسَيَاتِي
رِجَالٌ وَنِسَاءٌ بَأْنِيَّةٍ وَقَرَبٌ ثُمَّ لَا يَذُوقُونَ مِنْهُ شَيْئًا.

6448 - إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله رجال الشيخين غير هُرَيْمِ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى وَعَاصِمِ بْنِ النَّضْرِ، لَمَنْ رَجُلٌ
مسلم، وهو في "صحيحه" (2303) (41) في الفضائل: باب إثبات حوض نبينا - صلى الله عليه وسلم -، عن عاصم بن النضر التيمي
وهُرَيْمِ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي في "البعث والنشور" (119) من طريق محمد بن بشر، عن هُرَيْمِ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى
الحسن بن سفيان عن عاصم بن النضر. وانظر الحديث رقم (6451) و (6452) و (6459).

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَسَيَاتِي رِجَالٌ وَنِسَاءٌ بِأَنِيَّةٍ وَقَرَبٍ لَمْ لَا يَذُوقُونَ مِنْهُ شَيْئًا أُرِيدُ بِهِ: مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ الَّذِينَ قَدْ غُفِرَ لَهُمْ، يَجِيءُ وَنَ بَاوَانِي لِيَسْتَقُوا بِهَا مِنَ الْحَوْضِ، فَلَا يُسْقَوْنَ مِنْهُ لِأَنَّ الْحَوْضَ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ خَاصٌّ دُونَ سَائِرِ الْأُمَمِ، إِذْ مُحَالٌ أَنْ يَقْدِرَ الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُ عَلَى حَمْلِ الْآوَانِي وَالْقَرَبِ فِي الْقِيَامَةِ، لِأَنَّهُمْ يُسَاقُونَ إِلَى النَّارِ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ ذَلِكَ

*** حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”میں تمہارے آگے تمہارا پیش رو ہوں گا اگر تم مجھے نہ پاؤ تو میں حوض (کوثر) کے پاس موجود ہوں گا جو ایلہ سے لے کر مکہ تک کے فاصلے جتنا بڑا ہے۔ عنقریب کچھ مرد اور عورتیں برتن اور مشکیزے لے کر آئیں گے، لیکن وہ اس حوض میں سے کچھ بھی چکھ نہیں سکیں گے۔“

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: عنقریب کچھ مرد اور کچھ عورتیں برتن اور مشکیزے لے کر آئیں گے اور پھر وہ اس میں سے کچھ بھی چکھ نہیں سکیں گے۔ اس کے ذریعے آپ ﷺ کی مراد یہ ہے دیگر امتوں سے تعلق رکھنے والے لوگ آئیں گے ان کی مغفرت ہو چکی ہوگی۔ وہ برتن لے کر آئیں گے تاکہ وہ اس حوض سے سیراب ہوں، لیکن وہ اس سے سیراب نہیں ہوں گے کیونکہ وہ حوض اس امت کے لیے مخصوص ہے۔ دیگر امتوں کے لیے نہیں ہے۔ یہ بات ناممکن ہے کہ کوئی کافریا منافق شخص قیامت کے دن برتن اور مشکیزے حاصل کرنے پر قادر ہو جائے اس کی وجہ یہ ہے کہ ان لوگوں کو تو قیامت کے دن جہنم کی طرف ہانک کر لے جایا جائے گا ہم جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ قَدْ يُوهَمُ مَنْ لَمْ يَطْلُبِ الْعِلْمَ مِنْ مَطَائِنِهِ
أَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْخَبَرَيْنِ الْأَوَّلَيْنِ الَّذِينَ ذَكَرْنَا هُمَا

اس تیسری روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ روایت ان دو روایات کے برخلاف ہے جنہیں ہم اس سے پہلے ذکر کر

6449- إسنادہ صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير أبي الزبير، فمن رجال مسلم، وقد صرح هو وابن جريج بالتحديث، فانتفت شبهة لدليهما وأخرجه البزار (3481) عن محمد بن معمر، بهذا الإسناد، وقال: لا نعلمه يروى بهذا اللفظ إلا عن جابر، وإنما يعرف هذا من حديث حجاج عن ابن جريج. قلت: رواية حجاج أخرجه الطبراني في "الأوسط" (753) حدثنا أحمد ابن بشير الطيالسي، قال: حدثنا يحيى بن معين، قال: حدثنا حجاج، عن ابن جريج، فذكره. وقال الطبراني: لم يرو هذا الحديث عن ابن جريج إلا حجاج. قلت: بل تابعه أبو عاصم عند المصنف كما ترى. وأخرجه الآجري في "الشرعة" ص 357 من طريق حماد بن الحسن الوراق، عن أبي عاصم، به. وأخرجه أحمد 3/284 عن روح، عن ابن جريج به موقوفاً ولم يرفعه جابر. وأخرجه أحمد 3/345، والآجري في "الشرعة" ص 357 من طريقين عن ابن لهيعة، عن أبي الزبير به. وأورده الهيثمي في "المجمع" 10/364، وقال: رواه أحمد مرفوعاً وموقوفاً، وفي إسناد المرفوع ابن لهيعة، ورجال الموقوف رجال الصحيح، ورواه الطبراني في "الأوسط" مرفوعاً، وفيه ابن لهيعة، ورواه باختصار قوله: "فلا يطعمون منه شيئاً". برجال الصحيح، ورواه البزار كذلك.

چکے ہیں

6450 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ مَكْحُولٌ بَيْرُوتٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ الدَّارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ يَعْمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَخِي زَيْدُ بْنُ سَلَامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ زَيْدٍ الْبِكَالِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ عُتْبَةَ بْنَ عَبْدِ السَّلَامِيِّ، يَقُولُ:

(متن حدیث): قَامَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا حَوْضُكَ الَّذِي تُحَدِّثُ عَنْهُ؟ فَقَالَ: هُوَ كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ إِلَى بُصْرَى، ثُمَّ يُمَدِّنِي اللَّهُ فِيهِ بِكُرَاعٍ لَا يَذْرَى بِشَرِّ مِمَّنْ خُلِقَ أَيُّ طَرَفِيهِ، قَالَ: فَكَبَّرَ عُمَرُ، فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا الْحَوْضُ فَيَزِدُّهُمْ عَلَيْهِ فَقَرَأَ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ يُقْتُلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَيَمُوتُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَأَرْجُو أَنْ يُورِدَنِي اللَّهُ الْكُرَاعَ فَاشْرَبَ مِنْهُ

✽✽✽ حضرت عتبہ بن عبد سلمیؓ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کے سامنے کھڑا ہوا۔ اس نے دریافت کیا آپ ﷺ کا حوض کتنا بڑا ہے۔ جس کے بارے میں آپ ﷺ بیان کر رہے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ اتنا بڑا ہے جتنا صناعاء اور بصری کے درمیان فاصلہ ہے پھر اللہ تعالیٰ میرے لیے اس کی گہرائی کو بڑھا دے گا اور کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اس کو کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے اور اس کا دوسرا کنارہ کہاں ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمرؓ نے تکبیر کی۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک حوض کا تعلق ہے تو غریب مہاجرین کا اس پر ہجوم ہوگا، جنہیں اللہ کی راہ میں شہید کیا گیا اور جو اللہ کی راہ میں (کوشش کرتے ہوئے) انتقال کر گئے مجھے یہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس کے پاس لے جائے گا۔ اور میں اس میں سے پانی پیوں گا۔

6450- محمد بن خلف الداری: هو محمد بن خلف بن طارق بن كيسان الداري، أبو عبد الله الشامي، سكن بيروت. روى عنه أبو داود وأبو مسهر، وأبو حاتم الرازي، وأبو بكر بن أبي داود، وابن جوصا، وذكره القاضي عبد الجبار الخولاني في "تاريخ داريا"، ومعمّر بن يعمر ذكره المؤلف في "الثقات" 9/192. وقال: يُعْرَب، وروى عنه جمع، وقد توبع هو ومحمد بن خلف. وعامر بن زيد البكالي: ترجم له الحافظ في "تعميل المنفعة" ص 204، فقال: عامر بن زيد البكالي، عن عتبة بن عبد السلمي، وعنه يحيى بن أبي كثير ليس بالمشهور، قلت (القائل الحافظ ابن حجر): بل هو معروف، ذكره البخاري، فقال: سمع عتبة بن عبد، روى عنه أبو سلام حديثه في الشاميين، ولم يذكر فيه جرحاً، وتبعه ابن أبي حاتم، وأخرج ابن حبان في "صحيحه" من طريق أبي سلام عنه أحاديث، ومقتضاه أنه عنده ثقة، ولم أر له ذكراً في النسخة التي عندي من "الثقات" فما أدري هل أغفله أو سقط من نسختي، ولا ترجم له ابن عساكر في "تاريخ دمشق"، قلت: هو مترجم في "الثقات" 5/191، فالظاهر أنه سقط من نسخة الحافظ التي عنده. وأخرجه ضمن حديث مطول الطبراني في "الكبير" 17/ (312)، و"الأوسط" (404)، والفسوى في "المعرفة" 2/341-342، والبيهقي في "البعث" (274) عن أبي توبة الربيع بن نافع، حدثنا معاوية بن سلام، بهذا الإسناد. وذكره الهيثمي في "المجمع" 10/413-414، وقال: رواه الطبراني في "الأوسط" و"الكبير"، وفيه عامر بن زيد البكالي، وقد ذكره ابن أبي حاتم، ولم يخرج، ولم يوثقه، وبقيّة رجاله ثقات.

ذَكَرُ خَبَرٍ رَابِعٍ قَدْ يُوْهِمُ بَعْضُ الْمُسْتَمِيعِينَ أَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْأَخْبَارِ الثَّلَاثِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ

اس چوتھی روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جس نے احادیث کا سماع

کیا (لیکن وہ اس بات کا قائل ہے) یہ روایت ان تینوں روایات کے برخلاف ہے جنہیں ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

6451- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهْدٍ، عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ، عَنْ هِشَامٍ،

قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ، وَصَنْعَاءَ، أَوْ كَمَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ، وَعَمَّانَ.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: هَذِهِ الْأَخْبَارُ الْأَرْبَعُ قَدْ تُوْهِمُ مَنْ لَمْ يُحْكَمْ صِنَاعَةُ

الْحَدِيثِ أَنَّهَا مُتَضَادَّةٌ، أَوْ بَيْنَهُمَا تَهَاتُرٌ، لِأَنَّ فِي خَبَرِ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ: مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ، وَالْمَدِينَةِ وَفِي خَبَرِ جَابِرٍ:

مَا بَيْنَ أَيْلَةَ إِلَى مَكَّةَ، وَفِي خَبَرِ عُبَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ إِلَى بُصْرَى، وَفِي خَبَرِ قَتَادَةَ: مَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ

وَعَمَّانَ، وَلَيْسَ بَيْنَ هَذِهِ الْأَخْبَارِ تَضَادٌّ، وَلَا تَهَاتُرٌ، لِأَنَّهَا أَحْوَجُ خَرَجَتْ عَلَى أَسْنَانٍ ذَكَرَ الْمُصْطَفَى صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي كُلِّ خَبَرٍ مِمَّا ذَكَرْنَا جَانِبًا مِنْ جَوَانِبِ حَوْضِهِ أَنَّ مَسِيرَةَ كُلِّ جَانِبٍ مِنْ حَوْضِهِ مَسِيرَةُ

شَهْرٍ، فَمِنْ صَنْعَاءَ إِلَى الْمَدِينَةِ مَسِيرَةُ شَهْرٍ لِغَيْرِ الْمُسْرِعِ، وَمِنْ أَيْلَةَ إِلَى مَكَّةَ كَذَلِكَ، وَمِنْ صَنْعَاءَ إِلَى بُصْرَى

كَذَلِكَ، وَمِنْ الْمَدِينَةِ إِلَى عَمَّانَ، الشَّامُ كَذَلِكَ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”میرے حوض کے دو کناروں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے۔ جتنا مدینہ اور صنعاء کے درمیان ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ

الفاظ ہیں) مدینہ اور عمان کے درمیان ہے۔“

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ چار روایات اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کرتی ہیں جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا) اور

وہ یہ سمجھتا ہے) کہ ان میں تضاد پایا جاتا ہے یا ان میں اختلاف پایا جاتا ہے تو سلیمان تمیمی کی نقل کردہ روایات میں یہ الفاظ ہیں۔ جتنا

صنعاء اور مدینہ کے درمیان فاصلہ ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ جتنا ایلہ سے لے کر مکہ کے درمیان

تک فاصلہ ہے۔ عتبہ بن عبد کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ جتنا صنعاء اور بصری کے درمیان فاصلہ ہے۔ قتادہ کی نقل کردہ

روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ جتنا مدینہ اور عمان کے درمیان فاصلہ ہے۔

حالانکہ ان روایات میں کوئی تضاد اور اختلاف نہیں پایا جاتا۔ کیونکہ یہ سوالات کے جوابات ہیں جو سوالات کے مطابق

6451- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير مسدد، فمن رجال البخاري. وأخرجه أحمد 3/133

و 216 و 219، والطالسي (1993)، ومسلم (2303) (42) في الفضائل: باب إثبات حوض نبينا - صلى الله عليه وسلم -، وابن

ماجه (4304) في الزهد: باب ذكر الحوض، والآجري في "الشرعة" ص 354 من طرق عن هشام، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم

عن أبي الوليد الطيالسي، عن أبي عوانة، عن قتادة، به. وانظر الحديث المتقدم برقم (6448)، والآتي برقم (6459).

نبی اکرم ﷺ نے ذکر کیے ہیں۔ ہم نے جو روایات ذکر کی ہیں۔ ان سب روایات میں حوض کوثر کے کناروں میں سے کسی ایک کنارے کا ذکر ہے کہ اس حوض کے ہر طرف کا کنارہ ایک ماہ کی مسافت جتنا ہے تو صنعاء سے لے کر مدینہ منورہ تک ایک ماہ کی مسافت جتنا ہے۔ جبکہ آدمی تیز رفتاری سے نہ چل رہا ہو۔ ایلہ سے لے کر مکہ تک کا سفر بھی اتنا ہے۔ صنعاء سے لے کر بصری تک کا سفر بھی اتنا ہی ہے۔ اور مدینہ سے لے کر عمان یا شام تک کا فاصلہ بھی اتنا ہی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّلَالِ عَلَى أَنَّ لَيْسَ بَيْنَ هَذِهِ الْأَخْبَارِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا تَضَادٌّ وَلَا تَهَاتُرٌ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ہم نے جو روایات نقل کی ہیں ان میں کوئی

تضاد اور اختلاف نہیں پایا جاتا

6452 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ زُهَيْرٍ الصَّبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ، عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَمْرٍو، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (مَنْ شَرِبَ مِنْ مَسِيرَةِ شَهْرٍ، زَوَايَاهُ سَوَاءٌ، مَأْوُهُ أَبْيَضُ مِنَ الثَّلْجِ، وَأَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ، آيَتُهُ كُنُجُومُ السَّمَاءِ، مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَا يَظْمَأُ بَعْدَهُ أَبَدًا)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”میرا حوض ایک ماہ کی مسافت جتنا ہے۔ اس کے کنارے برابر ہیں۔ اس کا پانی برف سے زیادہ سفید، مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ اس کے برتن آسمان کے ستاروں کی طرح (بے شمار ہیں) جو شخص اس میں سے پی لے گا وہ اس کے بعد کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔“

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُؤْهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ أَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْأَخْبَارِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ روایت ان تمام روایات کے برخلاف ہے جنہیں ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

6453 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

6452 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير داود بن عمرو الضبي، فمن رجال مسلم، وهو من كبار شيوخه. وأخرجه عنه في "صحيحه" (2292) في الفضائل: باب إثبات حوض نبينا - صلى الله عليه وسلم. - وأخرجه ابن منده في "الإيمان" (1076)، والبيهقي في "البعث والنشور" (140) من طريقين عن داود بن عمرو، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (6579) في الرقاق: باب ذكر الحوض، وابن أبي عاصم في "السنة" (728)، وابن منده (1067) من طريقين عن نافع بن عمر الجمحي، به.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرَبَاءَ، وَأَذْرَحَ.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: الْمَسَافَةُ بَيْنَ جَرَبَاءَ، وَأَذْرَحَ كَمَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَعَمَّانَ، وَمَكَّةَ وَالْيَمْلَةَ، وَصَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةَ، وَصَنْعَاءَ وَبُصْرَى سَوَاءٌ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونَ بَيْنَ هَذِهِ الْأَخْبَارِ تَضَادٌّ، أَوْ تَهَاتُرٌ ﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”تمہارے آگے (قیامت میں) ایک ایسا حوض ہوگا جو جرباء اور اذرح کے درمیان فاصلے جتنا بڑا ہوگا۔“

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) جرباء اور اذرح کے درمیان کتنا فاصلہ ہے جتنا مدینہ اور عمان کے درمیان یا مکہ اور ایلہ کے درمیان یا صنعاء اور مدینہ کے درمیان یا صنعاء اور بصری کے درمیان ہے تو اس حوالے سے ان روایات میں کوئی تضاد اور اختلاف نہیں پایا جاتا۔

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْأَوَانِي الَّتِي تَكُونُ فِي حَوْضِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان برتنوں کی صفت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو نبی اکرم ﷺ کے حوض پر ہوں گے

6454 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ

زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ،

(متن حدیث): أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَرَى فِيهِ أَبَارِيقَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نُجُومِ

السَّمَاءِ، أَوْ أَكْثَرَ.

يَعْنِي: الْحَوْضَ

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”تمہیں اس میں سونے اور چاندی کے بنے ہوئے پیالے ملیں گے جو آسمان کے ستاروں کی تعداد جتنے ہوں گے یا اس

6453 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. محمد بن بشر: هو العبدى. وأخرجه ابن أبي شيبة 11/440، وعنه مسلم

(2299) في الفضائل: باب إثبات حوض نبينا - صلى الله عليه وسلم -، عن محمد بن بشر، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/21، والبخاري (6577)، ومسلم، وابن منده في "الإيمان" (1073)، والبيهقي في "البعث والنشور" (139) من طرق عن يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، به. وأخرجه أحمد 2/125 و134، ومسلم، وأبو داود (4745) في السنة: باب في الحوض، من طرق، عن نافع، به.

6454 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. سعيد: هو ابن أبي عروبة، وقد سمع منه يزيد بن زريع قبل اختلاطه. وأخرجه

مسلم (2303) (43) في الفضائل: باب إثبات حوض نبينا - صلى الله عليه وسلم -، وابن ماجه (4305) في الزهد: باب ذكر الحوض، وهناد في "الزهد" (137) من طريقين عن سعيد بن أبي عروبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/238، ومسلم من طريق الحسن بن موسى، عن شيبان، عن قتادة، به. إلا أنه زاد: "أو أكثر من عدد النجوم."

سے بھی زیادہ ہوں گے۔" نبی اکرم ﷺ کی مراد حوض کوثر تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الْكُرَاعِ الَّذِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ حَيْثُ يُنْصَبُ
إِلَى الْحَوْضِ يُمَدُّ مَاوُهُ مِنَ الْجَنَّةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ کُرَاع جس کا ذکر ہم کر چکے ہیں جسے حوض پر

نصب کیا جائے گا وہ جنت سے پانی کو کھینچے گا

6455- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ الْبَرْسَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): أَنَا عِنْدَ عُقْرِ حَوْضِي أَذُودُ عَنْهُ النَّاسَ، إِنِّي لَا ضَرِبُهُمْ بِعَصَايَ حَتَّى يَرْفُضَ قَالَ: وَسُئِلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَعَةِ الْحَوْضِ، فَقَالَ: مِثْلُ مَقَامِي هَذَا إِلَى عَمَّانَ مَا بَيْنَهُمَا شَهْرٌ أَوْ نَحْوُ ذَلِكَ وَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَابِهِ، فَقَالَ: أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَأَخْلَى مِنَ الْعَسَلِ، يَنْبُعُ فِيهِ مِزَابَانِ مِدَادُهُمَا الْجَنَّةُ أَحَدُهُمَا دُرٌّ وَالْآخَرُ ذَهَبٌ

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”میں اپنے حوض کے پاس کھڑا ہوں کچھ لوگوں کو اس سے دور کروں گا میں ان لوگوں کو اپنے عصا کے ذریعے ماروں گا

تاکہ وہ لوگ پیچھے ہٹ جائیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے اس حوض کی وسعت کے بارے میں

دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ میری (اس) جگہ سے لے کر عمان جتنا ہے۔ ان دونوں کے درمیان

ایک ماہ کا یا اس سے قریب کا فاصلہ ہے۔“

6455- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير معدان بن أبي طلحة، فمن رجال مسلم. محمد بن بكر:

هو ابن عثمان البرساني البصري، وقد احتج مسلم بروايته عن سعيد بن أبي عروبة. والحديث عند ابن أبي شيبة في "المصنف" 11/443 و 13/146 عن محمد بن بشر، عن سعيد بن أبي عروبة. وكذا رواه عنه أبو يعلى كما في "النهاية" لابن كثير 1/382 وأخرجه أحمد 5/283، وهناد في "الزهد" (137)، وابن أبي عاصم في "السنن" (708) و (709)، والآجوري في "الشريعة" ص 352-353، والبيهقي في "البعث والنشور" (131) من طرق عن سعيد بن أبي عروبة، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (20853)، وأحمد 5/280 و 281 و 282، ومسلم (2301) في الفضائل: باب إثبات حوض نبينا - صلى الله عليه وسلم -، وابن منده في "الإيمان" (1075)، والبيهقي (132) و (133)، والبقوي (3342) من طرق عن قتادة، به. وأخرجه الآجوري ص 353 عن محمد بن فضيل، عن الأعمش، عن عمرو بن مرة، عن سالم بن أبي الجعد، عن ثوبان، ولم يذكر معدان بن أبي طلحة. وأخرجه أحمد 5/275-276، والطحاوي (995)، والترمذي (2444) في صفة القيامة: باب ما جاء في صفة أواني الحوض، وابن ماجه (4303) في الزهد: باب الحوض، والحاكم 4/184، وصححه ووافقه الذهبي، والبيهقي في "البعث والنشور" (135) و (136)

نبی اکرم ﷺ سے اس حوض کے مشروب کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔ اس میں دو پرنا لے ہوں گے جن میں جنت سے پانی آئے گا۔ ان میں سے ایک موتی کا بنا ہوا ہوگا اور دوسرا سونے کا ہوگا۔“

ذَكَرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6456 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ ثَوْبَانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): إِنِّي لَبِعُفْرِ حَوْضِي أَذُودُ عَنْهُ لِأَهْلِ الْيَمَنِ، أَضْرِبُ بِعَصَايَ حَتَّى يَرْفُصَ، فَسِيلَ عَنْ عَرَصِهِ، فَقَالَ: مِنْ مَقَامِي هَذَا إِلَى عَمَّانَ، وَسِيلَ عَنْ شَرَابِهِ، فَقَالَ: أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَأَخْلَى مِنَ الْعَسَلِ، فِيهِ مِزَابَانِ يَمْدَانِ مِنَ الْجَنَّةِ، أَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ، وَالْآخَرُ مِنْ وَرَقٍ
قَالَ بُنْدَارٌ: فَقُلْتُ لِيَحْيَى بْنِ حَمَادٍ: هَذَا حَدِيثُ أَبِي عَوَانَةَ؟ فَقَالَ: قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي عَوَانَةَ أَيْضًا، فَقُلْتُ: انْظُرْ لِي فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ، فَنَظَرَ فِيهِ، فَحَدَّثَنِي بِهِ

❀❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”میں اپنے حوض کے قریب کھڑے ہو کر اس سے (کچھ) اہل یمن کو پرے کروں گا۔ میں اپنے عصا کے ذریعے انہیں ماروں گا تاکہ وہ پیچھے ہٹ جائیں۔“

(راوی بیان کرتے ہیں) نبی اکرم ﷺ سے اس حوض کی چوڑائی کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے کھڑے ہونے کی جگہ سے لے کر عمان تک (جتنا فاصلہ ہے وہ اتنا چوڑا ہوگا)

نبی اکرم ﷺ سے اس کے مشروب کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ مشروب دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔ اس حوض میں دو پرنا لے ہوں گے جو جنت سے آ رہے ہوں گے۔ ان میں سے ایک سونے کا بنا ہوا ہوگا اور ایک چاندی کا بنا ہوگا۔

بندار نامی راوی کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن حماد سے کہا: کیا یہ ابو عوانہ کی نقل کردہ روایت ہے، تو انہوں نے بتایا میں نے یہ روایت ابو عوانہ سے ہی سنی ہے۔ میں نے کہا: آپ میرے لیے شعبہ کی نقل کردہ روایت کا جائزہ لے لیجئے۔ انہوں نے اس میں اس روایت کو تلاش کیا اور پھر یہ حدیث بیان کی۔

6456- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه في "صحيحه" (2301) في الفضائل: باب إثبات حوض نبينا - صلى الله

عليه وسلم -، عن محمد بن بشار بن دار، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ مَنْ شَرِبَ مِنْ حَوْضِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِنَ تَسْوِيدَ الْوَجْهِ بَعْدَهُ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ جو شخص نبی اکرم ﷺ کے حوض سے پانی پی لے گا وہ اس کے بعد چہرے کے سیاہ ہونے سے محفوظ ہوگا (کیونکہ قرآن میں ذکر ہے کہ قیامت کے دن کچھ لوگوں کے چہرے سفید ہوں گے اور کچھ لوگوں کے سیاہ ہوں گے)

6457 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَلَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ، وَأَبِي الْيَمَانِ الْهُوزَنِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ،

(متن حدیث): أَنَّ يَزِيدَ بْنَ الْأَخْنَسِ السُّلَمِيَّ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا سَعَةَ حَوْضِكَ؟ قَالَ: كَمَا بَيْنَ عَدْنِ إِلَى عَمَانَ، وَأَنَّ فِيهِ مَثْعَبَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ وَفِضَّةٍ قَالَ: فَمَا حَوْضُكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ؟ قَالَ: أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَأَحْلَى مَذَاقَهُ مِنَ الْعَسَلِ، وَأَطْيَبَ رَائِحَةً مِنَ الْمِسْكِ، مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا، وَلَمْ يَسْوَدْ وَجْهُهُ أَبَدًا. (توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي هَذَا الْخَبَرِ: مَثْعَبَانِ مِنْ ذَهَبٍ وَفِضَّةٍ، وَفِي خَبَرِ ثَوْبَانَ الَّذِي ذَكَرْنَا: مِيزَانَانِ أَحَدُهُمَا ذُرٌّ وَالْآخَرُ ذَهَبٌ، وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا تَضَادٌّ، لِأَنَّ أَحَدَ الْمَثْعَبَيْنِ يَكُونُ مِنْ ذَهَبٍ وَالْآخَرُ مِنْ فِضَّةٍ قَدْ رُكِبَ عَلَيْهِ الدُّرُّ حَتَّى لَا يَكُونَ بَيْنَهُمَا تَضَادٌّ

❀❀ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت یزید بن اخنس رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ ﷺ کے حوض کی وسعت کتنی ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جتنا عدن اور عمان کے درمیان فاصلہ ہے اور اس میں دو پرنا لے ہیں جو سونے اور چاندی کے بنے ہوئے ہیں۔

6457- إسناده صحيح. عمرو بن عثمان الحمصي روى له أبو داود، والنسائي، وابن ماجه، وهو ثقة وثقه النسائي وأبو داود والمؤلف ومسلمة بن القاسم، وقال أبو حاتم: صدوق، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح غير أبي اليمان الهوزني متابع سليم بن عامر، فقد روى له أبو داود في "المراسيل"، وذكره المؤلف في "الثقات" 5/188، وقال: من أهل الشام، يروى عن سلمان وصفوان بن أمية، روى عنه أبو عبد الرحمن العجلي والشاميون. وأخرجه أحمد 5/250-251، وابن أبي عاصم في "السنن" (729)، والطبراني في "الكبير" (7672) من طريقين عن صفوان بن عمرو، بهذا الإسناد. وقال عبد الله بن أحمد بإثر رواية أبيه: وجدت هذا الحديث في كتاب أبي بخت يده وقد ضرب عليه، فظننت أنه قد ضرب عليه لأنه خطأ، إنما هو عن زيد، عن أبي سلام، عن أبي أمية. قلت: هذه الرواية أخرجه الطبراني في "الكبير" (7546): حدثنا جعفر بن محمد الفريابي، حدثنا الحسن بن سهل الخياط، حدثنا مصعب بن سلام، عن عبد الله بن العلاء، عن زيد بن سلام، عن أبي سلام، عن أبي أمية. وذكر الهيثمي هذه الرواية في "المجمع" 10/366، وقال: رجاله وثقوا على ضعف فيهم. وأخرجه الطبراني (7665)، والبيهقي في "البعث والنشور" (134) من طريقين عن عبد الله بن صالح، عن معاوية بن صالح، عن سليمان بن عامر، عن أبي أمية.

انہوں نے دریافت کیا: اے اللہ کے نبی آپ ﷺ کے حوض (کا مشروب) کیسا ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ دودھ سے زیادہ سفید ہوگا۔ اور چمکنے میں شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا اور اس کی خوشبو مشک سے زیادہ پاکیزہ ہوگی جو شخص اس میں سے پی لے گا۔ وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔ اور اس کا چہرہ کبھی سیاہ نہیں ہوگا۔

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ اس کے دو پرنا لے سونے اور چاندی کے بنے ہوئے ہیں جبکہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ہماری ذکر کردہ روایت میں یہ بات مذکور ہے۔ کہ اس کے دو پرنا لے ہیں۔ جن میں سے ایک موتی سے بنا ہوا ہے۔ اور ایک سونے سے بنا ہوا ہے تو ان دونوں روایات میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ کیونکہ ان دو پرنا لوں میں سے ایک سونے کا بنا ہوا ہوگا۔ اور دوسرے کے بارے میں ہو سکتا ہے کہ وہ چاندی سے بنا ہوا اور اس پر موتی لگا دیئے ہوں۔ اس طرح ان دونوں روایات میں تضاد باقی نہیں رہے گا۔

ذِكْرُ تَفْضِيلِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى صَفِيهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِعْطَائِهِ الْحَوْضَ
لِيَسْقَى مِنْهُ أُمَّتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، جَعَلَنَا اللَّهُ مِنْهُمْ بِمَنِّهِ

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پر یہ فضل کیا ہے کہ آپ ﷺ کو حوض کوثر عطا کیا ہے تاکہ آپ ﷺ قیامت کے دن اس میں سے اپنی امت کو پانی پلائیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت ہمیں بھی ان لوگوں میں شامل کرے

6458 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، رَاجٍ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، حَدَّثَنَا شَدَّادُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْوَاظِعِ جَابِرَ بْنَ عَمْرٍو أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَرْزَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ آيَلَةٍ إِلَى صَنْعَاءَ مَسِيرَةَ شَهْرٍ، عَرْضُهُ كَطَوْلِهِ، فِيهَا مِزْرَ آبَانٍ يَنْتَعِبَانِ مِنَ الْجَنَّةِ مِنْ وَرَقٍ وَذَهَبٍ، أَيْبَضُ مِنَ اللَّبَنِ، وَأَخْلَى مِنَ الْعَسَلِ، وَأَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ، فِيهِ آبَارِيقُ عَدَدُ نُجُومِ السَّمَاءِ

✽ حضرت ابو بزرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

6458 - إسناده حسن. أبو بركة رضي الله عنه: اسمه نضلة بن عبيد الأسلمي. وأخرجه البيهقي في "البعث والنشور" (156) عن أبي طاهر الفقيه، حدثنا أبو حامد بن بلال، عن أحمد بن منصور، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي عاصم في "السنة" (722) عن عبدة بن عبد الرحيم، حدثنا النضر بن شميل به. وأخرجه الحاكم 1/76 من طريق روح بن أسلم، عن شداد، به، وقال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط مسلم، فقد احتج بحدِيثين عن أبي طحة الراسبي، عن أبي الوازع، عن أبي بركة. وأخرجه عبد الرزاق (20852)، وأحمد 4/424، وأبو داود (4749) في السنة: باب في الحوض، وابن أبي عاصم (720) من طرق عن أبي بركة بنحوه.

”میرے حوض کے دو کناروں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا ایلہ سے لے کر صنعاء تک کا فاصلہ ہے جو ایک ماہ کی مسافت جتنا ہے۔ اس حوض کی چوڑائی اس حوض کی لمبائی جتنی ہے اس میں دو پرنا لے ہیں جو جنت سے آتے ہیں۔ چاندی اور سونے کے بنے ہوئے ہیں (اس کا مشروب یا پانی) دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ ٹھنڈا ہے۔ اس حوض کے پاس آسمان کے ستاروں جتنے کوزے ہیں۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَمَا بَيْنَ آيَلَةَ إِلَى صَنْعَاءَ: أَرَادَ بِهِ صَنْعَاءَ الْيَمَنِ دُونَ صَنْعَاءِ الشَّامِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ”جتنا فاصلہ ایلہ اور صنعاء کے درمیان

ہے“ اس سے آپ ﷺ کی مراد یمن کا شہر صنعاء ہے شام کا شہر صنعاء مراد نہیں ہے

6459 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ،

عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(مُتَنُ حَدِيثٍ): إِنَّ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ آيَلَةَ إِلَى صَنْعَاءَ، وَإِنَّ فِيهِ مِنَ الْأَبَارِيقِ بَعْدَ نُجُومِ السَّمَاءِ

✽✽ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”بے شک میرا حوض ایلہ سے لے کر صنعاء کے فاصلے جتنا ہے اور اس کے پاس آسمان کے ستاروں کی تعداد میں کوزے

ہیں۔“

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ الشَّفَاعَةَ هِيَ الدَّعْوَةُ الَّتِي آخَرَهَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمَّتِهِ فِي الْعُقْبَى

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ شفاعت سے مراد وہ دعا ہے جسے نبی اکرم ﷺ نے

آخرت میں (اپنی امت کی شفاعت کے لیے) مؤخر کیا ہے

6460 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى، بِعَسْكَرٍ مُكْرَمٍ، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ:

6459 - إسناده صحيح. رجاله رجال الشيخين غير يزيد ابن موهب، وهو ثقة روى له أصحاب السنن إلا الترمذی. وأخرجه

البخاری (6580) فی الرقاق: باب فی الحوض، ومسلم (2303) فی الفضائل: باب إثبات حوض نبی - صلى الله عليه وسلم -،

والبيهقي فی "البعث والنشور" (121) من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/225، والترمذی (2442) فی صفة

القيامة: باب ما جاء فی صفة الحوض، وابن أبي عاصم فی "السنة" (711) و (712) من طرق عن الزهري، به. وقال الترمذی: حسن

صحيح غريب. وأخرجه ابن أبي عاصم (713) عن البخاری، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، حَدَّثَنَا أُخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ

بن عمر، عن رفاعة بن رافع الزرقی، عن أنس بن مالك.

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ قَدْ دَعَا بِهَا فِي أُمَّتِهِ، وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لَأُمْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

✽✽✽ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”ہر نبی کی ایک مخصوص دعا ہوتی ہے، جس کے ذریعے وہ اپنی امت کے بارے میں دعا مانگتا ہے میں نے اپنی مخصوص دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے سنبھال کر رکھ لیا ہے۔“

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جَعَلَ دَعْوَتَهُ الَّتِي اسْتَجِيبَتْ لَهُ شَفَاعَةً لَأُمْتِهِ فِي الْقِيَامَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی مستجاب دعا کو قیامت کے

دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے مخصوص کیا ہے

6461- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ

مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُو بِهَا، وَإِنِّي أَخَرْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لَأُمْتِي فِي الْآخِرَةِ

6460- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو عاصم: هو النبيل الضحاك بن مخلد. وأخرجه ابن خزيمة في "التوحيد" ص 260 من طريق زيد بن أوزم، عن أبي عاصم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/384، ومسلم (201) في الإيمان: باب اختباء النبي - صلى الله عليه وسلم - دعوة الشفاعة لأمته، وابن منده في "الإيمان" (919)، وأبو يعلى (2237)، وأبو عوانة 1/91 من طرق عن روح بن عبادة، وأخرجه أبو عوانة من طريق حجاج وإسحاق بن إبراهيم قاضي خوارزم، ثلاثتهم عن ابن جريح به. وأخرجه أحمد 3/396، وابن خزيمة ص 263-262 من طريقين عن هشام بن حسان، عن الحسن البصري، عن جابر.

6461- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ" 1/212 في القرآن: باب ما جاء في الدعاء. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/486، والبخاري (6304) في الدعوات: باب لكل نبي دعوة، وابن خزيمة في "التوحيد" ص 257، وابن منده في "الإيمان" (901)، والبيهقي (1236). وأخرجه ابن منده في "الإيمان" (902) من طريق شعيب بن أبي حمزة، عن أبي الزناد، به. وأخرجه ابن منده (953)، والقضاعي (1041) من طريقين عن الأعرج، به. وأخرجه عبد الرزاق (20864)، وأحمد 2/275 و313 و381 و396، والدارمي 1/328، والبخاري (7474) في التوحيد: باب المشينة والإرادة، ومسلم (198) في الإيمان: باب اختباء النبي - صلى الله عليه وسلم - دعوته شفاعته لأمته، وابن خزيمة ص 257 و258 و259، والآجزي في "الشرعية" ص 341 و342، وأبو عوانة 1/90، والطبراني في "الأوسط" (1748)، وابن منده في "الإيمان" (892) ... (900) و(907) ... (911)، والقضاعي في "مسند الشهاب" (1039) و(1040) و(1042) و(1045)، والبيهقي (1235) من طرق عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/426، ومسلم (199)، والترمذي (3602) في الدعوات: باب رقم (131)، وابن ماجه (4307) في الزهد: باب ذكر الشفاعة، وأبو عوانة 1/90، وابن منده (912) و(913) من طرق عن الأعمش، عن أبي صالح، عن أبي هريرة، وزاد في آخره: "وهي نائلة - إن شاء الله - من مات لا يترك بالله شيئاً."

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ہر نبی کی ایک مخصوص دعا ہوتی ہے جو وہ مانگتا ہے میں نے اپنی دعا کو آخرت میں اپنی امت کی شفاعت کے لیے مؤخر کر دیا ہے۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: شَفَاعَتِي لَأُمَّتِي، أَرَادَ بِهِ: مَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ مِنْهُمْ دُونَ مَنْ أَشْرَكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ”میری شفاعت میری امت کے لیے ہوگی“ اس کے ذریعے آپ ﷺ کی مراد یہ ہے کہ ان میں سے جو شخص شرک نہیں کرتا (اس کے لیے ہوگی) جو شرک کرتا ہے وہ اس میں شامل نہیں ہے

6462 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، بِسُتِّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَمَّادٍ، بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): أَعْطَيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي: يُعْثُ إِلَى الْأَخْمَرِ وَالْأَسْوَدِ، وَأُحِلَّتْ لِي الْغَنَائِمُ، وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، فَتَرَعَبُ الْعَدُوُّ مِنْ مَسِيرَةِ شَهْرٍ، وَجُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا، وَقِيلَ لِي: سَلْ نِعْمَةً، وَاخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لَأُمَّتِي فِي الْقِيَامَةِ، وَهِيَ نَائِلَةٌ - إِنْ شَاءَ اللَّهُ - لِمَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ شَيْئًا

﴿﴾ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”مجھے پانچ ایسی چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو عطا نہیں کی گئیں۔ مجھے سرخ و سیاہ (یعنی تمام بنی نوع انسان) کی طرف مبعوث کیا گیا۔ میرے لیے مال غنیمت کو حلال قرار دیا گیا جو مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوا تھا۔ میری رعب کے ذریعے مدد کی گئی دشمن ایک ماہ کی مسافت سے مرعوب ہو جاتا ہے میرے لیے تمام روئے زمین کو طہارت کے حصول کا ذریعہ اور جائے نماز قرار دیا گیا۔ اور مجھ سے یہ کہا گیا تم مانگو تمہیں دیا جائے گا تو میں نے اپنی دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے سنبھال کر رکھ لیا ہے۔ اگر اللہ نے چاہا تو یہ دعا ہر اس شخص کو نصیب ہوگی جو کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہراتا ہوگا۔“

6462- حدیث صحیح، حماد بن یحییٰ ذکرہ المصنف فی "النفات" 8/205، وتال: یروی عن أبیه وأبی الولید وأهل

البصرة، روى عنه إسحاق بن إبراهيم الشهيد، وهو متابع، ومن فوقه من رجال الشيخين. أبو عوانة: هو الواضح البصري، وسليمان: هو الأعمش. وأخرجه أحمد 5/148 عن عفان، عن أبي عوانة، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم على شرطهما 2/424 من طريق أبي كريب، عن الأعمش به، وأورده الهيثمي في "المجمع" 8/259، ونسبه إلى أحمد، وقال: رجاله رجال الصحيح.

ذِكْرُ اِيْجَابِ الشَّفَاعَةِ لِمَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا

ایسے شخص کے لیے شفاعت کے لازم ہونے کا تذکرہ جو نبی اکرم ﷺ کی امت سے

تعلق رکھتا ہو اور وہ ایسی حالت میں مرے کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو

6463 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

أَبُو عَوَّانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): عَرَسَ بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَفْتَرَشَ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا ذَرَاغَ رَاحِلَتِهِ، قَالَ: فَانْتَبَهْتُ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ، فَإِذَا نَاقَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ قَدَّامَهَا أَحَدٌ، فَانْطَلَقْتُ أَطْلُبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ قَائِمَانِ، فَقُلْتُ: أَيْنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَا: لَا نَذَرِي غَيْرَ أَنَا سَمِعْنَا صَوْتًا بِأَعْلَى الْوَادِي، فَإِذَا مِثْلُ هَدِيدِ الرَّحَى، قَالَ: فَلَبِثْنَا يَسِيرًا، ثُمَّ آتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّهُ آتَانِي مِنْ رَبِّي آتٍ، فَخَيَّرَنِي بَأَن يَدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ، وَإِنِّي اخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، نَشْهَدُكَ بِاللَّهِ وَالصُّحْبَةِ لَمَّا جَعَلْتَنَا مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِكَ، قَالَ: فَأَنْتُمْ مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِي قَالَ: فَلَمَّا رَكِبُوا، قَالَ: فَإِنِّي أَشْهَدُ مَنْ حَضَرَ أَنَّ شَفَاعَتِي لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا مِنْ أُمَّتِي

❁❁ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک رات نبی اکرم ﷺ نے ہمارے ساتھ پڑاؤ کیا ہر شخص نے اپنی سواری کے بازو کو بچھا دیا۔ راوی کہتے ہیں: رات کے کسی حصے میں میں بیدار ہوا تو نبی اکرم ﷺ کی اونٹنی کے آگے کوئی موجود نہیں تھا (یعنی نبی اکرم ﷺ غیر موجود تھے) میں نبی اکرم ﷺ کی تلاش میں نکلا تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ بھی وہاں کھڑے تھے۔ میں نے دریافت کیا کہ اللہ کے رسول کہاں ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ہمیں نہیں پتہ البتہ ہم نے وادی کے بالائی حصے سے آواز سنی ہے جو چکی چلنے کی طرح کی آواز تھی۔ راوی کہتے ہیں: ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لے آئے۔ آپ ﷺ نے بتایا: میرے پاس میرے پروردگار کی طرف سے ایک قاصد آیا اور اس نے مجھے اس بات کا اختیار دیا کہ یا تو میری امت کا نصف حصہ جنت میں داخل ہو جائے یا شفاعت (کو میں اختیار کر لوں) تو میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! ہم آپ ﷺ کو اللہ کا واسطہ دیتے ہیں اور آپ ﷺ کے ساتھ اپنے تعلق کا واسطہ دیتے ہیں کہ آپ ﷺ ہمیں ان لوگوں میں شامل کیجئے جن کو آپ ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں کو میری شفاعت نصیب ہوگی۔ راوی کہتے ہیں: جب وہ لوگ سوار ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمام حاضرین کو اس بات کا گواہ بنا کر یہ کہتا ہوں کہ میری امت کا جو بھی فرد ایسی حالت میں فوت ہو کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو اسے میری شفاعت نصیب ہوگی۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَشْفَعُ فِي الْقِيَامَةِ، عِنْدَ عَجْزِ الْأَنْبِيَاءِ عَنْهَا فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ قیامت کے دن اس وقت

شفاعت کریں گے جب انبیاء شفاعت نہیں کر سکیں گے

6464 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حَسَابٍ، وَالْفَضِيلُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْجَعْدَرِيُّ، وَعَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَجْمَعُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُلْهَمُونَ لَذَلِكَ، فَيَقُولُونَ: لَوْ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا كَمَا يُرِيحُنَا مِنْ مَكَانِنَا، قَالَ: فَيَأْتُونَ آدَمَ، فَيَقُولُونَ: أَنْتَ آدَمُ الَّذِي خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا، قَالَ: فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، فَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَهَا، فَيَسْتَحْيِي مِنْ رَبِّهِ مِنْهَا، وَلَكِنْ أَتُوا نَوْحًا أَوَّلَ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللَّهُ، فَيَأْتُونَهُ، فَيَقُولُ: لَسْتُ

6464- إسنادہ صحیح علی شرط مسلم . ابو عوانہ: هو الواضح اليشكري . وأخرجه ابن منده في "الإيمان" (864) : أنبأنا حسان بن محمد، حدثنا الحسن بن عامر، حدثنا محمد بن عبيد بن حساب وأبو كامل الجعدي وعبد الواحد بن غياث، بهذا الإسناد . ولم يثن لفظه . وأخرجه ابن أبي عاصم في "السنن" (805) و (806) ، ومسلم (193) في الإيمان: باب أدنى أهل الجنة منزلة فيها، عن أبي كامل فضيل بن حسين الجعدي ومحمد بن عبيد الغبري، قالوا: حدثنا أبو عوانة، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن منده (864) من طريق موسى بن إسحاق، عن أبي كامل، به . وأخرجه البخاري (6565) في الرقاق: باب صفة الجنة والنار، عن مسدد، عن أبي عوانة، به . وأخرجه ابن أبي شيبة (451-450/11، والطيالسي (2010) ، وأحمد (3/116، والبخاري (4476) في تفسير سورة البقرة: باب قول الله تعالى: (وعلم آدم الأسماء كلها) ، و (7410) في التوحيد: باب قول الله تعالى: (لما خلقت بيدي) ، و (7516) : باب قول الله تعالى: (وكلم الله موسى تكليماً) ، ومسلم، وابن خزيمة في "التوحيد" ص 248-247 و 248 و 249-250، وأبو عوانة 1/178-179 و 180-179 و 180، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص 191 و 315، وفي "الاعتقاد" ص 89 و 194-192، واللالكائي في "شرح أصول الاعتقاد" (835) ، وابن منده في "الإيمان" (861) و (862) و (863) من طرق عن قتادة، به . وأخرجه أحمد 3/244، وابن أبي عاصم في "السنن" (804) و (807) و (808) و (809) و (810) ، والبخاري (7510) في التوحيد: باب كلام الرب تعالى يوم القيامة مع الأنبياء وغيرهم، ومسلم، وابن خزيمة ص 253-254، و 299، وابن منده (866) ، والبيهقي (4333) من طرق عن أنس بنحوه.

هَذَاكُمْ، وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ، فَيَسْتَخِي رَّبَّهُ مِنْهَا، وَلَكِنْ اتُّوا إِبْرَاهِيمَ الَّذِي اتَّخَذَهُ اللَّهُ خَلِيلًا، قَالَ: فَيَا تُونَ إِبْرَاهِيمَ، فَيَقُولُ: لَسْتُ هَذَاكُمْ، وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ فَيَسْتَخِي رَّبَّهُ مِنْهَا، وَلَكِنْ اتُّوا مُوسَى الَّذِي خَلَقَهُ اللَّهُ وَأَعْطَاهُ التَّوْرَةَ، قَالَ: فَيَا تُونَ مُوسَى، فَيَقُولُ: لَسْتُ هَذَاكُمْ، وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ، فَيَسْتَخِي رَّبَّهُ مِنْهَا، وَلَكِنْ اتُّوا عِيسَى، فَيَقُولُ: لَسْتُ هَذَاكُمْ، وَلَكِنْ اتُّوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ غَفَرٍ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَا تَأَخَّرَ، قَالَ: فَيَا تُونِي، فَاسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي، فَيَاذُنُ لِي، فَإِذَا أَنَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُنِي، ثُمَّ يُقَالُ: ارْفَعْ مُحَمَّدٌ، وَقُلْ تَسْمَعُ، وَسَلْ تُعْطَى، وَاشْفَعْ تُشْفَعُ، قَالَ: فَارْفَعْ رَأْسِي، فَاحْمَدُ رَبِّي بِمَحَامِدِ يَعْلَمُنِيهِ، ثُمَّ اشْفَعْ، فَيَحْدُ لِي حَدًّا، فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ، وَأَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ أَغْوِدُ سَاجِدًا، فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُنِي، ثُمَّ يُقَالُ: ارْفَعْ مُحَمَّدٌ، وَقُلْ تَسْمَعُ، وَسَلْ تُعْطَى، وَاشْفَعْ تُشْفَعُ، فَارْفَعْ رَأْسِي، وَأَحْمَدُ رَبِّي بِمَحَامِدِ يَعْلَمُنِيهِ، ثُمَّ اشْفَعْ، فَيَحْدُ لِي حَدًّا، فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ، وَأَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ أَصْغُرُ رَأْسِي، فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُنِي، ثُمَّ يُقَالُ لِي: ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ تَسْمَعُ، وَسَلْ تُعْطَى، وَاشْفَعْ تُشْفَعُ، فَارْفَعْ رَأْسِي، فَاحْمَدُ رَبِّي بِمَحَامِدِ يَعْلَمُنِيهِ، ثُمَّ اشْفَعْ فَيَحْدُ لِي حَدًّا، فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ، وَأَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ

قَالَ أَبُو عَوَانَةَ: فَلَا أَذْرَى قَالَ فِي السَّالِفَةِ أَوْ السَّرِيعَةِ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ، مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ، أَوْ وَجِبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ.

قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: هَكَذَا أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، وَلَكِنْ اتُّوا مُوسَى الَّذِي خَلَقَهُ اللَّهُ، وَاتَّمَا هُوَ: الَّذِي كَلَّمَهُ اللَّهُ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”قیامت کے دن لوگوں کو (میدان محشر میں) اکٹھا کیا جائے گا۔ انہیں یہ بات الہام کی جائے گی، تو وہ کہیں گے اگر کوئی ہمارے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کرے تاکہ ہمیں اس صورتحال سے نجات ملے تو یہ بہتر ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے آپ وہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں، جنہیں اللہ نے اپنے دست قدرت کے ذریعے پیدا کیا۔ آپ میں اپنی روح کو پھونکا اس نے فرشتوں کو حکم دیا، تو فرشتوں نے آپ کو سجدہ کیا۔ آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے تاکہ ہمیں اس صورتحال سے نجات ملے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام کہیں گے: میں یہ نہیں کر سکتا وہ اپنی اس خطا کا ذکر کریں گے جس کے وہ مرتکب ہوئے تھے۔ اور اس خطا کی وجہ سے انہیں اپنے پروردگار سے حیا آئے گی۔ وہ کہیں گے کہ تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ پہلے رسول ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے مبعوث کیا۔

لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے۔ وہ یہ کہیں گے میں یہ نہیں کر سکتا وہ اپنی اس خطا کا ذکر کریں گے جس کے وہ مرتکب ہوئے تھے۔ اس خطا کی وجہ سے انہیں اپنے پروردگار سے حیا آئے گی (وہ یہ کہیں گے) تم لوگ حضرت

ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ، جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیل بنایا تھا۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ یہ کہیں گے میں یہ نہیں کر سکتا۔ وہ اپنی اس خطا کو یاد کریں گے جس کے وہ مرتکب ہوئے تھے۔ انہیں اس وجہ سے اپنے پروردگار سے حیا آتی ہوگی (وہ یہ کہیں گے) تم لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، جنہیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اور انہیں تورات عطا کی۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ وہ یہ کہیں گے میں یہ نہیں کر سکتا۔ انہیں اپنی وہ خطا یاد آئے گی جس کی وجہ سے وہ اپنے پروردگار سے حیا کریں گے (تو وہ یہ کہیں گے) تم لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہ کہیں گے۔ میں یہ نہیں کر سکتا تم لوگ حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ وہ ایک ایسے بندے ہیں جن کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت اللہ تعالیٰ نے کر دی ہے۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: لوگ میرے پاس آئیں گے۔ میں اپنے پروردگار سے اجازت مانگوں گا۔ وہ مجھے اجازت عطا کرے گا تو میں سجدے میں چلا جاؤں گا۔ جتنی دیر اللہ کو منظور ہوگا میں سجدے میں رہوں گا پھر یہ کہا جائے گا: اے محمد (ﷺ) (سجدے سے) سر کو اٹھاؤ۔ بولوسنا جائے گا۔ مانگو دیا جائے گا۔ شفاعت کرو شفاعت قبول ہوگی۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں۔ میں اپنا سر اٹھاؤں گا۔ اور اپنے پروردگار کی ایسے الفاظ کے ہمراہ حمد بیان کروں گا جن کی وہ مجھے تعلیم دے گا پھر میں شفاعت کروں گا تو میرے لیے ایک حد مقرر کی جائے گی۔ میں ان لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروادوں گا پھر میں دوبارہ سجدے میں چلا جاؤں گا۔ جتنی دیر اللہ کو منظور ہوگا وہ مجھے (سجدے کی حالت میں) رہنے دے گا پھر یہ کہا جائے گا محمد! سجدے سے سر کو اٹھاؤ۔ بولوسنا جائے گا۔ مانگو دیا جائے گا۔ شفاعت کرو شفاعت قبول کی جائے گی تو میں اپنے سر کو اٹھاؤں گا اور اپنے پروردگار کی ایسے الفاظ کے ہمراہ حمد بیان کروں گا جن کی وہ مجھے تعلیم دے گا پھر میں شفاعت کروں گا تو میرے لیے حد مقرر کی جائے گی۔ میں ان لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کردوں گا پھر میں اپنا سر (سجدے میں) رکھوں گا۔ اللہ تعالیٰ کو جتنا منظور ہوگا۔ وہ اتنی دیر (مجھے سجدے میں رہنے دے گا) پھر مجھ سے کہا جائے گا (سجدے سے) اپنے سر کو اٹھاؤ بولوسنا جائے گا۔ مانگو دیا جائے گا۔ شفاعت کرو شفاعت قبول کی جائے گی تو میں اپنا سر اٹھاؤں گا۔ اور ان الفاظ کے ذریعے اپنے پروردگار کی حمد بیان کروں گا جن کی وہ مجھے تعلیم دے گا پھر میں شفاعت کروں گا تو میرے لیے حد مقرر کی جائے گی۔ میں ان لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کردوں گا۔

ابو حنیفہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: مجھے نہیں معلوم نبی اکرم ﷺ نے تیسری یا چوتھی مرتبہ یہ فرمایا میں عرض کروں گا: اے میرے پروردگار اب جہنم میں صرف وہ لوگ باقی رہ گئے ہیں جو قرآن (کے حکم) کی وجہ سے رکے ہیں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جن کا جہنم میں ہمیشہ رہنا طے ہے۔

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) حسن بن سفیان نے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں ”تم لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جن کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے“ حالانکہ اصل الفاظ یہ ہیں ”جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کلام کیا ہے۔“

ذَكَرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا لَا يَشْفَعُ الْأَنْبِيَاءُ لِلنَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الْوَقْتِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ
اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے قیامت کے دن انبیاء کرام اس وقت میں لوگوں کی شفاعت نہیں

کر سکیں گے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

6465 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ عَمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): وَضَعْتُ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُصْعَةً مِنْ ثَرِيدٍ وَلَحْمٍ، فَتَنَاولَ الذِّرَاعَ، وَكَانَ أَحَبَّ الشَّيْءِ إِلَيْهِ، فَتَهَسَّ تَهَسَةً، فَقَالَ: أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ تَهَسَّ أُخْرَى، فَقَالَ: أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ تَهَسَّ أُخْرَى، فَقَالَ: أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَلَمَّا رَأَى أَصْحَابَهُ لَا يَسْأَلُونَهُ، قَالَ: أَلَا تَقُولُونَ: كَيْفَ؟ قَالُوا: كَيْفَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ، فَيَسْمَعُهُمُ الدَّاعِي، وَيَسْفُلُهُمُ الْبَصَرُ، وَتَذْنُو الشَّمْسُ مِنْ رُءُوسِهِمْ، فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِمْ حَرُّهَا، وَيَشْقُ عَلَيْهِمْ ذُنُوبُهَا مِنْهُمْ، فَيَنْطَلِقُونَ مِنَ الْجَزَعِ وَالضَّجَرِ مِمَّا هُمْ فِيهِ، فَيَأْتُونَ آدَمَ، فَيَقُولُونَ: يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ، وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ مِنَ الشَّرِّ؟ فَيَقُولُ: آدَمُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنَّهُ كَانَ أَمَرَنِي بِأَمْرِ فَعَصَيْتُهُ، فَأَخَافُ أَنْ يَطْرَحَنِي فِي النَّارِ، انْطَلِقُوا إِلَى غَيْرِي، نَفْسِي نَفْسِي.

فَيَنْطَلِقُونَ إِلَى نُوحٍ، فَيَقُولُونَ: يَا نُوحُ أَنْتَ نَبِيُّ اللَّهِ، وَأَوَّلُ مَنْ أَرْسَلَ، فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ مِنَ الشَّرِّ؟ فَيَقُولُ نُوحٌ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنَّهُ قَدْ كَانَتْ لِي دَعْوَةٌ فَدَعَوْتُ بِهَا عَلَى قَوْمِي، فَأَهْلِكُوا، وَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَطْرَحَنِي فِي النَّارِ، انْطَلِقُوا إِلَى

6465 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو زرعة: هو ابن عمرو بن جرير. وأخرجه مسلم (194) في الإيمان: باب أدنى أهل الجنة منزلة فيها، عن زهير بن حرب، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن منده في "الإيمان" (882) من طريق إسحاق بن إبراهيم، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، بِهِ. وأخرجه ابن أبي شيبة 11/444، وأحمد 436-435/2، والبخاري (3340) في الأنبياء: باب قول الله عز وجل: (ولقد أرسلنا نوحاً إلى قومه)، و (3361): باب قول الله تعالى: (واتخذ الله إبراهيم خليلاً)، و (4712) في تفسير سورة بنى إسرائيل: باب (ذرية من حملنا مع نوح إنه كان عبداً شكوراً)، ومسلم، والترمذی (2434) في صفة القيامة: باب ما جاء في الشفاعة، وابن أبي عاصم في "السنة" (811)، وابن خزيمة في "التوحيد" ص 244-242، وابن منده (879) و (880) و (881) وأبو عوانة 170/1-173 و 173 و 174، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص 315، والبخاری (4332) من طرق عن أبي حبان يحيى بن سعيد، عن أبي زرعة، به.

غَيْرِي، نَفْسِي نَفْسِي.

فَيَنْطَلِقُونَ إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ، يَقُولُونَ: يَا إِبْرَاهِيمُ أَنْتَ خَلِيلُ اللَّهِ، قَدْ سَمِعَ بِخُلَّتِكُمَا أَهْلُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، فَاشْفَعْ لَنَا إِلَىٰ رَبِّكَ، أَلَا تَرَىٰ مَا نَحْنُ فِيهِ مِنَ الشَّرِّ؟، يَقُولُ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَذَكَرَ قَوْلَهُ فِي الْكُورِكِ: (هَذَا رَبِّي) (الأنعام: 76)، وَقَوْلَهُ لِأَهْلِهِمْ: (بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا) (الأنبياء: 63)، وَقَوْلَهُ: (إِنِّي سَقِيمٌ) (الصفات: 89)، وَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَطْرَحَنِي فِي النَّارِ، انْطَلِقُوا إِلَىٰ غَيْرِي، نَفْسِي نَفْسِي.

فَيَنْطَلِقُونَ إِلَىٰ مُوسَىٰ، يَقُولُونَ: يَا مُوسَىٰ أَنْتَ نَبِيُّ أَصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَاتِهِ، وَكَلَّمَكَ تَكَلِّمًا، فَاشْفَعْ لَنَا إِلَىٰ رَبِّكَ، أَلَا تَرَىٰ مَا نَحْنُ فِيهِ مِنَ الشَّرِّ؟، يَقُولُ مُوسَىٰ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنِّي قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا، وَلَمْ أَوْمَرْ بِهَا، فَأَخَافُ أَنْ يَطْرَحَنِي فِي النَّارِ، انْطَلِقُوا إِلَىٰ غَيْرِي، نَفْسِي نَفْسِي.

فَيَنْطَلِقُونَ إِلَىٰ عِيسَىٰ، يَقُولُونَ: يَا عِيسَىٰ أَنْتَ نَبِيُّ اللَّهِ، وَكَلِمَةُ اللَّهِ وَرَوْحُهُ أَلْقَاهَا إِلَىٰ مَرْيَمَ، وَرَوْحُ مِنْهُ، اشْفَعْ لَنَا إِلَىٰ رَبِّكَ، أَلَا تَرَىٰ مَا نَحْنُ فِيهِ مِنَ الشَّرِّ؟ يَقُولُ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَأَخَافُ أَنْ يَطْرَحَنِي فِي النَّارِ، انْطَلِقُوا إِلَىٰ غَيْرِي، نَفْسِي نَفْسِي قَالَ عُمَارَةُ: وَلَا أَعْلَمُهُ ذَكَرَ ذَنْبًا، فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُونَ: أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ، وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ، غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، اشْفَعْ لَنَا إِلَىٰ رَبِّكَ، فَانْطَلِقُ قَاتِي الْعَرْشِ: فَأَقْعُ سَاجِدًا لِرَبِّي، فَيَقِيمُنِي رَبُّ الْعَالَمِينَ مِنْهُ مَقَامًا لَمْ يَقُمَهُ أَحَدًا قَبْلِي، وَلَمْ يَقُمَهُ أَحَدًا بَعْدِي، يَقُولُ: يَا مُحَمَّدُ أَذْخَلَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِ مِنْ أَمْتِكَ مِنَ الْبَابِ الْإِيْمَنَ، وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِي الْأَبْوَابِ الْآخَرِ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنَ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ إِلَىٰ مَا بَيْنَ عِصَايِ الْبَابِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ، وَهَجَرَ، أَوْ هَجَرَ وَمَكَّةَ، قَالَ: لَا أَدْرِي أَيْ ذَلِكَ قَالَ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شہید اور گوشت کا پیالہ رکھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے دُتی اٹھائی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بکرے کے گوشت میں وہ سب سے زیادہ پسند تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دانت کے ذریعے نوچ کر کھایا اور فرمایا قیامت کے دن میں تمام انسانوں کا سردار ہوں گا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دوسری مرتبہ کھایا اور فرمایا میں قیامت کے دن تمام انسانوں کا سردار ہوں گا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تیسری مرتبہ کھایا اور فرمایا: میں قیامت کے دن تمام انسانوں کا سردار ہوں گا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو دیکھا کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی سوال نہیں کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ یہ کیوں نہیں پوچھتے کہ ایسا کیسے ہوگا۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کیسے ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (قیامت کے دن) تمام لوگ تمام جہانوں کے پروردگار کی بارگاہ میں کھڑے ہوں گے۔ بلانے والا اپنی آواز

ان تک پہنچا سکے گا۔ نگاہ انہیں دیکھ سکے گی۔ اور سورج ان کے سر کے قریب ہوگا۔ اس کی تپش ان کے لیے شدید دشواری کا باعث ہو گی۔ اور سورج کا ان کے قریب ہونا ان کے لیے مشقت کا باعث ہوگا۔ وہ لوگ اپنی صورتحال کی وجہ سے گریہ وزاری اور آہ و بکا کرتے ہوئے جائیں گے اور حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ اور کہیں گے اے حضرت آدم علیہ السلام آپ انسانوں کے جد امجد ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت کے ذریعے پیدا کیا۔ اس نے فرشتوں کو حکم دیا تو انہوں نے آپ کو سجدہ کیا آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے۔ کیا آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے کہ ہم کسی بری صورتحال کا شکار ہیں تو حضرت آدم علیہ السلام یہ کہیں گے میرا پروردگار آج جتنا غضب میں ہے اس سے پہلے اتنا غضب میں نہیں آیا۔ اور اس کے بعد اتنا غضب ناک نہیں ہوگا۔ اس نے مجھے ایک بات کا حکم دیا تھا۔ میں نے اس کی بات نہیں مانی۔ اب مجھے یہ اندیشہ ہے کہ وہ مجھے بھی جہنم میں نہ ڈال دے۔ تم میرے بجائے کسی دوسرے کے پاس جاؤ (اب) مجھے اپنی فکر ہے صرف اپنی فکر ہے۔

وہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے اے حضرت نوح علیہ السلام آپ اللہ کے نبی ہیں۔ آپ پہلے شخص ہیں جسے رسول بنا کر بھیجا گیا۔ آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے کیا آپ ملاحظہ نہیں کر رہے ہم کسی بری صورتحال کا شکار ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام فرمائیں گے میرا پروردگار آج جتنا غضب ناک ہے اس سے پہلے کبھی اتنا غضب ناک نہیں ہوا۔ اور اس کے بعد بھی کبھی اتنا غضب ناک نہیں ہوگا میری ایک دعا تھی جو میں نے اپنی قوم کے خلاف کی تھی جس کے نتیجے میں وہ لوگ ہلاکت کا شکار ہو گئے۔ اب مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کہیں وہ مجھے جہنم میں نہ ڈال دے۔ اس لئے تم میری بجائے کسی اور کے پاس جاؤ مجھے صرف اپنی فکر ہے صرف اپنی فکر ہے۔

وہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے: اے حضرت ابراہیم علیہ السلام آپ اللہ کے خلیل ہیں آپ دونوں کی خلعت کے بارے میں تمام آسمانوں والوں اور زمین والوں نے سن رکھا ہے۔ آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے کیا آپ ملاحظہ نہیں کر رہے کہ ہم کسی مشکل کا شکار ہیں تو حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے میرا پروردگار آج جتنا غضب ناک ہے اس سے پہلے کبھی اتنا غضب ناک نہیں ہوا اور اس کے بعد کبھی اتنا غضب ناک نہیں ہوگا پھر وہ ستاروں کے بارے میں اپنے قول کا ذکر کریں گے ”یہ میرا پروردگار ہے“ اور ان لوگوں کے بتوں کے بارے میں اپنے اس قول کا ذکر کریں گے ”بلکہ ان میں سے بڑے نے ایسا کیا ہے“ اور اپنے اس قول کا ذکر کریں گے ”میں بیمار ہوں۔“

(پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے) کہ مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں وہ مجھے جہنم میں نہ ڈال دے تم میری بجائے کسی اور کے پاس جاؤ۔ ابھی مجھے صرف اپنی فکر ہے صرف اپنی فکر ہے۔

وہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے تو کہیں گے: اے حضرت موسیٰ علیہ السلام آپ ایسے نبی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت کے لیے منتخب کیا۔ اس نے آپ کے ساتھ کلام کیا۔ آپ پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے۔ کیا آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے کہ ہم کسی مشکل کا شکار ہیں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ کہیں گے۔ میرا پروردگار آج جتنا غضب ناک ہے۔ اس سے پہلے اتنا غضب ناک نہیں ہوا اور اس کے بعد اتنا غضب ناک نہیں ہوگا میں نے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا، حالانکہ مجھے اس کا حکم نہیں دیا گیا

تھا تو مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کہیں وہ مجھے جہنم میں داخل نہ کر دے۔ تم لوگ میری بجائے کسی اور کے پاس جاؤ۔ ابھی مجھے صرف اپنی فکر ہے صرف اپنی فکر ہے۔

تو وہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے کہ آپ اللہ کے نبی ہیں آپ اس کا کلمہ ہیں۔ اس کی روح ہیں جو اس نے حضرت مریم کی طرف القا کی تھی۔ اس کی طرف سے آنے والی روح ہیں۔ آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے کیا آپ ملاحظہ نہیں کر رہے کہ ہم کس مشکل کا شکار ہیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے کہ میرا پروردگار آج جتنا غضب ناک ہے وہ اس سے پہلے کبھی اتنا غضب ناک نہیں ہوا اور اس کے بعد کبھی اتنا غضب ناک نہیں ہوگا۔ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کہیں وہ مجھے جہنم میں نہ ڈال دے۔ تم لوگ میری بجائے کسی اور کے پاس جاؤ۔ مجھے صرف اپنی فکر ہے اپنی فکر ہے۔

نمارہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق (روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں) کہ انہوں نے کسی ذنب کا ذکر کیا ہو۔ پھر لوگ حضرت محمد ﷺ کے پاس آئیں گے۔ اور یہ کہیں گے کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ خاتم النبیین ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دی ہے۔ آپ ﷺ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میں وہاں سے چلوں گا اور عرش کے پاس آ جاؤں گا۔ میں اپنے پروردگار کی بارگاہ میں سجدہ میں چلا جاؤں گا۔ تو تمام جہانوں کا پروردگار اپنی بارگاہ میں مجھے ایسے مقام پر فائز کرے گا کہ اس نے مجھ سے پہلے کسی کو اس مقام پر فائز نہیں کیا اور میرے بعد بھی کسی کو اس مقام پر فائز نہیں کرے گا۔ وہ یہ فرمائے گا: اے محمد (ﷺ) تم اپنی امت کو دائیں طرف والے دروازے سے (جنت میں) داخل کرو۔ ان لوگوں کو جن سے حساب نہیں لیا جائے گا حالانکہ وہ لوگ دوسرے دروازوں سے دیگر لوگوں کے ساتھ بھی اندر داخل ہو سکتے ہیں۔

(پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا) اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے جنت کا ایک دروازہ اتنا چوڑا ہے جتنا مکہ اور ہجر کے درمیان فاصلہ ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جتنا ہجر اور مکہ کے درمیان فاصلہ ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ روایت میں کون سے لفظ کا ذکر پہلے ہے۔

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْقَوْمِ الَّذِينَ تَلَحُّقُهُمْ شَفَاعَةُ الْمُصْطَفَى
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُقَبَى

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو ان لوگوں کی صفت کے بارے میں ہے

جنہیں آخرت میں نبی اکرم ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی

6466 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَلَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا

ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي سَالِمٍ

الْجِشَانِي، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ مُعْتَبٍ الْهَذَلِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ:

(مَنْ حَدِيثُ): سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا رَدَّ إِلَيْكَ رَبُّكَ فِي الشَّفَاعَةِ؟ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَقَدْ ظَنَنْتُ أَنَّكَ أَوَّلُ مَنْ يَسْأَلُنِي عَنْ ذَلِكَ مِنْ أُمَّتِي، لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْعِلْمِ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَمَّا يَهْمُنِي مِنْ انْقِصَافِهِمْ عَلَى أَبْوَابِ الْجَنَّةِ أَهَمُّ عِنْدِي مِنْ تَمَامِ شَفَاعَتِي لَهُمْ، وَشَفَاعَتِي لِمَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصًا، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ يُصَدِّقُ لِسَانُهُ قَلْبُهُ وَقَلْبُهُ لِسَانَهُ

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ ﷺ کے پروردگار نے شفاعت کے حوالے سے آپ ﷺ کو کیا عطا کیا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے مجھے یہ اندازہ تھا کہ میری امت میں سب سے پہلے تم مجھ سے اس بارے میں سوال کرو گے کیونکہ میں نے یہ بات نوٹ کی ہے کہ تمہیں علم حاصل کرنے کا بہت شوق ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے ان لوگوں کا جنت کے دروازوں پر یکے بعد دیگرے آنا میرے نزدیک ان کے لیے اپنی شفاعت مکمل ہونے سے زیادہ ضروری ہے۔ میری شفاعت ہر اس شخص کو نصیب ہوگی جو پورے اخلاص کے ساتھ اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اس کی زبان اس کے دل کی تصدیق کرے اور اس کا دل اس کی زبان کی تصدیق کرے۔

6466- حدیث حسن. حرملة بن يحيى من رجال مسلم، ومن فوفه من رجال الشيخين غير معاوية بن معتب، ويقال: ابن مغيث، ويقال: ابن عتبة، يروي عن أبي هريرة وكان في حجره، ترجم له البخاري 7/331، وابن أبي حاتم 8/379، ولم يذكره في جرح ولا تعديل، وذكره المؤلف في "ثقافته" 5/413، فقال: عداؤه في أهل البصرة روى عنه سالم بن أبي الجعد. كذا قال، وهو خطأ، والصواب أن عداؤه في أهل مصر، وأن الراوى عن سالم بن أبي سالم الجشاني، كذا ذكره البخاري، وابن أبي حاتم، وابن يونس، نَبَهَ على ذلك الحافظ العراقي في نسخه من الثقات، ونقله عنه ابن حجر في "تعميل المنفعة" ص 307، وذكر ابن يونس فيما نقله عنه الحافظ راوياً آخر عن معاوية بن معتب هو بشير بن عمر الأسلمي. أبو الخير: هو مرثد بن عبد الله الزني. وأخرجه أحمد 2/307، والحاكم 1/70 من طرق عن الليث، عن يزيد بن أبي حبيب، عن سالم الجشاني، بهذا الإسناد، ولم يذكره أبو الخير الزني. وأخرجه أحمد مختصراً 2/158 عن عثمان بن عمر، حدثنا عبد الحميد بن جعفر، عن يزيد بن أبي حبيب، عن معاوية بن مغيث أو معتب، به. ولم يذكره أبو الخير ولا سالم الجشاني. وأورده الهيثمي في "المجمع" 10/404، وقال: رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح غير معاوية بن معتب، وهو ثقة! وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي، وقال الحاكم: فإن معاوية بن معتب مصري من التابعين، وقد أخرج البخاري حديث عمرو بن أبي عمرو مولى المطلب، عن سعيد بن أبي سعيد، عن أبي هريرة، قال: قلت: يا رسول الله، من أسعد الناس بشفاعتك؟ الحديث بغير هذا اللفظ، والمعنى قريب منه. قلت: الحديث بتمامه عند البخاري (99) و (6570)، وأحمد 2/307، وابن منده في "الإيمان" (904) و (905) و (906) من طريق عمرو بن أبي عمرو، عن سعيد بن أبي سعيد المقبري، عن أبي هريرة، قال: قلت: يا رسول الله، من أسعد الناس بشفاعتك يوم القيامة؟ قال رسول الله - صلى الله عليه وسلم -: "لقد ظننت يا أبا هريرة أن لا يسألني عن هذا الحديث أحد أول منك لما رأيت من حرصك على الحديث، أسعد الناس بشفاعتی يوم القيامة من قال: لا إله إلا الله خالصاً من قلبه أو نفسه."

ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ الشَّفَاعَةَ فِي الْقِيَامَةِ إِنَّمَا تَكُونُ لِأَهْلِ الْكِبَائِرِ مِنْ هَذِهِ الْأَمَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ قیامت میں شفاعت اس امت سے تعلق رکھنے والے

کبیرہ گناہوں کے مرتکب افراد کو نصیب ہوگی

6467- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الشَّرْقِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَأَحْمَدُ بْنُ

يُوسُفَ السَّلْمِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكِبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي

❁❁ امام جعفر صادق اپنے والد (امام محمد باقر) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے

ہیں:

”میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والے لوگوں کے لیے ہے۔“

ذِكْرُ اثْبَاتِ الشَّفَاعَةِ فِي الْقِيَامَةِ لِمَنْ يُكْثِرُ الْكِبَائِرَ فِي الدُّنْيَا

قیامت میں ایسے شخص کے لیے شفاعت کے اثبات کا تذکرہ جو دنیا میں بکثرت کبیرہ گناہ کرتا رہا ہو

6468- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الشَّرْقِيِّ، - وَكَانَ مِنَ الْحَفَاطِ الْمُتَقِينَ، وَأَهْلُ الْفِقْهِ

فِي الدِّينِ - قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ، وَأَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السَّلْمِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكِبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

6467- حدیث صحیح، رجالہ رجال الصحیح. محمد بن یحیی: هو الذہلی، وأحمد بن یوسف السلمی: هو ابن خالد

الأزدی، وعمرو بن أبی سلمة: هو التیسی الدمشقی، وزهیر بن محمد التمیمی العنبری - وإن كانت رواية أهل الشام عنه ضعيفة

وهذه منها - قد توبع، وجعفر بن محمد: هو ابن عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ. وأخرجه ابن خزيمة في "التوحيد" ص 271

عن أحمد بن يوسف السلمی، بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم 1/69 من طريق أحمد بن عيسى التیسی، عن عمرو بن أبی سلمة، به.

وأخرجه ابن ماجه (4310) في الزهد: باب ذكر الشفاعة، من طريق الوليد بن مسلم، عن زهیر بن محمد العنبری، به. وأخرجه

الترمذی (2436) في صفة القيامة: باب ما جاء في الشفاعة، والآجری في "الشریعة" ص 338، والحاكم 1/69، وأبو نعیم في

"الحلیة" 3/200-210 من طرق عن أبی داود الطیالسی، عن محمد بن ثابت البنانی، عن جعفر بن محمد، به. وعندهم زیادة: فقال

لی جابر: یا محمد، من لم یکن من أهل الكبائر فما له وللشفاعة؟ وقال الترمذی: هذا حدیث حسن غریب من هذا الوجه، یستغرب

من حدیث جعفر بن محمد، وانظر الحدیث الآتی.

”میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لیے ہے۔“

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ أَبْطَلَ شَفَاعَةَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَأَمَّتِهِ فِي الْقِيَامَةِ زَعَمَ أَنَّ الشَّفَاعَةَ هُوَ اسْتِغْفَارُهُ لِأَمَّتِهِ فِي الدُّنْيَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جس نے قیامت کے دن
نبی اکرم ﷺ کے اپنی امت کی شفاعت کرنے کو باطل قرار دیا ہے اور وہ اس بات کا قائل ہے کہ شفاعت سے مراد
نبی اکرم ﷺ کا دنیا میں اپنی امت کے لیے دعائے مغفرت کرنا ہے

6469- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنُ مُوسَى عَبْدَانُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو
عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ قَدْ دَعَاَهَا فِي أُمَّتِهِ، وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

❀❀❀ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”ہر نبی کا ایک مخصوص دعا ہوتی ہے جو وہ اپنی امت کے لیے کرتا ہے۔ میں نے اپنی دعا کو قیامت کے دن اپنی امت
کی شفاعت کے لیے سنبھال کے رکھ لیا ہے۔“

ذِكْرُ تَخْيِيرِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا صَفِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الشَّفَاعَةِ وَبَيْنَ أَنْ
يَدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِهِ الْجَنَّةَ

6468- إسنادہ صحیح علی شرط مسلم۔ أحمد بن الأزهري روى له النسائي وابن ماجه، وهو حسن الحديث، وأحمد بن
يوسف السلمى ثقة من رجال مسلم، ومن فوقهما من رجال الشيخين. وأخرجه الترمذی (2435) فی صفة القيامة: باب ما جاء فی
الشفاعة، وابن خزيمة فی "التوحيد" ص 270، والحاكم 1/69 من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وقال الترمذی: هذا حديث
حسن صحيح غريب من هذا الوجه، وقال الحاكم: صحيح على شرط الشيخين، وأقره الذهبي. وأخرجه الطيالسي (2026)، ومن
طريقه ابن خزيمة فی "التوحيد" ص 271، واليزار (3469) عن الخزرج بن عثمان، عن ثابت به. قال الهيثمي فی "المجمع"
1/378: وفيه الخزرج بن عثمان وثقه ابن حبان، وقال ابن معين: صالح، وضعفه غير واحد. قلت: وقد تحرف اسمه فی "مسند أبي
داود" إلى: الحكم أبو عثمان، وفي ابن خزيمة إلى: الحكم بن خزرج، وفي اليزار إلى: الجراح بن عثمان. وأخرجه أحمد 3/213،
وأبو داود (4739) فی السنة: باب فی الشفاعة، وابن خزيمة فی "التوحيد" ص 271، والآجری فی "الشریعة" ص 338، والطبرانی
فی "الصغير" (438) و (1101)، والحاكم 3/213، وأبو نعيم 7/261 من طرق عن أنس. وفي الباب عن ابن عباس عند الطبرانی
فی "الكبير" (11454) وعن ابن عمر عند الخطيب فی "تاريخه" 8/11.

6469- إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، وهو مكرر (6460).

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو یہ اختیار دیا تھا کہ وہ شفاعت کو اختیار کریں

یا پھر آپ ﷺ کی امت کا نصف حصہ جنت میں داخل ہو جائے

6470 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمَلِیحِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): عَرَسَ بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَافْتَرَشَ كُلُّ رَجُلٍ مَنَا ذِرَاعَ رَاحِلَتِهِ، فَنَاتَهَتْ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ، فَإِذَا نَاقَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ قُدَّامَهَا أَحَدٌ، فَانْطَلَقْتُ أَطْلُبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ قَائِمَانِ، قَالَ: قُلْتُ: أَيْنَ رَسُولُ اللَّهِ؟ قَالَا: مَا نَذَرِي، غَيْرَ أَنَا سَمِعْنَا صَوْتًا بِأَعْلَى الْوَادِي، فَإِذَا مِثْلُ هَدِيرِ الرَّحَى، فَلَمْ نَلْبَثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى آتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّهُ آتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي فَخَيَّرْنِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْحَنَّةَ، وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ، وَإِنِّي اخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، نَنْشُذُكَ اللَّهُ وَالصُّحْبَةَ لَمَا جَعَلْتَنَا مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِكَ، قَالَ: فَإِنَّكُمْ مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِي قَالَ: فَأَقْبَلْنَا إِلَى النَّاسِ، فَإِذَا هُمْ فِرْعَوَا، وَقَفَدُوا أَنْبِيَهُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُ آتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ، فَخَيَّرْنِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْحَنَّةَ، وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ، وَإِنِّي اخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، نَنْشُذُكَ اللَّهُ لَمَا جَعَلْتَنَا مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ: إِنِّي أَشْهَدُ مَنْ حَضَرَ أَنَّ شَفَاعَتِي لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا مِنْ أُمَّتِي

❀❀ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک رات نبی اکرم ﷺ نے ہمارے ساتھ پڑاؤ کیا ہر شخص نے اپنی سواری کو بٹھادیا۔ رات کے کسی حصے میں میں بیدار ہوا تو نبی اکرم ﷺ کی اونٹنی کے آگے کوئی موجود نہیں تھا (یعنی نبی اکرم ﷺ موجود نہیں تھے) میں نبی اکرم ﷺ کو تلاش کرنے کے لیے چل پڑا تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن قیس رضی اللہ عنہ بھی کھڑے نظر آئے میں نے دریافت کیا: اللہ کے رسول کہاں ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ہمیں نہیں معلوم البتہ ہم نے وادی کے بالائی حصے کی طرف سے ایک آواز سنی ہے جو چکی کے چلنے جیسی آواز ہے۔ راوی کہتے ہیں: تھوڑی ہی دیر بعد نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لے آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پروردگار کی طرف سے ایک قاصد میرے پاس آیا۔ اس نے مجھے اس بات کا اختیار دیا یا تو میری امت کا نصف حصہ جنت میں داخل ہو جائے یا پھر میں شفاعت کروں (خواہ وہ کتنے ہی لوگوں کی کیوں نہ ہو) تو میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا۔ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! ہم آپ ﷺ کو اللہ کا اور اپنے ساتھ کا واسطہ دے کر یہ کہتے ہیں: آپ ﷺ ہمیں بھی ان لوگوں میں شامل کریں جنہیں آپ ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ان لوگوں میں شامل ہو جن کو میری شفاعت نصیب ہوگی۔ راوی کہتے ہیں: پھر ہم لوگ لوگوں کی طرف آئے تو وہ گھبرائے ہوئے تھے۔

6470 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو عوانة: هو الواضح الشكري، وأبو الملیح: هو ابن أسامة بن عمير. وقد

تقدم تخريجه برقم (211)، وانظر الحديث المتقدم برقم (6463)، والحديث الآتي برقم (7180).

انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو غیر موجود پایا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس اس رات (میرے پروردگار کا) قاصد آیا، تو اس نے مجھے اس بات کا اختیار دیا کہ یا تو میری امت کا نصف حصہ جنت میں داخل ہو جائے یا میں شفاعت کو اختیار کروں، تو میں نے شفاعت کو اختیار کیا۔ لوگوں نے عرض کی: ہم آپ ﷺ کو اللہ کا واسطہ دے کر یہ کہتے ہیں: آپ ﷺ ہمیں بھی ان لوگوں میں شامل کیجئے، جن کو آپ ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمام حاضرین کو اس بات کا گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میری شفاعت میری امت کے ہر اس شخص کو نصیب ہوگی جو ایسی حالت میں فوت ہوتا ہے کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْكُوْثَرِ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا نَبِيَّهٖ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کوثر کی صفت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو عطا کیا

6471 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا هُذَيْفَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، قُلْتُ: قَرَأْتُ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: (أَنَا أَعْطِيَنَاكَ الْكُوْثَرَ) (الكوثر: 1) قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (متن حدیث): الْكُوْثَرُ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ يَجْرِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ، حَافَتَاهُ قَبَابُ الدَّرِّ، قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَصُرْتُ بِيَدِي فَإِذَا طِينُهُ مِسْكٌ أَذْفَرُ، وَإِذَا حَصَاؤُهُ اللَّوْلُؤُ

❁❁ اب ت بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی ”بے شک ہم نے تمہیں کوثر عطا کی۔“ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

”کوثر جنت میں موجود ایک نہر ہے جو (جنت کی زمین پر بہتی ہے) اس کے دونوں کناروں پر موتیوں سے بنے ہوئے خیمے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنا ہاتھ مارا تو جنت کی مٹی کی خوشبو مشک کی طرح کی تھی۔ اور اس کی لٹکریاں موتیوں کی طرح کی تھیں۔“

ذِكْرُ وَصْفِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُوْثَرِ الَّذِي خَصَّهُ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا بِإِعْطَائِهِ إِيَّاهُ فِي الْجَنَّةِ

نبی اکرم ﷺ کا کوثر نامی (نہر کی) صفت بیان کرنے کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ نے جنت میں بطور خاص آپ ﷺ کو عطا کی

6472 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهْدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ،

6471 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد

3/152 و 247 من طريقين عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وانظر ما بعده.

حَدَّثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، فَإِذَا أَنَا بِنَهْرٍ حَافَتَاهُ مِنَ اللُّؤْلُؤِ، فَضْرَبْتُ بِيَدِي مَجْرَى الْمَاءِ، فَإِذَا مِسْكٌ

أَذْفَرُ، فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ، مَا هَذَا؟ قَالَ: هَذَا الْكَوْثَرُ أَعْطَاكَهُ اللَّهُ، أَوْ أَعْطَاكَ رَبُّكَ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں ایک نہر موجود تھی۔ جس کے کناروں پر موتی تھے۔ میں نے اپنا ہاتھ پانی کے بہاؤ پر

مارا تو اس کی خوشبو مشک کی طرح تھی۔ میں نے کہا: اے جبرائیل یہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا یہ وہ کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ

نے آپ ﷺ کو عطا کی ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) یعنی آپ ﷺ کے پروردگار نے آپ ﷺ کو عطا

کی ہے۔“

ذِكْرُ وَصْفِ بَيَاضِ مَاءِ الْكَوْثَرِ وَحَلَاوَتِهِ الَّذِي وَصَفْنَاهُ

اس کوثر کے پانی کی سفیدی اور اس کی مٹھاس کی صفت کا تذکرہ جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

6473- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْمُقَابِرِيُّ، حَدَّثَنَا

إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ الطَّوِيلُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، فَإِذَا أَنَا بِنَهْرٍ يَجْرِي، بَيَاضُهُ بَيَاضُ

اللَّبَنِ، وَأَخْلَى مِنَ الْعَسَلِ، وَحَافَتَاهُ خِيَامُ اللُّؤْلُؤِ، فَضْرَبْتُ بِيَدِي، فَإِذَا الثَّرَى مِسْكٌ أَذْفَرُ، فَقُلْتُ لِجِبْرِيلَ: مَا

هَذَا؟ فَقَالَ: هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَهُ اللَّهُ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں ایک نہر بہہ رہی تھی جس کا پانی دودھ کی طرح سفید تھا۔ اور وہ شہد سے زیادہ میٹھا

تھا۔ اس کے دونوں کناروں پر موتیوں سے بنے ہوئے خیمے موجود تھے۔ میں نے اپنا ہاتھ لگایا تو وہاں کی مٹی مشک کی

طرح تھی۔ میں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے دریافت کیا یہ کیا ہے انہوں نے بتایا یہ وہ کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے

آپ ﷺ کو عطا کی ہے۔“

6472- إسناده صحيح على شرط البخارى . رجاله رجال الشيخين غير مسدد، فمن رجال البخارى . وأخرجه ابن أبي شية

11/437 و 13/147، وأحمد 3/103، وهناد بن السرى فى "الزهد" (134)، والطبرى فى "جامع البيان" 30/323، وأبو نعيم فى

"صفة الجنة" (327)، والبخارى فى "شرح السنة" (434)، وفى "معالم التنزيل" 4/335 من طريق عن حميد الطويل، بهذا

الإسناد. وانظر الحديث التالى.

6473- إسناده صحيح على شرط مسلم، يحيى بن أيوب المقابري من رجال مسلم، ومن فوقه على شرطهما . وانظر

الحديث السابق.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَاقَّتَاهُ مِنَ اللَّوْلُو، أَرَادَ بِهِ: قِبَابُ
اللَّوْلُو الْمُجَوِّفِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ”اس کے دونوں کنارے موتیوں کے ہیں“
اس کے ذریعے آپ ﷺ کی مراد یہ ہے کہ وہ گنبد ہیں جو اندر سے خالی موتیوں سے بنے ہوئے ہیں
6474 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ التَّرْسِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ

زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ، قَالَ: بَيْنَا أَنَا أَسِيرُ فِي الْجَنَّةِ إِذْ عَرَضَ لِي
نَهْرٌ، حَاقَّتَاهُ قِبَابُ اللَّوْلُو الْمُجَوِّفِ، فَقَالَ الْمَلَكُ الَّذِي مَعَهُ: اتَّذِرْ مَا هَذَا؟ هَذَا الْكُوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَ رَبُّكَ،
وَضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَى أَرْضِهِ، فَأَخْرَجَ مِنْ طِينِهِ الْمَسْكَ
❀❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ایک مرتبہ میں جنت میں جا رہا تھا۔ اسی دوران میرے سامنے ایک نہر آئی۔ جس کے دونوں کناروں پر اندر سے خالی
موتیوں کے بنے ہوئے خیمے تھے تو نبی اکرم ﷺ کے ساتھ موجود فرشتے نے کہا: کیا آپ ﷺ یہ بات جانتے ہیں کہ
یہ کیا ہے؟ یہ وہ کوثر ہے جو آپ ﷺ کے پروردگار نے آپ ﷺ کو عطا کی ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست
مبارک زمین سے لگایا اور آپ ﷺ نے اس کی مٹی کو اٹھایا تو وہ مشک کی طرح کی تھی۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ أَوَّلَ مَنْ تَنْشَقُّ
عَنْهُ الْأَرْضُ، وَأَوَّلَ شَافِعٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ قیامت کے دن نبی اکرم ﷺ وہ پہلے شخص ہوں گے جن کے لیے
زمین کو شق کیا جائے گا اور آپ ﷺ سب سے پہلے شفاعت کریں گے

6474 - إسناده صحيح على شرط الشيخين . سعيد: هو ابن أبي عروبة، وقد روى عنه يزيد بن زريع قبل الاختلاط . وأخرجه
الطبري في "جامع البيان" 30/333، والآن في "الشرعية" ص 395-396 من طريقين عن يزيد بن زريع، بهذا الإسناد . وأخرجه
أحمد 231-232/3 عن عبد الوهاب بن عطاء الخفاف، عن سعيد بن أبي عروبة، به . وأخرجه أحمد 3/164 و 207 و
289، والبخاري (4964) في تفسير سورة (إنا أعطيناك الكوثر)، و (6581) في الرقاق: باب الحوض، والترمذي (3359) و
(3360) في التفسير: باب ومن سورة (إنا أعطيناك الكوثر)، وأبو داود (4748) في السنة: باب في الحوض، والطبري في "جامع
البيان" 30/323-324 من طرق عن قتادة، به.

6475 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ سَلَمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي شَدَّادُ أَبُو عَمَّارٍ، عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (متن حدیث): إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ، وَاصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ، وَاصْطَفَى بَنِي هَاشِمٍ مِنْ قُرَيْشٍ، وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، فَإِنَّا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ، وَأَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ، وَأَوَّلُ شَافِعٍ، وَأَوَّلُ مُشَفِّعٍ

❀❀ حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کنانہ کو منتخب کیا۔ کنانہ میں سے قریش کو منتخب کیا۔ قریش میں سے بنو ہاشم کو منتخب کیا۔ بنو ہاشم میں سے مجھے منتخب کیا۔ میں تمام اولاد آدم کا سردار ہوں میں یہ بات فخر سے نہیں کہہ رہا۔ سب سے پہلے میرے لیے زمین کو شق کیا جائے گا۔ سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی۔“

ذِكْرُ وَصْفِ قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَأَوَّلُ شَافِعٍ، وَأَوَّلُ مُشَفِّعٍ
نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کی صفت کا تذکرہ ”آپ ﷺ سب سے پہلے شفاعت کرنے والے ہوں گے اور وہ سب سے پہلے فرد ہوں گے جس کی شفاعت قبول کی جائے گی“

6476 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، بِخَبَرٍ غَرِيبٍ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ،

6475- إسناده صحيح على شرط الصحيح، عبد الرحمن بن إبراهيم بن رجال البخاري، ومن لوقه من رجال الشيخين غير شداد فمن رجال مسلم. وهو مكرر الحديث رقم (6242)، وانظر الحديث رقم (6333).

6476- إسناده جيد. إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهوية، وأبو نعمة العدوي: هو عمرو بن عيسى بن سويد بن هبيرة البصري، وثقه المصنف وابن معين والنسائي واحتج به مسلم في "صحيحه"، وقال الإمام الذهبي في "الكاشف": ثقة، قيل: تغير قبل موته بأخرة، وأبو هنيذة البراء بن نوفل: روى عنه جمع، وثقه ابن معين كما في "الجرح والتعديل" 2/40، والمصنف، وقال ابن سعد في "الطبقات" 7/226: كان معروفاً قليل الحديث، والآن العدوي: هو والآن بن بهيس أو ابن قرفة، وثقه ابن معين والمصنف، وقول ابن الجوزي في "العلل المتناهية" 2/922: قال أبو حاتم الرازي: والآن مجهول، وهم منه رحمه الله، فإن أبا حاتم قال هذا في حق والآن أبي عروة المرادي كما نقله عنه ابنه عبد الرحمن في "الجرح والتعديل" 44-9/43، أما والآن العدوي فقد نقل ابن أبي حاتم عن يحيى بن معين القول بثوقيته، وقول الدارقطني في "العلل" 191-1/190: والآن غير مشهور إلا في هذا الحديث، والحديث غير ثابت، متعقب بما في "اللسان" 6/216: كذا قال، وقد قال يحيى بن معين: بصري ثقة، وذكره ابن حبان في "الثقات" وأخرج حديثه في "صحيحه"، وكذا أخرجه أبو عوانة وهو من زياداته على مسلم. وأخرجه مختصراً الطحاوي في "شرح مشكل الآثار" (1556) بتحقيق، والدارمي في "الرد على الجهمية" ص 57 و 88 عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه مطولاً ومختصراً أحمد 5-1/4، والدولابي في "الكنى" 2/155-156، وابن أبي عاصم في "السنن" (751) و (812)، وأبو يعلى (56)، وابن عزيمة في "التوحيد" ص 310-312، وأبو بكر المروزي في "مسند أبي بكر" (15) بتحقيق، وأبو عوانة 175-1/178، والبخاري (3465)، وابن الجوزي في "العلل المتناهية" (1539)

حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، حَدَّثَنَا أَبُو نَعَامَةَ الْعَدَوِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو هُنَيْدَةَ الْبَرَاءُ بْنُ نَوْفَلٍ، عَنْ وَالَانَ الْعَدَوِيِّ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ:

(مَنْ حَدَّثَ): أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، فَصَلَّى الْعَدَاةَ، ثُمَّ جَلَسَ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ الضُّحَى ضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَلَسَ مَكَانَهُ حَتَّى صَلَّى الْأُولَى وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ كُلُّ ذَلِكَ لَا يَتَكَلَّمُ، حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى أَهْلِهِ، فَقَالَ النَّاسُ لِأَبِي بَكْرٍ: سَلْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَأْنُهُ؟ صَنَعَ الْيَوْمَ شَيْئًا لَمْ يَصْنَعْهُ قَطُّ، فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: نَعَمْ، عَرِضَ عَلَيَّ مَا هُوَ كَائِنٌ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، فَجَمَعَ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ بِصَعِيدٍ وَاحِدٍ حَتَّى انْطَلَقُوا إِلَى آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَالْعَرَقُ يَكَادُ يُلْجِمُهُمْ، فَقَالُوا: يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ اصْطَفَاكَ اللَّهُ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، فَقَالَ: لَقَدْ لَقِيتُ مِنْهُ الَّذِي لَقِيتُمْ، فَانْطَلَقُوا إِلَى أَبِيكُمْ بَعْدَ أَبِيكُمْ، إِلَى نُوحٍ (إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ) (آل عمران: 33)، فَيَنْطَلِقُونَ إِلَى نُوحٍ، فَيَقُولُونَ: اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَإِنَّهُ اصْطَفَاكَ اللَّهُ، وَاسْتَجَابَ لَكَ فِي دُعَائِكَ، فَلَمْ يَدَعْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَبَّارًا، فَيَقُولُ: لَيْسَ ذَاكُمْ عِنْدِي، فَانْطَلِقُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ، فَإِنَّ اللَّهَ اتَّخَذَهُ خَلِيلًا، فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ، فَيَقُولُ: لَيْسَ ذَاكُمْ عِنْدِي، فَانْطَلِقُوا إِلَى مُوسَى، فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ كَلَّمَهُ تَكَلِيمًا، فَيَقُولُ مُوسَى: لَيْسَ ذَاكُمْ عِنْدِي، وَلَكِنْ انْطَلِقُوا إِلَى عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، فَإِنَّهُ يُبْرِئُ الْأَكْمَةَ، وَالْأَبْرَصَ، وَيُخَيِّبُ الْمَوْتَى، فَيَقُولُ عِيسَى: لَيْسَ ذَاكُمْ عِنْدِي، وَلَكِنْ انْطَلِقُوا إِلَى سَيِّدِ وَلَدِ آدَمَ، فَإِنَّهُ أَوَّلُ مَنْ تَنَشَّقُ عَنْهُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، انْطَلِقُوا إِلَى مُحَمَّدٍ، فَلْيَشْفَعْ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ.

قَالَ: فَيَنْطَلِقُونَ وَآتَى جِبْرِيلُ، فَيَأْتِي جِبْرِيلُ رَبَّهُ، فَيَقُولُ اللَّهُ: انْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ. قَالَ: فَيَنْطَلِقُ بِهِ جِبْرِيلُ، فَيُخَرُّ سَاجِدًا قَدَرُ جُمُعَةٍ، ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمِعُ، وَاشْفَعْ تُشْفَعُ، فَيَرْفَعُ رَأْسَهُ، فَإِذَا نَظَرَ إِلَى رَبِّهِ خَرَّ سَاجِدًا قَدَرُ جُمُعَةٍ أُخْرَى، فَيَقُولُ اللَّهُ: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمِعُ، وَاشْفَعْ تُشْفَعُ، فَيَذْهَبُ لِيَقَعَ سَاجِدًا، فَيَأْخُذُ جِبْرِيلُ بِضَبْعِيهِ، وَيَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنَ الدُّعَاءِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلَى بَشَرٍ قَطُّ، فَيَقُولُ: أَيُّ رَبِّ جَعَلْتَنِي سَيِّدَ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ، وَأَوَّلُ مَنْ تَنَشَّقُ عَنْهُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، حَتَّى أَنَّهُ لَيَرُدُّ عَلَى الْحَوْضِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَآيَلَةَ.

ثُمَّ يُقَالُ: إِذْ عَصَى الصِّدِّيقِينَ فَيُشْفَعُونَ، ثُمَّ يُقَالُ: إِذْ عَصَى الْأَنْبِيَاءَ فَيُجِئُ النَّبِيُّ مَعَهُ الْعِصَابَةُ، وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ وَالسِّتَةُ، وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ، ثُمَّ يُقَالُ: إِذْ عَصَى الشُّهَدَاءَ فَيُشْفَعُونَ لِمَنْ أَرَادُوا، فَإِذَا قَعَلَتِ الشُّهَدَاءُ ذَلِكَ يَقُولُ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا: أَنَا أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ، أَذْخِلُوا جَنَّتِي مَنْ كَانَ لَا يُشْرِكُ بِي شَيْئًا، فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ، ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: انْظُرُوا فِي النَّارِ هَلْ فِيهَا مِنْ أَحَدٍ عَمِلَ خَيْرًا قَطُّ، فَيَجِدُونَ فِي النَّارِ رَجُلًا، فَيُقَالُ لَهُ: هَلْ عَمِلْتَ خَيْرًا قَطُّ، فَيَقُولُ: لَا غَيْرَ إِنِّي كُنْتُ أَسَامِيعَ النَّاسِ فِي الْبَيْعِ، فَيَقُولُ اللَّهُ: اسْمَحُوا لِعَبْدِي كَأَسْمَاحِهِ

إِلَى عَيْدِي، ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ الْخَرُّ يُقَالُ لَهُ: هَلْ عَمِلْتَ خَيْرًا قَطُّ، فَيَقُولُ: لَا، غَيْرَ إِنِّي كُنْتُ أَمَرْتُ وَلَدِي، إِذَا مِتَّ فَاحْرِقُونِي فِي النَّارِ، ثُمَّ اطْحَنُونِي، حَتَّى إِذَا كُنْتُ مِثْلَ الْكُحْلِ، فَأَذْهَبُوا بَنِي إِلَى الْبَحْرِ، فَلَدُونِي فِي الرِّيحِ، فَقَالَ اللَّهُ: لِمَ فَعَلْتَ ذَلِكَ؟ قَالَ: مِنْ مَخَافَتِكَ، فَيَقُولُ: انْظُرُوا إِلَى مُلْكٍ أَعْظَمَ مُلْكٍ، فَإِنَّ لَكَ مِثْلَهُ وَعَشْرَةً أَمْثَالَهُ، فَيَقُولُ: لِمَ تَسْخَرُ بِي، وَأَنْتَ الْمَلِكُ؟ فَذَلِكَ الَّذِي ضَحَّكَتْ مِنْهُ مِنَ الضُّحَى.

قَالَ إِسْحَاقُ: هَذَا مِنْ أَشْرَفِ الْحَدِيثِ، وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عِدَّةٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا، مِنْهُمْ: حُذَيْفَةُ، وَأَبْنُ مَسْعُودٍ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ، وَغَيْرُهُمْ.

أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو نَعَامَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو هُنَيْدَةَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ

✽✽ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ ایک دن نبی اکرم ﷺ نے صبح کے وقت فجر کی نماز ادا کی، پھر آپ ﷺ تشریف فرما ہوئے۔ جب چاشت کا وقت ہوا تو نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے پھر آپ ﷺ اپنی جگہ پر تشریف فرما رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز نمازیں ادا کر لیں۔ اس دوران آپ ﷺ نے کسی کے ساتھ بات چیت نہیں کی یہاں تک کہ آپ ﷺ نے عشاء کی نماز ادا کر لی، پھر آپ ﷺ اپنے گھر تشریف لے گئے۔ لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا آپ اللہ کے رسول سے دریافت کریں کیا معاملہ ہے آج آپ ﷺ نے ایسا طرز عمل اختیار کیا ہے کہ ایسا پہلے کبھی نہیں کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں میرے سامنے وہ تمام چیزیں پیش کی گئیں جو دنیا اور آخرت کے اعتبار سے آگے ہوں گی تمام پہلے اور بعد والے لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ لوگ پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے وہ یہ کہیں گے اے حضرت آدم علیہ السلام آپ انسانوں کے جدا امجد ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو منتخب کیا۔ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے، تو حضرت آدم علیہ السلام یہ کہیں گے مجھے بھی اسی طرح کی صورت حال درپیش ہے جو تم کو درپیش ہے۔ تم لوگ اپنے ایک باپ کے بعد والے دوسرے باپ (یعنی حضرت نوح علیہ السلام کی طرف جاؤ کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے)

”بے شک اللہ تعالیٰ نے آدم اور نوح اور ابراہیم کی آل اور عمران کی آل کو تمام جہانوں میں منتخب کر لیا ہے۔“

تو لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور یہ کہیں گے کہ آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو منتخب کیا تھا۔ اس نے آپ کی دعا کو مستجاب بھی کیا تھا یہاں تک کہ زمین پر کوئی بھی کافر بتا ہوا نہیں رہا تھا، تو حضرت نوح علیہ السلام کہیں گے میں یہ نہیں کر سکتا۔ تم لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنا خلیل بنایا تھا، تو لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ یہ کہیں گے کہ میں یہ نہیں کر سکتا تم لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کلام کا شرف عطا کیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کہیں گے میں یہ نہیں کر سکتا تم لوگ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ پیدائشی اندھے اور برص کے مریض کو ٹھیک کر دیا کرتے تھے۔ وہ مردوں کو زندہ کر دیا کرتے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی

یہی کہیں گے میں یہ نہیں کر سکتا۔ تم لوگ ان کے پاس جاؤ جو تمام اولاد آدم کے سردار ہیں۔ قیامت کے دن سب سے پہلے انہی کے لیے زمین کو شق کیا گیا۔ تم لوگ حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ تاکہ وہ تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں تمہاری شفاعت کریں۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: وہ لوگ (میری طرف) آئیں گے۔ میں جبرائیل کے پاس جاؤں گا۔ جبرائیل اپنے پروردگار کے پاس جائیں گے، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اسے (نبی اکرم ﷺ کو) اجازت دو اور اسے جنت کی خوش خبری دو۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کو ساتھ لے کر جائیں گے نبی اکرم ﷺ سجدے میں چلے جائیں گے جو تقریباً ایک ہفتے جتنا ہوگا، پھر اللہ تعالیٰ یہ فرمائے گا محمد اپنے سر کو اٹھاؤ۔ تم بولنا جائے گا۔ شفاعت کرو شفاعت قبول کی جائے گی۔ نبی اکرم ﷺ اپنا سر اٹھائیں گے جب وہ اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے تو دوبارہ سجدے میں چلے جائیں گے جو پورے ایک ہفتے جتنا طویل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد (ﷺ) اپنا سر اٹھاؤ بولنا جائے گا شفاعت کرو شفاعت قبول کی جائے گی۔ نبی اکرم ﷺ پھر سجدے میں جانے لگیں گے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کو پہلو سے پکڑ لیں گے اس وقت اللہ تعالیٰ نبی اکرم ﷺ کو دعا کے جیسے کلمات القاء کرے گا۔ اس نے اس سے پہلے کسی انسان کو وہ القاء نہیں کئے تو نبی اکرم ﷺ عرض کریں گے اے میرے پروردگار تو نے مجھے تمام اولاد آدم کا سردار بنایا ہے۔ میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا۔ قیامت کے دن سب سے پہلے میرے لیے زمین کو شق کیا گیا۔ میں یہ بات فخر سے نہیں کہہ رہا یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ قیامت کے دن حوض کوثر کے پاس آئیں گے۔ وہ صنعاء اور ایلمہ کے درمیان جگہ سے زیادہ بڑا ہے پھر یہ کہا جائے گا صدیق کو بلاؤ تاکہ وہ شفاعت کرے پھر یہ کہا جائے گا انبیاء کو بلاؤ تو کوئی ایک نبی آئے گا۔ ان کے ساتھ کچھ لوگ ہوں گے کوئی ایک نبی آئے گا ان کے ساتھ پانچ یا چھ افراد ہوں گے۔ کسی نبی کے ساتھ کوئی بھی نہیں ہوگا پھر یہ کہا جائے گا شہداء کو بلاؤ تاکہ وہ جس کی چاہے شفاعت کریں۔ جب شہداء ایسا کر لیں گے تو اللہ تعالیٰ یہ فرمائے گا میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہوں تم میری جنت میں ہر اس شخص کو داخل کرو جو کسی کو میرا شریک نہ ٹھہراتا ہو تو لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جہنم میں جائزہ لو کیا وہاں کوئی ایسا شخص ہے جس نے کبھی کوئی بھلائی کی ہو تو فرشتوں کو جہنم میں ایک شخص ملے گا۔ اس سے دریافت کیا جائے گا کیا تم نے کبھی کوئی بھلائی کی ہے۔ وہ بولے گا: جی نہیں البتہ میں خرید و فروخت کرتے ہوئے لوگوں سے نرمی سے کام لیتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے اس بندے کے ساتھ نرمی کرو۔ جس طرح اس نے میرے بندوں کے ساتھ نرمی کی تھی پھر ایک اور شخص کو جہنم سے نکالا جائے گا۔ اس سے دریافت کیا جائے گا: تم نے کبھی کوئی بھلائی کی۔ وہ جواب دے گا۔ جی نہیں البتہ میں نے اپنی اولاد کو یہ حکم دیا تھا کہ جب میں مر جاؤں تو تم لوگ مجھے آگ میں جلادینا اور پھر مجھے پس دینا یہاں تک کہ جب میں سرمہ بن جاؤں تو مجھے دریا میں بہادینا اور اسے ہوا میں اڑا دینا، تو اللہ تعالیٰ نے دریافت کیا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ وہ عرض کرے گا: تیرے خوف کی وجہ سے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم دیکھو جو سب سے بڑا ملک ہے تمہیں اس جتنا اور اس جتنا مزید دس گنا علاقہ دیا جاتا ہے بندہ عرض کرے گا تو میرے ساتھ کیوں مذاق کر رہا ہے جبکہ تو بادشاہ ہے۔

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) اس بات پر میں چاشت کے وقت ہنس پڑا تھا۔

اسحاق نامی راوی کہتے ہیں: یہ سب سے بہترین حدیث ہے یہ روایت متعدد افراد نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اسی کی

مانند نقل کی ہے جن میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات شامل ہیں۔ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ بِأَنَّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمَّتُهُ يَكُونُونَ شَهَدَاءَ عَلَى سَائِرِ الْأُمَمِ فِي الْقِيَامَةِ

اس بات کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ قیامت کے دن نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کی امت دیگر تمام امتوں پر گواہ ہوں گے

6477 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (مَنْ حَدَّثَ نُوْحَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَقُولُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَبِّ، يَقُولُ: هَلْ بَلَغْتَ؟ يَقُولُ: نَعَمْ يَا رَبِّ، يَقُولُ: لَا مَمِيَّةَ. هَلْ بَلَغْتُمْ؟ يَقُولُونَ: مَا آتَانَا مِنْ نَذِيرٍ، يَقُولُ: مَنْ يَشْهَدُ لَكَ؟ يَقُولُ: مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأُمَّتُهُ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَيَشْهَدُونَ أَنَّهُ قَدْ بَلَغَ، وَيَكُونُ الرَّسُولُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا، فَذَلِكَ قَوْلُهُ: (وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا) (البقرة: 143) وَالْوَسْطُ: الْعَدْلُ

❀❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”قیامت کے دن حضرت نوح علیہ السلام کو بلایا جائے گا تو وہ عرض کریں گے اے میرے پروردگار میں حاضر ہوں۔ پروردگار دریافت کرے گا۔ کیا تم نے تبلیغ کر دی تھی۔ وہ جواب دیں گے۔ جی ہاں اے میرے پروردگار تو پروردگار ان کی امت سے دریافت کرے گا۔ کیا اس نے تم لوگوں کو تبلیغ کر دی تھی تو لوگ کہیں گے کہ ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تو پروردگار (حضرت نوح علیہ السلام سے) دریافت کرے گا تمہارے حق میں گواہی کون دے گا۔ حضرت نوح علیہ السلام عرض کریں گے حضرت محمد ﷺ اور ان کی امت۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں تو (میری امت کے افراد) یہ گواہی دیں گے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے تبلیغ کر دی تھی۔ اور رسول (یعنی نبی اکرم ﷺ) ان لوگوں پر گواہ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے۔

”اسی طرح ہم نے تمہیں عادل امت بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ بن جاؤ اور رسول تم لوگوں پر گواہ ہو۔“

لفظ وسط سے مراد عادل ہے۔

6477 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وجرير: هو ابن عبد الحميد، والأعمش: هو

سليمان بن مهران، وأبو صالح: هو ذكوان السمان. وهو في "مسند أبي يعلى" (1173). وانظر تخريجه في الحديث الآتي برقم (7216).

ذَكَرُ الْإِخْبَارِ بَانَ الْأَنْبِيَاءَ أَوَّلَهُمْ وَآخِرُهُمْ يَكُونُونَ فِي الْقِيَامَةِ تَحْتَ لِوَاءِ
الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ قیامت کے دن تمام پہلے والے اور بعد والے انبیاء نبی

اکرم ﷺ کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے

6478 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِلْيَاسَ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْكَلَابِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَنْغُوبَ، عَنْ بَشْرِ بْنِ شَعَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (مَنْ حَدَّثَ): أَنَا سَيِّدٌ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فُخْرَ، وَأَوَّلُ مَنْ تَشَقَّقَ عَنْهُ الْأَرْضُ، وَأَوَّلُ شَافِعٍ، وَمُشَفِّعٍ، بِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ، تَحْتِي آدَمُ فَمَنْ دُونَهُ

❁❁ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”قیامت کے دن میں تمام اولاد آدم کا سردار ہوں گا۔ اور یہ بات فخر سے نہیں کہہ رہا۔ اور سب سے پہلے میرے لیے زمین کو شق کیا جائے گا اور سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا۔ اور میری شفاعت قبول کی جائے گی۔ میرے ہاتھ میں ”لواء الحمد“ ہوگا۔ حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے علاوہ سب لوگ میرے نیچے (یعنی اس جھنڈے کے نیچے) ہوں گے۔“

ذَكَرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْمَقَامِ الْمَحْمُودِ الَّذِي وَعَدَ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا صَفِيَّهُ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَّغَهُ اللَّهُ آيَاهُ بِفَضْلِهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو مقام محمود کی صفت کے بارے میں ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے

6478- حدیث صحیح لغیرہ، إسناده ضعيف، عمرو بن عثمان الكلابي تركه النسائي، ولبنه العقيلي، وقال أبو حاتم: يتركلمون فيه بحدث من حفظه بمنكأكبر، وقال ابن عدي: روى عنه ثقات، وهو ممن يكتب حديثه، وباقي رجاله رجال الشيخين غير بشر بن شفاف، فقد روى له أبو داود والترمذي والنسائي، وهو ثقة. عبد الله: هو ابن سلام رضى الله عنه. والحدیث فی "مسند أبي يعلى" 350/1. وأخرجه ابن أبي عاصم في "السنة" (793) عن عمر بن الخطاب السجستاني، حدثنا عمرو بن عثمان، بهذا الإسناد، وأعطاه الشيخ ناصر الدين الألباني، فصحيح إسناده هنا وفي "الصحيحة" 101-100/4 وذكره الهيثمي في "المجمع" 8/254، وقال: رواه أبو يعلى والطبراني، وفيه عمرو بن عثمان الكلابي، وثقه ابن حبان على ضعفه. قلت: لكن يشهد له حديث أبي سعيد الخدري عند أحمد 3/2، والترمذي (3615) وابن ماجه (4308) وفيه علي بن زيد بن جدعان وفيه ضعف، وحديثه حسن في الشواهد، وهذا منها، ولذا قال الترمذي: حديث حسن، وآخر من حديث أبي هريرة عند مسلم (2278) في أول الفضائل.

اپنے محبوب کے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ وہ اپنے فضل کے تحت آپ ﷺ کو اس مقام پر فائز کرے گا
6479 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ،
 قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ،
 عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:
 (متن حدیث): يَبْعَثُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَأَكُونُ أَنَا وَأُمِّي عَلَى تَلٍ، فَيَكْسُونِي رَبِّي حُلَّةَ خَضِرَاءَ،
 فَأَقُولُ: مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ أَقُولَ، فَذَلِكَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ

❀❀ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”قیامت کے دن لوگوں کو زندہ کیا جائے گا۔ سب سے پہلے میں اور میری امت ایک ٹیلے پر آئیں گے۔ میرا پروردگار
 مجھے سبز حلہ پہنائے گا تو جو اللہ کو منظور ہوگا میں اس وقت (اللہ تعالیٰ کی حمد کے طور پر کلمات) کہوں گا۔ یہی مقام محمود
 ہے۔“

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ هُوَ الْمَقَامُ الَّذِي يَشْفَعُ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُمَّتِهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ مقام محمود وہ مقام ہے جس پر (فائز ہونے کے بعد) آپ ﷺ
 اپنی امت کی شفاعت کریں گے

6480 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ حَبِيبٍ
 اللَّيْثِيُّ أَبُو سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

6479- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير كثير بن عبيد، وهو ابن نمير الحمصي، فقد روى له أبو داود والنسائي
 وابن ماجه، وهو ثقة. محمد بن حرب: هو الخولاني الحمصي، والزبيدي: هو محمد بن الوليد بن عامر. وأخرجه أحمد 3/456،
 والطبري في "جامع البيان" 15/147، والطبراني في "الكبير" 19/142، والحاكم 2/363 من طرق عن محمد بن حرب، بهذا
 الإسناد، وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي. وأخرجه الطبري 15/146، والطبراني من طريقين عن بقية بن
 الوليد، عن الزبيدي، به. وذكره الهيثمي في "المجمع" 7/51، وقال: رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح. ثم ذكره 10/377،
 ونسبه للطبراني في "الكبير" و"الأوسط"، وقال: وأحد إسناده الكبير رجاله رجال الصحيح.

6480- إسناده حسن، كثير بن حبيب الليثي ذكره المؤلف في "الفتا" 7/354، وقال أبو حاتم فيما نقله عنه ابنه في
 الجرح والتعديل "7/150: لا بأس به، وباقي رجاله رجال الشيخين غير علي ابن المديني، فمن رجال البخاري. وأخرجه الذهبي في
 "ميزان الاعتدال" 3/403 من طريق أبي خليفة بهذا الإسناد، ونسبه لأبي نعيم في كتاب "الرؤية"، وقال: هذا حديث غريب جداً.
 وأخرجه البخاري (7510)، ومسلم (193) (326)، وابن عزيمة في "الوحيد" ص 299 من طرق عن حماد بن زيد، عن معبد بن
 هلال المعزى، عن أنس بن مالك. وانظر (6464).

(متن حدیث): اِنَّ لِّکُلِّ نَبِیٍّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنْبَرًا مِنْ نُورٍ، وَآتٰی لَعَلٰی اَطْوَلَهَا وَاَنْوَرُهَا، فِیْجِیْءُ مُنَادٍ، فِیْنَادِی: اَیْنَ النَّبِیُّ الْاُمَیُّ؟ قَالَ: فِیْقُوْلُ الْاَنْبِیَاءُ: کُلُّنَا نَبِیُّ اُمَیٍّ، قَالِیْ اَیْنَ اُرْسِلُ؟ فِیَرْجِعُ الثَّانِیَّةَ، فِیْقُوْلُ: اَیْنَ النَّبِیُّ الْاُمَیُّ الْعَرَبِیُّ؟ قَالَ: فِیَنْزِلُ مُحَمَّدٌ حَتّٰی یَاْتِیْ بِابِ الْحِجَّةِ، فِیَقْرَعُهُ، فِیْقُوْلُ: مَنْ؟ فِیْقُوْلُ: مُحَمَّدٌ اَوْ اَحْمَدُ، فِیْقَالُ: اَوْقَدْ اُرْسِلَ اِلَیْهِ؟ فِیْقُوْلُ: نَعَمْ، فِیَفْتَحُ لَهُ، فِیَدْخُلُ، فِیَتَجَلّٰی لَهُ الرَّبُّ، وَلَا یَتَجَلّٰی لِنَبِیٍّ قَبْلَهُ، فِیَخِرُّ لِلّٰهِ سَاجِدًا، وَیَحْمَدُهُ بِمَحَامِدٍ لَّمْ یَحْمَدْهُ اَحَدٌ مِّمَّنْ کَانَ قَبْلَهُ وَلَکِنْ یَحْمَدُهُ اَحَدٌ بِهَا مِمَّنْ کَانَ بَعْدَهُ، فِیْقَالُ لَهُ: مُحَمَّدُ اَرْقَعْ رَاسَکَ، تَکَلِّمْ تَسْمَعُ، وَاشْفَعْ تُشْفَعُ، وَسَلْ تُعْطَ، فِیْقُوْلُ: یَا رَبِّ، اُمِّیُّ اُمِّیُّ، فِیْقَالُ: اَخْرِجْ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِیْرَةٍ، ثُمَّ یَرْجِعُ الثَّانِیَّةَ فِیَخِرُّ لِلّٰهِ سَاجِدًا وَیَحْمَدُهُ بِمَحَامِدٍ لَّمْ یَحْمَدْهُ اَحَدٌ کَانَ قَبْلَهُ، وَلَکِنْ یَحْمَدُهُ بِهَا اَحَدٌ مِّمَّنْ کَانَ بَعْدَهُ، فِیْقَالُ لَهُ: مُحَمَّدُ اَرْقَعْ رَاسَکَ، تَکَلِّمْ تَسْمَعُ، وَاشْفَعْ تُشْفَعُ، وَسَلْ تُعْطَ، فِیْقَالُ لَهُ: اَخْرِجْ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ بُرَّةٍ، ثُمَّ یَرْجِعُ الثَّلَاثَةَ، فِیَخِرُّ لِلّٰهِ سَاجِدًا، وَیَحْمَدُهُ بِمَحَامِدٍ لَّمْ یَحْمَدْهُ بِهَا اَحَدٌ کَانَ قَبْلَهُ، وَلَکِنْ یَحْمَدُهُ اَحَدٌ مِّمَّنْ کَانَ بَعْدَهُ، فِیْقَالُ لَهُ: اَخْرِجْ مِنَ النَّارِ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ خَرْدَلَةٍ، ثُمَّ یَرْجِعُ، فِیَخِرُّ سَاجِدًا، وَیَحْمَدُهُ بِمَحَامِدٍ لَّمْ یَحْمَدْهُ بِهَا اَحَدٌ مِّمَّنْ کَانَ قَبْلَهُ، وَلَکِنْ یَحْمَدُهُ بِهَا اَحَدٌ مِّمَّنْ کَانَ بَعْدَهُ، فِیْقَالُ لَهُ: مُحَمَّدُ اَرْقَعْ رَاسَکَ، تَکَلِّمْ تَسْمَعُ، وَاشْفَعْ تُشْفَعُ، وَسَلْ تُعْطَ، فِیْقُوْلُ: یَا رَبِّ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فِیْقَالُ لَهُ: مُحَمَّدٌ لَسْتَ هُنَاکَ، تِلْکَ لِی، وَاَنَا الْیَوْمَ اَجْزِیْ بِهَا

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”قیامت کے دن ہر نبی کے لیے نور کا منبر ہوگا اور میں سب سے زیادہ اونچے اور سب سے زیادہ نورانی منبر پر ہوں گا“ پھر ایک منادی آکر یہ اعلان کرے گا۔ اُمی نبی کہاں ہیں؟ تو انبیاء جواب دیں گے کہ ہم میں سے ہر ایک اُمی نبی ہے۔ ہم میں سے بلایا گیا ہے وہ دوسری مرتبہ واپس آئے گا اور دریافت کرے گا۔ اُمی عربی نبی کہاں ہیں؟ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: حضرت محمد ﷺ ممبر سے نیچے اتریں گے اور جنت کے دروازے پر آکر اس کو کھٹکھٹائیں گے۔

(اندر سے) داروغہ پوچھے گا کون ہے تو آپ جواب دیں گے محمد (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) احمد۔ دریافت کیا جائے گا کیا انہیں بلایا گیا ہے تو وہ جواب دیں گے جی ہاں تو ان کے لیے دروازہ کھول دیا جائے گا۔ وہ اس کے اندر داخل ہوں گے تو ان کا پروردگار ان کے سامنے تجلی کرے گا۔ ان سے پہلے کسی اور نبی کے لیے پروردگار نے تجلی نہیں کی ہوگی تو وہ اللہ کی بارگاہ میں سجدے میں چلے جائیں گے۔ اور ایسے کلمات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کریں گے کہ ان سے پہلے اور ان کے بعد کسی نے بھی ان کلمات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہیں کی ہوگی۔ ان سے کہا جائے گا: اے محمد (ﷺ) اپنا سراٹھاؤ تم بات کرو اسے سنا جائے گا۔ تم شفاعت کرو اسے قبول کیا جائے گا۔ مانگو وہ دیا جائے گا۔ وہ عرض کریں گے: اے پروردگار میری امت، میری امت تو ان سے کہا جائے گا۔ تم ہر اس شخص کو (جہنم سے) نکال لو۔ جس کے دل میں جو کے وزن جتنا (ایمان ہو) پھر وہ دوبارہ آکر اللہ کی بارگاہ میں سجدے میں چلے جائیں گے۔ اور ایسے کلمات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کریں گے کہ ان سے پہلے کسی نے بھی ان کلمات

کے ذریعے حمد بیان نہیں کی ہوگی۔ اور ان کے بعد بھی کوئی ان کلمات کے ذریعے اس حمد کو بیان نہیں کرے گا تو ان سے کہا جائے گا محمد اپنا سراٹھاؤ۔ بات کرو اسے سنا جائے گا شفاعت کرو اسے قبول کیا جائے گا۔ مانگو وہ دیا جائے گا پھر ان سے کہا جائے گا تم ایسے ہر اس شخص کو جہنم سے نکال لو جس کے دل میں گندم کے دانے کے وزن جتنا ایمان ہو پھر وہ تیسری مرتبہ آئیں گے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدے میں چلے جائیں گے۔ اور ایسے کلمات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کریں گے کہ ان سے پہلے کسی نے ان کلمات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہیں کی ہوگی اور ان کے بعد بھی کوئی ان کلمات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہیں کرے گا تو ان سے کہا جائے گا جہنم سے ہر اس شخص کو نکال لو جس کے دل میں رائی جتنا ایمان ہو۔ نبی اکرم ﷺ واپس تشریف لا کر سجدے میں چلے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی ایسے کلمات کے ذریعے حمد بیان کریں گے کہ ان کلمات کے ذریعے آپ ﷺ سے پہلے کسی نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہیں کی ہوگی اور آپ ﷺ کے بعد بھی کوئی ان کلمات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہیں کرے گا تو آپ ﷺ سے یہ کہا جائے گا: اے محمد (ﷺ) اپنا سراٹھاؤ۔ بات کرو اسے سنا جائے گا۔ شفاعت کرو اسے قبول کیا جائے گا۔ مانگو وہ دیا جائے گا تو نبی اکرم ﷺ عرض کریں گے اے میرے پروردگار جس شخص نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا ہو (اسے بھی جہنم سے نکلنے کا حکم دیا جائے) تو آپ ﷺ سے یہ کہا جائے گا: اے محمد (ﷺ) اس کے ساتھ تمہارا واسطہ نہیں ہے یہ میرے ساتھ مخصوص ہے اور آج میں خود اس کا بدلہ دوں گا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ فِي الْقِيَامَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ قیامت کے دن جنت کے دروازے کو سب سے پہلے

نبی اکرم ﷺ کھٹکھٹائیں گے

6481 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ التَّقْفِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ،

عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ

✽ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”سب سے پہلے میں جنت کے دروازے کو کھٹکھٹاؤں گا۔“

6481 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير المختار بن لفلفل، فمن رجال مسلم. أبو أسامة: هو

حماد بن أسامة، وسفيان: هو الثوري. وأخبره ابن أبي شيبة 11/503، ومسلم (196) (331) في الإيمان: باب أدنى أهل الجنة منزلة فيها، وأبو يعلى (3964)، وأبو عوانة 1/109، وابن منده (888)، وابن أبي عاصم (6)، والطبراني (5) في "الأوائل"، من طرق عن معاوية بن هشام، عن سفيان، بهذا الإسناد.

بَابُ الْمُعْجَزَاتِ

باب! معجزات کا تذکرہ

6482 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّغُولِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِنِّي لَا أَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِذْ بُعِثْتُ، إِنِّي لَا أَعْرِفُهُ إِلَّا

✽✽ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”میں مکہ میں موجود اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو مجھے اس وقت سلام کیا کرتا تھا۔ جب مجھے مبعوث کیا گیا تھا۔ میں آج بھی اس کو پہچانتا ہوں۔“

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ أَبْطَلَ وَجُودَ الْمُعْجَزَاتِ فِي الْأَوْلِيَاءِ دُونَ الْأَنْبِيَاءِ
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جس نے اولیاء میں کرامات کے وجود کا انکار کیا ہے انبیاء (کے معجزات کا انکار) نہیں کیا

6483 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): رَبُّ أَشْعَثَ ذِي طَمْرَيْنٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ

6482- إسنادہ حسن . محمد بن إسماعيل: هو الإمام البخاري صاحب " الصحيح "، ومن لوقه من رجال الشيوخ غير سமாக بن حرب، فمن رجال مسلم، وحديثه لا يرقى إلى الصحة. وأخرجه أحمد 5/89 و 95، وابن أبي شيبة 11/464، والدارمي 1/21 ومسلم (2277) في الفضائل: باب نسب النبي - صلى الله عليه وسلم - وتسليم الحجر عليه قبل النبوة، والبيهقي في " الدلائل " 2/153، والبقولي (3709) من طرق عن يحيى بن أبي بكير، بهذا الإسناد . وأخرجه الطبراني في " الكبير " (1995) عن علي بن عبد العزيز، حدثنا أبو حذيفة (وهو موسى بن مسعود النهدي) ، وحدثنا إبراهيم بن طهمان، به. وأخرجه الطيالسي (1907) ، وأحمد 5/105، والترمذي (3624) في المناقب: باب رقم (5)، والطبراني في " الكبير " (1907) و (1961)، (2028)، وفي " الأوسط " (2033)، وفي " الصغير " (167)، وأبو نعيم (300) و (301)، والبيهقي 2/153 كلاهما في " دلائل النبوة " من طرق عن سமாக بن حرب، به.

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”بکھرے ہوئے بالوں اور پرانے کپڑوں والے کچھ لوگ ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کے نام کی قسم اٹھالیں، تو اللہ تعالیٰ اسے پوری کروادے۔“

ذِكْرُ خَيْرٍ أَوْ هَمَّ فِي تَأْوِيلِهِ جَمَاعَةٌ لَمْ يَحْكُمُوا صِنَاعَةَ الْعِلْمِ

اس روایت کا تذکرہ جس کی تاویل کرنے میں ایک جماعت کو غلط فہمی ہوئی جو علم حدیث میں

مہارت نہیں رکھتی تھی

6484 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ مَوْلَى ثِقِيفٍ، حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا

صَفْوَانُ بْنُ عِيْسَى، حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): ذَبَحْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: نَاوِلْنِي الدِّرَاعَ، فَنَاوَلْتُهُ، ثُمَّ قَالَ:

نَاوِلْنِي الدِّرَاعَ، فَنَاوَلْتُهُ، ثُمَّ قَالَ: نَاوِلْنِي الدِّرَاعَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّمَا لِلشَّاةِ ذِرَاعَانِ قَالَ: أَمَا إِنَّكَ لَوِ ابْتَغَيْتَهُ لَوَجَدْتَهُ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے لیے (بکری) ذبح کی، تو نبی اکرم ﷺ نے

فرمایا۔ دتی مجھے پکڑادو۔ میں نے آپ ﷺ کے سامنے پیش کی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے دتی پکڑادو۔ میں نے پھر آپ ﷺ

کے سامنے پیش کی آپ ﷺ نے پھر فرمایا مجھے دتی پکڑادو۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! بکری میں دو ہی دستیاں ہوتی

ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم حاصل کرنا چاہتے تو اسے بھی پالیتے۔

6483 - إسناده صحيح، يزيد ابن موهب: هو ابن خالد، روى له أبو داود والنسائي وابن ماجه، ومن فوقه من رجال الشيخين

غير العلاء بن عبد الرحمن، وهو ابن يعقوب الحرقي، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم (2622) في البر والصلوة: باب فضل

الضعفاء والخاملين، و (2846) في صفة الجنة ونعيم أهلها: باب النار يدخلها الجبارون، والجنة يدخلها الضعفاء، ومن طريقه

البغوي (4069) عن سويد بن سعيد، عن حفص بن ميسرة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطحاوي في "شرح مشكل الآثار" 1/292،

والحاكم 4/328 من طريقين عن إبراهيم بن حمزة، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ يَزِيدٍ، عَنْ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ، وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَوَافَقَهُ النَّهْثِيُّ.

6484 - إسناده حسن. رجاله رجال مسلم غير محمد بن عجلان المدني مولى فاطمة، فقد روى له مسلم متابعة. عقبة بن

مكرم: هو العمي. وأخرجه أحمد 2/517 عن الضحاك - وهو أبو عاصم النبيل - عن محمد بن عجلان، بهذا الإسناد. وفي الباب عَنْ

أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عِنْدَ أَحْمَدَ 6/8 و 392، والطبرانی في "الكبير" و "الأوسط" كما في "المجمع

" 8/311، وقال الهيثمي: وأجد إسناده أحمد حسن. وعن سلمى زوجة أبي رافع عند الطبرانی في "الكبير" 24/ (763). قال

الهيثمي: رجاله ثقات. وعن أبي عبيد مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عِنْدَ أَحْمَدَ 485-484/3، والدارمی 1/22،

والترمذی فی "الشمائل" (170)، والطبرانی 22/ (842). وقال الهيثمي: رواه أحمد والطبرانی ورجالهما رجال الصحيح غير

شهر بن حوشب، وقد وثقه غير واحد.

ذَكَرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ أَبْطَلَ وُجُودَ الْمُعْجَزَاتِ فِي الْأَوْلِيَاءِ دُونَ الْأَنْبِيَاءِ
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جس نے اولیاء میں کرامات کے

وجود کو باطل قرار دیا ہے جب کہ انبیاء (کے معجزات کا انکار) نہیں کیا

6485 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي مَعْشَرٍ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقْرَةً، فَأَرَادَ أَنْ يَرْكَبَهَا، فَالْتَفَتَتْ إِلَيْهِ، فَقَالَتْ: إِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهَذَا إِنَّمَا خُلِقْنَا لِيُحْرَثَ عَلَيْنَا، فَقَالَ مَنْ حَوْلَهُ: سُبْحَانَ اللَّهِ، فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ وَمَا هُمَا تَمَّ، قَالَ: وَبَيْنَمَا رَجُلٌ فِي غَنَمٍ لَهُ فَاحَذَ الذَّنْبُ الشَّاةَ، فَتَبِعَهُ الرَّاعِي، فَلَفَظَهَا، ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ لَكَ يَوْمَ السَّبَاعِ حَيْثُ لَا يَكُونُ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي، فَقَالَ مَنْ حَوْلَهُ: سُبْحَانَ اللَّهِ، فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَمَا هُمَا تَمَّ

❦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”ایک مرتبہ ایک شخص گائے کو لے کر جا رہا تھا۔ اس نے اس پر سوار ہونے کا ارادہ کیا تو گائے نے اس کی طرف توجہ کر کے کہا ہمیں اس کے لیے پیدا نہیں کیا گیا ہمیں اس لیے پیدا کیا گیا ہے تاکہ ہمارے ذریعہ بھتی باڑی کی جائے تو نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود افراد نے سبحان اللہ کہا۔ نبی اکرم ﷺ نے کہا: میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں۔ ابو بکر اور عمر بھی اس بات پر یقین رکھتے ہیں (کہ گائے کلام کر سکتی ہے) حالانکہ یہ دونوں صاحبان وہاں موجود نہیں تھے پھر نبی اکرم ﷺ نے بتایا ایک مرتبہ ایک شخص اپنی بکریاں لے کر جا رہا تھا۔ بھیڑیے نے ایک بکری کو پکڑا۔ چرواہا بھیڑیے کے پیچھے گیا۔ اس نے اس بکری کو اس سے چھڑوا لیا تو بھیڑیے نے کہا۔ اس دن تم کیا کرو گے جو زندوں کی حکومت کا دن ہوگا۔ اس دن ان بکریوں کا نگران میرے علاوہ اور کوئی نہیں ہوگا تو نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود افراد نے سبحان

6485 - إسناده صحيح. أحمد بن سليمان بن أبي شيبه: هو أحمد بن سليمان بن عبد الملك بن أبي شيبه أبو الحسين الرهاوي، ثقة روى له النسائي، ومن فوفه من رجال الشيخين غير أبي داود الحفري: واسمه عمر بن سعد بن عبيد، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم (2388) في فضائل الصحابة: باب من فضائل أبي بكر الصديق رضي الله عنه عن محمد بن رافع، عن أبي داود الحفري، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي (1054)، ومن طريقه البغوي (3889) عن سفیان، به. وأخرجه أحمد في "المسند" 2/245-246، وفي "فضائل الصحابة" (183)، والبخاري (3471) في الأنبياء: باب ما ذكر عن بني إسرائيل، ومسلم، من طريق سفیان بن عيينة، عن أبي الزناد، به. وأخرجه أحمد في "فضائل الصحابة" (643) عن قتيبة بن سعيد، عن ابن لهيعة، عن الأعرج، به. وأخرجه البخاري (3663) في فضائل الصحابة: باب قول النبي - صلى الله عليه وسلم -: "لو كنت متخذاً خليلاً" عن أبي اليمان، عن شعيب، عن الزهري، عن أبي سلمة، به. وانظر الحديث التالي.

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اولیاء میں کرامات پائی جاتی ہیں جو ان کے اور ان کے خالق کے درمیان معاملے کے حوالے سے ان کی نیتوں اور ان کے پوشیدہ معاملات کی صحت کے حوالے سے ہوتی ہیں

6487 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا الْمَخْزُومِيُّ الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَجُلٌ يُسَلِّفُ النَّاسَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَاتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا فُلَانُ، أَسْلَفْنِي سِتَّ مِائَةِ دِينَارٍ، قَالَ: نَعَمْ، إِنْ أَتَيْتَنِي بِوَكِيلٍ، قَالَ: اللَّهُ وَكِيلِي، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ، نَعَمْ، قَدْ قَبِلْتُ اللَّهَ وَكِيلًا، فَأَعْطَاهُ سِتَّ مِائَةِ دِينَارٍ، وَضَرَبَ لَهُ أَجَلًا، فَرَكِبَ الْبَحْرَ بِالْمَالِ لِيَتَجَرَّ فِيهِ، وَقَدَّرَ اللَّهُ أَنْ حَلَ الْأَجَلَ، وَارْتَجَّ الْبَحْرُ بَيْنَهُمَا، وَجَعَلَ رَبُّ الْمَالِ يَأْتِي السَّاحِلَ يَسْأَلُ عَنْهُ، فَيَقُولُ الَّذِي يَسْأَلُهُمْ عَنْهُ: تَرَكَنَاهُ بِمَوْضِعٍ كَذَا وَكَذَا، فَيَقُولُ رَبُّ الْمَالِ: اللَّهُمَّ اخْلُفْنِي فِي فُلَانٍ بِمَا أَعْطَيْتَهُ بِكَ، قَالَ: وَيَنْطَلِقُ الَّذِي عَلَيْهِ الْمَالُ، فَيَنْحُتُ خَشَبَةً، وَيَجْعَلُ الْمَالَ فِي جَوْفِهَا، ثُمَّ كَتَبَ صَحِيفَةً مِنْ فُلَانٍ إِلَى فُلَانٍ، إِنِّي دَفَعْتُ مَالَكَ إِلَيَّ وَكِيلِي، ثُمَّ سَدَّ عَلَى فَمِ الْخَشَبَةِ، فَرَمَى بِهَا فِي غُرْضِ الْبَحْرِ، فَجَعَلَ يَهْوِي بِهَا حَتَّى رَمَى بِهَا إِلَى السَّاحِلِ، وَيَذْهَبُ رَبُّ الْمَالِ إِلَى السَّاحِلِ، فَيَسْأَلُ، فَيَجِدُ الْخَشَبَةَ، فَحَمَلَهَا، فَذَهَبَ بِهَا إِلَى أَهْلِهَا، وَقَالَ: أَوْقِدُوا بِهَذِهِ، فَكَسَرُوهَا، فَانْتَشَرَتِ الدَّنَانِيرُ، وَالصَّحِيفَةُ، فَآخَذَهَا، فَقَرَأَهَا، فَعَرَفَ، وَتَقَدَّمَ الْأَخْرُ، فَقَالَ لَهُ رَبُّ الْمَالِ: مَالِي، فَقَالَ: قَدْ دَفَعْتُ مَالِي إِلَيَّ وَكِيلِي، إِلَى مُوَكَّلٍ بِي، فَقَالَ لَهُ: أَوْفَانِي وَكِيلَكَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُنَا يَكْثُرُ مِرَاؤُنَا وَلَقَطْنَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا أَيُّهُمَا آمَنُ

*** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

6487 - إسنادہ حسن. عمر بن أبی سلمة: هو ابن عبد الرحمن بن عوف، مختلف فيه، وهو كما قال ابن عدي: حسن الحديث لا بأس به، وباقي رجاله رجال الشيخين غير المغيرة بن سلمة المخزومي، فمن رجال مسلم. أبو عوانة: هو الواح الشكري. وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد" (1128)، عن موسى بن إسماعيل، عن أبي عوانة، بهذا الإسناد. وأخرجه الحافظ في "تغليق التعليق" 5/127 من طريق أبي سلمة المنقري، ومن طريق يحيى بن حماد، كلاهما عن أبي عوانة، به. وعلقه البخاري (6261) في الاستئذان: باب بمن يدا في الكتاب، قال: وقال عمر بن أبی سلمة ... فذكره مختصراً. وأخرجه أحمد 349-348/3، عن يونس بن محمد، والبخاري (2063) في البيوع: باب التجارة في البحر، عن عبد الله بن صالح، كلاهما عن الليث، حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَزٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَفَعَهُ. وعلقه البخاري (1498) في الزكاة: باب ما يستخرج من البحر، و (2063)، و (2291) في الكفالة: باب الكفالة في القرض والديون بالأبدان وغيرها، و (2404) في الاستقراض: باب إذا أقرضه إلى أجل مسمى أو أجله في البيع، و (2430) في اللقطة: باب إذا وجد خشبة في البحر أو سوطاً أو نحوه، و (2734) في الشروط: باب الشروط في القروض، و (6261)، قال: وقال الليث: ... فذكره بالإسناد المتقدم.

”بنی اسرائیل میں ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ ایک شخص اس کے پاس آیا اور بولا: اے فلاں تم مجھے 600 دینار قرض دے دو۔ اس نے کہا: ٹھیک ہے۔ اگر تم میرے پاس کوئی ضمانتی لے آؤ (تو میں ایسا کر دیتا ہوں) اس نے کہا: اللہ تعالیٰ میرا ضامن ہے۔ اس شخص نے کہا: سبحان اللہ ٹھیک ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کو ضامن کے طور پر قبول کرتا ہوں۔ اس شخص نے اسے 600 دینار دیدیئے اس نے اس کے ساتھ ایک مدت طے کی، پھر وہ دوسرا شخص سمندر پر سوار ہو کر مال لے کر گیا۔ تاکہ اس کے ذریعے تجارت کرے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ طے کر دیا ہوا تھا کہ وہ مخصوص مدت گزر جائے تو وہ گزر گئی، لیکن سمندر ان دونوں آدمیوں کے درمیان رکاوٹ تھا۔ مال کا مالک شخص ساحل پر آتا۔ اور اس کے بارے میں دریافت کرتا۔ جن لوگوں سے اس نے اس دوسرے شخص کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے یہ ہی بتایا: ہم نے اسے فلاں فلاں جگہ پر چھوڑا تھا، تو مال کا مالک شخص یہ کہتا۔ اے اللہ فلاں شخص کے معاملے میں تو ہی میرا نگران ہے۔ میں نے تیری ضمانت پر وہ چیز اسے دی تھی۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: وہ شخص جس کے ذمے رقم کی ادائیگی تھی وہ گیا اس نے ایک لکڑی لی اور اس کے اندر وہ مال رکھ دیا، پھر اس نے ایک صحیفہ تحریر کیا کہ یہ مال فلاں کی طرف سے فلاں کے لیے ہے۔ میں تمہارا مال اپنے ضامن کے سپرد کر رہا ہوں پھر اس نے لکڑی کے منہ کو بند کر دیا اور اس لکڑی کو سمندر میں ڈال دیا۔ وہ لکڑی سمندر میں تیرتی ہوئی ساحل تک آ گئی۔ اس مال کا مالک شخص ساحل پر آیا تاکہ اس بارے میں دریافت کرے۔ وہاں اسے لکڑی ملی اس نے اس لکڑی کو اٹھایا اور اسے لے کر اپنے گھر چلا گیا۔ اس نے اس لکڑی کو کاٹا تو اس میں سے دینار اور خط نکلا۔ اس شخص نے وہ خط لے کر اسے پڑھا تو وہ جان گیا (کہ یہ تو میرے ہی پیسے ہیں) پھر دوسرا شخص بھی آ گیا۔ مال کے مالک نے اس سے دریافت کیا میرا مال تو دوسرے شخص نے کہا: میں نے اپنا مال اپنے وکیل کے سپرد کر دیا تھا۔ جسے میں نے ضامن بنایا تھا، تو پہلے شخص نے کہا: تمہارے وکیل نے مجھے پوری ادائیگی کر دی۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے اپنے بارے میں یاد ہے۔ ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے اسی دوران شور شرابہ زیادہ ہو گیا کہ ان دونوں میں سے کون شخص زیادہ ایمان دار ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ أَبْطَلَ وَجُودَ الْمُعْجَزَاتِ إِلَّا فِي الْأَنْبِيَاءِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جس نے انبیاء کے علاوہ کسی (ولی) میں معجزات کے وجود کو باطل قرار دیا ہے

6488 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، مَوْلَى ثِقَفٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ،

حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا امْرَأَةٌ تَرْضَعُ ابْنَهَا مَرَّيْهَا رَاكِبٌ وَهِيَ تَرْضَعُهُ، فَقَالَتْ: اللَّهُمَّ لَا تَمِيتْ ابْنِي حَتَّى يَكُونَ مِثْلَ هَذَا، قَالَ: اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى التَّذْيِ، فَمَرَّ بِامْرَأَةٍ تُلْعَنُ، فَقَالَتْ: اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلَ ابْنِي مِثْلَهَا، فَقَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا، أَمَّا الرَّابِئُ، فَكَانَ كَافِرًا، وَأَمَّا الْمَرْأَةُ، فَيَقُولُونَ لَهَا: إِنَّهَا تَزْنِي، فَيَقُولُونَ: حَسْبِيَ اللَّهُ، وَيَقُولُونَ: تَسْرِقُ، وَتَقُولُ: حَسْبِيَ اللَّهُ

❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ایک مرتبہ ایک عورت اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی۔ اس کے دودھ پلانے کے دوران ایک سوار اس کے پاس سے گزرا۔ اس عورت نے دعا کی: اے اللہ! تو میرے بیٹے کو اس وقت تک موت نہ دینا جب تک وہ اس شخص کی مانند (امیر کبیر) نہیں ہو جاتا۔ بچے نے کہا: اے اللہ مجھے اس کی مانند نہ کرنا پھر وہ دوبارہ چھانی کی طرف گیا (اور دودھ پینے لگا) پھر وہاں سے ایک عورت گزری جس پر لعنت کی گئی تھی۔ اس عورت نے دعا کی: اے اللہ! تو میرے بیٹے کو اس عورت کی مانند نہ کرنا تو اس بچے نے دعا کی تو مجھے اس کی مانند کر دینا۔

جہاں تک سوار کا معاملہ تھا تو وہ شخص کافر تھا۔ جہاں تک اس عورت کا معاملہ تھا تو لوگوں نے اس کے بارے میں یہ کہا تھا کہ اس نے زنا کیا ہے تو وہ عورت یہ کہہ رہی تھی میرے لیے اللہ ہی کافی ہے۔ لوگ یہ کہتے تھے کہ اس نے چوری کی ہے تو وہ عورت یہ کہتی تھی کہ میرے لیے اللہ ہی کافی ہے۔“

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يَصْرَحُ بِأَنَّ غَيْرَ الْأَنْبِيَاءِ قَدْ يُوجَدُ لَهُمْ أَحْوَالٌ تُؤَدِّي إِلَى الْمُعْجَزَاتِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ غیر انبیاء میں بعض اوقات ایسی حالت پائی جاتی ہے جو معجزات کی طرف لے جاتی ہے

6489 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُظْهَرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ ثَابِتٍ، بِوَسِطَةِ الشَّيْخِ الصَّالِحِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ النَّاقِدُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَارِمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَمْ يَتَّكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ: عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ، وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: جُرَيْجٌ، فَأَنشَأَ صَوْمَعَةً، فَجَعَلَ يَعْبُدُ اللَّهَ فِيهَا فَاتَتْهُ أُمُّهُ ذَاتَ يَوْمٍ، فَنَادَتْهُ، فَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهَا، ثُمَّ أَتَتْهُ يَوْمًا ثَانِيًا فَنَادَتْهُ فَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهَا، ثُمَّ أَتَتْهُ يَوْمًا ثَالِثًا، فَقَالَ: صَلَاتِي وَأُمِّي، فَقَالَتْ: اللَّهُمَّ لَا تُمِيتْهُ أَوْ يَنْظُرَ فِي وَجْهِهِ الْمُؤْمِسَاتِ، قَالَ: فَتَذَاكَرُوا إِسْرَائِيلَ يَوْمًا جُرَيْجًا، فَقَالَتْ بَغْيٌ مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ: إِنْ شِئْتُمْ أَنْ

6488 - إسناده صحيح على شرط الشيخين، ورواه: هو ابن عمر الشكري، شبابة: هو ابن سوار. وأخرجه البخاري

(3466) في الأنبياء: باب رقم (54)، وأبو يعلى 290/2 من طريقين عن أبي الزناد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/395 عن هودة،

قال: حدثنا عوف، عن خلاص بن عمرو الهجوي، عن أبي هريرة بنحوه. وانظر الحديث الآتي.

أَفْتِنَهُ فَتَنَتْهُ، قَالُوا: قَدْ شَنَنَّا، قَالَ: فَأَنْطَلَقْتُ فَتَعَرَّضْتُ لَجُرْجِجٍ، فَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهَا، فَاتَتْ رَاعِيًا كَانَ يَأْوِي إِلَى صَوْمَعَةِ جُرْجِجٍ بَعْنِمِهِ فَأَمَكَّنَتْهُ نَفْسَهَا فَحَمَلَتْ فَوَلَدَتْ غُلَامًا، فَقَالَتْ: هُوَ مِنْ جُرْجِجٍ، فَوُتِبَ عَلَيْهِ قَوْمٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَضَرَبُوهُ، وَشَتَمُوهُ، وَهَدَّوْا صَوْمَعَتَهُ، فَقَالَ لَهُمْ: مَا شَأْنُكُمْ؟ قَالُوا: زَيْنَتْ بِهَذِهِ الْبَغْيَةِ، فَوَلَدَتْ غُلَامًا، قَالَ: وَآيِنَّ الْغُلَامُ؟ قَالُوا: هُوَ ذَا.

قَالَ: فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ أَتَى الْغُلَامَ فَضَرَبَهُ بِأَصْبَعِهِ، فَقَالَ لَهُ: يَا غُلَامُ، مَنْ أَبُوكَ؟ قَالَ: فَلَانُ الرَّاعِي، قَالَ: فَوَيْبُوا يَقْبَلُونَ رَأْسَهُ، قَالُوا لَهُ: نَبِيِّ صَوْمَعَتِكَ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ: لَا حَاجَةَ لِي فِي ذَلِكَ ابْنُهَا مِنْ طِبْنٍ كَمَا كَانَتْ، قَالَ: وَبَيْنَمَا امْرَأَةٌ فِي حَجَرِهَا ابْنٌ تَرْضِعُهُ إِذْ مَرَّ بِهَا رَاكِبٌ، فَقَالَتْ: اللَّهُمَّ اجْعَلْ ابْنِي مِثْلَ هَذَا الرَّاكِبِ، فَتَرَكَ الصَّبِيَّ نَذَى أُمِّهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الرَّاكِبِ يَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَ هَذَا الرَّاكِبِ، ثُمَّ مَرَّ بِامْرَأَةٍ تَرْضِعُ، فَقَالَتْ الْمَرْأَةُ: اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ ابْنِي مِثْلَ هَذِهِ الْأَمَةِ فَتَرَكَ الصَّبِيَّ أُمَّهُ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْأَمَةِ يَنْظُرُ إِلَيْهَا، فَقَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَ هَذِهِ الْأَمَةِ، فَقَالَتْ: الْمَرْأَةُ يَا بَنِي مَرَّ رَاكِبٌ، فَقُلْتُ: اللَّهُمَّ اجْعَلْ ابْنِي مِثْلَ هَذَا الرَّاكِبِ، فَقُلْتُ: اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ، وَمَرَزْتُ بِهِذِهِ الْأَمَةِ تَرْضِعُ، فَقُلْتُ: اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ ابْنِي مِثْلَ هَذِهِ الْأَمَةِ، فَقُلْتُ: اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا، قَالَ: يَا أُمَاهُ إِنَّ الرَّاكِبَ جَبَّارٌ مِنَ الْجَبَابِرَةِ، وَإِنَّ هَذِهِ الْأَمَةَ يَقُولُونَ: سَرَقَتْ وَلَمْ تَسْرِقْ، وَيَقُولُونَ: زَنْتٌ وَلَمْ تَزِنْ، وَهِيَ تَقُولُ: حَسْبِيَ اللَّهُ.

❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جھولے میں صرف تین بچوں نے گفتگو کی ہے ایک حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے، جرتج کے واقعے والے لڑکے نے، بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس کا نام جرتج تھا۔ اس نے ایک عبادت گاہ بنائی اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے لگا۔ ایک دن اس کی ماں اس کے پاس آئی اور اسے بلند آواز میں پکارا تو اس نے اپنی ماں کی بات کی طرف توجہ نہیں کی پھر وہ دوسرے دن اس کے پاس آئی اس نے اسے بلند آواز میں پکارا تو اس نے پھر اس کی طرف توجہ نہیں کی پھر وہ تیسرے دن اس کی طرف آئی تو اس نے سوچا ایک طرف میری نماز ہے ایک طرف میری ماں ہے تو اس کی ماں نے کہا: اے اللہ تو اسے اس وقت تک موت نہ دینا جب تک یہ فاحشہ عورت کا منہ نہیں دیکھ لیتا۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ایک دن بنی اسرائیل جرتج کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے۔ اسی دوران بنی اسرائیل کی ایک فاحشہ عورت نے کہا: اگر تم لوگ چاہو تو میں اسے آزمائش کا شکار کر سکتی ہوں۔ ان لوگوں نے کہا: ٹھیک ہے ہم تیار ہیں۔ وہ گئی اس نے جرتج کو گناہ کی پیشکش کی۔ جرتج نے اس کی طرف توجہ نہیں کی پھر وہ عورت ایک چرواہے کے پاس آئی جو جرتج کی والدہ کے پاس اپنی بکریاں لے کر آیا ہوا تھا۔ اس عورت نے اس چرواہے کے ساتھ گناہ کیا پھر حاملہ ہو گئی۔ اس نے ایک بچہ کو جنم دیا۔ اور یہ کہا کہ یہ جرتج کی اولاد ہے۔ اس بات پر بنی اسرائیل کے کچھ لوگوں نے جرتج پر حملہ کر دیا۔ اس کی پٹائی کرنے لگے اور اسے برا کہنے لگے۔ انہوں نے اس کے عبادت خانے کو منہدم کر دیا۔ جرتج

نے ان سے دریافت کیا تمہیں کیا ہوا ہے تو لوگوں نے کہا: تم نے ایک فاحشہ عورت کے ساتھ زنا کیا ہے اس عورت نے ایک بچے کو جنم دیا ہے۔ جرتج نے دریافت کیا وہ بچہ کہاں ہے۔ لوگوں نے کہا: وہ یہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: جرتج نے دو رکعت نماز ادا کی پھر وہ بچے کے پاس آیا اور اپنی انگلی اسے لگا کر اسے کہا۔ اے بچے تمہارا باپ کون ہے۔ اس نے کہا: فلاں چرواہا۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں تو لوگ جرتج کے سر کو بوسہ دینے لگے اور انہوں نے کہا: ہم تمہارا عبادت خانہ سونے سے بنائیں گے۔ جرتج نے کہا: مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے تم اسے مٹی سے بنا دو جیسے یہ پہلے تھا۔“

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ایک عورت کی گود میں ایک بچہ تھا جسے وہ دودھ پلا رہی تھی۔ اسی دوران ایک سوار اس کے پاس سے گزرا تو اس عورت نے دعا کی: اے اللہ تو میرے بیٹے کو اس سواری کی مانند (امیر کبیر) بنا دینا۔ بچے نے اپنی ماں کی چھاتی کو چھوڑا اور سوار کی طرف رخ کر کے اسے دیکھنے لگا پھر وہ کہنے لگا: اے اللہ مجھے اس سواری کی مانند بنانا پھر وہاں سے ایک عورت گزری جسے سنگسار کیا جانا تھا۔ اس عورت (یعنی بچے کی ماں) نے یہ کہا: اے اللہ تو میرے بیٹے کو اس کنیز کی مانند بنانا۔ اس بچے نے اپنی ماں کو چھوڑا اس کنیز کی طرف دیکھا اور بولا: اے اللہ تو مجھے اس کنیز کی مانند (مومن اور ایماندار) کر دینا۔ اس عورت نے کہا: اے میرے بیٹے پہلے ایک سوار گزرا تو میں نے کہا: اے اللہ میرے بیٹے کو اس سواری کی مانند کر دینا تو تم نے کہا: مجھے اس کی مانند نہ کرنا پھر ایک کنیز گزری اسے سنگسار کیا جانا تھا تو میں نے کہا: اے اللہ میرے بیٹے کو اس کنیز کی مانند نہ کرنا۔ اور تم یہ کہہ رہے ہو اے اللہ مجھے اس کی مانند کر دینا۔ اس لڑکے نے کہا: اے امی جان یہ سوار شخص ایک ظالم شخص ہے اور یہ کنیز جس کے بارے میں لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ اس نے چوری کی ہے اس نے چوری نہیں کی اور لوگ یہ کہتے ہیں: اس نے زنا کیا ہے حالانکہ اس نے زنا نہیں کیا وہ عورت یہی کہتی ہے: میرے لیے اللہ ہی کافی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ أَنْكَرَ وُجُودَ الْمُعْجَزَاتِ فِي الْأَوَّلِيَاءِ دُونَ الْأَنْبِيَاءِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے

6489- إسناده صحيح، إسحاق بن عبد الله، روى له ابن ماجه، ووثقه المصنف، ومن فوجه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه مسلم (2550) (8) في البر والصلة: باب تقديم بر الوالدین علی التطوع بالصلاة وغيرها، حدثنا زهير بن حرب، حدثنا يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 308-307/2 و 308، والبخاری (2482) في المظالم: باب إذا هدم حائطاً فلبين مثله، و (3436) في الأنبياء: باب قول الله: (وَأَذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ اتَّخَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا) من طريقتين عن جرير بن حازم، به. وأخرجه أحمد 434-433/2، ومسلم من طريقتين عن سليمان بن المغيرة، حدثنا حميد بن هلال، عن أبي رافع بنحوه. وأخرجه أحمد 434/2 عن أبي سعيد مولى بني هاشم، قال: حدثنا أبو عوانة، عن عمر بن أبي سلمة، عن أبيه، عن أبي هريرة أن رسول الله - صلى الله عليه وسلم - قال: "كان رجل في بني إسرائيل تاجراً، وكان ينقص مرة وي زيد أخرى، قال: ما في هذه التجارة خير، التمس تجارة هى خير من هذه، فبني صومعة وترهب فيها، وكان يقال له: جريج" فذكر نحوه. وعلقه البخاری (1206) في العمل في الصلاة: باب إذا دعت الأم ولدها في الصلاة، قال: قال الليث: حدثني جعفر، عن عبد الرحمن بن هرمز: قال: قال أبو هريرة رضى الله عنه: قال رسول الله - صلى الله عليه وسلم - ... فذكره مختصراً.

جس نے اولیاء میں معجزات کے وجود کا انکار کیا ہے

6490 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، مَوْلَى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الطُّوسِيُّ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ

✽✽ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کے نام پر قسم اٹھالیں تو اللہ تعالیٰ اسے پوری کروادے۔“

ذِكْرُ خَيْرٍ ثَانٍ يُصْرِحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6491 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِلْيَ بْنِ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): أَنَّ أُخْتِ الرَّبِيعِ أُمَّ حَارِثَةَ، جَرَحَتْ إِنْسَانًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

الْقَصَاصُ الْقِصَاصُ، فَقَالَتْ أُمُّ الرَّبِيعِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَّقِصَّ مِنْ فَلَانَةٍ؟ لَا وَاللَّهِ لَا تَقْتَصُّ مِنْهَا، فَلَمْ يَزَلُوا بِهِمْ

6490 - إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير زياد بن أيوب، فمن رجال البخاري. وأخرجه

الطحاوي في "شرح مشكل الآثار" 1/293، والقضاعي في "مسند الشهاب" (1002) و (1003) و (1004) من طريقين عن حميد، بهذا الإسناد.

6491 - إسناده صحيح، إبراهيم بن الحجاج ثقة روى له النسائي، ومن فوقه من رجال الشيخين غير حماد بن سلمة فمن

رجال مسلم، وهو في "مسند أبي يعلى" (3396). وأخرجه أحمد 3/284، ومسلم (1675) في القسامة: باب إثبات القصاص في

الأسنان وما في معناها، والنسائي 27-26/8 في القسامة: باب القصاص في السن، وأبو يعلى (3519)، والبيهقي 8/64 من طرق

عن عفان، عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/128 و 167، والبخاري (2806) في الجهاد: باب قول الله عز

وجل: (مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ)، و (4500) في تفسير سورة البقرة: باب (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ

الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى)، و (4611) في تفسير سورة المائدة: باب قوله (وَالْجُرُوحُ قِصَاصٌ)، وأبو داود (4595) في الدييات: باب

القصاص من السن، وابن ماجة (2649) في الدييات: باب القصاص في السن، والنسائي 27-28/8 في القسامة: باب القصاص

من الشبهة، والطبراني في "الكبير"، (768) و 24/664 (664) والبيهقي (2529) من طرق عن حميد، عن أنس أن الربيع عمه أنس

كسرت ثنية جارية، فطلبوا إليها العفو، فابوا، فعرضوا الأرض، فابوا، فَأَتَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وابوا إلا القصاص،

فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بالقصاص، فقال أنس بن النضر: يا رسول الله، أتكسر ثنية الربيع؟ لا والذي بعثك بالحق، لا تكسر ثنيته، فقال رسول الله - صلى الله عليه وسلم -: "يا أنس كتاب الله القصاص" فرضى القوم، فعفوا، فقال رسول الله -

صلى الله عليه وسلم -: "إن من عباد الله من لو أقسم على الله لأبره."

حَتَّى رَضُوا بِالْأَمْرِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ
 ﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ربیعہ کی بہن ام حارثہ نے ایک شخص کو زخمی کر دیا، تو نبی
 اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قصاص دلویا جائے گا قصاص دلویا جائے گا، تو ام ربیعہ نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! کیا فلاں
 عورت سے قصاص دلویا جائے گا؟ جی نہیں اللہ کی قسم! اس سے قصاص نہیں دلویا جائے گا، پھر دوسرے طریقے سے بات چیت ہوتی
 رہی، یہاں تک کہ وہ لوگ دیت لینے پر رضامند ہو گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ
 کے نام کی قسم اٹھائیں تو اللہ تعالیٰ اسے پوری کروا دیتا ہے۔

ذِكْرُ ارْتِجَاجِ أَحَدٍ تَحْتَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم ﷺ کے نیچے احد پہاڑ کے حرکت کرنے کا تذکرہ

6492 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ،

عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ:

(متن حدیث): أَنَّ أَحَدًا ارْتَجَّ وَعَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اثْبُتْ أَحَدُ، فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، وَصِدِّيقٌ، وَشَهِيدَانِ.

قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ بِمِثْلِهِ

﴿﴾ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ احد پہاڑ نے حرکت کی اس پر نبی اکرم ﷺ، حضرت
 ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے احد! اپنی جگہ پر رہو۔ تمہارے اوپر ایک
 نبی، ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔

معمربہتے ہیں: میں نے قتادہ کو اس کی مانند حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْأَشْيَاءَ إِذَا كَانَتْ مِنْ غَيْرِ ذَوَاتِ الْأَرْوَاحِ غَيْرُ جَائِزٍ مِنْهَا النُّطْقُ

6492 - إسناده صحيح على شرط البخاري. رجاله رجال الصحيح غير علي ابن المديني، فمن رجال البخاري. أبو حازم: هو

سلمان الأشجعي، وهو في "مصنف عبد الرزاق" (20401). وعلقه البخاري في "التاريخ الكبير" 4/78، قال: وقال لنا أحمد
 (يعني ابن حنبل) وعلى (يعني ابن المديني): حدثنا عبد الرزاق بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد في "المسند" 5/331، وفي "فضائل
 الصحابة" (247)، وأبو يعلى 351/1، والبيهقي في "دلائل النبوة" 6/351، واليعقوبي (3902) من طريق عبد الرزاق، به. وذكره
 الحافظ في "الفتح" 7/38 من رواية أبي يعلى وصححه. وأورده الهيثمي في "المجمع" 9/55، وقال: رواه أبو يعلى ورجالهم رجال
 الصحيح.

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے جب کوئی چیز روح والی نہ ہو تو اس کی طرف سے گویائی کا صدور ناممکن ہے

6493 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، مَوْلَى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْأَعْيُنُ،

قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَدَعَا بِالطَّعَامِ، وَكَانَ الطَّعَامُ يُسَبِّحُ

✽✽ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے کھانا منگوایا

تو کھانا تسبیح پڑھ رہا تھا۔

ذِكْرُ شَهَادَةِ الذَّنْبِ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صِدْقِ رَسُولَاتِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ ایک بھیڑیے نے نبی اکرم ﷺ کی رسالت کی سچائی کے حوالے سے

نبی اکرم ﷺ کے حق میں گواہی دی

6494 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ

6493- إسناده قوي، أبو بكر الأعيُن: واسمه محمد بن أبي عتاب، روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال

أحمد: مات ولا يعرف إلا الحديث، ولم يكن صاحب كلام، وإنني لأعبطه. وقول ابن معين فيه: ليس هو من أصحاب الحديث،

فسره الخطيب، فقال: يعني لم يكن بالحافظ للطرق والعلل، وأما الصدق والضبط، فلم يكن مدفوعاً عنه. قلت: ومن فوقه ثقات من

رجال الشيخين، إسرائيل: هو ابن يونس بن أبي إسحاق السبيعي، وإبراهيم: هو ابن يزيد النخعي، وعلقمة: هو ابن قيس بن عبد الله

النخعي، والأسود: هو ابن يزيد النخعي. وأخرجه الدارمي 15/14-1/14 عن عبيد الله بن موسى، بهذا الإسناد، لكن أسقط منه الأسود

متابع علقمة. وأخرجه أحمد 1/460 عن الوليد بن القاسم بن الوليد. وأخرجه البخاري (3579) في مناقب الأنصار: باب علامات

النبوة بعد الإسلام، والترمذي (3633) في المناقب: باب رقم (6)، والبيهقي في "دلائل النبوة" 4/129، والبقولي (3713) من

طريقين عن أبي أحمد الزبيري، كلاهما عن إسرائيل، به.

6494- إسناده صحيح على شرط مسلم. الجريري: هو سعيد بن إياس، وأبو نضرة: هو المنذر بن مالك بن قطعة. وأخرجه

أبو نعيم في "دلائل النبوة" (270) من طريق هشام بن علف السيرافي، قال: حدثنا هدبة بن خالد، بهذا الإسناد، ولم يذكر

الجريري. وأخرجه أحمد 84-83/3، والبخاري (2431)، والحاكم 467/468، والبيهقي في "دلائل النبوة" 42-41/6 و 42 من

طرق عن القاسم بن الفضل، به. ولم يذكر الجريري عندهم أيضاً، وصححه الحاكم والبيهقي. وأخرجه الترمذي (2181) في الفتن:

باب ما جاء في كلام السباع، والحاكم 467/4 من طريقين عن وكيع، عن القاسم بن الفضل، به، مختصراً دون قصة الذنب،

وصححه الحاكم على شرط مسلم، ووافقه الذهبي، وقال الترمذي: وهذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث القاسم بن

الفضل، والقاسم بن الفضل ثقة مأمون عند أهل الحديث، وثقه يحيى بن سعيد القطان وعبد الرحمن بن مهدي. وقال البخاري: لا تعلم

رواه هكذا إلا القاسم، وهو بصرى مشهور، وقد رواه عن أبي سعيد شهر بن حوشب، وزاد فيه عن أبي نضرة. وذكره الهيثمي في

الْحَدَّثَانِي، حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَا رَاعٍ بِرَعْلَى بِالْحَوْرَةِ إِذْ عَرَضَ ذَنْبٌ لِّشَاةٍ مِنْ شَأْنِهِ، فَجَاءَ الرَّاعِي يَسْعَى فَانْتَرَعَهَا مِنْهُ، فَقَالَ لِلرَّاعِي: أَلَا تَتَّقِي اللَّهَ، تَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ رِزْقِ سَاقَةِ اللَّهِ إِلَيَّ؟ قَالَ الرَّاعِي: الْعَجَبُ لِلذَّنْبِ - وَالذَّنْبُ مُقْعٌ عَلَى ذَنْبِهِ - يُكَلِّمُنِي بِكَلَامِ الْإِنْسِ، قَالَ الذَّنْبُ لِلرَّاعِي: أَلَا أُحَدِّثُكَ بِأَعْجَبَ مِنْ هَذَا، هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْحَوْرَتَيْنِ، يُحَدِّثُ النَّاسَ بِأَنْبَاءٍ مَا قَدْ سَبَقَ، فَسَاقَ الرَّاعِي شَاءَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَرَوَاهَا فِي زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهَا، ثُمَّ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ مَا قَالَ الذَّنْبُ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ لِلرَّاعِي: قُمْ فَأَخْبِرْ، فَأَخْبَرَ النَّاسَ بِمَا قَالَ الذَّنْبُ، وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ الرَّاعِي، أَلَا مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ كَلَامُ السِّبَاعِ الْإِنْسِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْإِنْسَ، وَيُكَلِّمَ الرَّجُلُ نَعْلَهُ، وَعَذَبَةُ سَوَاطِيهِ، وَيُخْبِرُهُ فَيَحْذَرُهُ بِحَدِيثِ أَهْلِيهِ بَعْدَهُ

✽✽✽ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک چرواہا پھریلی زمین پر بکریاں چرا رہا تھا۔ اسی دوران ایک بھیڑیا اس کی بکری کے پاس آیا۔ وہ چرواہا دوڑتا ہوا آیا اس نے اس بکری کو بھیڑیے سے چھڑا لیا۔ اس بھیڑیے نے چرواہے سے کہا تم اللہ سے ڈرتے نہیں ہو تم میرے اور اس رزق کے درمیان رکاوٹ بن گئے ہو جو اللہ تعالیٰ نے میرے لیے بھیجا تھا۔ اس چرواہے نے کہا: بھیڑیے پر حیرانگی ہے وہ بھیڑیا جس کی شکل و صورت بھیڑیے جیسی ہے وہ انسانوں کی طرح میرے ساتھ بات چیت کر رہا ہے۔ اس بھیڑیے نے اس چرواہے سے کہا: کیا میں تم کو اس سے زیادہ حیران کن بات نہ بتاؤں۔ یہ دو طرف کی پھریلی زمین کے درمیان (مدینہ منورہ میں) اللہ کے رسول ہیں جو لوگوں کو ان باتوں کے بارے میں بتاتے ہیں جو پہلے گزر چکی ہیں پھر وہ چرواہا اپنی بکریوں کو لے کر مدینہ منورہ آ گیا۔ اس نے وہاں کے گوشے میں ان کو کھڑا کیا اور خود نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے نبی اکرم ﷺ کو بھیڑیے کی گفتگو کے بارے میں بتایا۔ نبی اکرم ﷺ (گھبر سے) باہر تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے اس چرواہے سے کہا تم کھڑے ہو۔ اور لوگوں کو بتاؤ۔ اس نے لوگوں کو بتایا جو بھیڑیے نے کہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس چرواہے نے سچ کہا ہے۔ خبردار قیامت کی نشانیوں میں یہ بات بھی شامل ہے کہ درندے انسانوں کے ساتھ بات چیت کریں گے۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک درندے انسانوں کے ساتھ بات چیت نہیں کریں گے۔ اور آدمی اپنے جوتے کے ساتھ اور اپنے کوڑے کے کنارے کے ساتھ کلام نہیں کرے گا۔ اس کا زانو اس کو اس بارے میں بتائے گا کہ اس کے بعد اس کی اہلیہ نے کیا کیا تھا۔

ذِكْرُ انْشِقَاقِ الْقَمَرِ لِلْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لِنَفْيِ الرِّيبِ عَنْ خَلْدِ الْمُشْرِكِينَ بِهِ

نبی اکرم ﷺ کے لیے چاند کے دو ٹکڑے ہو جانے کا تذکرہ

تاکہ اس بارے میں مشرکین کے شک کی نفی ہو جائے

6495 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ،

عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:

(متن حدیث): انْشَقَّ الْقَمَرُ، وَكُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنَى، حَتَّى ذَهَبَتْ فَلَقَّةٌ خَلْفَ

الْجَبَلِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْهَدُوا

*** حضرت عبداللہ ﷺ فرماتے ہیں: چاند دو ٹکڑے ہو گیا اس وقت ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ منیٰ میں موجود تھے

یہاں تک کہ چاند کا ایک ٹکڑا پہاڑ کے پیچھے چلا گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ گواہ ہو جاؤ۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هَذَا الْخَبَرَ

تَفَرَّدَ بِهِ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے

ابو معمر کے حوالے سے یہ روایت نقل کرنے میں ابراہیم نخعی نامی راوی منفرد ہے

6496 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي مَعْمَرٍ، بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ،

قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

6495 - إسنادہ صحیح علی شرط البخاری، رجالہ رجال الشیخین غیر مسدد بن مسرہد، فمن رجال البخاری. أبو معاوية:

هو محمد بن خازم الضرير، والأعمش: هو سليمان بن مهران، وإبراهيم: هو ابن يزيد النخعي، وأبو معمر: هو عبد الله بن سنجرة،

وعبد الله: هو ابن مسعود رضي الله عنه. وأخرجه مسلم (2800) (44) في صفات المنافقين: باب انشقاق القمر، من طرق عن أبي

معاوية، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/447، والبخاری (3869) و (3871) في مناقب الأنصار: باب انشقاق القمر، و (4864)

في تفسير سورة (الفرقت الساعة)، ومسلم، والترمذی (3285) في التفسير: باب ومن سورة القمر، والطبري في "جامع البيان"

27/85، والطبرانی في "الكبير" (9996)، والبيهقي في "الدلائل" 2/265 و 265-266 من طرق عن الأعمش، به. وأخرجه أحمد

1/377، والبخاری (3636) في المناقب: باب سؤال المشركين أن يريهم النبي - صلى الله عليه وسلم - آية فأراهم انشقاق القمر،

و (4865)، ومسلم، والترمذی (3287)، وأبو يعلى (4968)، والبيهقي 2/264 من طرق عن سفيان بن عيينة، عن ابن أبي نجيح،

عن مجاهد، عن أبي معمر، به.

(متن حدیث): انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ
 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا تھا۔

ذِكْرُ انْشِقَاقِ الْقَمَرِ لِلْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم ﷺ کے لیے چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا تذکرہ

6497 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُهَيْرٍ أَبُو يَعْلَى، بِالْأُبُلَّةِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:
 (متن حدیث): انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ
 حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں مکہ میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا تھا۔

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنْ مَصَارِعَ مَنْ قُتِلَ بِبَدْرِ مِنْ قُرَيْشٍ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو بدر میں قریش کے مقتولین کے قتل ہونے کی جگہ کے بارے میں ہے
6498 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، حَدَّثَنَا هُذَيْفَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَرَدَ بَدْرًا أَوْمًا فِيهَا إِلَى الْأَرْضِ، فَقَالَ: هَذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ، وَهَذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ، فَوَاللَّهِ مَا أَمَاطَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ عَنْ مَصْرَعِهِ، وَتَرَكَ قَتْلِي بَدْرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ آتَاهُمْ،

6496- إسناده صحيح على شرط الشيخين. ابن أبي عدى: هو محمد بن إبراهيم، وسليمان: هو الأعمش. وأخرجه مسلم (2801) في صفة المنافقين: باب انشقاق القمر، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي (1891)، ومسلم (2801)، والترمذی (3288) في التفسير: باب ومن سورة القمر، والطبرانی في "الكبير" (13473) من طرق عن شعبة، به. وقال الترمذی: هذا حديث حسن صحيح.

6497- إسناده صحيح على شرط الشيخين. ابن فضيل: هو محمد بن فضيل بن غزوان، وحصين: هو ابن عبد الرحمن السلمي. وأخرجه الطبري في "جامع البيان" 27/86، وابن أبي حاتم في "التفسير" كما في "النكت الظرف" 2/415 من طريقين عن ابن فضيل، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبرانی في "الكبير" (1561) عن العباس بن حمدان الحنفی، حدثنا علي بن المنذر الطريفي، حدثنا محمد بن فضيل، عن حُصَيْنٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ ... وأخرجه الطبري 27/86 عن ابن حميد، قال: حدثنا مهران، عن خارجة، عن الحصين بن عبد الرحمن، به، بإسقاط سالم بن أبي الجعد. وأخرجه أحمد 4/81-82، والترمذی (3289) في التفسير: باب ومن سورة القمر، والطبرانی (1559)، والبيهقي في "دلائل النبوة" 2/268 من طريق محمد بن كثير، عن سليمان بن كثير، عن حصين، به. وقال الترمذی: وقد روى بعضهم هذا الحديث عن حصين، عن جبیر بن محمد بن جبیر بن مطعم، عن أبيه، عن جده جبیر بن مطعم نحوه. قلت: هذه الرواية أخرجه الطبرانی (1560)، والبيهقي 2/265 من طرق عن محمد بن جبیر بن مطعم، به.

فَقَامَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: يَا أَبَا جَهْلٍ بْنُ هِشَامٍ، يَا أُمِيَّةُ بْنُ خَلْفٍ، يَا عُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، يَا شَيْبَةَ بْنُ رَبِيعَةَ، أَلَيْسَ قَدْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا؟ فَإِنِّي وَجَدْتُ مَا وَعَدَ رَبِّي حَقًّا قَالَ: فَسَمِعَ عُمَرُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَسْمَعُونَ قَوْلَكَ أَوْ يُجِيبُونَ وَقَدْ جِئُوا؟ فَقَالَ: وَاللَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ، وَلَكِنَّهُمْ لَا يَقْدِرُونَ أَنْ يُجِيبُوا، ثُمَّ أَمَرَ بِهِمْ، فَسُجِّحُوا، فَأُلْقُوا فِي قَلْبٍ بَدْرٍ

❀❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ بدر تشریف لائے تو آپ ﷺ نے زمین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: یہ فلاں شخص کے مرنے کی جگہ ہے یہ فلاں شخص کے مرنے کی جگہ ہے تو اللہ کی قسم! ان میں سے کوئی بھی شخص اپنی مخصوص جگہ سے ذرا بھی نہیں ہٹا۔ نبی اکرم ﷺ نے بدر کے (کفار) مقتولین کو تین دن تک ایسے ہی رہنے دیا پھر آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے۔ آپ ﷺ ان کے پاس کھڑے ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو جہل بن ہشام! اے امیہ بن خلف! اے عتبہ بن ربیعہ! اے شیبہ بن ربیعہ! تمہارے پروردگار نے جو وعدہ کیا تھا کیا تم نے اسے سچ نہیں پایا۔ میرے پروردگار نے جو وعدہ کیا تھا میں نے تو اسے سچ پایا۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان سنا: تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ ﷺ اپنی بات ان لوگوں کو سنا رہے ہیں جو مردار ہو چکے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں جو کہہ رہا ہوں تم اس بات کو ان لوگوں سے زیادہ اچھے طور پر نہیں سن رہے، لیکن وہ لوگ جواب دینے کی قدرت نہیں رکھتے، پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت ان لوگوں کو گھسیٹ کر بدر کے ایک گڑھے میں ڈال دیا گیا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ كِتَابَةِ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ بِالْكِتَابِ إِلَى قُرَيْشٍ يُخْبِرُهُمْ بِخُرُوجِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ حضرت حاطب بن ابولتعة رضی اللہ عنہ نے قریش کی طرف

ایک خط لکھا تھا جس میں انہیں نبی اکرم ﷺ کے ان لوگوں (کی طرف جنگ کے لیے) آنے کے بارے میں اطلاع دی تھی

6499 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

قَالَ: سَمِعْنَاهُ مِنْ عُمَرُو، يَقُولُ: أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ، وَهُوَ كَاتِبٌ عَلَيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ:

6498 - إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه في "صحيحه" (2874) في الجنة وصفة نعيمها وأهلها: باب عرض مقعد

الميت من الجنة أو النار عليه، عن هذبة بن خالد، بهذا الإسناد. وانظر الحديث المتقدم برقم (4722)، والحديث الآتي برقم (6525).

(متن حدیث): بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالزُّبَيْرَ، وَطَلْحَةَ، وَالْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ، فَقَالَ: انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاجٍ، فَإِنَّ بِهَا طَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ، فَخُذُوهُ مِنْهَا، فَاَنْطَلِقُوا تَعَادَى بَنِي خَيْلِنَا، حَتَّى آتَيْنَا الرَّوْضَةَ، فَإِذَا نَحْنُ بِالطَّعِينَةِ، فَقُلْنَا لَهَا: أَخْرِجِي الْكِتَابَ، فَقَالَتْ: مَا مَعِيَ مِنْ كِتَابٍ، فَقُلْنَا: اللَّهُ لَتُخْرِجَنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الْكِتَابَ، فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا، فَآتَيْنَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا فِيهِ: مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا حَاطِبُ مَا هَذَا؟، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَعَجَلْ عَلَيَّ إِنِّي كُنْتُ أَمْرًا مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ، وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، وَكَانَ مِنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ بِمَكَّةَ، يَحْمُونَ قَرَابَتَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ، وَلَمْ يَكُنْ لِي قَرَابَةٌ أَحْمِي بِهَا أَهْلِي، فَاحْبَبْتُ إِنْ فَاتَنِي ذَلِكَ مِنَ النَّسَبِ أَنْ أَتَّخِذَ عَنْدَهُمْ يَدًا يَحْمُونَ قَرَابَتِي وَأَهْلِي، وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا فَعَلْتُ ذَلِكَ ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي، وَلَا رِضًا بِالْكَفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ هَذَا قَدْ صَدَقَكُمْ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعْنِي أَضْرِبَ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ، فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُ شَهِيدٌ بَدْرًا، وَمَا يَذْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَكُونَ قَدْ أَطْلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ، فَقَالَ: اْعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ، وَأَنْزَلَ فِيهِ: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ) (المتنحة: 1) الآية

❁❁ عبید اللہ بن الوراق حضرت علی رضی اللہ عنہ کے معتمد خصوصی تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا۔

نبی اکرم ﷺ نے مجھے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو اور حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ جاؤ اور خاں نامی باغ میں پہنچو۔ وہاں ایک عورت ہوگی اس کے پاس ایک خط ہوگا وہ تم اس سے لے لینا۔ ہم لوگ اپنے گھوڑوں کو دوڑاتے ہوئے اس باغ تک آئے وہاں ایک عورت موجود تھی۔ ہم نے اسے کہا تم خط نکالو۔ اس نے کہا: میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! یا تو تم خط نکالو گی یا ہم تمہاری جامہ تلاشی لیں گے تو اس نے اپنے بالوں کے جوڑے میں سے خط نکال دیا۔ ہم وہ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ خط حاطب بن ابولتبعہ کی طرف سے مکہ

6499- إسنادہ صحیح علی شرط مسلم۔ رجالہ رجال الشیخین غیر عبد الجبار بن العلاء، فهو من رجال مسلم۔ سفیان: هو ابن عیینة، وعمره: هو ابن دینار، والحسن بن محمد: هو ابن علی بن ابی طالب. وأخرجه الحمیدی (49)، وأحمد (1/79)، والبخاری (3007) فی الجهاد: باب الجاسوس، و (4274) فی المغازی: باب غزوة الفتح وما بعث به حاطب إلى أهل مكة یخبرهم بغزو النبی - صلى الله عليه وسلم -، و (4890) فی التفسیر: باب: (لا تتخذوا عدوی وعدوكم أولیاء)، ومسلم (2494) فی فضائل الصحابة: باب من فضائل أهل بدر، وأبو داود (2650) فی الجهاد: باب فی حکم الجاسوس إذا كان مسلماً، والترمذی (3305) فی التفسیر: باب ومن سورة المتنحة، والطبری فی "جامع البیان" 28/58، وأبو یعلی (394) و (398)، والبیہقی فی "السنن" 9/146، وفی "دلائل النبوة" 5/17، والواحدی فی "أسباب النزول" ص 283، والبخاری فی "معالم التنزیل" 4/328، وابن الأثیر فی "أسد الغابة" 1/432 من طرق عن سفیان، بهذا الإسناد. وانظر الحديث الآتی برقم (7119).

میں رہنے والے کچھ مشرکین کے نام تھا۔ اس خط میں حضرت حاطب رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو نبی اکرم ﷺ کے ارادوں کے بارے میں بتایا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے حاطب یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ ﷺ میرے بارے میں جلدی نہ کیجئے۔ میں ایک ایسا شخص ہوں جو قریش کے ساتھ ملا ہوا ہوں، لیکن میں قریش کا حصہ نہیں ہوں۔ آپ ﷺ کے ساتھ جو دیگر مہاجرین ہیں۔ ان کے مکہ میں رشتہ دار موجود ہیں، جس کی وجہ سے ان کے رشتہ دار اور اہل خانہ محفوظ ہیں، لیکن میری مکہ میں کسی کے ساتھ رشتہ داری نہیں ہے، جس کی وجہ سے میں اپنے اہل خانہ کو محفوظ کر لوں۔ اس لیے میں یہ چاہتا تھا کہ اگر نبی طور پر میرا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے تو پھر میں ان پر کوئی احسان کر دوں، جس کی وجہ سے وہ میرے قربت داروں اور میرے گھر والوں کا خیال رکھیں۔ اللہ کی قسم! یا رسول اللہ (ﷺ)! میں نے اپنے دین سے مرتد ہوتے ہوئے یا اسلام قبول کرنے کے بعد کفر سے راضی ہوتے ہوئے ایسا نہیں کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے تمہارے ساتھ سچ بولا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ ﷺ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ بدر میں شریک ہوا ہے۔ تمہیں کیا پتہ شاید اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کی طرف متوجہ ہو کر کہا ہو۔ تم جو چاہو عمل کرو میں نے تمہاری مغفرت کر دی ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

”اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔“

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ الرِّيحِ الشَّدِيدَةِ الَّتِي هَبَّتْ لِمَوْتِ بَعْضِ الْمُنَافِقِينَ

اس تیز چلنے والی ہوا کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو ایک منافق کے مرنے پر چلی تھی

6500 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

عَبْدِ الْكَرِيمِ، أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَقِيلٍ عَنْ عَقِيلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، (متن حدیث): أَنَّهُمْ غَزَوْا غَزْوَةً بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، فَهَاجَتْ عَلَيْهِمْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ، حَتَّى وَقَعَتِ الرِّحَالُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذَا لِمَوْتِ مُنَافِقٍ، قَالَ: فَرَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ، فَوَجَدْنَا مُنَافِقًا عَظِيمًا التَّفَاقٍ مَاتَ يَوْمَئِذٍ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ انہوں نے مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک غزوہ میں شرکت کی تو ان لوگوں پر انتہائی تیز ہوا چلی یہاں تک کہ پالان گرنے لگے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کسی منافق کی موت (کی نشانی ہے)

راوی کہتے ہیں: جب ہم لوگ مدینہ منورہ واپس آئے تو وہاں آ کر ہمیں پتہ چلا اس دن ایک بڑے منافق کا انتقال ہو گیا تھا۔

6500 - حدیث صحیح اسنادہ قوی، وانظر التعليق على الحديث المتقدم برقم (6187)، واخرجه أحمد 3/135، ومسلم

(2782) في أول كتاب صفات المنافقين، والبيهقي في "دلائل النبوة" 4/61 من طريق الأعمش، عن أبي سفيان طلحة بن نافع، عن

جابر. واخرجه أحمد 3/341 عن حسن (هو ابن موسى الأشيب)، و 3/346

ذِکْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ هُبُوبِ رِيحٍ شَدِيدَةٍ قَبْلَ أَنْ تَهْبُ

تیز ہوا کے چلنے کے بارے میں اطلاع دینے کا تذکرہ جو اس کے (چلنے سے پہلے) دی گئی ہو

6501 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الطُّوسِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى تَبُوكَ حَتَّى أَتَى وَادِيَ الْقُرَى، فَإِذَا امْرَأَةٌ فِي حَدِيقَةٍ لَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْرُصُوا، فَخَرَصَ الْقَوْمُ عَشْرَةَ أَوْسُقٍ، وَقَالَ لِلْمَرْأَةِ: أَخْصِي مَا يَخْرُجُ مِنْهَا حَتَّى أَرْجِعَ إِلَيْكَ، فَسَارَ حَتَّى أَتَى تَبُوكَ، فَقَالَ: إِنَّهُ سَيَأْتِيكُمْ اللَّيْلَةُ رِيحٌ شَدِيدَةٌ، فَلَا يَقُومَنَّ فِيهَا أَحَدٌ، وَمَنْ كَانَ لَهُ بَعِيرٌ فَلْيُوثِقْ عِقَالَهُ فَهَبَّتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ، فَلَمْ يَقُمْ فِيهَا إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ فَالْقَتَهُ فِي جَبَلٍ طَيِّءٍ، قَالَ: فَاتَاهُ مَلِكٌ أَيْلَةً، وَأَهْدَى لَهُ بَغْلَةً بَيْضَاءَ، وَكَسَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِدَاءً، فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى وَادِيَ الْقُرَى، فَقَالَ لِلْمَرْأَةِ: كَمْ جَاءَتْ حَدِيقَتِكَ؟ قَالَتْ: عَشْرَةُ أَوْسُقٍ خَرَصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي مُسْتَعِجِلٌ، مَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَتَّعَجَلَ مَعِيَ فَلْيَفْعَلْ، فَسَارَ حَتَّى إِذَا أَوْفَى عَلَى الْمَدِينَةِ، قَالَ: هَذِهِ طَيِّبَةٌ أَوْ طَابَةٌ، فَلَمَّا رَأَى أَحَدًا قَالَ: هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُورٍ الْأَنْصَارِ؟ قَالُوا: بَلَى، يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: خَيْرُ دُورٍ الْأَنْصَارِ، بَنُو النَّجَارِ، أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالَّذِينَ يَكُونُ لَهُمْ؟ قَالُوا: بَلَى، يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: بَنُو سَاعِدَةَ، وَبَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزَرَجِ

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تبوک کی طرف روانہ ہوئے جب

6501- إسناده صحيح. محمد بن منصور الطوسي وأحمد بن إسحاق روى لهما أصحاب السنن، وهما ثقتان ومن فوقهما على شرط الشيخين. وهيب: هو ابن خالد بن عجلان. وأخرجه ابن أبي شيبة 540-539/14، وأحمد 425-424/5، ومسلم ص 1786 (12) في "الفضائل: باب معجزات النبي - صلى الله عليه وسلم -، وابن خزيمة (2314) عن عفان. وأخرجه البخاري (1481) في الزكاة: باب خرص التمر، و (3161) في الجزية: باب إذا وادع الإمام ملك القرية هل يكون لبقيتهم، وأبو داود (3079) في الخراج والإمارة: باب في إقطاع الأرضين، والبيهقي في "الدلائل" 5/239 عن سهل بن بكار. وأخرجه مسلم (1392) ص 1786 عن المغيرة بن سلمة المخزومي، ثلاثهم عن وهيب بن خالد، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (1872) في فضائل المدينة: باب المدينة طابة، و (3791) في مناقب الأنصار: باب فضل دور الأنصار، و (4422) في المغازي: باب نزول النبي - صلى الله عليه وسلم - الحجر، ومسلم (1392) في الحج: باب "أحد جبل يحبنا ونحبه"، وص 1768، والبيهقي في "السنن" 4/122، و "دلائل النبوة" 5/238 من طرق عن عمرو بن يحيى، به.

نبی اکرم ﷺ وادی قرنی میں پہنچے تو وہاں ایک عورت اپنے باغ میں موجود تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (تم اس باغ کی پیداوار) کا اندازہ لگاؤ تو لوگوں نے اندازہ لگایا کہ اس کی پیداوار دس وقت ہوگی۔ نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون سے فرمایا اس کی جو پیداوار ہوگی تم اسے شمار کر لینا ہم واپس تمہارے پاس آئیں گے۔ پھر نبی اکرم ﷺ وہاں سے روانہ ہوئے یہاں تک کہ آپ جوک تشریف لے آئے آپ نے ارشاد فرمایا: آج رات تم پر تیز ہوا چلے گی۔ اس ہوا میں کوئی شخص کھڑا ہرگز نہ ہو جس شخص کا اونٹ ہے وہ اس کی رسی کو باندھ دے تیز ہوا چلی تو کوئی شخص اس میں کھڑا نہیں ہوا۔ صرف ایک شخص کھڑا ہوا تھا۔ ہوانے اسے جبل طے کے اوپر پھینک دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہاں ایلہ کا حکمران نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے ایک سفید خچر آپ کو تحفے کے طور پر پیش کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی چادر اسے پہننے کے لئے دی جب نبی اکرم ﷺ واپس تشریف لائے اور آپ وادی قرنی پہنچے تو آپ نے اس خاتون سے دریافت کیا۔ تمہارے باغ میں کتنی پیداوار ہوئی۔ اس نے جواب دیا: دس وقت۔ یہ نبی اکرم ﷺ کے اندازے کے بالکل مطابق تھی پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ میں جلدی جانا چاہتا ہوں تم میں سے جو شخص میرے ساتھ جلدی جانا چاہتا ہو وہ ایسا کر لے پھر نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے یہاں تک کہ جب آپ مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ طیبہ ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) یہ طابہ ہے جب نبی اکرم ﷺ نے اُحد پہاڑ کو دیکھا تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں انصار کے بہترین گھرانوں کے بارے میں نہ بتاؤں۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: انصار کا سب سے بہتر گھرانہ بنو نجار ہیں۔ کیا میں تمہیں ان کے بعد والوں کے بارے میں نہ بتاؤں۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (ان کے بعد) بنو ساعدہ اور بنو حارث بن خزرج ہیں۔

ذِكْرُ مَا حَالَ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا بَيْنَ صَفِيهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ فِيمَا قَصَدُوهُ بِهِ

اس بات کا تذکرہ جب مشرکین نے نبی اکرم ﷺ (کو نقصان پہنچانے کا ارادہ کیا) تو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب اور مشرکین کے درمیان کیا چیز حائل کر دی تھی

6502 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ التَّرْسِيُّ، قَالَ:

حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ حُنَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): أَنَّ الْمَلَائِمَ قُرَيْشٍ اجْتَمَعُوا فِي الْحَجْرِ، فَتَعَاقَدُوا بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى وَمَنَاةَ الثَّالِثَةِ الْأُخْرَى

وَنَائِلَةَ، وَاسَافٍ: لَوْ قَدْ رَأَيْنَا مُحَمَّدًا لَقُمْنَا إِلَيْهِ قِيَامَ رَجُلٍ وَاحِدٍ، فَلَمْ نَفَارِقْهُ حَتَّى نَقْتُلَهُ، فَأَقْبَلَتِ ابْنَتُهُ فَاطِمَةُ تَبْكِي حَتَّى دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: هَؤُلَاءِ الْمَلَائِمُ قَوْمُكَ قَدْ تَعَاقَدُوا عَلَيْكَ لَوْ قَدْ

رَأَوْكَ قَامُوا إِلَيْكَ، فَقَتَلُوكَ، فَلَيْسَ مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا عَرَفَ نَصِيْبَهُ مِنْ دَمِكَ، قَالَ: يَا بَنِيَّةُ ائْتِنِي بِوَضُوءٍ، فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا: هَا هُوَ ذَا، هَا هُوَ ذَا، فَخَفَضُوا أَبْصَارَهُمْ، وَسَقَطَتْ أَدْقَانُهُمْ فِي صُدُورِهِمْ، فَلَمْ يَرْفَعُوا إِلَيْهِ بَصَرًا، وَلَمْ يَقُمْ إِلَيْهِ مِنْهُمْ رَجُلٌ، فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قَامَ عَلَى رُءُوسِهِمْ، فَأَخَذَ قَبْضَةً مِنْ تَرَابٍ، وَقَالَ: شَاهَتِ الْوُجُوهُ، ثُمَّ حَصَبَهُمْ، فَمَا أَصَابَ رَجُلًا مِنْهُمْ مِنْ ذَلِكَ الْخَصِي حَصَاةٌ إِلَّا قُتِلَ يَوْمَ بَنْدَرٍ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: قریش کے کچھ لوگ حطیم میں اکٹھے ہوئے اور انہوں نے لات، عزلی مناء، نائلہ اور اساف (نامی بتوں) کے نام پر قسم اٹھا کر یہ معاہدہ کیا اگر ہم نے حضرت محمد کو دیکھا تو ہم ایک ساتھ ہو کر ان کے سامنے آئیں گے اور ان سے اس وقت تک الگ نہیں ہوں گے جب تک انہیں شہید نہیں کر دیتے۔ نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا روتی ہوئی آئی اور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ انہوں نے عرض کی: آپ کی قوم کے ان لوگوں نے آپ کے خلاف یہ طے کیا ہے کہ جب وہ آپ کو دیکھیں گے تو آپ کے مقابل کھڑے ہوں گے اور آپ کو شہید کر دیں گے۔ اس طرح ان میں سے ہر ایک فرد آپ کے خون میں سے اپنے حصے کو حاصل کر لے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے میری بیٹی تم میرے پاس وضو کے لئے پانی لے لے کہ آؤ پھر نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا اور مسجد (حرام یعنی خانہ کعبہ کے قریب) تشریف لائے جب ان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو وہ بولے یہ وہی ہیں یہ وہی ہیں پھر انہوں نے اپنی نگاہیں جھکا دیں اور ان کی ٹھوڑیاں ان کے سینوں سے لگ گئیں۔ ان میں سے کسی نے بھی نگاہ اٹھا کر نبی اکرم ﷺ کی طرف نہیں دیکھا اور ان میں سے کوئی بھی شخص اٹھ کر آپ کے سامنے نہیں آیا یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ تشریف لائے آپ ان کے پاس آ کر کھڑے ہوئے۔ آپ نے ایک مٹھی میں مٹی لی اور فرمایا (ان لوگوں کے) چہرے بگڑ جائیں پھر نبی اکرم ﷺ نے وہ مٹی ان پر پھینکی تو اس مٹی کی جو بھی کنکری ان میں سے جس بھی شخص تک پہنچی وہ غرہ بدر کے دن مارا گیا۔

ذِكْرُ مَا كَانَ يَدْفَعُ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا عَنْ صَفِيهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكِيدَةَ

الْمُشْرِكِينَ إِيَّاهُ مِنَ الشَّتْمِ وَاللَّعْنِ وَمَا أَشْبَهُهُمَا

اس بات کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب سے مشرکین کے ان کے بارے میں کئے گئے

مکرو فریب، برا بھلا کہنے لعنت اور ان جیسی دیگر چیزوں کو کیسے دور کیا

6502- حدیث صحیح، رجالہ رجالہ الشیخین غیر مسلم بن خالد - وهو الزنجی - روی له أبو داود وابن ماجه، وهو وإن كان سيء الحفظ قد توبع. ابن خثیم: هو عبد الله بن عثمان. وأخرجه أبو نعيم في "دلائل النبوة" (139) من طريق محمد بن عثمان بن أبي شيبة. قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ. وَأَخْرَجَهُ أَحْمَدُ 1/303 و 368، وَالْحَاكِمُ 3/157 وَصَحَّحَهُ، وَابِيهَقِي فِي "الدلائل" 6/240 من طريق عن ابن خثیم، به. وذكره الهیثمی فی "المجمع" 8/228، وقال: رواه أحمد بإسنادین، ورجال أحدهما رجال الصحیح. قلت: بل رجال الإسنادین رجال الصحیح.

6503 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو حَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي ذَبَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَا عِبَادَ اللَّهِ انظُرُوا كَيْفَ يَصْرِفُ اللَّهُ عَنِّي شَتْمَهُمْ وَلَعْنَهُمْ، يَعْنِي قُرَيْشًا، قَالُوا: كَيْفَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: يَشْتُمُونَ مَذْمَمًا، وَيَلْعَنُونَ مَذْمَمًا، وَأَنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اے اللہ کے بندو! تم لوگ اس بات کا جائزہ لو کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے برا کہنے اور لعنت کرنے کو مجھ سے کیسے پھیر دیا۔ نبی اکرم ﷺ کی مراد قریش تھے۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ ایسا کیسے ہوا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ مذموم برا کہتے ہیں۔ مذموم پر لعنت کرتے ہیں (یعنی کفار قریش دشمنی کے طور پر نبی اکرم ﷺ کو کلمہ کی بجائے مذموم کہتے تھے تو وہ لعنت اور برا بھلا مذموم پر واقع ہوتا تھا) میں تو محمد ہوں۔“

ذِكْرُ ظُهُورِ اللَّبَنِ مِنَ الضَّرْعِ الْحَائِلِ لِلْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم ﷺ کے لیے ایسے تھن سے دودھ ظاہر ہونے کا تذکرہ جس سے دودھ نہیں اتر سکتا

6504 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو

6503- حدیث صحیح، إسناده على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير ابن أبي ذباب، واسمه العارث بن عبد الرحمن بن عبد الله بن سعد فمن رجال مسلم، قال أبو زرعة: ليس به بأس، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال الذهبي في "الميزان": ثقة، وقال أبو حاتم: يروى عن الدراوردي أحاديث منكورة ليس بالقوى، وفي "التقريب": صدوق بهم. ابن أبي ذنب: هو محمد بن عبد الرحمن بن المغيرة. وأخرجه الحميدي (1136)، وأحمد 2/244، والبخاري (3533) في المناقب: باب ما جاء في أسماء رسول الله - صلى الله عليه وسلم -، وأبو نعيم (142)، والبيهقي 1/52 في "دلائل النبوة" من طريق سفيان بن عيينة، وأخرجه أحمد 2/369 عن ورقاء، والنسائي 6/159 في الطلاق: باب الابانة والافصاح بالكلمة الملفوظ بها إذا قصد بها لما لا يحتمل معناها لم توجب شيئا، ولم تثبت حكما، عن شعيب، ثلاثتهم عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/340

6504- إسناده حسن، المعلى بن مهادي: هو ابن رستم الموصلی، ذكره المصنف في "الثقات" 9/182-183، وقال: يروى عن حماد بن زيد وجعفر بن سليمان الضبعي، حدثنا عنه إبراهيم بن عبد العزيز العمري بالموصل وغيره، وذكره ابن أبي حاتم في "الجرح والتعديل" 8/335، وقال: روى عن أبي عوانة وجعفر بن سليمان، روى عنه علي بن الحسين بن الجعيد وعلي بن حرب، وسألت أبي عنه، فقال: شيخ موصلی أدر كنهه ولم أسمع منه، يحدث أحيانا بالحديث المنكر. قلت: ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير عاصم ابن بهدلة، وهو حسن الحديث. أبو عوانة: هو الوضاح الشكري، وزر: هو ابن حبش. والحديث عند أبي يعلى في "مسنده" (4985). وأخرجه الطبراني في "الكبير" (8456) عن خلف بن عمرو العكبري، حدثنا المعلى بن مهادي، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي في "دلائل النبوة" 6/84 من طريق أبي الوليد الطيالسي، عن أبي عوانة، به. وأخرجه مطولا ومختصرا ابن أبي شيبه 11/510، وأحمد 1/379 و453 و457 و462، والطيالسي (353)، والطبراني في "الكبير" (8455)، وأبو نعيم في "الحلية" 1/125، وفي "دلائل النبوة" (233) من طريق حماد بن سلمة، وأخرجه الطبراني في "الصغير" (513)

عَوَانَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ يَافِعًا فِي غَنَمٍ لِعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ أَرْعَاهَا، فَاتَى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ: يَا غُلَامُ هَلْ مَعَكَ مِنْ لَبَنٍ؟، فَقُلْتُ: نَعَمْ، وَلَكِنِّي مُؤْتَمِّنٌ، قَالَ: ائْتِنِي بِشَاةٍ لَمْ يَنْزُ عَلَيْهَا الْفَحْلُ، فَاتَيْتُهُ بِعَنَاقٍ، فَاعْتَقَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ جَعَلَ يَمْسَحُ الصَّرْعَ، وَيَدْعُو حَتَّى أَنْزَلْتُ، فَاتَاهُ أَبُو بَكْرٍ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِ بَشِيءٌ، فَاحْتَلَبَ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: اشْرَبْ، فَشَرِبَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ثُمَّ شَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهُ، ثُمَّ قَالَ لِلصَّرْعِ: اقْلُصْ، فَقَلَصَ، فَعَادَ كَمَا كَانَ، قَالَ: ثُمَّ آتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِمْنِي مِنْ هَذَا الْكَلَامِ أَوْ مِنْ هَذَا الْقُرْآنِ، فَمَسَحَ رَأْسِي، وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكَ غُلَامٌ مُعَلِّمٌ قَالَ: فَلَقَدْ أَخَذْتُ مِنْ فِيهِ سَبْعِينَ سُورَةً، مَا نَارَ عَنِي فِيهَا بَشَرٌ

✽ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں جوانی میں عقبہ بن ابومعیط کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔ ایک دن نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے اور انہوں نے دریافت کیا: اے لڑکے کیا تمہارے پاس دودھ ہے۔ میں نے جواب دیا: جی ہاں لیکن میں امین ہوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے پاس کوئی ایسی بکری لے کہ آؤ جس کے ساتھ کسی بکرے نے خفٹی نہ کی ہو تو میں ایک سال کا بکری کا بچہ لے آیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے پکڑا پھر آپ نے اس کے تھن پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی یہاں تک کہ اس کا دودھ اترنے لگا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کوئی چیز لے کر آئے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس برتن میں دودھ دوہ لیا پھر آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم پیو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے پی لیا پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد نبی اکرم ﷺ نے بھی اسے پی لیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اس تھن سے یہ کہا تم خشک ہو جاؤ تو وہ خشک ہو گیا اور اس طرح ہو گیا جس طرح پہلے تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے بھی یہ کلام (راوی کو خشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس قرآن کی تعلیم دیجئے تو نبی اکرم ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایک ایسے لڑکے ہو جو سمجھ بوجھ رکھتا ہے (یا جسے تعلیم دی جائے گی) راوی کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی ستر سورتیں سیکھی ہیں۔ اس بارے میں کوئی شخص میرا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

ذِكْرُ شَهَادَةِ الشَّجَرِ لِلْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرِّسَالَةِ

(ایک) درخت کا نبی اکرم ﷺ کی رسالت کی گواہی دینے کا تذکرہ

6505 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْجُعْفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

ابْنُ فَضِيلٍ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَأَقْبَلَ أَعْرَابِيٌّ، فَلَمَّا دَنَا مِنْهُ، قَالَ رَسُولُ

اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم: اَیْنُ تُرِیدُ؟ قَالَ: اِلَیْ اَهْلِی، قَالَ: هَلْ لَکَ اِلَیْ خَیْرٍ؟ قَالَ: مَا هُوَ؟ قَالَ: تَشْہَدُ اَنْ لَا اِلَہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہُ لَا شَرِیکَ لَہُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہُ وَرَسُولُہُ، قَالَ: هَلْ مِنْ شَہِیدٍ عَلَیَّ مَا تَقُولُ؟ قَالَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم: ہِذِہُ السَّمْرَةُ، فَدَعَاہَا رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم وَہِیَ بِشَاطِئِ الْوَادِی، فَاقْبَلْتُ تَخْذُ الْاَرْضَ خَدًّا حَتَّیْ کَانَتْ بَیْنَ یَدَیْہِ، فَاسْتَشْہَدَہَا ثَلَاثًا، فَشَہَدْتُ اَنَّهُ کَمَا قَالَ، ثُمَّ رَجَعْتُ اِلَیْ مَنْتَبَہِی، وَرَجَعَ الْاَعْرَابِیُّ اِلَیْ قَوْمِہِ، وَقَالَ: اِنْ یَتَّبِعُونِیْ اَتِیْتُکَ بِہِم، وَاَلَا رَجَعْتُ اِلَیْکَ فَکُنْتُ مَعَکَ

❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ ایک سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ ایک دیہاتی آیا جب وہ نبی اکرم ﷺ کے قریب ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم کہاں جا رہے ہو۔ اس نے کہا: اپنے گھر والوں کی طرف۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہیں بھلائی میں کوئی دلچسپی ہے۔ اس نے جواب دیا: وہ کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور بے شک حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس نے دریافت کیا: آپ جو بات کہہ رہے ہیں کیا اس کا کوئی گواہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ بول کا درخت ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے اس درخت کو بلوایا۔ وہ اس وادی کے کنارے پر موجود تھا تو زمین کو چیرتا ہوا نبی اکرم ﷺ کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے تین مرتبہ کلمہ شہادت پڑھا اور اس بات کی گواہی دی کہ ایسا ہی ہے جس طرح نبی اکرم ﷺ نے بیان کیا ہے پھر وہ اس جگہ واپس چلا گیا جہاں وہ آگھا جب وہ دیہاتی اپنی قوم کے پاس واپس جانے لگا تو وہ بولا: اگر ان لوگوں نے میری بات مان لی تو میں ان کو لے کر آپ کی خدمت میں آؤں گا ورنہ میں خود آپ کے پاس واپس آ جاؤں گا اور آپ کے ساتھ رہوں گا۔

6505- رجالہ ثقات رجال الشيخین، غیر عبد اللہ بن عمر الجعفی، فمن رجال مسلم، وهو حسن الحديث. ابن فضیل: هو مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ بن غزوان، وأبو حیان: هو يحيى بن سعيد التيمي. وقد أعله أبو حاتم فيما نقله عنه ابنه في "العلل" 1/293 بان أبا حیان لم يسمع من عطاء ولم يرو عنه، وليس هذا الحديث من حديث عطاء. وأخرجه البيهقي في "دلائل النبوة" 15-14/6 عن أبي عبد الله الحاكم، أخبرنا أبو بكر محمد بن عبد الله الوراق، أخبرنا الحسن بن سفيان، بهذا الإسناد. وأورده الحافظ ابن كثير في "الشمائل" ص 238 من طريق الحاكم، وقال: هذا إسناد جيد ولم يخرجوه، ولا رواه الإمام أحمد، والله أعلم. وأخرجه الدارمي 10-9/1 عن محمد بن طريف، حدثنا محمد بن فضيل، به. وأخرجه الطبراني في "الكبير" (13582) عن أبي الفضل بن أبي روح البصري، والبخاري (2411) عن علي بن المنذر، كلاهما عن عبد الله بن عمر الجعفی، به. وقال البزار: لا نعلم رواه عن ابن عمر بهذا اللفظ وهذا الإسناد، إلا محمد بن فضيل، ولا نعلم أسند أبو حیان عن عطاء إلا هذا الحديث. وأخرجه أبو يعلى (5662) عن أبي هشام الرفاعي، عن محمد بن فضيل، به. وأورده الهيثمي في "المجمع" 8/292، وقال: رواه الطبراني رجاله رجال الصحيح، ورواه أبو يعلى أيضاً والبزار. قلت: وفي الباب عن ابن عباس، وسيرد عند المصنف برقم (6523) وعن أنس عند أحمد 113/3: وهذا إسناد على شرط مسلم، وأخرجه ابن ماجه (4028) في الفتن: باب الصبر على البلاء، عن محمد بن طريف، عن أبي معاوية، بهذا الإسناد. وعن جابر، وسأيت عند المصنف برقم (6524).

ذِكْرُ حَنِينِ الْجَذْعِ الَّذِي كَانَ يَخْطُبُ عَلَيْهِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَارَقَهُ
كُجُورِ كَاسِ نَبِيِّ الْكَرَمِ ﷺ كِي جَدَائِي فِي رُونِ كَا تَذَكَّرَهُ جَسَ كَ سَا تَهْ ثِيكَ لَكَ كَر

آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرماتے تھے

6506 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى التَّيْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَّامَةَ الْمِصْبِصِيُّ، قَالَ:

حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ:

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ إِلَى جَذْعٍ، فَيَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَأَنَّهُ

لَمَّا صَنَعَ الْمُنْبَرَ تَحَوَّلَ إِلَيْهِ فَحَنَ الْجَذْعُ، فَاتَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَسَحَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کُجُورِ كَاسِ نَبِيِّ الْكَرَمِ کے ساتھ ٹیک لگا کر جمعے کا خطبہ دیا

کرتے تھے جب آپ نے منبر بنوایا اور آپ اس منبر کی طرف منتقل ہو گئے تو وہ تارو نے لگا۔ نبی اکرم ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور آپ نے اپنا دست مبارک اس پر پھیرا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَأَنَّ الْجَذْعَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ إِنَّمَا سَكَنَ عَنْ حَنِينِهِ بِاخْتِصَانِ الْمُصْطَفَى
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کُجُورِ كَاسِ نَبِيِّ الْكَرَمِ کے ساتھ ہے اس کا رونا اس وقت ختم ہوا تھا

جب نبی اکرم ﷺ نے اسے اپنے ساتھ لگالیا تھا

6507 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَصَّالَةَ،

6506 - إسناده صحيح. أبو عبيدة الحداد: اسمه عبد الواحد بن واصل. وأخرجه الدارمي 1/15، والترمذي (505) في

الصلاة: باب ما جاء في الخطبة على المنبر، والبيهقي في "السنن" 3/196، وفي "الدلائل" 2/556 و 557 و 558-557 من طريق عثمان بن عمر، عن معاذ بن العلاء، بهذا الإسناد. وعلقه البخاري بإثر حديث (3583) في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، فقال: وقال عبد الحميد: أخبرنا عثمان بن عمر... وأخرجه البخاري (3583)

6507 - حديث صحيح، رجاله ثقات، لكن فيه عننة الحسن. وهو في "مسند أبي يعلى" (2756). وأخرجه أحمد 3/226،

وأبو القاسم البغوي في "المجدييات" (3341)، وابن خزيمة (1776)، والبيهقي في "دلائل النبوة" 2/559 من طرق عن مبارك بن فضالة، بهذا الإسناد. وأخرجه الدارمي 1/19، والترمذي (3631) في المناقب: باب حنين الجذع له - صلى الله عليه وسلم -، وابن خزيمة من طرق عن عُمر بن يُونس، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسٍ بَنِي هُرَيْرَةَ. وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه. قلت: وهذا إسناد رجاله رجال الشيخين غير عكرمة بن عمار، فمن رجال مسلم، وهو حسن الحديث. وأخرجه الدارمي 1/367، وابن ماجه (1415) في الإقامة: باب ما جاء في بدء شأن المنبر، وأبو يعلى (3384)، والبخاري 240 لابن كثير من طرق عن حماد بن سلمة، عن ثابت، عن أنس. وهذا إسناد صحيح على شرط مسلم.

قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَى جَنْبِ خَشْبَةِ يُسْنِدُ ظَهْرَهُ إِلَيْهَا، فَلَمَّا كَثُرَ النَّاسُ، قَالَ: ابْنُوا إِلَى مَنبَرٍ، فَبَنُوا لَهُ مَنبَرًا عَتَبَتَانِ، فَلَمَّا قَامَ عَلَى الْمَنبَرِ لِيَخْطُبَ حَنَّتِ الْخَشْبَةُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ أَنَسٌ: وَأَنَا فِي الْمَسْجِدِ فَسَمِعْتُ الْخَشْبَةَ حَنَّتْ حِينَئِذٍ الْوَلَدِ، فَمَا زَالَتْ تَحْنُ حَتَّى نَزَلَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاحْتَضَنَهَا، فَسَكَتَتْ، قَالَ: وَكَانَ الْحَسَنُ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ بَكَى، ثُمَّ قَالَ: يَا عِبَادَ اللَّهِ الْخَشْبَةُ تَحْنُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَوْقًا إِلَيْهِ لِمَكَانِهِ مِنَ اللَّهِ، فَانْتُمْ أَحَقُّ أَنْ تَشْتَاقُوا إِلَى لِقَائِهِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن ایک لکڑی کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ آپ اپنی پشت اس کے ساتھ لگا لیتے تھے جب لوگوں کا جھوم زیادہ ہو گیا تو آپ نے فرمایا: میرے لئے منبر بنا دو تو لوگوں نے آپ کے لئے دو میزیوں والا منبر بنا دیا جب نبی اکرم ﷺ خطبہ دینے کے لئے منبر پر کھڑے ہوئے تو وہ لکڑی نبی اکرم ﷺ کے فراق میں رونے لگی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس وقت مسجد میں موجود تھا۔ میں نے اس لکڑی کی آواز سنی یوں جیسے کوئی بچہ روتا ہے اور وہ اس وقت تک روتی رہی جب تک نبی اکرم ﷺ اتر کر اس کے پاس تشریف نہیں لے گئے اور آپ نے اسے اپنے ساتھ نہیں لگا لیا (جب آپ نے اسے اپنے ساتھ لگا لیا) تو وہ پرسکون ہوئی۔

راوی کہتے ہیں: جب حسن بصری یہ روایت بیان کرتے تھے تو وہ رونے لگ پڑتے تھے اور بولتے تھے اے اللہ کے بندو! ایک لکڑی تو نبی اکرم ﷺ کی محبت میں روتی ہے۔ اس مرتبے اور مقام کی وجہ سے جو نبی اکرم ﷺ کو اللہ کی بارگاہ میں حاصل ہے تو تم لوگ اس بات کے زیادہ حق دار ہو کہ نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کے مشتاق رہو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هَذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ أَنَسٌ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے: اس

روایت کو نقل کرنے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ منفرد ہیں

6508 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقْدَامِ الْعِجْلِيُّ،

قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ إِلَى جَنْبِ شَجَرَةٍ أَوْ جِذْعٍ أَوْ خَشْبَةٍ أَوْ شَيْءٍ يَسْتَنْدِلُ إِلَيْهِ يَخْطُبُ، ثُمَّ اتَّخَذَ مَنبَرًا، فَكَانَ يَقُومُ عَلَيْهِ فَحَنَّتْ تِلْكَ الْتِي كَانَ يَقُومُ عِنْدَهَا حِينَئِذٍ سَمِعَهُ أَهْلُ الْمَسْجِدِ، فَاتَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا قَالَ: مَسَحَهَا، وَأَمَّا قَالَ: فَاْمَسَكَهَا، فَسَكَتَتْ

﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک درخت کے پہلو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ایک تنے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ایک لکڑی (یا شاید یہ الفاظ ہیں) کسی چیز کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے جب نبی اکرم ﷺ نے منبر بخوا لیا تو آپ اس پر کھڑے ہوئے تو وہ چیز رونے لگی جس کے قریب کھڑے ہو کر (آپ ﷺ خطبہ دیا کرتے تھے) اس کے رونے کی آواز کو تمام اہل مسجد نے سنا پھر نبی اکرم ﷺ اس کے پاس تشریف لائے (راوی کو شک ہے) شاید یہاں انہوں نے یہ الفاظ استعمال کئے ہیں نبی اکرم ﷺ نے اس پر ہاتھ پھیرا (یا پھر شاید یہ الفاظ استعمال کئے ہیں) نبی اکرم ﷺ نے اسے پکڑ لیا تو اسے سکون آیا۔

ذِكْرُ بُرِّ رَجُلٍ عَمْرٍو بْنِ مُعَاذٍ الْمَقْطُوعَةِ عِنْدَ تَفْلِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا

اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کے لعاب دہن لگانے کی وجہ سے

حضرت عمرو بن معاذ رضی اللہ عنہ کی کٹی ہوئی ٹانگ ٹھیک ہو گئی تھی

6509 - (سند حدیث) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَوْنٍ الرَّيَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ،

قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، يَقُولُ:

(متن حدیث) إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفَلَ فِي رَجُلٍ عَمْرٍو بْنِ مُعَاذٍ حِينَ قُطِعَتْ رِجْلُهُ،

فَبَرَأَ

﴿﴾ عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں جب حضرت عمرو بن معاذ رضی اللہ عنہ کی ٹانگ کٹ گئی تو نبی اکرم ﷺ نے اس پر اپنا لعاب دہن ڈالا تو وہ ٹھیک ہو گئے۔

6508 - إسناده صحيح على شرط البخاري، أحمد بن المقدم العجلي روى له البخاري، ومن فوقه على شرط الشيخين. أبو نصره: هو المنذر بن مالك بن قُطْعَة. وأخرجه أحمد 3/306، وابن ماجه (1417) في الإقامة: باب ما جاء في بدء شأن المنبر، عن محمد بن أبي عدي، عن سليمان التيمي، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي 142-143/1، وعبد الرزاق (5254)، وابن أبي شيبة 486-487/11، وأحمد 293/3 و 295 و 300 و 324، والدارمي 17-16/1 و 366، والبخاري (918) في الجمعة: باب الخطبة على المنبر، و (3584) و (3585) في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، والنسائي 3/102 في الجمعة: باب مقام الإمام في الخطبة، وأبو نعيم في "دلائل النبوة" (353)، والبيهقي في "السنن" 3/195، وفي "الدلائل" 2/556 و 560 و 561 و 562 و 563، والبيهقي (3724) من طرق عن جابر بنحوه.

6509 - إسناده حسن، علي بن الحسين بن واقد روى له البخاري في "الأدب المفرد" ومسلم في المقدمة وأصحاب السنن، وهو صدوق، وباقي رجاله رجال الشيخين غير الحسين بن واقد، فمن رجال مسلم. وأخرجه أبو نعيم في "معركة الصحابة" فيما نقله عنه الحافظ في "الإصابة" 3/18 من طريق الحسن بن سفيان، عن أبي عمار الحسين بن حريث، بهذا الإسناد. وأخرجه الروياني في "مسنده"، والضياء في "المختارة" كما في "الإصابة" من طريق محمد بن حميد الرازي، عن زيد بن الحباب، عن الحسين بن واقد، به. وعمر بن معاذ: قيل: هو ابن الجموح، وقيل: هو أخو سعد بن معاذ، استشهد يوم أحد، قتله زيد بن الخطاب خطأ.

ذِكْرُ بُرِّ رَجُلٍ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ مِنَ الصَّرْبَةِ الَّتِي أَصَابَتْهَا حِينَ تَقَلَ الْمُصْطَفَى
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا

اس بات کا تذکرہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی ٹانگ پر لگنے والی ضرب
نبی اکرم ﷺ کے لعاب دہن ڈالنے کی وجہ سے ٹھیک ہو گئی تھی

6510 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَيْكِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ يَزِيدَ

بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): رَأَيْتُ أَثَرَ صَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ مَا هَذِهِ الصَّرْبَةُ؟ فَقَالَ:
هَذِهِ صَرْبَةٌ أَصَابَتْنِي يَوْمَ حَنْيْنٍ، قَالَ النَّاسُ: أُصِيبَ سَلَمَةُ، أُصِيبَ سَلَمَةُ، قَالَ: فَأَتَانِي بَنِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَفَّتْ فِيهَا ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ، فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ

✽✽✽ یزید بن ابوعبید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی پر کسی ضرب کا نشان دیکھا تو میں نے
دریافت کیا: اے ابومسلم یہ ضرب کس چیز کی ہے انہوں نے فرمایا: یہ ضرب مجھے غزوہ حنین کے دن لگی تھی۔ لوگوں نے یہ کہا کہ اب سلمہ
شہید ہو جائے گا۔ اب سلمہ شہید ہو جائے گا۔ راوی کہتے ہیں: مجھے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لایا گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس پر
تین مرتبہ اپنا لعاب دہن ڈالا تو اس کے بعد آج تک مجھے اس میں کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔

ذِكْرُ مَا سَتَرَ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا صَفِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ عَيْنٍ مَنْ قَصَدَهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ بِأَذَى

اس بات کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو اس مشرک کی نظر سے اوجھل کر دیا تھا

جو آپ ﷺ کو تکلیف پہنچانا چاہتا تھا

6511 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الطُّوسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ

الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا نَزَلَتْ: (كَتَبْتُ يَدَا أَبِي لَهَبٍ) (المسد: ۱) جَاءَتِ امْرَأَةٌ أَبِي لَهَبٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ، فَلَمَّا رَأَاهَا أَبُو بَكْرٍ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا امْرَأَةٌ بَدِيعَةٌ، وَأَخَافُ أَنْ تُؤْذِيكَ، فَلَوْ

6510 - إسنادہ صحیح علی شرط الشیخین، وأخرجہ البخاری (4206) فی المغازی: باب غزوة خیبر، وأبو داود (3894)

فی الطب: باب کیف الرقی؟ والبیہقی فی "الدلائل" 4/251 من طریق مکی بن إبراهیم، بهذا الإسناد.

قُمْتُ، قَالَ: إِنَّهَا لَنْ تَرَانِي، فَجَاءَتْ، فَقَالَتْ: يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ صَاحِبَكَ هَجَانِي، قَالَ: لَا، وَمَا يَقُولُ الشَّعْرُ، قَالَتْ: أَنْتَ عِنْدِي مُصَدِّقٌ، وَأَنْصَرَفْتُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ تَرَكَ، قَالَ: لَا، لَمْ يَزَلْ مَلَكٌ يَسْتُرُنِي عَنْهَا بِجَنَاحِهِ *

✽✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

”ابولہب کے دونوں ہاتھ برباد ہو جائیں“ تو ابولہب کی بیوی نبی اکرم ﷺ کے پاس آئی۔ اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو دیکھا تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! یہ عورت بڑی بد زبان ہے۔ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ یہ آپ کو اذیت پہنچائے گی اگر آپ تشریف لے جائیں (تو یہ مناسب ہوگا) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ مجھے نہیں دیکھ سکے گی۔ وہ عورت آئی اس نے کہا: اے ابوبکر تمہارے آقا نے میری ہجو بیان کی ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: جی نہیں وہ شعر تو کہتے ہی نہیں ہیں۔ اس عورت نے کہا: تم میرے نزدیک سچے آدمی ہو پھر وہ عورت چلی گئی۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! اس نے آپ کو دیکھا ہی نہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں ایک فرشتے نے اپنے پروں کے ذریعے مجھے اس سے چھپایا ہوا تھا۔“

ذِكْرُ مَا اسْتَجَابَ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا لِصَفِيَّةَ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دَعَا عَلَى بَعْضِ الْمُشْرِكِينَ فِي بَعْضِ الْأَحْوَالِ

اس بات کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی اس دعا کو مستجاب کیا جو آپ ﷺ نے بعض حالات میں بعض مشرکین کے خلاف کی تھی

6512 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِيَّاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ:

6511- حدیث صحیح بشواہدہ۔ محمد بن منصور الطوسی: ثقہ روی لہ ابو داود والنسائی، ومن فوقہ من رجال الشیخین

غیر عطاء بن السائب، فقد روی لہ البخاری مقروناً وأصحاب السنن، وقد حدث عنه عبد السلام بن حرب بعد الاختلاط. وهو في "مسند أبي يعلى" (25) و (2358). وأخرجه أبو نعيم في "الدلائل" (141) حدثنا إسحاق بن أحمد، قال: حدثنا إبراهيم بن يوسف، قال: حدثنا محمد بن منصور الطوسي، بهذا الإسناد. وأخرجه البزار (2294) و (2295) من طريقين عن أبي أحمد محمد بن عبد الله بن الزبير الزبيري، به. وقال البزار: وهذا أحسن الإسناد. ويدخل في مسند أبي بكر. وأورده الهيثمي في "المجمع" 7/144، ونسبه لأبي يعلى والبزار، وقال: وقال البزار: إنه حسن الإسناد. قلت (القاتل الهيثمي): فيه عطاء بن السائب وقد اختلط.

6512- إسنادہ علی شرط مسلم، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر عکرمۃ بن عمار، فمن رجال مسلم، وهو حسن

الحديث. وأخرجه الطبرانی في "الكبير" (6235)، وعنه أبو نعيم في "معرفه الصحابة" (1206) عن أبي خليفة الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد. وأخرجه الدارمی 2/97، والطبرانی، والبيهقی في "السنن" 7/277، وفي "الدلائل" 6/238 من طريق أبي الوليد الطيالسي، به.

(متن حدیث): اَبْصَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ: بُسْرُ بْنُ رَاعِي الْعِيرِ يَأْكُلُ بِشْمَالِهِ، فَقَالَ: كُلِّ بِمِثْلِكَ قَالَ: لَا اسْتَطِيعُ، قَالَ: لَا اسْتَطَعْتَ قَالَ: فَمَا نَأَلْتُ يَدُهُ إِلَى فِيهِ بَعْدُ.

❁❁ ایاس بن سلمہ بن کوع بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جس کا نام بسر بن راعی العیر تھا۔ وہ بائیں ہاتھ سے کھا رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ اس نے کہا: میں یہ نہیں کر سکتا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ کبھی نہیں سکو گے۔ راوی کہتے ہیں: تو پھر اس کے بعد اس کا (دایاں ہاتھ) کبھی اس کے منہ تک نہیں پہنچا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6513 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ إِيَّاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، عَنْ أَبِيهِ:

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَأْكُلُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشْمَالِهِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلِّ بِمِثْلِكَ قَالَ: لَا اسْتَطِيعُ، فَقَالَ النَّبِيُّ: لَا اسْتَطَعْتَ، فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ

❁❁ ایاس بن سلمہ بن کوع اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھ کر بائیں ہاتھ سے کھانے لگا تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا تم اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ اس نے کہا: میں یہ نہیں کر سکتا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ کبھی نہیں سکو گے۔ اس کے بعد وہ شخص اپنا (دایاں ہاتھ) کبھی اپنے منہ تک نہیں اٹھا سکا۔

ذِكْرُ مَا جَعَلَ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا دَعْوَةَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَنْ لَمْ

يَكُنْ لَهَا بِأَهْلٍ وَقُرْبَةً إِلَى اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کی اس شخص کے خلاف کی گئی دعا جو اس کا اہل نہ ہو،

اس دعا کو اپنی بارگاہ میں قربت کے حصول کا ذریعہ بنا دیا ہے

6514 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ

6513 - إسناده حسن كالذي قبله، رجاله رجال الصحيح. عبد الله: هو ابن المبارك. وأخرجه الطبرانی (6236) من طريق

محمد بن جعفر، عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 46-45/4 و 46 و 50، ومسلم (2021) في الأشربة: باب آداب الطعام، والبيهقي في "دلائل النبوة" 6/238 من طرق عن عكرمة، به.

مَا لِكَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَتْ عِنْدَ أُمِّ سُلَيْمٍ يَتِيمَةٌ، فَرَأَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَنْتِ هِيَ؟ لَقَدْ كَبُرْتَ، لَا كِبَرَ سِنُكَ، فَرَجَعَتِ الْيَتِيمَةُ إِلَى أُمِّ سُلَيْمٍ تَبْكِي، فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: مَا لِكَ يَا بَنِيَّةُ؟ قَالَتْ الْجَارِيَةُ: دَعَا عَلِيُّ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَكْبُرَ سِنِّي، فَإِلَّا لَا يَكْبُرَ سِنِّي أَبَدًا أَوْ قَالَتْ: قَرْنِي، فَخَرَجْتُ أُمُّ سُلَيْمٍ مُسْتَعْجِلَةً تَلُوْثُ خِمَارَهَا حَتَّى لَقِيَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهَا: يَا أُمُّ سُلَيْمٍ مَا لِكَ؟، قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَدْعُوْتُ عَلَى يَتِيمَتِي؟، قَالَ: وَمَا ذَاكَ يَا أُمُّ سُلَيْمٍ؟، قَالَتْ: رَعِمْتُ أَنَّكَ دَعَوْتَ عَلَيْهَا أَنْ لَا يَكْبُرَ سِنُّهَا، قَالَ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: يَا أُمُّ سُلَيْمٍ أَمَا تَعْلَمِينَ شَرَطِي عَلَى رَبِّي؟ إِنِّي اشْتَرَطْتُ عَلَى رَبِّي، فَقُلْتُ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَرْضَى كَمَا يَرْضَى الْبَشَرُ، وَأَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ، فَأَيُّمَا أَحَدٍ دَعَوْتُ عَلَيْهِ مِنْ أُمَّتِي بِدَعْوَةٍ لَيْسَ لَهَا أَهْلٌ أَنْ يَجْعَلَهَا لَهُ طَهُورًا وَرَكْعَةً وَلِقَابَةً بِقَرْبِهِ بِهَا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَكَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيمًا

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کے ہاں ایک یتیم لڑکی تھی جب نبی اکرم ﷺ نے اسے دیکھا تو فرمایا کیا یہ تم ہو تمہاری عمر زیادہ ہو جائے گی لیکن تمہارے دانتوں کی عمر زیادہ نہیں ہوگی تو وہ یتیم لڑکی روتی ہوئی سیدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس گئی۔ سیدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: اے لڑکی تمہیں کیا ہوا ہے۔ اس لڑکی نے بتایا نبی اکرم ﷺ نے میرے خلاف دعا کی ہے کہ میرے دانت بڑے نہ ہوں۔ اب تو میرے دانت کبھی بڑے نہیں ہوں گے۔ (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں) میرے بال (بڑے نہیں ہوں گے) سیدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا تیزی سے اپنی چادر پلپٹ کر نکلی اور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا: اے اُمّ سلیم! کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی کیا آپ نے میری یتیم لڑکی کے خلاف دعا کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے اُمّ سلیم! وہ کیسے؟ سیدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اس لڑکی نے یہ بات بیان کی ہے کہ آپ نے اس کے خلاف یہ دعا کی ہے کہ اس کے دانت بڑے نہ ہوں۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے۔ آپ نے فرمایا: اے اُمّ سلیم! تم یہ بات نہیں جانتی کہ میں نے پروردگار کے ساتھ کیا طے کیا ہے۔ میں نے اپنے پروردگار کے ساتھ یہ طے کیا ہے۔ میں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میں ایک انسان ہوں میں بھی اسی طرح راضی ہوتا ہوں جیسے دوسرے لوگ راضی ہوتے ہیں اور اسی طرح غصے میں آجاتا ہوں جیسے دوسرے لوگ غصے میں آتے ہیں تو اپنی اُمت کے جس بھی شخص کے خلاف میں کوئی ایسی دعا کروں جس کا وہ اہل نہ ہو تو پروردگار اسے اس شخص کے حق میں طہارت کے حصول اور پاکیزگی کے حصول کا اور قربت کے حصول کا ذریعہ بنا دے جس کے ذریعے وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب حاصل کرے۔

6514- إسناده حسن على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عكرمة بن عمار، فمن رجال مسلم، وهو حسن

الحديث. وأخرجه مسلم (2603) في البر والصلة: باب من لعنه النبي - صلى الله عليه وسلم - أو سبه ... عن زهير بن حرب أبي خيثمة وأبي معن الرقاشي، قالوا: حدثنا عمر بن يونس، بهذا الإسناد.

(راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ بڑے رحم دل تھے۔

ذِكْرُ سُؤَالِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْعَلَ سَبَابَهُ لَأُمَّتِهِ قُرْبَةً لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
نبی اکرم ﷺ کا اپنے پروردگار سے یہ دعا مانگنا کہ وہ آپ ﷺ کے اپنی امت کو برا کہنے کو قیامت
کے دن ان لوگوں کے لیے قربت کے حصول کا ذریعہ بنا دے

6515 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا
ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ:
(مُتْنِ حَدِيثٍ): إِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ أَيُّمَا عَبْدٍ مُؤْمِنٍ سَبَبْتُهُ فَاجْعَلْ
ذَلِكَ قُرْبَةً إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا:
”اے اللہ! میں جس بھی مومن بندے کو برا کہوں تو اس چیز کو تو قیامت کے دن اپنی بارگاہ میں قربت کے حصول
کا ذریعہ بنا دے۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَأَنَّ مَا وَرَاءَ السَّبَابِ مِنَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأُمَّتِهِ إِنَّمَا
سَأَلَ اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَ ذَلِكَ كُلَّهُ قُرْبَةً لَهُمْ، وَصَدَقَهُ عَلَيْهِمْ فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کا اپنی امت کو برا کہنے کے علاوہ جو کچھ کہنا ہے
اس کے بارے میں آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ وہ ان سب چیزوں کو ان لوگوں کے لیے قیامت کے
دن قربت کے حصول کا ذریعہ بنا دے اور ان کے لیے صدقہ بنا دے

6516 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

6515 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حرملة، فمن رجال مسلم. يونس: هو ابن يزيد
الأيلي. وأخرجه مسلم (2601) (92) في البر والصلة: باب من لعنه النبي - صلى الله عليه وسلم - أو سبه ... عن حرملة بن يحيى،
بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (6361) في الدعوات: باب قول النبي - صلى الله عليه وسلم -: "من آذيت فاجعله له زكاة ورحمة"،
عن أحمد بن صالح، حدثنا ابن وهب، به. وأخرجه مسلم (2601) (93) من طريق يعقوب بن إبراهيم، عن ابن أخي الزهري، عن
الزهري، به. وأخرجه أحمد 2/449 و 488 و 493 و 496، ومسلم من طرق عن أبي هريرة بنحوه، وانظر ما بعده.

6516 - إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "صحيفة همام" (87). وأخرجه أحمد 317-316/2، والبيهقي
(1239) عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وقوله: "صلاة" أي: رحمة، والصلاة من الله مفسرة بالرحمة، وقوله: "زكاة" يحتمل أن
يراد ترقية لنفسه، ويحتمل أن يراد الزيادة في الأجر، كما عبر عنها في الرواية الأخرى بالأجر. وفي هذا الحديث بيان ما اتصف به -
صلى الله عليه وسلم - من شفقتة على أمته واعتناؤه بمصالحهم، وجميل خلقه، وكرم ذاته، حيث قصد مقابلة ما وقع منه بالجبر والتكريم.

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَّنْ تُخَلِّفَهُ، وَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ، فَاَيُّمَا مُؤْمِنٍ اَذِيْتُهُ اَوْ شَتَمْتُهُ اَوْ جَلَدْتُهُ اَوْ لَعَنْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهٗ صَلَاةً وَرَكْعَةً وَقُرْبَةً تَقْرِبُهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اے اللہ! میں نے تجھ سے یہ عہد لیا ہے جس کی تو خلاف ورزی نہیں کرے گا کہ میں ایک انسان ہوں جس مومن کو میں اذیت پہنچاؤں یا اسے برا کہوں یا اسے کوڑا ماروں یا اس پر لعنت کروں تو تو اسی چیز کو اس شخص کے حق میں رحمت، پاکیزگی اور قربت کے حصول کا ذریعہ بنادے جس کے ذریعے وہ قیامت کے دن تیرا قرب حاصل کرے۔“

ذِكْرُ مَا اسْتَجَابَ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا لِصَفِيَّةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَاحِلَةِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

اس بات کا تذکرہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی سواری کے بارے میں

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی دعا کو مستجاب کیا تھا

6517 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ

سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:

(متن حدیث): أَقْبَلْنَا مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَأَعْيَا جَمَلِي، فَتَخَلَّفْتُ عَلَيْهِ أَسْوَفُهُ، قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ مُتَخَلِّفًا، فَلَدَحِقْنِي، فَقَالَ لِي: مَا لَكَ مُتَخَلِّفًا؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِلَّا أَنَّ جَمَلِي ظَالِعٌ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَلْحَقَهُ بِالْقَوْمِ، قَالَ: فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَنَبِي، فَضَرَبَهُ، ثُمَّ زَجَرَهُ، فَقَالَ: ارْكَبْ قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي بَعْدُ، وَإِنِّي لَا كُفُّهُ عَنِ الْقَوْمِ، قَالَ: فَنَزَلْنَا مِنْزِلًا دُونَ الْمَدِينَةِ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَتَعَجَّلَ إِلَى أَهْلِي، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَأْتِ أَهْلَكَ طَرَوْقًا قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُورٍ، قَالَ: فَمَا تَزَوَّجْتُ؟ قُلْتُ: امْرَأَةً نَيْسًا، قَالَ: فَهَلَّا يَكْرَأُ تِلَاعُهَا وَتِلَاعُكَ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ تُوَفِّيَ أَوْ اسْتُشْهِدَ، وَتَرَكَ جَوَارِي، فَكِرِهْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ عَلَيْهِنَّ مِثْلَهُنَّ، قَالَ: فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَمْ يَقُلُّ: أَحْسَنْتَ وَلَا أَسَأْتُ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: بِعْنِي جَمَلَكَ هَذَا قَالَ: قُلْتُ: لَا بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: لَا بَلْ بِعْنِي، قَالَ: قُلْتُ: هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: لَا بَلْ بِعْنِي، قُلْتُ: أَجَلْ عَلَى أَوْقِيَّةٍ ذَهَبٍ، فَهُوَ لَكَ بِهَا، قَالَ: قَدْ

6517 - إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "مسند أبي يعلى" (1898)، وقد تقدم مختصراً من طريق عثمان بن

أبي شيبه عن جرير بهذا الإسناد، وانظر ما بعده، والحديث الآتي برقم (7143).

أَخَذَتْهُ، فَتَبَلَّغَ عَلَيْهِ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَلالٍ: أَعْطِهِ أَوْقِيَّةَ ذَهَبٍ، وَزِدْهُ، قَالَ: فَأَعْطَانِي أَوْقِيَّةَ ذَهَبٍ، وَزَادَنِي قِيرَاطًا، قَالَ: فَقُلْتُ: لَا تَغَارِقْنِي زِيَادَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَكَانَ فِي كَيْسٍ لِي، فَأَخَذَهُ أَهْلُ الشَّامِ يَوْمَ الْحَرَّةِ

❁❁ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مکہ سے مدینہ کی طرف آرہے تھے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرا اونٹ تھک چکا تھا۔ میں اسے پیچھے لے کر چل رہا تھا۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کسی کام کے سلسلے میں پیچھے رہ گئے۔ آپ مجھے آکر ملے تو آپ نے مجھ سے دریافت کیا: کیا وجہ ہے تم پیچھے کیوں چل رہے ہو۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: جی نہیں۔ یا رسول اللہ ﷺ! میرا اونٹ تھک گیا ہے ورنہ میرا تو ارادہ ہے میں لوگوں کے ساتھ چلوں۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس کے پیچھے والے حصے پر مارا اور اسے ڈانٹا پھر آپ نے فرمایا: تم سوار ہو جاؤ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس کے بعد میں نے خود کو دیکھا کہ میں اسے روک روک کر لوگوں کے ساتھ چل رہا تھا۔ (یعنی وہ لوگوں سے آگے نکلا جا رہا تھا) راوی کہتے ہیں: مدینہ منورہ سے پہلے ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا میں نے اپنے گھر جلدی جانے کا ارادہ کیا تو نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا تم رات کے وقت اپنی بیوی کے پاس نہ جاؤ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میری نئی نئی شادی ہوئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے کس کے ساتھ شادی کی ہے۔ میں نے عرض کی: ایک شیبہ عورت کے ساتھ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے کنواری کے ساتھ کیوں نہیں کی تاکہ تم اس کے ساتھ خوش فعلیاں کرتے اور وہ تمہارے ساتھ کرتی۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (میرے والد) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں) شہید ہو گئے۔ انہوں نے کچھ بیٹیاں (پسماندگان میں) چھوڑی تھیں تو مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ شادی کر کے ان کے پاس ایسی لڑکی لے آؤں جو ان کی مانند ہو۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ خاموش رہے۔ آپ نے یہ نہیں فرمایا: تم نے اچھا کیا یا تم نے برا کیا۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنا یہ اونٹ مجھے فروخت کر دو۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! یہ ویسے ہی آپ کا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں بلکہ تم اسے مجھے فروخت کرو میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ! یہ آپ کا ہوا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں بلکہ تم اسے مجھے فروخت کر دو۔ میں نے عرض کی: ٹھیک ہے۔ سونے کے ایک اوقیہ کے عوض میں (میں آپ کو فروخت کرتا ہوں) یہ آپ کا ہوا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے یہ لے لیا تم اس پر سوار ہو کر مدینہ تک جاسکتے ہو جب میں مدینہ آیا تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ اسے سونے کا ایک اوقیہ دے دو اور (ایک اوقیہ سے) زیادہ دینا۔ راوی کہتے ہیں: انہوں نے مجھے سونے کا ایک اوقیہ اور ایک قیراط دیا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے یہ طے کیا کہ نبی اکرم ﷺ کی طرف سے دی گئی اضافی ادائیگی مجھ سے کبھی جدا نہیں ہوگی۔ راوی کہتے ہیں: وہ میرے پاس ایک تھیلی میں موجود رہی یہاں تک واقعہ حرہ کے موقع پر اہل شام نے اسے چھین لیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ الرَّاحِلَةَ عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بَعْدَ أَنْ أَوْفَاهُ ثَمَنَهَا هَبَةً لَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو ان کے اونٹ کی پوری قیمت ادا کرنے کے بعد ان کی سواری ہبہ کے طور پر انہیں واپس کر دی تھی

6518 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَلِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْخَلِيلِ ابْنُ بَنِي تَمِيمٍ ابْنِ الْمُتَصِّرِ الْبَزَارِيُّ، بِوَسْطِهِ،

قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ، فَأَبْطَأَ بِي جَمَلِي، فَتَخَلَّفْتُ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَجَّجَنِي بِمَحْجَجِهِ، ثُمَّ قَالَ لِي: ارْكَبْ، فَرَكِبْتُهُ، فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي أَكْفُهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَتَزَوَّجْتُ؟، فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا؟، فَقُلْتُ: بَلْ، ثَيِّبًا قَالَ: فَهَلَّا جَارِيَةً تَلَاعِبُهَا وَتَلَاعِبُكَ، فَقُلْتُ: إِنَّ لِي إِخْوَاتٍ، فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ امْرَأَةً تَجْمَعُهُنَّ وَتَمْسُطُهُنَّ وَتَقُومَ عَلَيْهِنَّ، قَالَ: أَمَا إِنَّكَ قَادِمٌ، فَإِذَا قَدِمْتُ، فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ ثُمَّ قَالَ: أَتَبِيعُ جَمْلَكَ؟، قُلْتُ: نَعَمْ، فَأَشْتَرَاهُ مِنِّي بِأَوْقِيَّةٍ، ثُمَّ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَيْلِي، وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ، فَجِئْتُ الْمَسْجِدَ، فَوَجَدْتُهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ، قَالَ: الْأَنْ حِينَ قَدِمْتُ؟، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَدَعُ جَمْلَكَ، وَادْخُلْ، فَصَلِّ رَكَعَتَيْنِ، قَالَ: فَدَخَلْتُ، فَصَلَّيْتُ، ثُمَّ رَجَعْتُ، وَأَمَرَ بِلَالًا أَنْ يَزِنَ لِي أَوْقِيَّةً، قَالَ: فَوَزَنَ لِي بِلَالٌ، فَأَرْجَحَ فِي الْمِيزَانِ، قَالَ: فَأَنْطَلَقْتُ، فَلَمَّا وَلَّيْتُ، قَالَ: اذْغُ لِي جَابِرًا، فَدَعَيْتُ، فَقُلْتُ: الْأَنْ يَرُدَّ عَلَيَّ الْجَمْلَ، وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْهُ، قَالَ: جَمْلَكَ وَثَمَنُهُ لَكَ

✽✽ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک غزوہ: میں شرکت کے لئے روانہ ہوا۔

میرا اونٹ ست ہو گیا تھا۔ اس لئے میں لوگوں سے پیچھے رہ گیا (راستے میں کسی جگہ) نبی اکرم ﷺ اپنی سواری سے نیچے اترے آپ نے اپنی چھڑی کے ذریعے میرے اونٹ کو مارا اور پھر مجھ سے فرمایا تم اس پر سوار ہو جاؤ جب میں اس پر سوار ہوا تو میں نے خود کو دیکھا میں اس اونٹ کو نبی اکرم ﷺ سے آگے نکلنے سے روک رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے شادی کر لی ہے۔ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کنواری کے ساتھ یا ثیبہ کے ساتھ میں نے عرض کی: بلکہ ثیبہ کے ساتھ؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے کسی کنواری کے ساتھ شادی کیوں نہیں کی کہ تم اس کے خوش فعلیاں کرتے اور وہ تمہارے ساتھ کرتی۔ میں نے عرض

6518- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو موسى: هو محمد بن المثنى بن عبيد العزى. وانظر الحديث الآتى برقم

کی: میری بہنیں ہیں۔ مجھے یہ اچھا لگا کہ میں کسی ایسی عورت کے ساتھ شادی کروں جو ان کا خیال رکھے۔ ان کی نگہبانی کرے ان کی نگرانی کرے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اب تم (اپنے گھر) جانے لگے ہو۔ جب تم جاؤ تو عقل مند کی مظاہرہ کرنا عقل مند کی مظاہرہ کرنا پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اپنا اونٹ فروخت کرو گے میں نے عرض کی: جی ہاں تو نبی اکرم ﷺ نے ایک اوقیہ کے عوض میں وہ مجھ سے خرید لیا پھر نبی اکرم ﷺ مجھ سے پہلے (مدینہ منورہ) تشریف لے آئے۔ میں اگلے دن آیا میں مسجد میں آیا تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو مسجد کے دروازے پر پایا نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم اب آئے ہو۔ میں نے عرض کی: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے اونٹ کو چھوڑ دو اور (مسجد کے اندر) جا کر دو رکعت ادا کرو۔ راوی کہتے ہیں: میں اندر آیا میں نے نماز ادا کی جب میں واپس آیا تو آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا کہ مجھے وزن کر کے ایک اوقیہ دیدیں۔ راوی کہتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے مجھے وزن کر کے دیا اور میزان میں (میرے پڑے کو) وزنی رکھا۔ راوی کہتے ہیں: جب میں وہاں سے روانہ ہوا اور مرگیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جابر کو میرے پاس بلا کر لاؤ مجھے بلایا گیا تو میں نے اندازہ لگا لیا کہ اب نبی اکرم ﷺ وہ اونٹ مجھے واپس کر دیں گے مجھے یہ بات سب سے زیادہ ناپسند تھی لیکن نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اونٹ بھی تمہارا ہوا اور قیمت بھی تمہاری ہوئی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ اسْتَشْنَى حُمْلَانِ رَاحِلَتِهِ الَّتِي وَصَفْنَاهَا إِلَى

الْمَدِينَةِ بَعْدَ الْبَيْعِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اپنی اس سواری پر مدینہ منورہ تک سوار رہنے کا استثناء کیا تھا جس سواری کی صفت ہم نے بیان کی ہے اور یہ استثناء سودا ہو جانے کے بعد تھا

6519 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدِ السَّعْدِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ كَانَ يَسِيرُ عَلَى جَمَلٍ لَهُ قَدْ أَغْنَى، فَأَرَادَ أَنْ يُسَبِّهَ، قَالَ: فَلَحِقَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَعَا لَهُ وَضَرَبَهُ، فَسَارَ سِيرًا لَمْ يَسِرْ مِثْلَهُ، وَقَالَ: بَعْثِي بِأُوقِيَةٍ، فَقُلْتُ: لَا، ثُمَّ قَالَ: بَعْثِي بِأُوقِيَةٍ، فَبَعَثَهُ بِأُوقِيَةٍ، وَاسْتَشْنَيْتُ حُمْلَانَهُ إِلَى أَهْلِي، فَلَمَّا بَلَغْتُ أَتَيْتُهُ، فَقَالَ لِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَرَانِي مَا كُنْتُكَ لِأَخَذَ جَمْلَكَ وَدَرَاهِمَكَ؟ فَهَمَّا لَكَ

✽✽ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ اپنے اونٹ پر سفر کر رہے تھے جو تھک چکا تھا۔ انہوں نے اس اونٹ کو ویسے ہی چھوڑ دینے کا ارادہ کر لیا۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی مجھ سے ملاقات ہوئی تو نبی اکرم ﷺ نے اس اونٹ کے لئے دعا کی۔ آپ نے اسے مارا تو وہ اتنی تیزی سے چلنے لگا کہ وہ پہلے کبھی اتنا تیز نہیں چلتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

6519 - إسناده صحيح على شرط مسلم، على بن خشرم من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. عيسى بن يونس:

هو ابن أبي إسحاق السبيعي، وزكريا: هو ابن أبي زائدة، وعامر: هو الشعبي. وانظر الحديث المتقدم برقم (4912).

ایک اوقیہ کے عوض میں اسے مجھے فروخت کر دو۔ میں نے عرض کی: جی نہیں پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک اوقیہ کے عوض میں اسے مجھے فروخت کر دو میں نے عرض کی: جی نہیں پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک اوقیہ کے عوض میں اسے مجھے فروخت کر دو تو میں نے ایک اوقیہ کے عوض میں اسے فروخت کر دیا۔ میں نے اس سودے میں یہ استثناء کیا کہ میں اس پر سوار ہو کر اپنے گھر تک جاؤں گا جب میں (مدینہ منورہ) پہنچا تو میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کیا تم یہ سمجھ رہے تھے کہ میں نے تمہارے اونٹ اور درہموں کی وجہ سے تمہارے ساتھ یہ سودا کیا۔ یہ دونوں تمہارے ہوئے۔

ذِكْرُ مَا أَكْرَمَ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا صَفِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَزِيمَةِ الْمُشْرِكِينَ عَنْهُ عَنْ قَبْضَةِ تَرَابٍ رَمَاهُمْ بِهَا

اس بات کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو یہ عزت عطا کی کہ آپ ﷺ کے مٹھی بھر مٹی پھینکنے کی وجہ سے مشرکین کو پسپا کر دیا گیا جب وہ مٹی آپ ﷺ نے ان کی طرف پھینکی تھی

6520 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ سَلَمَةَ بْنُ الْأَكْوَعِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: (متن حدیث): غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا، قَالَ فَلَمَّا وَاجَهْنَا الْعَدُوَّ، تَقَدَّمْتُ، فَأَعْلَوْتُ نَبِيَّةً، فَاسْتَقْبَلَنِي رَجُلٌ مِنَ الْعَدُوِّ، فَأَرَمِيهِ بِسَهْمٍ، فَتَوَارَى عَنِّي، فَمَا دَرَيْتُ مَا أَصْنَعُ، ثُمَّ نَظَرْتُ إِلَى الْقَوْمِ، فَإِذَا هُمْ قَدْ طَلَعُوا مِنْ نَبِيَّةٍ أُخْرَى، فَالْتَقَوْا هُمْ وَصَحَابَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَلَّى صَحَابَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَرْجِعَ مِنْهُمْ مَا، وَعَلَى بُرْدَتَانِ مُتَزَرَّيَا أَحَدَهُمَا، مُرْتَدِيَا بِالْأُخْرَى، قَالَ: فَأَنْطَلَقُ رِدَائِي، فَجَمَعْتُهُ، وَمَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ مَا، وَهُوَ عَلَى بَغْيَتِهِ الشَّهْبَاءِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ رَأَى ابْنُ الْأَكْوَعِ فِرْعَا، فَلَمَّا غَشُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَنْ الْبُعْلَةِ، ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تَرَابٍ مِنَ الْأَرْضِ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهِ وُجُوهَهُمْ، فَقَالَ: شَاهَتِ الْوُجُوهُ، فَمَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْهُمْ إِنْسَانًا إِلَّا مَلَأَ اللَّهُ عَيْنَهُ تَرَابًا يَبْلُغُ الْقَبْضَةَ، فَوَلَّوْا مُدْبِرِينَ، فَهَزَمَهُمُ اللَّهُ، وَقَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ

﴿﴾ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں۔ میرے والد نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے، ہم نے

6520 - إسنادہ حسن علی شرط مسلم، رجالہ ثقات رجال الشيخین غیر عکرمة، فمن رجال مسلم، وهو حسن الحديث .

وابن سلمة بن الأكوع: هو إياس. وأخرجه البيهقي في "دلائل النبوة" 5/140 عن أبي يعلى، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (1777) في الجهاد والسير: باب في غزوة حنين، عن أبي خزيمة زهير بن معاوية، به. وقوله: "منهم ما" حال من ابن الأكوع كما صرح أولاً بانهم، وكما يدل عليه قوله - صلى الله عليه وسلم - بعده: "لقد رأى الأكوع فرعاً"، وانظر "شرح مسلم" 12/122 للتووي.

نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ غزوہ حنین میں شرکت کی۔ راوی کہتے ہیں: جب ہم دشمن کے مد مقابل آئے تو میں آگے بڑھا اور میں ایک ٹیلے پر چڑھ گیا دشمن کا ایک شخص میرے مد مقابل آیا تو میں نے اسے تیر مارا۔ وہ میری نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔ مجھے اندازہ نہیں ہوا کہ مجھے کیا کرنا چاہئے۔ جب میں نے لوگوں کی صورت حال کا جائزہ لیا تو دشمن دوسری گھاٹی سے نمودار ہو رہا تھا۔ اس کا اور نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کا سامنا ہوا تو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کچھ لوگ منہ پھیر کر پیچھے ہٹ گئے میں بھی پسپا ہو کر پیچھے ہٹا۔ میرے جسم پر دو چادریں تھیں جن میں سے ایک کو میں نے تہبند کے طور پر باندھا ہوا تھا اور دوسری کو جسم پر لپیٹا ہوا تھا۔ میری وہ والی چادر گرگی تو میں نے اسے اٹھایا اور لپیٹا میرا گزر نبی اکرم ﷺ کے پاس سے ہوا جو پسپا ہونے کی صورت حال میں تھے۔ آپ اس وقت اپنے سفید خنجر پر سوار تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابن اکوع نے گھبراہٹ دیکھ لی ہے جب دشمن نے نبی اکرم ﷺ کو گھیر لیا تو نبی اکرم ﷺ اپنے خنجر سے نیچے اترے۔ آپ نے زمین سے مٹی بھر مٹی لی اور اسے ان لوگوں کی طرف پھینک دیا۔ آپ نے فرمایا: ان کے چہرے بگڑ جائیں تو ان میں سے جو بھی شخص تھا اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ کو مٹی سے بھر دیا جو اس مٹی (میں سے ان کی طرف آئی تھی) تو وہ لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں پسپا کر دیا اور نبی اکرم ﷺ نے ان کا مال غنیمت مسلمانوں کے درمیان تقسیم کیا۔

ذِكْرُ تَكْبِيرِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ رُؤْيَيْهِ أَهْلَ حُنَيْنٍ فِي الْحَالِ الَّتِي وَصَفْنَاهَا

نبی اکرم ﷺ کا اہل حنین کو ایسی حالت میں دیکھ کر تکبیر کہنے کا تذکرہ جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے

6521 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنِ

الْحَسَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَشْتَدَّ الْقِتَالُ يَوْمَ خَيْبَرَ، فَكُنْتُ رَدِيفَ أَبِي طَلْحَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، خَرَبْتُ خَيْبَرَ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُتَذَرِّينَ

قَالَ: فَمَا لَبِثْتُ أَنْ فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ

✽✽ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ خیبر کے موقع پر لڑائی شدید ہو گئی میں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے

پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ اکبر خیبر برباد ہو گیا جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ان لوگوں کی حالت بری ہوتی ہے۔ جنہیں ڈرایا گیا تھا۔

راوی کہتے ہیں: اس کے کچھ ہی دیر بعد اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو فتح عطا کر دی۔

ذِكْرُ سُقُوطِ الْأَصْنَامِ الَّتِي فِي الْكَعْبَةِ بِإِشَارَةِ الْمُصْطَفَى
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهَا دُونَ مَسِّهَا بِشَيْءٍ مِنْهُ

خانہ کعبہ میں موجود بتوں کا نبی اکرم ﷺ کے ان کی طرف اشارہ کرنے کی وجہ سے

گر جانے کا تذکرہ حالانکہ آپ ﷺ نے انہیں چھوا نہیں تھا

6522 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُسَيْبِيُّ، قَالَ:

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ:

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ وَجَدَ بِهَا ثَلَاثَ مِائَةٍ وَسِتِّينَ صَنَمًا،

فَأَشَارَ بِعَصَا إِلَى كُلِّ صَنَمٍ، وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ، إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا، فَسَقَطَ الصَّنَمُ، وَلَمْ يَمَسَّهُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نے وہاں تین سو ساٹھ

بت پائے۔ آپ عصا کے ذریعے ان میں سے ہر ایک بت کی طرف اشارہ کرتے اور یہ کہتے تھے: ”حق آگیا اور باطل رخصت ہو گیا۔ بے شک باطل نے رخصت ہی ہونا تھا، تو وہ بت گر جاتا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان بتوں کو چھوا نہیں۔

ذِكْرُ مَا أَبَانَ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا مِنْ دَلَائِلِ صِفَتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صِحَّةِ
نُبُوَّتِهِ مِنْ طَاعَةِ الْأَشْجَارِ لَهُ

اس بات کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی نبوت کے صحیح ہونے کی دلیل کے طور

پر یہ چیز ظاہر کی کہ درخت آپ ﷺ کی فرمانبرداری کرتے تھے

6522 - إسناده ضعيف، عاصم بن عمر: هو العمري، ضعفه أحمد وابن معين وغيرهم، وقال البخاري: منكر الحديث، وقال

الترمذي: متروك. وذكره المؤلف في "المجروحين" 2/127، وقال: منكر الحديث جداً، يروى عن الثقات ما لا يشبه حديث الأئمة، لا يجوز الاحتجاج به إلا فيما وافق الأئمة، ثم ذكره في "الثقات" 7/259، وقال: يخطئ ويخالف. وأخرجه الطبراني

(13643) عن محمد بن نصر الصائغ البغدادي، حدثنا محمد بن إسحاق المصيصي، بهذا الإسناد. وذكره الهيثمي في "المجمع"

6/176 فقال: رواه الطبراني في "الأوسط" و"الكبير"، وفيه عاصم بن عمر العمري، وهو متروك، وثقه ابن حبان، وقال: يخطئ

ويخالف. وأخرجه البيهقي في "الدلائل" 5/72 من طريق القاسم بن عبد الله العمري، عن عبد الله بن دينار، به. وهذا إسناد ضعيف

جداً، القاسم هذا اتهمه الإمام أحمد بالكذب والوضع. وقال البيهقي: هذا الإسناد وإن كان ضعيفاً، فالذي قبله يؤكد. وذكر حديثاً

عن ابن عباس بنحوه، ورواه الطبراني أيضاً، وقال عنه الهيثمي في "المجمع" 6/176: رجاله ثقات. قلت: ويشهد له حديث ابن

مسعود المتقدم عند المصنف برقم (5862).

6523 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُوْفِيَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ:

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: (متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي عَامِرٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهُ يَدَاوِي وَيُعَالِجُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ تَقُولُ أَشْيَاءَ، هَلْ لَكَ أَنَّ أَذَاوِيكَ؟ قَالَ: فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى اللَّهِ، ثُمَّ قَالَ: هَلْ لَكَ أَنَّ أُرِيكَ آيَةً وَعِنْدَهُ نَخْلٌ وَشَجَرٌ، فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدْقًا مِنْهَا، فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ وَهُوَ يَسْجُدُ وَيَرْفَعُ رَأْسَهُ، وَيَسْجُدُ وَيَرْفَعُ رَأْسَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ لَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْجِعْ إِلَى مَكَانِكَ، فَقَالَ الْعَامِرِيُّ: وَاللَّهِ، لَا أَكْذِبُكَ بِشَيْءٍ تَقُولُهُ أَبَدًا، ثُمَّ قَالَ: يَا آلَ عَامِرٍ بَنِ صَغَصَعَةَ، وَاللَّهِ لَا أَكْذِبُهُ بِشَيْءٍ.

قَالَ: وَالْعِدْقُ: النَّخْلَةُ

✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: بنو عامر سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ شخص دوا دیا کرتا تھا اور علاج کرتا تھا۔ اس نے کہا: اے حضرت محمد ﷺ آپ کے کچھ نظریات ہیں کیا آپ کو اس بارے میں دلچسپی ہے کہ میں آپ کو کوئی دوائی دوں۔ (یعنی آپ کا ذہنی توازن ٹھیک نہیں تو میں آپ کو اس کی دوا دیتا ہوں) نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دی پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں اس بات میں دلچسپی ہے کہ میں تمہیں کوئی نشانی دکھاؤں۔ اس وقت اس شخص کے پاس ایک کھجور کا درخت تھا اور ایک دوسرا درخت تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے کھجور کے درخت کو اپنے پاس بلایا۔ وہ نبی اکرم ﷺ کی طرف کبھی سجدہ کرتا ہوا کبھی سر کو اٹھاتا ہوا کبھی سجدہ کرتا ہوا کبھی اپنے سر کو اٹھاتا ہوا آیا اور نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچ گیا اور آ کے آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا پھر نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا تم اپنی جگہ پر واپس چلے جاؤ تو بنو عامر قبیلے سے تعلق رکھنے والے اس شخص نے کہا: اللہ کی قسم! اب میں کبھی بھی آپ کو کسی بھی ایسی بات کے حوالے سے جھوٹا قرار نہیں دوں گا جو بات آپ بیان کریں گے پھر اس شخص نے کہا: اے عامر بن صغصعہ کی اولاد اللہ کی قسم! میں ان کی کسی بھی بات کو جھٹلاؤں گا نہیں۔

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: لفظ عذق سے مراد کھجور کا درخت ہے۔)

6523- إسنادہ صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم السامى، فقد روى له النسائى، وهو ثقة. وأخرجه أبو يعلى (2350) عن إبراهيم بن الحجاج السامى، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبرانى فى "الكبير" (12595)، وأبو نعيم (297)، والبيهقى 17-16/6 كلاهما فى "دلائل النبوة" من طريقين عن عبد الواحد بن زياد، به. وذكره الهيمى فى "المجمع" 9/10 ونسبه لأبى يعلى فقط، وقال: رجاله رجال الصحيح غير إبراهيم بن الحجاج السامى، وهو ثقة. وأخرجه البخارى فى "التاريخ الكبير" 3/3، والترمذى (3628) فى المناقب: باب رقم (6)، وقال: حسن غريب صحيح، والطبرانى فى "الكبير" (12622)، والحاكم 2/620 وصححه على شرط مسلم ووافقه الذهبى، والبيهقى فى "الدلائل" 6/15 من طريق محمد بن سعيد ابن الأصبهاني، حدثنا شريك القاضى، عن سماك، حدثنا أبو ظبيان حصين بن جندب، عن ابن عباس بنحوه، وزاد فيه قول الأعرابى: أشهد أنك رسول الله، وأمن.

ذِكْرُ خَيْرٍ فِيهِ دَلَالٌ مَعْلُومَةٌ عَلَى صِحَّةِ مَا أَصْلَنَاهُ مِنْ اثْبَاتِ الْأَشْيَاءِ الْمُعْجَزَةِ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس روایت کا تذکرہ جس میں اس بات کے متعین دلائل موجود ہیں جو ہماری بیان کردہ اصل کے
صحیح ہونے (پر دلالت کرتے ہیں) کہ نبی اکرم ﷺ کے کچھ معجزات ثابت ہیں

6524- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، فِي كِتَابِهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ الْكَلَابِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُجَاهِدٍ أَبُو حَزْرَةَ، عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:

(متن حدیث): سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَزَلْنَا وَادِيًا أَفِيحًا، فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ، وَاتَّبَعْتُهُ بِأَدَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ، فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَرِ شَيْئًا لَيْسَ تَرَبِّهِ، فَإِذَا شَجَرَتَانِ بِشَاطِئِ الْوَادِي، فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَحَدَهُمَا، فَأَخَذَ بَغْضَنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا، فَقَالَ: انْقَادِي عَلَى يَاذَنِ اللَّهِ، فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَالْبَعِيرِ الْمَخْشُوشِ الَّذِي يُصَانِعُ قَائِدُهُ حَتَّى آتَى الشَّجَرَةَ الْأُخْرَى، فَأَخَذَ بَغْضَنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا، فَقَالَ: انْقَادِي عَلَى يَاذَنِ اللَّهِ، فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَذَلِكَ حَتَّى إِذَا كَانَ الْيَصْفُ جَمْعَهُمَا، فَقَالَ: التَّيْمَا عَلَى يَاذَنِ اللَّهِ، فَالْتَمَتَا، قَالَ جَابِرٌ: فَخَرَجْتُ أُخْضِرُ مَخَافَةَ أَنْ يُحَسَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُرْبِي فَيَتْبَاعِدَ، فَجَلَسْتُ، فَحَانَتْ مِنِّي لَفْتَةٌ، فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلٍ، وَإِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدْ افْتَرَقَتَا، فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلَى سَاقٍ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ وَقَفَةً، فَقَالَ بِرَأْسِهِ هَكَذَا يَمِينًا وَيَسَارًا، ثُمَّ أَقْبَلَ، فَلَمَّا انْتَهَى إِلَيَّ، قَالَ: يَا جَابِرُ هَلْ رَأَيْتَ مَقَامِي؟، قُلْتُ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَانْطَلِقْ إِلَى الشَّجَرَتَيْنِ، فَاقْطَعْ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا غُصْنًا، فَأَقْبَلْ بِهِمَا، حَتَّى إِذَا قُمْتَ مَقَامِي أَرْسِلْ غُصْنًا عَنْ يَمِينِكَ وَغُصْنًا عَنْ يَسَارِكَ قَالَ جَابِرٌ: فَأَخَذْتُ حَجْرًا، فَكَسَرْتُهُ، فَاتَّيْتُ الشَّجَرَتَيْنِ، فَاقْطَعْتُ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا غُصْنًا، ثُمَّ أَقْبَلْتُ أَجْرُهُمَا، حَتَّى إِذَا قُمْتُ مَقَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلْتُ غُصْنًا عَنْ يَمِينِي، وَغُصْنًا عَنْ يَسَارِي، ثُمَّ لَحِقْتُهُ، فَقُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَعَمَّ ذَلِكَ؟ فَقَالَ: إِنِّي مَرَرْتُ بِقَبْرَيْنِ يُعَذِّبَانِ، فَأَحْبَبْتُ بِشَفَاعَتِي أَنْ يُرْفَقَ عَنْهُمَا مَا دَامَ الْغُصْنَانِ رَطْبَيْنِ فَاتَّيْنَا الْعُسْكَرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا جَابِرُ نَادِ بِوَضُوءٍ،

6524- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير يعقوب بن مجاهد، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم

(3012) في الزهد: باب حديث جابر الطويل، والبيهقي في "دلائل النبوة" 10-7/6 عن هارون بن معروف ومحمد بن عباد قالا:

حدثنا حاتم بن إسماعيل، بهذا الإسناد.

فَقُلْتُ: أَلَا وَضُوءٌ أَوْ وَضُوءٌ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا وَجَدْتُ فِي الرَّكْبِ مِنْ قَطْرَةٍ، وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُسِرُّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَشْجَابٍ لَهُ، فَقَالَ: انْطَلِقْ إِلَى فَلَانِ الْأَنْصَارِيِّ، فَاَنْظُرْ هَلْ فِي أَشْجَابِهِ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَ: فَاَنْطَلَقْتُ إِلَيْهِ، فَانْظَرْتُ فِيهَا، فَلَمْ أَجِدْ فِيهَا إِلَّا قَطْرَةً فِي عِزْلَةٍ شَجَبٍ مِنْهَا، لَوْ أَنِّي أَفْرِغُهُ مَا كَانَتْ شَرِبَةً، فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ أَجِدْ فِيهَا إِلَّا قَطْرَةً فِي عِزْلَةٍ شَجَبٍ مِنْهَا لَوْ أَنِّي أَفْرِغُهُ لَشَرِبَهُ يَابِسُهُ.

قَالَ: أَذْهَبَ فَاتَيْتِي بِهِ، فَآخَذَهُ بِيَدِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ يَتَكَلَّمُ بِشَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ، وَيَعْمِزُهُ بِيَدِهِ، ثُمَّ أَعْطَانِيهِ، فَقَالَ: يَا جَابِرُ نَادِ بِجَفْنَةٍ، فَقُلْتُ: يَا جَفْنَةُ الرَّكْبِ، قَالَ: فَاتَيْتُ بِهَا تُحْمَلُ، فَوَضَعْتُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا، وَبَسَطَ يَدَهُ فِي وَسْطِ الْجَفْنَةِ، وَفَرَّقَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، وَقَالَ: خُذْ يَا جَابِرُ، وَصَبَّ عَلَيَّ، وَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ، فَصَبَّتُ عَلَيْهِ، وَقُلْتُ: بِسْمِ اللَّهِ، فَارَأَيْتُ الْمَاءَ يَفُورُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى امْتَلَأَتْ، قَالَ: يَا جَابِرُ، نَادِ مَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بِمَاءٍ قَالَ: فَاتَى النَّاسُ، فَاسْتَقَوْا حَتَّى رَوَوْا، قَالَ: فَقُلْتُ: هَلْ بَقِيَ أَحَدٌ لَهُ حَاجَةٌ؟ قَالَ: فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ مِنَ الْجَفْنَةِ وَهِيَ مَلَأَى

✽✽✽ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر پر روانہ ہوئے یہاں تک کہ ہم نے وادی الفح میں پڑاؤ کیا نبی اکرم ﷺ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ میں پانی کا برتن لے کر آپ کے پیچھے گیا نبی اکرم ﷺ نے اس بات کا جائزہ لیا تو آپ کو ایسی کوئی چیز نظر نہیں آئی جس کے ذریعے آپ رکاوٹ بنا لیں۔ وادی کے کنارے پر دو درخت موجود تھے۔ نبی اکرم ﷺ ان میں سے ایک کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ نے اس کی ایک ٹہنی کو پکڑا اور فرمایا اللہ کے حکم کے تحت میرے ساتھ چلو تو وہ درخت ایک فرمانبردار اونٹ کی طرح آپ کے ساتھ چل پڑا جو اونٹ اپنے ساتھ لے کر چلنے والے کے حکم کے مطابق عمل کرتا ہے یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ دوسرے درخت کے پاس تشریف لائے۔ آپ نے اس کی بھی ایک ٹہنی کو پکڑا اور فرمایا اللہ کے حکم کے تحت میرے ساتھ چلو تو وہ بھی آپ کے ساتھ اسی طرح چل پڑا یہاں تک کہ (ان دونوں کے) درمیان میں آکر وہ دونوں ایک دوسرے سے مل گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اللہ کے حکم کے تحت تم میرے لئے ایک دوسرے کے ساتھ رہنا تو وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ہو گئے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں وہاں سے کچھ پیچھے ہٹ گیا۔ اس اندیشے کے تحت کہ نبی اکرم ﷺ کو میرا قریب ہونا محسوس ہو گیا تو شاید آپ زیادہ دور تشریف لے جائیں۔ میں وہاں بیٹھ گیا۔ تھوڑی ہی دیر گزرنے کے بعد نبی اکرم ﷺ تشریف لائے وہ درخت ایک دوسرے سے الگ ہو چکے تھے۔ ان میں سے ہر ایک اپنی پنڈلی پر کھڑا تھا میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ ذرا سی دیر کے لئے رُکے اور آپ نے اپنے سر کو بائیں اور دائیں طرف گھمایا پھر آپ تشریف لے آئے جب آپ میرے پاس پہنچے تو آپ نے دریافت کیا: اے جابر کیا تم نے مجھے دیکھ لیا تھا۔ میں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ ﷺ! نبی

اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ان دونوں درختوں کے پاس جاؤ اور ان میں سے ہر ایک کی ٹہنی توڑ کر انہیں میری طرف لے آؤ یہاں تک کہ جب تم اس مقام پر پہنچو جہاں تم نے مجھے کھڑے ہوئے دیکھا تھا تو ایک ٹہنی اپنے دائیں طرف چھوڑ دینا اور ایک بائیں طرف چھوڑ دینا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک پتھر لے کر اس کے دو ٹکڑے کئے۔ پھر میں ان دو درختوں کے پاس آیا میں نے ان میں سے ہر ایک کی ٹہنی توڑ لی پھر میں انہیں گھسٹتا ہوا آیا یہاں تک کہ اس جگہ پر آ کر کھڑا ہو گیا جہاں نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے تھے تو میں نے ایک ٹہنی کو اپنے دائیں طرف اور ایک ٹہنی کو اپنے بائیں طرف چھوڑ دیا پھر میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آ گیا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے ایسا کر لیا ہے۔ آپ نے ایسا کیوں کر دیا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرا گزردو قبروں کے پاس سے ہوا جنہیں عذاب دیا جا رہا تھا تو میں نے اس بات کو پسند کیا کہ میری شفاعت کے ذریعے ان دونوں کے عذاب میں اس وقت تک تخفیف ہو جائے جب تک وہ دونوں ٹہنیاں تر رہتی ہیں۔ راوی کہتے ہیں: پھر ہم لشکر کے پاس آئے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے جابر! وضو کے پانی کے لئے اعلان کر دو تو میں نے اعلان کیا خبردار وضو کا پانی ہے خبردار وضو کا پانی ہے۔

میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے تو لشکر میں پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں ملا۔ (راوی کہتے ہیں:) انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص تھا جو اپنے ڈول میں نبی اکرم ﷺ کے لئے ٹھنڈا پانی رکھتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم فلاں انصاری کے پاس جاؤ اور دیکھو کہ کیا اس کے ڈول میں کوئی پانی ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں اس شخص کے پاس گیا میں نے اس ڈول کا جائزہ لیا تو مجھے اس ڈول کے سرے پر صرف ایک پانی کا قطرہ دکھائی دیا اگر میں اسے انڈیل لیتا تو وہ پینے کے قابل نہ رہتا۔ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے اس ڈول میں صرف ایک قطرہ ملا جو اس کے سرے پر موجود تھا اگر میں اسے انڈیل لیتا تو اس کے خشک حصے نے اسے جذب کر لینا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جاؤ اور اسے میرے پاس لے کر آؤ۔ نبی اکرم ﷺ نے وہ قطرہ اپنے دست مبارک پر ڈالا اور کچھ پڑھنا شروع کیا۔ مجھے نہیں معلوم وہ کیا تھا پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اسے ٹٹولنا شروع کیا پھر آپ نے مجھے وہ عطا کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے جابر پیالے کے لئے اعلان کرو تو میں نے کہا: کوئی پیالہ لے کر آئے۔ راوی کہتے ہیں: میں اسے لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا۔ میں نے اسے نبی اکرم ﷺ کے سامنے رکھ دیا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اس طرح کیا یعنی پیالے کے درمیان میں اپنا ہاتھ بڑھایا اپنی انگلیوں کو کشادہ کیا۔ آپ نے فرمایا: اے جابر اسے حاصل کرو اور اسے میرے اوپر انڈیل دو اور بسم اللہ پڑھ لینا۔ میں نے اسے نبی اکرم ﷺ پر انڈیل دیا اور میں نے بسم اللہ پڑھ لی تو میں نے پانی کو دیکھا کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی انگلیوں کے درمیان میں سے پھوٹ رہا تھا یہاں تک کہ وہ برتن بھر گیا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے جابر یہ اعلان کرو کہ جس شخص کو بھی پانی کی ضرورت ہو (وہ آجائے) راوی کہتے ہیں: تو لوگ آ گئے۔ انہوں نے پانی پی لیا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں: تو میں نے اعلان کیا کیا کوئی ایسا شخص ہے جسے (پانی کی) ضرورت ہو۔ راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے اس پیالے سے اپنا دست مبارک اٹھایا تو وہ پیالہ بھرا ہوا تھا۔

ذِكْرُ اسْمَاعِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا أَهْلَ الْقَلْبِ مِنْ بَدْرِ كَلَامَ صَفِيهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخِطَابَهُ إِيَّاهُ

اس بات کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے بدر کے گڑھے میں پڑے ہوئے لوگوں کو

اپنے محبوب کا کلام اور ان سے کیا گیا خطاب سنوایا تھا

6525 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْمُقَابِرِيُّ،

قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ الطَّوِيلُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعَ الْمُسْلِمُونَ نِدَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ وَهُوَ عَلَى بَنِي بَدْرِ

يَنَادِي: يَا أَبَا جَهْلٍ بْنُ هِشَامٍ، وَيَا عُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ، وَيَا شَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ، وَيَا أُمَيَّةَ بْنَ خَلْفٍ، أَلَا هَلْ رَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ
رَبُّكُمْ حَقًّا؟ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ تَنَادَى قَوْمًا قَدْ جَافُوا؟، فَقَالَ: مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعٍ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ إِلَّا

أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يُجِيبُونِي

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نصف رات کے وقت مسلمانوں نے نبی اکرم ﷺ کی پکارنی۔ آپ

اس وقت بدر کے کنوئیں کے پاس موجود تھے اور بلند آواز میں فرما رہے تھے۔ اے ابو جہل بن ہشام اے عتبہ بن ربیعہ اے شیبہ بن ربیعہ اے امیہ بن خلف تمہارے پروردگار نے تمہارے ساتھ جو وعدہ کیا تھا کیا تم نے اسے سچ پایا ہے۔ مسلمانوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ ایسی قوم کو مخاطب کر رہے ہیں جو مردار ہو چکے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جو کہہ رہا ہوں تم لوگ ان سے زیادہ اسے نہیں سن رہے البتہ وہ لوگ اس بات کی استطاعت نہیں رکھتے کہ مجھے جواب دیں۔

ذِكْرُ مَا حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، وَإِرْسَالِ الشَّهْبِ عَلَيْهِمْ عِنْدَ

إِظْهَارِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِسْلَامَ

اس بات کا تذکرہ جب نبی اکرم ﷺ نے اسلام کا اظہار کیا، تو شیاطین اور آسمان کی خبروں کے

درمیان کیا چیز رکاوٹ بن گئی تھی اور ان پر کس طرح شہاب ثاقب چھوڑے جانے لگے تھے

6526 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ قَرُوحٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي

بَشِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

6525 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب، فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد

3/104 و 182 و 263، وأبو يعلى (3808) و (3809) و (3857) من طرق عن حميد، بهذا الإسناد. وانظر الحديث رقم (4722)

و (6498).

(متن حدیث): مَا قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْجِنِّ، وَمَا رَأَاهُمْ، انْطَلَقَ، رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَائِفَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ، وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ، فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِينُ إِلَى قَوْمِهِمْ، فَقَالُوا: مَا لَكُمْ؟ قَالُوا: حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ.

قَالُوا: مَا ذَاكَ إِلَّا شَيْءٌ حَدَثَ، فَاضْرِبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا، فَانْظُرُوا مَا هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، فَانْطَلَقُوا يَضْرِبُونَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا، فَمَرَّ النَّفَرُ الَّذِينَ أَخَذُوا نَحْوَهَا - وَهُوَ بَنَخْلَةٌ - وَهُمْ عَامِدُونَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْفَجْرِ، فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ، قَالُوا: هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، فَرَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ، فَقَالُوا: (إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا) (الجن: 2)، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (قُلْ أَوْحَى إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ) (الجن: 1)

*** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جنات کے سامنے کوئی تلاوت نہیں کی اور نہ ہی آپ نے انہیں دیکھا۔ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ اور آپ کے کچھ اصحاب عکاظ کے بازار کی طرف تشریف لے گئے۔ یہ وہ وقت تھا۔ جب شیاطین اور آسمان کی خبروں کے درمیان رکاوٹ آچکی تھی اور ان پر شہاب ثاقب بھیجے جاتے تھے تو شیاطین اپنی قوم کی طرف واپس آئے اور ان لوگوں نے کہا: تم لوگوں کا کیا معاملہ ہے انہوں نے جواب دیا: ہمارے اور آسمان کی خبروں کے درمیان رکاوٹ پڑ چکی ہے اور اب ہمارے اوپر شہاب ثاقب بھیجے جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا: یہ کسی ایسی وجہ سے ہوا ہوگا جوئی رونما ہوئی ہے تم لوگ زمین کے مشرقی حصوں اور مغربی حصوں کا جائزہ لو اور اس بات کا جائزہ لو کہ وہ کون سی ایسی چیز ہے جو ہمارے اور آسمان کی خبروں کے درمیان رکاوٹ بن گئی ہے تو وہ لوگ زمین کے مشرقی اور مغربی حصوں کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔ ان میں سے کچھ لوگوں کا گزر تہامہ کی طرف سے ہوا۔ نبی اکرم ﷺ اس وقت ایک کھجور کے باغ میں موجود تھے۔ یہ لوگ عکاظ کے بازار کی طرف جاتے ہوئے راستے میں (کھجور کے اس باغ میں تھے) اور نبی اکرم ﷺ انہیں فجر کی نماز پڑھا رہے تھے جب ان جنات نے قرآن کی تلاوت سنی تو انہوں نے کہا: یہ وہ چیز ہے جو ہمارے اور آسمان کی خبروں کے درمیان رکاوٹ بن گئی ہے تو وہ لوگ اپنی قوم کے پاس

6526- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير شيبان بن فروخ فمن رجال مسلم. أبو عوانة: هو الوضاح البشكري، وأبو بشر: هو جعفر بن إياس بن أبي وحشية، وآخرجه مسلم (449) في الصلاة: باب الجهر بالقراءة في الصبح، عن شيبان بن فروخ، بهذا الإسناد. وآخرجه البخاري (773) في الأذان: باب الجهر بقراءة صلاة الفجر، و (4921) في تفسير سورة الجن، والترمذي (3323) في التفسير: باب ومن سورة الجن، والطبري في "جامع البيان" 29/102، والطبراني (12449)، والحاكم 2/503، والبيهقي في "دلائل النبوة" 226-225/2، والبعري في "معالم التنزيل" 4/173 من طرق عن أبي عوانة به. وقال الحاكم: هذا إسناده صحيح على شرط الشيخين، ولم يخرجاه إسنابه: روى البخاري الحديث دون قوله: "ما قرأ رسول الله - صلى الله عليه وسلم - على الجن وما رآهم." قال الحافظ في "الفتح" 8/670: أخرجه أبو نعيم في "المستخرج" عن الطبراني، عن معاذ بن المنثري، عن مسدد شيخ البخاري فيه، فزاد في

واپس گئے اور انہوں نے یہ کہا۔

”ہم نے قرآن کو سنا ہے وہ بڑی حیران کن چیز ہے وہ ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں

اور اب ہم کسی کو اپنے پروردگار کا شریک قرار نہیں دیں گے۔“

تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی طرف یہ بات وحی کی۔

”تم یہ فرما دو کہ جب جنات کے ایک گروہ نے اسے غور سے سنا۔“

ذِكْرُ خَيْرٍ قَدْ يُوْهِمُ غَيْرَ الْمُتَّبِعِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ أَنَّهُ مُضَادٌّ لِحَبْرِ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے منقول اس روایت کی متضاد ہے جسے

ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

6527 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ

الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): سَأَلْتُ عُلُقَمَةَ بْنَ قَيْسٍ: هَلْ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ شَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَيْلَةَ الْحِجْرِ؟ قَالَ: فَقَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ: هَلْ شَهِدَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَيْلَةَ الْحِجْرِ؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنَّا كُنَّا مَعَهُ لَيْلَةً، فَفَقَدْنَاهُ، فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا هُوَ جَاءَ مِنْ قِبَلِ حِرَاءٍ،

فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ أَتَانِي دَاعِي الْحِجْرِ، فَذَهَبْتُ مَعَهُ، فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ، فَانْطَلَقْتُ حَتَّى آرَأَانَا نِيرَانَهُمْ وَأَنَارَهُمْ،

فَسَأَلُوهُ عَنِ الزَّادِ، فَقَالَ: لَكُمْ كُلُّ عَظْمٍ طَعَامٌ يُذَكِّرُ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقَعُ فِي أَيْدِيكُمْ أَوْ قَرَّ مَا يَكُونُ لَحْمًا، وَكُلُّ

بَعِيرٍ عُلْفٌ لِدَوَابِّكُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسْتَنْجُوا بِهِمَا، فَإِنَّهُمَا طَعَامُ إِخْوَانِكُمْ مِنَ

الْحِجْرِ

❀❀❀ امام شعیبی بیان کرتے ہیں: میں نے علقمہ بن قیس سے دریافت کیا: کیا جنات سے ملاقات کی رات حضرت عبداللہ

بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے تو علقمہ نے جواب دیا: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ سوال کیا کیا آپ

(یعنی صحابہ کرام) میں سے کوئی نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا جب جنات سے ملاقات ہوئی تھی تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ ایک

رات ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ ہم نے آپ کو غیر موجود پایا تو ہم نے وہ رات بدترین حالت میں گزاری۔ صبح کے قریب نبی

اکرم ﷺ غار حرا کی طرف سے تشریف لائے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جنات کا پیغام رساں میرے پاس آیا تو میں اس کے ساتھ چلا

گیا۔ میں نے ان کے سامنے قرآن کی تلاوت کی پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لے گئے پھر آپ نے ہمیں جنات کے آگ جلانے اور

6527 - إسناده صحيح على شرط الشيخين . إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه، وعبد الأعلى: هو ابن حماد النرسي . وقد

تقدم برقم (1432) و (6320).

دیگر چیزوں کے نشانات ہمیں دکھائے۔ ان جنات نے نبی اکرم ﷺ سے زاوراہ کے بارے میں دریافت کیا: تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر وہ کھانا جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اس کی ہر ہڈی جب تمہارے ہاتھ میں آئے گی تو اس پر پہلے سے زیادہ گوشت لگا ہوا ہوگا اور ہر بیٹنگی تمہاری جانوروں کا چارا ہوگی۔

(راوی بیان کرتے ہیں) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ان دو چیزوں سے استنجاء نہ کرو کیونکہ یہ تمہارے جنات بھائیوں کی خوراک ہے۔

ذِكْرُ مَا بَارَكَ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا لِصَفِيهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَسِيرِ مِنْ أَسْبَابِهِ
الَّتِي فَرَّقَ بِهَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ غَيْرِهِ مِنْ أُمَّتِهِ

اس بات کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو یہ برکت عطا کی جو ساز و سامان میں سے تھوڑی چیز کے بارے میں تھی (یعنی وہ چیز زیادہ ہوگئی تھی) تو اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب اور آپ ﷺ کی امت سے تعلق رکھنے والے دیگر افراد کے درمیان فرق کیا

6528 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي دُكَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ الْمُرَزِيُّ، قَالَ: (متن حدیث): أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَكْبٍ مِنْ مُزَيْنَةَ، فَقَالَ لِعُمَرَ: انْطَلِقْ فَجَهِّزْهُمْ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ هِيَ إِلَّا أَصْعُ مِنْ تَمْرٍ، فَاَنْطَلَقَ، فَأَخْرَجَ مِفْتَاحًا مِنْ حُزْبِهِ فَفَتَحَ الْبَابَ، فَإِذَا شِبْهُ الْفَصِيلِ الرَّابِضِ مِنَ التَّمْرِ، فَأَخَذْنَا مِنْهُ حَاجَتَنَا، قَالَ: فَلَقَدْ تَفَتَّ إِلَيْهِ، وَإِنِّي لِمِنْ آخِرِ أَصْحَابِي كَأَنَّا لَمْ نَرِ زَاةَ تَمْرَةٍ

✽ حضرت دکین بن سعید مرزی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں قبیلہ کے کچھ سواروں کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم جاؤ اور ان کے لئے ساز و سامان کا بندوبست کرو۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! صرف کھجوروں کے چند صاع میں پھر وہ چلے گئے۔ انہوں نے اپنے ڈب میں سے چابی نکال کر دروازہ کھولا تو وہ ڈھیر سا کھجوریں تھیں۔ ہم نے اس میں سے اپنی ضرورت کے مطابق کھجوریں لے لیں۔ راوی کہتے ہیں: جب میں نے مڑ کر اس

6528 - إسناده صحيح، علي بن مسلم: هو ابن سعيد الطوسي، ثقة من رجال البخاري، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير صحابه، فقد روى له أبو داود حديثه هذا. ابن أبي زائدة: هو يحيى بن زكريا. وأخرجه الحميدي (893)، وأحمد 4/174 و 174-175، والبخاري في "التاريخ الكبير" 3/255-256، وأبو داود (5238) في الأدب: باب في اتخاذ الغرف، والطبراني (4207) ... (4210) وأبو نعيم في "الحلية" 1/365، وفي "الدلائل" (333)، وابن الأثير في "أسد الغابة" 2/161-162، والمزني في "تهذيب الكمال" 8/492-493 من طرق عن إسماعيل بن أبي خالد، بهذا الإسناد. وأورده الهيثمي في "المجمع" 8/304-305، وقال: روى أبو داود طرفاً منه، ورواه أحمد والطبراني، ورجالهما رجال الصحيح.

کرے کی طرف دیکھا تو میں وہاں سے نکلنے والا آخری فرد تھا لیکن یوں لگتا تھا جیسے ہم نے وہاں سے ایک بھی کھجور نہیں لی۔

ذِكْرُ مَا بَارَكَ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا فِي الشَّيْءِ الْيَسِيرِ مِنَ الطَّعَامِ لِلْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَكَلَ مِنْهُ عَالَمٌ مِنَ النَّاسِ

اس بات کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کے لیے تھوڑے سے کھانے میں اتنی برکت رکھی کہ

بہت سے لوگوں نے اسے کھا لیا تھا

6529 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الشَّيْخِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ: (متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِقِصْعَةٍ مِنْ ثَرِيدٍ، فَوَضَعَتْ بَيْنَ يَدَيِ الْقَوْمِ، فَتَعَاقَبُوهَا إِلَى الظَّهْرِ مِنْ غُدُوَّةٍ، يَقُومُ قَوْمٌ وَيَجْلِسُ آخَرُونَ، فَقَالَ رَجُلٌ لِسَمُرَةَ: أَكَانَ يُمَدُّ؟ فَقَالَ سَمُرَةُ: مِنْ أَيْ شَيْءٍ تَتَعَجَّبُ؟ مَا كَانَ يُمَدُّ إِلَّا مِنْ هَاهُنَا، وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى السَّمَاءِ.

حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں شریک کا پیالہ پیش کیا گیا وہ لوگوں کے سامنے رکھا گیا تو لوگ صبح سے لے کر دوپہر تک یکے بعد دیگرے اس کے پاس آتے رہے۔ کچھ لوگ اٹھتے تو دوسرے آکر بیٹھ جاتے۔

ایک شخص نے حضرت سرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا وہ بڑھ رہا تھا؟ حضرت سرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں کس بات پر حیرانگی ہو رہی ہے۔ وہ صرف اس طرف سے بڑھ رہا تھا۔ انہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے آسمان کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِنَحْوِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6530 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُلَيْسٍ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو

مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَوْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، شَكَ الْأَعْمَشُ، قَالَ:

6529 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو العلاء بن الشيخ: وهو يزيد بن عبد الله. وأخرجه الدارمي 1/30 عن

عثمان بن أبي شيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 11/366، وأحمد 5/12 و 18، والترمذي (3625) في المناقب: باب في آيات إثبات نبوة النبي - صلى الله عليه وسلم -، والطبراني في "الكبير" (6967)، والفريابي (14)، وأبو نعيم (335)، والبيهقي 6/93 ثلاثهم في "دلائل النبوة" من طريق يزيد بن هارون، به. وصححه الترمذي والبيهقي. وأخرجه أحمد 5/12، والنسائي في "الكبرى" كما في "النحفة" 4/85، والحاكم 2/618، والفريابي (15) و (46)، والبيهقي 6/93 من طريقين عن سليمان التيمي، به. وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي.

(متن حدیث): لَمَّا كَانَ غَزْوُهُ تَبَوَّكَ أَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَدْنَيْتَ لَنَا فَنَحْرُنَا نَوَاضِحَنَا، فَأَكَلْنَا، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْعَلُوا، فَجَاءَ عُمَرُ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِ، وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوا قَلَّ الظَّهْرُ، وَلَكِنْ ادْعُهُمْ بِفَضْلِ آزُودِيهِمْ، ثُمَّ ادْعُ عَلَيْهَا بِالنَّبَرَةِ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ فِي ذَلِكَ، قَالَ: فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَطْعٍ، فَبَسَطْتُهُ، ثُمَّ دَعَاهُمْ بِفَضْلِ آزُودِيهِمْ، قَالَ: فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِكَفِّ الدُّرَّةِ، وَالْآخَرُ بِكَفِّ النَّصَرِ، وَالْآخَرُ بِكَسْرَةٍ حَتَّى اجْتَمَعَ عَلَى النَّطْعِ مِنْ ذَلِكَ يَسِيرٌ، قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّبَرَةِ، ثُمَّ قَالَ: خُذُوا فِي أَوْعِيَتِكُمْ، فَاخْذُوا فِي أَوْعِيَتِهِمْ حَتَّى مَا تَرَكُوا فِي الْعُسْكَرِ وَعَاءً إِلَّا مَلَأُوهُ، وَآكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا وَقَضَلْ مِنْهُ فَضْلَةً، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ، لَا يَلْقَى اللَّهُ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍ فَيُحْجَبَ عَنِ الْجَنَّةِ

✽✽ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ (اعمش نامی راوی کو شک ہے شاید) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ تبوک کے موقع پر لوگوں کو بھوک لاحق ہو گئی تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! اگر آپ ہمیں اجازت دیں تو ہم اپنے اونٹ قربان کر کے انہیں کھالیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا تم لوگ ایسا کر لو حضرت عمر رضی اللہ عنہ (نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں) حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! اگر لوگوں نے ایسا کر لیا تو ان کے پاس سواری کے جانور کم ہو جائیں گے۔ آپ انہیں کہیں کہ وہ اضافی بیچ جانے والا ساز و سامان لے کر آئیں اور پھر آپ اس سامان پر برکت کی دعا کریں۔ شاید اللہ تعالیٰ اس میں کوئی بہتری کی صورت پیدا کر دے۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے ایک دسترخوان منگوایا وہ پھیلا دیا گیا۔

(راوی کہتے ہیں:) پھر نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو بیچ جانے والا (کھانے پینے کا) سامان لانے کے لئے کہا۔ راوی کہتے ہیں: تو کوئی شخص مٹھی بھر جو لے آیا۔ دوسرا شخص مٹھی بھر کھجوریں لے آیا۔ کوئی اور روٹی کا ٹکڑا لے آیا یہاں تک کہ دسترخوان پر تھوڑا سا سامان اکٹھا ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس پر برکت کی دعا کی۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے برتنوں میں ڈالنا شروع کرو۔ لوگوں نے اپنے برتنوں میں ڈالنا شروع کیا یہاں تک کہ انہوں نے لشکر میں موجود ہر برتن کو بھر لیا۔ انہوں نے کھایا اور سیر ہو کر کھایا پھر بھی باقی رہ گیا۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی

6530- إسنادہ صحیح علی شرط الشيخین . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وأبو معاوية: هو محمد بن خازم الضرير، والأعمش: هو سليمان بن مهران، وأبو صالح: هو ذكوان السمان. وهو في "مسند أبي يعلى" (1199). وأخرجه أحمد 3/11، ومسلم (27) (45) في الإيمان: باب الدليل على أن من مات على التوحيد دخل الجنة قطعا، والبيهقي في "دلائل النبوة" 5/229-230، وابن منده في "الإيمان" (36) من طريق أبي معاوية، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن منده مختصراً (35) من طريق وكيع، عن الأعمش، به. وأخرجه مسلم (227) (44)، والبيهقي 5/228-229 و 6/120، وابن منده (90) عن أبي بكر بن أبي النضر قال: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عبيد الله ابن الأشجعي، عن مَالِكِ بْنِ مَعْوِلٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مَصْرُبٍ، عن أبي صالح، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 1/421، وابن منده (36) و (89) عن فليح بن سليمان، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عن أبي هريرة.

معبود نہیں ہے اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں جو شخص ان دونوں باتوں کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایسی حالت میں حاضر ہو کہ وہ اس میں شک نہ کرتا ہو وہ جنت میں جائے گا۔

ذِكْرُ مَا بَارَكَ اللَّهُ مَا فَضَلَ مِنْ أَزْوَاجِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کے زادراہ میں جو کچھ بچ گیا تھا

اللہ تعالیٰ نے اس میں کیا برکت رکھی

6531 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الصَّبَّاحِ،

قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ مَرَّ الظَّهْرَانِ حِينَ صَالَحَ قُرَيْشًا بَلَغَ

أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ قُرَيْشًا تَقُولُ: إِنَّمَا يَبِيعُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ضَعْفًا وَهَزْلًا، فَقَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بَنِي اللَّهِ، لَوْ نَحَرْنَا مِنْ ظَهْرِنَا فَأَكَلْنَا مِنْ لُحُومِهَا

وَشُحُومِهَا، وَحَسَنًا مِنَ الْمَرْقِ أَضْبَحْنَا غَدًا إِذَا غَدَرْنَا عَلَيْهِمْ وَبَنَّا جَمَامًا، قَالَ: لَا، وَلَكِنْ إِنِّي بِنِي بَمَا فَضَلَ

مِنْ أَزْوَاجِكُمْ، فَبَسَطُوا أَنْطَاعًا، ثُمَّ صَبُّوا عَلَيْهَا مَا فَضَلَ مِنْ أَزْوَاجِهِمْ، فَدَعَا لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِالْبَرَكَةِ، فَأَكَلُوا حَتَّى تَصَلُّعُوا شِبَعًا، ثُمَّ كَفَّءُوا مَا فَضَلَ مِنْ أَزْوَاجِهِمْ فِي جُرْبِهِمْ، ثُمَّ غَدَوْا عَلَى الْقَوْمِ، فَقَالَ

لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَرَيْنَ غَمِيزَةً، فَاضْطَبَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ، فَرَمَلُوا

ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ، وَمَشَوْا أَرْبَعًا، وَالْمَشْعُرُ كُنَّ فِي الْحَجَرِ، وَعِنْدَ دَارِ النَّدْوَةِ، وَكَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَغَيَّبُوا مِنْهُمْ بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيِّ وَالْأَسْوَدِ مَشُورًا، ثُمَّ يَطْلَعُونَ عَلَيْهِمْ، فَتَقُولُ قُرَيْشٌ: وَاللَّهِ

لَكَانَتْهُمْ الْغَزَلَانُ، فَكَانَتْ سَنَةً

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے قریش سے صلح کر لی (اور آپ عمرہ کرنے

کے لئے مکہ کی طرف روانہ ہوئے) تو جب آپ ”مر الظهران“ کے مقام پر پہنچے تو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کو یہ اطلاع ملی کہ قریش

یہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ کے ہاتھ پر ان کے ایسے اصحاب نے بیعت کی ہے جو کمزور ہیں تو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے عرض

کی: اے اللہ کے نبی اگر ہم اپنی سواریوں کو قربان کر کے ان کا گوشت اور چربی کھائیں اور ان کا شور بائیس توکل جب ہم ان کے

سامنے جائیں گے تو ہماری حالت ایسی ہوگی کہ ہم طاقتور محسوس ہوں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نبی نہیں تم لوگ میرے

پاس اپنا بیچ جانے والا (کھانے پینے کا) سامان لے کر آؤ ان لوگوں نے دسترخوان بچھا دیئے اور اس پر اپنا بیچ جانے والا (کھانے

پینے کا) سامان ڈال دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کے لئے برکت کی دعا کی۔ ان لوگوں نے اسے کھایا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گئے اور

فج جانے والا کھانے پینے کا سامان انہوں نے اپنے تھیلوں میں ڈال لیا پھر وہ اگلے دن (کفار قریش) کے سامنے آئے تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمادیا وہ لوگ (تمہارے اندر) کوئی کمزوری نہ دیکھیں پھر نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب نے اضطباع (کے طور پر احرام کی چادر کو) لپیٹا ان حضرات نے تین چکروں میں رمل کیا اور چار چکروں میں عام رفتار سے چلے مشرکین اس وقت حطیم میں اور دار الندوہ کے قریب موجود تھے جب نبی اکرم ﷺ کے اصحاب ان کے دوسری طرف رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان آتے تو عام رفتار سے چلتے پھر جب ان کے سامنے آتے (تو دوڑنے لگتے) تو قریش نے کہا: اللہ کی قسم! یہ تو ہرنوں کی طرح ہیں۔

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:) تو یہ طریقہ سنت قرار پایا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس تیسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6532 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مُهَاجِرِ أَبِي مَخْلَدٍ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمَرَاتٍ قَدْ صَفَفْتُهُنَّ فِي يَدَيَّ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اذْغُ لِي فِيهِنَّ بِالْبَرْكَةِ، فَدَعَا لِي فِيهِنَّ بِالْبَرْكَةِ، وَقَالَ: إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَأْخُذَ شَيْئًا فَأَدْخِلْ يَدَكَ، وَلَا تَنْشُرْهُ نَشْرًا، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَحَمَلْتُ مِنْ ذَلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا وَسَقَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَكُنَّا نَطْعَمُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ، وَكَانَ فِي جُفْوَى حَتَّى انْقَطَعَ مِنِّي لَيَالِي عُثْمَانَ

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں چند کھجوریں لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے انہیں اپنے دونوں ہاتھوں میں رکھا ہوا تھا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ان میں میرے لئے برکت کی دعا کر دیں تو نبی اکرم ﷺ نے میرے لئے ان میں برکت کی دعا کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم نے کوئی چیز لینی ہو تو اپنا ہاتھ ان کے اندر داخل کرنا انہیں مکمل طور پر نہ ختم کر دینا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ان کھجوروں میں سے اتنے اتنے حق اللہ کی راہ میں خیرات کئے ہم خود بھی ان میں سے کھاتے تھے اور دوسروں کو بھی کھلایا کرتے تھے۔ وہ میرے ڈب میں موجود رہتی تھی یہاں تک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (کے خلاف بغاوت) کے دنوں میں وہ مجھ سے گر گئی۔

6532- إسناده حسن في الشواهد، رجاله رجال الشيخين، غير أبي مغلدة مهاجر بن مغلدة، فقد روى له أصحاب السنن،

ورثقه المصنف، ولينه أبو حاتم، وقال ابن معين: صالح. وأخرجه أحمد 2/352، والترمذی (3839) في المناقب: باب مناقب أبي هريرة، والبيهقي في "دلائل النبوة" 6/110 من طرق عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد، وقال الترمذی: هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه. وأخرجه أبو نعيم في "الدلائل" (341) من طريق حاتم بن وردان، عن أيوب السخيتاني، عن أبي مغلدة،

ذِكْرُ خَبَرٍ رَابِعٍ يَدُلُّ عَلَى صِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس چوتھی روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے

6533- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ حَمَّادٍ الطُّهْرَانِيُّ، بِالرِّيِّ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ

حَاتِمٍ الْمُقَرِّي، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانَ الْعَوْقِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، يَقُولُ:

(متن حدیث): قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَتَتْ عَلِيَّ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ لَمْ أَطْعَمْ فِيهَا طَعَامًا، فَجَنُتُ أُرِيدُ الصُّفَّةَ، فَجَعَلْتُ

أَسْقَطُ فَجَعَلَ الصَّبِيَّانُ يَنَادُونِ: جُنْ أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ: فَجَعَلْتُ أَنَادِيَهُمْ، وَأَقُولُ: بَلْ أَنْتُمْ الْمَجَانِينُ حَتَّى انْتَهَيْنَا

إِلَى الصُّفَّةِ، فَوَافَقْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنِي بِقِصْعَةٍ مِنْ ثَرِيدٍ، فَدَعَا عَلَيَّهَا أَهْلَ الصُّفَّةِ وَهُمْ

يَأْكُلُونَ مِنْهَا، فَجَعَلْتُ أَتَطَاوَلُ كَيْ يَذْعُبُونِي، حَتَّى قَامَ الْقَوْمُ وَلَيْسَ فِي الْقِصْعَةِ إِلَّا شَيْءٌ فِي نَوَاحِي الْقِصْعَةِ،

فَجَمَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَارَتْ لُقْمَةً، فَوَضَعَهَا عَلَى أَصَابِعِهِ، ثُمَّ قَالَ لِي: كُلْ بِاسْمِ اللَّهِ،

فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا زِلْتُ أَكُلُ مِنْهَا حَتَّى شَبِعْتُ

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھ پر تین ایسے دن آئے جن میں میں نے کچھ نہیں کھایا میں صفہ (کے

چبوترے) پر آنا چاہ رہا تھا لیکن گر گیا۔ بچوں نے بلند آواز میں کہنا شروع کر دیا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ دیوانہ ہو گیا ہے۔ تو میں نے انہیں بلند

آواز میں جواب دینا شروع کیا۔ میں نے کہا: بلکہ تم لوگ پاگل ہو یہاں تک کہ ہم لوگ (اسی عالم میں) صفہ تک آ گئے۔ اس وقت

نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں شریک پیالہ پیش کیا گیا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے وہ کھانے کے لئے اہل صفہ کو بلوایا تھا اور وہ لوگ اسے

کھا رہے تھے۔ میں نے خود کو سیدھا کرنے کی کوشش کی تاکہ وہ لوگ مجھے بھی دعوت دیں (لیکن کچھ نہیں ہوا) یہاں تک کہ وہ لوگ

(کھانا کھا کر) اٹھ گئے۔ اس پیالے میں صرف وہ چیز باقی رہ گئی جو پیالے کے کناروں پر موجود ہوتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے

اکٹھا کیا تو وہ ایک لقمہ بنا۔ نبی اکرم ﷺ وہ اپنی انگلیوں میں رکھا اور پھر مجھ سے فرمایا اللہ کا نام لے کر اسے کھا لو (حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ میں اس ایک لقمے کو اتنی دیر کھا تا رہا کہ میں

سیر ہو گیا۔

ذِكْرُ بَرَكَةِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا فِي الشَّيْءِ الْيَسِيرِ مِنَ الْخَيْرِ لِلْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ حَتَّى أَكَلَ مِنْهُ الْفَتَامُ مِنَ النَّاسِ

6533- روح بن حاتم المقرء ذكره المؤلف في "الثقات" 8/244 قال: روح بن حاتم أبو غسان، من أهل الكوفة، يروى عن

وكيع، حدثنا عنه عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ حَمَّادٍ الطُّهْرَانِيُّ وغيره، مستقيم الحديث، وفي نسخة من "الثقات": وكان يقرء الناس

بالكوفة، وروى عنه أبو حاتم، وقال: صدوق، وباقي رجاله ثقات من رجال الصحيح غير حيان - وهو ابن بسطام الهذلي - فلم يُوثِّقْ

غير المؤلف، ولم يرو عنه غير ابنه سليمان بن حيان، وحديثه عند ابن ماجه. ونقله الحافظ في "الفتح" 11/289 عن المصنف، وسكت

عليه. وانظر الحديث الآتي برقم (6535).

بھلائی (یعنی کھانے) میں سے تھوڑی سی چیز میں اللہ تعالیٰ کا نبی اکرم ﷺ کے لیے برکت پیدا

کرنے کا تذکرہ یہاں تک کہ بہت سے لوگوں نے اسے کھالیا

6534 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ

إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ:

(متن حدیث): قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لَأَمِّ سُلَيْمٍ: لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا

أَعْرِفُ مِنْهُ الْجُوعَ، فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ، ثُمَّ أَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا،

فَلَقَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ، ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدَيَّ، وَرَدَّتْنِي بِبَعْضِهِ، ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ: فَذَهَبَتْ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ، فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ،

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: لِلطَّعَامِ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ،

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ: قُومُوا، قَالَ: فَانْطَلَقُوا، وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا

طَلْحَةَ، فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ، وَلَيْسَ عِنْدَنَا

مَا نَطْعِمُهُمْ، فَقَالَتْ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَانْطَلِقِي أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

فَاقْبَلِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلُمِّي مَا

عِنْدَكَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ، فَأَتَتْ بِذَلِكَ الْخُبْزِ، فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ، وَغَصَرَتْ عَلَيْهِ أُمَّ

سُلَيْمٍ عُنْكَهَ فَأَدَمَتْهُ، ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ، ثُمَّ قَالَ: انْذِنِ لِعَشْرَةٍ،

فَإِذِنْ لَهُمْ، فَآكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: انْذِنِ لِعَشْرَةٍ، فَآكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، ثُمَّ خَرَجُوا،

ثُمَّ قَالَ: انْذِنِ لِعَشْرَةٍ، فَآكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: انْذِنِ لِعَشْرَةٍ، حَتَّى أَكَلَ الْقَوْمُ

كُلَّهُمْ وَشَبِعُوا، وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ رَجُلًا أَوْ ثَمَانُونَ

6534 - إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ" 2/927-928 في صفة النبي - صلى الله عليه وسلم - باب

ما جاء في الطعام والشراب. ومن طريق مالك أخرجه البخاري (422) في الصلاة: باب من دعا لطعام في المسجد، و (3587) في

الأنبياء: باب علامات النبوة في الإسلام، و (5381) في الأطعمة: باب من أكل حتى شبع، و (6688) في الإيمان والنذور: باب إذا

حلف ألا يأتكم فاكل تمرأ بخبز، ومسلم (2040) في الأشربة: باب جواز استبضاعه غيره إلى دار من يقرب برضاه، والنسائي في

الوليمة من "السنن الكبرى" كما في "التحفة" 1/88، واللالكائي في "أصول الاعتقاد" (1483)، والفريابي (6) و (7)، وأبو نعيم

(322) كلاهما في "دلائل النبوة"، والبيهقي في "السنن" 7/273، وفي "الدلائل" 89/6-88، وفي "الاعتقاد" ص 280،

والبغوي (3721). وأخرجه أحمد 3/218 و 232 و 242، والبخاري (5450) في الأطعمة: باب من أدخل الضيفان عشرة عشرة،

ومسلم، والترمذي (3630) في المناقب: باب رقم (6)، والفريابي (8) و (10)، وأبو نعيم (323)، والبيهقي 6/90 و 91 ثلاثهم

في "دلائل النبوة"، من طرق عن أنس بنحوه. وقد تقدم برقم (5285) من طريق هذبة بن خالد، عن مبارك بن فضالة، عن بكر بن عبد

الله المزني وثابت، عن أنس بنحوه. وأخرجه الفريابي في "دلائل النبوة" (11) عن هذبة بن خالد، بهذا الإسناد.

❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے (اپنی اہلیہ) سیدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ کی آواز نہایت محسوس کی ہے جس سے مجھے اندازہ ہوا کہ آپ کو بھوک لگی ہے تو کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے (جو کھانے کے لئے نبی اکرم ﷺ کو پیش کریں) اس خاتون نے جواب دیا: جی ہاں اس خاتون نے جو کچھ نکالیں نکالیں پھر انہوں نے اپنا دوپٹہ لیا اور روٹیاں اس کے کچھ حصے میں لپیٹ دیں اور میری بغل میں دیدیا۔ اس کا کچھ حصہ انہوں نے مجھے اوڑھا دیا اور پھر مجھے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں وہ لے کر چلا گیا میں نے نبی اکرم ﷺ کو مسجد میں تشریف فرما پایا۔ آپ کے ساتھ کچھ لوگ بھی تھے۔ میں ان لوگوں کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہیں ابو طلحہ نے بھیجا ہے۔ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کھانے کے لئے میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے پاس موجود افراد سے فرمایا اٹھو۔ راوی کہتے ہیں: یہ سب حضرات روانہ ہو گئے۔ میں ان حضرات کے آگے چلتا ہوا۔ حضرت ابو طلحہ کے پاس آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا تو حضرت ابو طلحہ نے فرمایا: اے اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ لوگوں کے ساتھ تشریف لارہے ہیں۔ ہمارے پاس تو اتنا کچھ نہیں ہے کہ ہم انہیں کھانا کھلا سکیں تو سیدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت ابو طلحہ تشریف لے گئے اور نبی اکرم ﷺ سے ملے۔ نبی اکرم ﷺ ان کے ساتھ تشریف لائے یہاں تک کہ یہ دونوں حضرات گھر میں داخل ہوئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اُمّ سلیم! تمہارے پاس جو کچھ ہے اسے پیش کرو تو سیدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا وہ روٹیاں لے آئی نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت ان کے ٹکڑے کر دیئے گئے۔ سیدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے اس پر وہ کچی نچوڑ دی جس میں گھی تھا وہ اس کا سالن بن گیا پھر نبی اکرم ﷺ نے اس پر جو اللہ کو منظور تھا وہ پڑھا پھر آپ نے فرمایا: دس آدمیوں کو اندر آنے کی اجازت دو۔ حضرت ابو طلحہ نے انہیں اجازت دی۔ ان لوگوں نے کھانا کھایا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گئے پھر چلے گئے پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دس آدمیوں کو اندر آنے کی اجازت دو۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے انہیں اجازت دی۔ ان لوگوں نے بھی کھانا کھایا یہاں تک کہ جب وہ سیر ہو گئے تو چلے گئے پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دس آدمیوں کو اندر آنے کے لئے کہو۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے انہیں بھی اجازت دی۔ ان لوگوں نے بھی کھانا کھایا یہاں تک کہ جب وہ سیر ہو گئے تو چلے گئے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دس آدمیوں کو اندر آنے کے لئے کہو یہاں تک کہ ان سب لوگوں نے کھانا کھالیا اور سیر ہو کر کھالیا ان لوگوں کی تعداد ستر یا شاید اسی تھی۔

ذِكْرُ بَرَكَاتِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا فِي اللَّبَنِ الْيَسِيرِ لِلْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى رَوَى مِنْهُ الْفَنَاءُ مِنَ النَّاسِ

اللہ تعالیٰ کا تھوڑے سے دودھ میں نبی اکرم ﷺ کے لیے برکت رکھنے کا تذکرہ یہاں تک کہ بہت سے لوگ (اسے پی کر) سیراب ہو گئے

6535 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ

بْنُ مُسَهَّرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ:

(مُتْنٌ حَدِيثٌ): وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِنْ كُنْتُ لَا عَمِيدَ بِيَكْبِدُنِي عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْجُوعِ، وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلَى طَرِيقِهِمُ الَّذِي يَخْرُجُونَ فِيهِ، فَمَرَّ بِي أَبُو بَكْرٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ، مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِشِبَعِي، فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ، وَمَرَّ بِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ، مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِشِبَعِي، فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ، حَتَّى مَرَّ بِي أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَأَى مَا بَوَّجِيهِ، وَمَا فِي نَفْسِي، قَالَ: أَبَا هُرَيْرَ، فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: الْحَقُّ، فَلَحِقْتُهُ، فَدَخَلَ إِلَى أَهْلِهِ، فَأَذِنَ، فَدَخَلْتُ، فَإِذَا هُوَ بَلْبِنٌ فِي قَدَحٍ، فَقَالَ لِأَهْلِهِ: مِنْ أَيْنَ لَكُمْ هَذَا؟، قَالَ: هَدِيَّةُ فُلَانٍ، أَوْ قَالَ: فُلَانٌ، فَقَالَ: أَبَا هُرَيْرَ الْحَقُّ إِلَى أَهْلِ الصُّفَّةِ، فَأَدْعُهُمْ، وَأَهْلُ الصُّفَّةِ أَصْيَافُ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ، لَا يَأْوُونَ إِلَى أَهْلِ أَوْ مَالٍ، إِذَا آتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا إِلَيْهِمْ، وَلَمْ يُشْرِكْهُمْ فِيهَا، وَإِذَا آتَتْهُ هَدِيَّةٌ بَعَثَ بِهَا إِلَيْهِمْ وَشَرَكَهُمْ فِيهَا، وَأَصَابَ مِنْهَا، فَسَاءَ بَنِي وَاللَّهِ ذَلِكَ، قُلْتُ: أَيْنَ يَقَعُ هَذَا اللَّبْنُ مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ وَأَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟، فَأَنْطَلَقْتُ فَدَعَوْتُهُمْ، فَأَذِنَ لَهُمْ، فَدَخَلُوا وَآخَذَ الْقَوْمُ مَجَالِسَهُمْ، قَالَ: أَبَا هُرَيْرَ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: خُذْ، فَنَاولُهُمْ، قَالَ: فَجَعَلْتُ أَنَاوُلُ رَجُلًا رَجُلًا، فَيَشْرَبُ، فَإِذَا رَوَى أَخَذْتُهُ، فَنَاولْتُ الْأَخْرَ حَتَّى رَوَى الْقَوْمُ جَمِيعًا، ثُمَّ انْتَهَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ، فَتَبَسَّمَ، وَقَالَ: أَبَا هُرَيْرَ، أَنَا وَأَنْتَ، قُلْتُ: صَدَقْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: خُذْ، فَأَشْرَبُ، فَمَا زَالَ يَقُولُ: اشْرَبْ، حَتَّى قُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا أَجِدُ لَهُ مَسْلَكًا، قَالَ: فَأَرِنِي الْإِنَاءَ، فَأَعْطَيْتُهُ الْإِنَاءَ، فَشَرِبَ الْبَقِيَّةَ، وَحَمِدَ رَبَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مجاہد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ (بعض اوقات) میرا یہ عالم ہوتا تھا کہ میں بھوک کی شدت کی وجہ سے اپنا کلیجہ زمین کے ساتھ لگا لیا کرتا تھا۔ ایک دن میں لوگوں کے راستے میں بیٹھ گیا جہاں سے وہ گزرا کرتے تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے میں نے ان سے اللہ کی کتاب کی ایک آیت کے بارے میں دریافت کیا۔ میں نے ان سے صرف اس لئے سوال کیا تھا تا کہ وہ مجھے کھانا کھلا دیں لیکن وہ

6535- إسنادہ صحيح، عبد الغفار بن عبد الله الزبيري: ذكره المؤلف في "الثقات" 8/421، وقال: من أهل الموصل، كنيته أبو نصر، يروي عن علي بن مسهر، حدثنا عنه الحسين بن إدريس الأنصاري والمواصلة، مات سنة أربعين ومئتين أو قبلها أو بعدها بقليل. وذكره ابن أبي حاتم في "الجرح والتعديل" 6/54، فقال: روى عن علي بن مسهر وعبد الله بن عطار الطائي المغربي، روى عنه إبراهيم بن يوسف الهسجاني، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير عمر بن ذر، فمن رجال البخاري. وأخرجه أحمد 2/515، والبخاري (6246) في الاستئذان: باب إذا دعى الرجل فجاء: هل يستأذن؟ و (6452) في الرقاق: باب كيف كان عيش النبي - صلى الله عليه وسلم - وأصحابه وتخلّجهم عن الدنيا، والترمذي (2477) في صفة القيامة: باب رقم (36)، وهناد في "الزهد" (764)، والفریابی فی "دلائل النبوة" (16)، وأبو نعيم في "الحلية" 339-338 و 377، والحاكم - 3/15 و 16، والبيهقي في "دلائل النبوة" 102-101/6، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي - صلى الله عليه وسلم -" ص 78-77، والبعثي (3321)، وابن حجر في "تغليق التعليق" 170-169/5 من طرق عن عمر بن ذر، بهذا الإسناد. وانظر الحديث الآتي برقم (7151)

تشریف لے گئے۔ انہوں نے کچھ نہیں کیا پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے۔ میں نے ان سے بھی اللہ کی کتاب کی ایک آیت کے بارے میں دریافت کیا۔ میں نے ان سے صرف اس لئے یہ سوال کیا تھا تا کہ وہ مجھے کھانا کھلا دیں لیکن وہ چلے گئے۔ انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ پھر میرے پاس سے حضرت ابوالقاسم رضی اللہ عنہ گزرے جب آپ نے میرے چہرے کو دیکھا اور جو کچھ میرے من میں تھا ملاحظہ کیا تو آپ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں حاضر ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے ساتھ آؤ۔ میں آپ کے ساتھ چل پڑا۔ نبی اکرم ﷺ اپنے گھر تشریف لے گئے۔ آپ نے (مجھے اندر آنے کی) اجازت دی تو میں اندر آیا۔ وہاں ایک پیالے میں دودھ موجود تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی اہلیہ سے دریافت کیا: یہ تمہارے پاس کہاں سے آیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا۔ فلاں نے ہدیہ بھیجا ہے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) فلاں نے بھیجا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں بلا لاؤ (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) اہل صفہ اسلام کے مہمان تھے۔ ان کا کوئی گھرا کوئی مال منال نہیں تھا جب بھی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کوئی صدقہ آتا تھا تو آپ وہ ان لوگوں کی طرف بھجوا دیتے تھے۔ آپ اس صدقے میں حصہ دار نہیں بنتے تھے لیکن جب آپ کی خدمت میں کوئی تحفہ آتا تو آپ وہ ان کی طرف بھجویا کرتے تھے اور اس تحفے میں ان کے ساتھ حصہ دار ہوتے تھے۔ آپ اس میں سے خود وہ چیز استعمال کر لیتے تھے۔

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) اللہ کی قسم! مجھے یہ بات بہت بری لگی میں نے سوچا بھلا اتنا سادہ دودھ اہل صفہ کے اور میرے اور نبی اکرم ﷺ کے (کیا کام آئے گا) لیکن میں چلا گیا میں ان لوگوں کو بلا لایا۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں اندر آنے کی اجازت دی وہ لوگ اندر آ گئے۔ تمام لوگ اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں حاضر ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم (دودھ کا پیالہ) لو اور اسے ان لوگوں کو پکڑاؤ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے (وہ پیالہ) ایک ایک شخص کی طرف بڑھانا شروع کیا۔ وہ شخص اسے لیتا جب وہ سیر ہو جاتا تو میں اس سے واپس لے لیتا اور دوسرے شخص کی طرف بڑھاتا یہاں تک کہ سب لوگ سیر ہو گئے پھر میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور آپ مسکرا دیئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! اب میں اور تم (باقی رہ گئے ہیں) میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے سچ فرمایا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے لو اور اسے پی لو اس کے بعد نبی اکرم ﷺ مسلسل یہی کہتے رہے ”اور“ یہاں تک کہ میں نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے۔ مجھے اس کے لئے کوئی راستہ نہیں ملتا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر یہ برتن مجھے دکھاؤ۔ میں نے وہ آپ کی خدمت میں پیش کیا پھر نبی اکرم ﷺ نے باقی رہ جانے والا (دودھ) پی لیا اور اپنے پروردگار کی حمد بیان کی۔

ذِكْرُ مَا بَارَكَ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا فِي تَمْرِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ لِدُعَاءِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا بِالْبَرَكَةِ

اس بات کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی کھجوروں میں برکت کی دعا کرنے کی وجہ سے ان کی کھجوروں میں کتنی برکت رکھی تھی

6536 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَلِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ بَنِي تَمِيمٍ بْنِ الْمُتَصِّرِ، بِوَاسِطِهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(مُتْنُ حَدِيثٍ): تَوَفَّى أَبِي وَعَلَيْهِ دِينَ، فَعَرَضْتُ عَلَى غُرَمَائِهِ أَنْ يَأْخُذُوا التَّمْرَ بِمَا عَلَيْهِ، فَأَبَوْا، وَلَمْ يَرَوْا أَنَّهُ فِيهِ وَقَاءٌ، فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: إِذَا جَدَدْتَهُ فَوَضَعْتَهُ فِي الْمِرْبَدِ، فَأَذَيْتِي، فَلَمَّا جَدَدْتَهُ، وَوَضَعْتَهُ فِي الْمِرْبَدِ، فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ فَجَلَسَ عَلَيْهِ، فَدَعَا بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ قَالَ: اذْغُ غُرَمَاءَكَ، فَأَوْفِهِمْ، قَالَ: فَمَا تَرَكْتُ أَحَدًا لَهُ عَلَى أَبِي دِينَ إِلَّا قَضَيْتُهُ، وَفَضَلَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ وَسَقًا سَبْعَةَ عَجُوزٍ، وَسِتَّةَ لَوْنٍ، فَوَافَيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، فَضَحِكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: أَنْتَ أَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرُ، فَأَخْبَرَهُمَا ذَلِكَ، فَاتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرُ، فَأَخْبَرْتُهُمَا، فَقَالَا: إِذْ صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَنَعَ قَدْ عَلِمْنَا أَنَّهُ سَيَكُونُ ذَلِكَ

❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے والد کا انتقال ہو گیا۔ ان کے ذمے قرض تھا میں نے ان قرض خواہوں

6536 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه النسائي 6/246-247 في الوصايا: باب قضاء الدين قبل الميراث، والفریابی فی "دلائل النبوة" (48) عن محمد بن المثنی، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاری (2709) فی الصلح: باب الصلح بين الغرماء وأصحاب الميراث والمجازفة فی ذلك، عن محمد بن بشار بنادر، عن عبد الوهاب بن عبد المجيد الثقفي، به. وأخرجه البخاری (2396) فی البيوع: باب إذا قاض أو جازفه فی الدين تمرأ بتمر أو غيره، وأبو داود (2884) فی الوصايا: باب ما جاء فی الرجل يموت وعليه دين له وفاء، وابن ماجه (2432) فی الصدقات: باب أداء الدين عن الميت، والبيهقي فی "دلائل النبوة" 6/150 من طريقين عن وهب بن كيسان، به. وأخرجه أحمد 3/365، وابن أبي شيبة 11/469، والبخاری (2127) فی البيوع: باب الكيل على البائع والمعطى، و (2395) فی الاستقراض: باب إذا قضى دون حقه أو حلله فهو جائز، و (2405) باب الشفاعة فی وضع الدين، و (2601) فی الهبة: باب إذا وهب ديناً على رجل، و (2781) فی الوصايا: باب قضاء الوصي دين الميت بغير محضر من الورثة، و (3580) فی المناقب: باب علامات النبوة فی الاسلام، و (4053) فی المغازی: باب (إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا)، والنسائي 6/245 و 246، والفریابی (49)، وأبو نعيم (345)، والبيهقي 6/149 ثلاثهم فی "دلائل النبوة"، والبيهقي أيضاً فی "الاعتقاد" ص 279، والبقوی (3722) من طرق عن جابر، بنحوه. وانظر الحديث الآتي برقم (7139).

کے سامنے یہ پیشکش کی کہ میرے والد کے ذمے جو قرض تھا اس کے عوض میں وہ کھجوریں حاصل کر لیں لیکن انہوں نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا۔ ان کے خیال میں اس طرح پوری ادائیگی نہیں ہو پاتی۔ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم کھجوریں اتار کر انہیں گودام میں رکھو تو مجھے اطلاع دینا (راوی کہتے ہیں:) جب میں نے ان کو اتار کر انہیں گودام میں (یا سکھانے کی جگہ پر) رکھا تو میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ (آپ کو اس بارے میں بتایا) تو نبی اکرم ﷺ تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ پھر نبی اکرم ﷺ (کھجوروں کے اس ڈھیر) کے پاس تشریف فرما ہوئے۔ آپ نے برکت کی دعا کی پھر آپ نے فرمایا: اپنے قرض خواہوں کو بلا لو اور انہیں پوری ادائیگی کر دو۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اپنے والد کے ذمے واجب الادا تمام قرض ادا کر دیا پھر بھی (کھجوروں کے) تیرہ دن باقی رہ گئے۔ سات دن عجمہ کھجوروں کے تھے اور چھ دن سوق لون کھجوروں کے تھے۔ میں نے مغرب کی نماز نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ادا کی اور آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو نبی اکرم ﷺ مسکرا دیے۔ آپ نے فرمایا: ابو بکر اور عمر کے پاس جاؤ اور انہیں اس بارے میں بتاؤ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان دونوں حضرات کو اس بارے میں بتایا تو ان دونوں نے فرمایا: جب نبی اکرم ﷺ نے وہ عمل کیا تھا۔ اسی وقت ہمیں اندازہ ہو گیا تھا کہ ایسا ہی ہوگا۔

ذِكْرُ خَيْرٍ بَانَ الْمَاءِ الْمَغْسُولِ بِهِ أَعْضَاءُ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثُرَ بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنْ وَضُوئِهِ

اس روایت کا تذکرہ وہ پانی جس کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کے اعضاء دھوئے گئے

آپ ﷺ کے وضو کرنے کے بعد وہ پانی زیادہ ہو گیا تھا

6537 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ سِنَانٍ الطَّائِيُّ، بِمَنْبَجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ،

عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ،

(متن حدیث): أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ غَزْوَةِ

تَبُوكَ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، قَالَ: فَأَخَّرَ

الصَّلَاةَ يَوْمًا، ثُمَّ خَرَجَ، فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا، ثُمَّ دَخَلَ، ثُمَّ خَرَجَ، فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا،

ثُمَّ قَالَ: إِنَّكُمْ سَتَأْتُونَ عَدَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَيْنَ تَبُوكَ، فَإِنَّكُمْ لَنْ تَأْتَوْهَا حَتَّى يَضْحَى النَّهَارُ، فَمَنْ جَاءَهَا فَلَا يَمَسَّ

مِنْ مَائِهَا شَيْئًا حَتَّى آتَى، قَالَ: فَجِئْنَاهَا وَقَدْ سَبَقَ إِلَيْهَا رَجُلَانِ، وَالْعَيْنُ مِثْلُ الشَّرَاكِ تَبْضُ بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ،

فَسَالَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ مَسِسْتُمَا مِنْ مَائِهَا شَيْئًا؟، فَقَالَا: نَعَمْ، فَسَبَّهَمَا، وَقَالَ لَهُمَا مَا

6537 - إسناده صحيح، وهو مكرر الحديث رقم (1595). ونزيد هنا أنه أخرجه الفريابي (25) في "دلائل النبوة"، وكذا أبو

نعيم (450) من طريق مالك، بهذا الإسناد.

شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ، ثُمَّ غَرَفُوا مِنَ الْعَيْنِ بِأَيْدِيهِمْ قَلِيلًا حَتَّى اجْتَمَعَ فِي شَيْءٍ، ثُمَّ غَسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ أَعَادَهَا فِيهَا، فَجَرَتِ الْعَيْنُ بِمَاءٍ كَثِيرٍ، فَاسْتَقَى النَّاسُ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوْشِكُ يَا مُعَاذُ أَنْ طَالَتْ بِكَ الْحَيَاةُ أَنْ تَرَى مَا هَاهُنَا قَدْ مِلَّاءَ جَنَانًا

*** حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ تبوک کے موقع پر وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ ظہر اور عصر کی نماز جبکہ مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کرتے رہے۔ راوی کہتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ نے نماز کو مؤخر کیا پھر آپ (اپنی قیام گاہ سے) باہر تشریف لائے۔ آپ نے ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کی پھر آپ (قیام گاہ کے اندر تشریف لے گئے پھر آپ باہر تشریف لے آئے) پھر آپ نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کیں پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو کل تم لوگ تبوک کے چشمے تک پہنچ جاؤ گے تم اس کے پاس اس وقت پہنچو گے جب دن چڑھ چکا ہوگا جو شخص وہاں آئے وہ اس کے پانی میں سے اس وقت تک کچھ حاصل نہ کرے جب تک میں نہیں آجاتا۔ راوی کہتے ہیں: جب ہم وہاں پہنچے تو دو آدمی وہاں پہلے پہنچ چکے تھے۔ وہ چشمہ تسے کی طرح (باریک) تھا جس میں سے تھوڑا سا پانی نکل رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں سے دریافت کیا: تم نے اس کے پانی کو استعمال کیا ہے۔ ان دونوں نے جواب دیا: جی ہاں تو نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں پر ناراضگی کا اظہار کیا اور جو اللہ کو منظور تھا وہ ان دونوں سے کہا پھر لوگوں نے اپنے ہاتھوں کے ذریعے اس چشمے میں سے تھوڑا سا پانی حاصل کیا یہاں تک کہ وہ پانی کسی چیز میں اکٹھا ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس برتن میں اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ دھوئے۔ پھر آپ نے وہ پانی دوبارہ اس چشمے میں ڈال دیا تو اس سے بہت سا پانی جاری ہو گیا اور لوگوں نے وہ پانی پیا پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے معاذ عنقریب تمہاری زندگی لمبی ہوگی اور تم دیکھو گے (کہ اس پانی کی وجہ سے) یہاں بہت سے باغات ہوں گے۔

ذِكْرُ بَرَكَاتِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا فِي الْمَاءِ الْيَسِيرِ حَتَّى انْتَفَعَ بِهِ الْخَلْقُ الْكَثِيرُ بِدُعَاءِ

الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ تعالیٰ کا نبی اکرم ﷺ کی دعا کی وجہ سے تھوڑے سے پانی میں برکت پیدا کرنے کا تذکرہ یہاں تک کہ بہت سے لوگوں نے اس سے نفع حاصل کیا

6538 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ

بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:

6538 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البيهقي في "دلائل النبوة" 4/117 من طريق الحسن بن سفيان، بهذا

الإسناد. وأخرجه مسلم (1856) (74) في الإمارة: باب استحباب مبايعة الإمام بجيش عند إرادة القتال، عن عثمان بن أبي شيبة، به. وأخرجه البخاري (5639) في الأشربة: باب شرب البركة والماء المبارك، ومسلم، من طريقين عن جرير بن عبد الحميد، به. وانظر الحديث الآتي برقم (6541) و (6542).

(متن حدیث): لَقَدْ رَأَيْتَنِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ، وَلَيْسَ مَعَنَا مَاءٌ غَيْرُ فَضْلَةٍ، فَجُعِلَ فِي إِيَّائِي، فَأَتَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَأَدْخَلَ يَدَهُ، وَفَرَّجَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، وَقَالَ: حَتَّى عَلَى الْوُضُوءِ وَالْبَرَكَةِ مِنَ اللَّهِ، قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْفَجِرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَتَرَضَّا نَاسٌ، وَشَرِبُوا، قَالَ: فَجَعَلْتُ لَا أَلُو مَا جَعَلْتُ فِي بَطْنِي مِنْهُ، وَعَلِمْتُ أَنَّهُ بَرَكَةٌ، قَالَ: فَلَقْتُ لِجَابِرٍ: كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: أَلْفٌ وَأَرْبَعُ مِائَةٍ

✽ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا عصر کی نماز کا وقت ہو گیا۔ ہمارے پاس پانی نہیں تھا صرف بچا ہوا (تھوڑا سا) پانی تھا۔ اسے ایک برتن میں ڈال دیا گیا پھر وہ برتن نبی اکرم ﷺ کے پاس لایا گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک اس کے اندر داخل کیا۔ آپ نے اپنی انگلیوں کو کشادہ کیا اور ارشاد فرمایا: وضو کے پانی کی طرف آ جاؤ۔ برکت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو میں نے نبی اکرم ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی کو پھونٹے ہوئے دیکھا۔ راوی کہتے ہیں: تو لوگوں نے وضو کیا اور انہوں نے پانی پیا بھی۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کی بھرپور کوشش کی کہ وہ پانی زیادہ سے زیادہ اپنے پیٹ میں ڈال سکوں کیونکہ مجھے اس بات کا علم تھا کہ یہ برکت والا ہے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اس دن آپ لوگوں کی تعداد کتنی تھی۔ انہوں نے جواب دیا۔ ایک ہزار چار سو (افراد تھے)

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هَذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ سَالِمٌ عَنْ جَابِرٍ
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرنے میں سالم نامی راوی منفرد ہے

6539 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ، وَالتَّمَسَ النَّاسُ الْوُضُوءَ

6539 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. القعنبي: اسمه عبد الله بن مسلمة بن قعنب، وهو في "الموطأ" 1/32 في الطهارة: باب جامع الوضوء. ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 2/186، وأحمد 3/132، والبخاري (169) في الوضوء: باب التماس الوضوء إذا حانت الصلاة، (3573) في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، ومسلم (2279) (5) في الفضائل: باب معجزات النبي - صلى الله عليه وسلم -، والترمذي (3631) في المناقب: باب رقم (6)، والنسائي 1/60 في الطهارة: باب الوضوء من الإناء، والقرطبي في "دلائل النبوة" (19) و (20). وأخرجه البخاري (3574)، وأبو يعلى (2795) من طرق عن حزم بن مهران، قال: سمعت الحسن قال: حدثنا أنس بن مالك ... فذكره بنحوه، وانظر الأحاديث الآتية برقم (6542) - (6547).

فَلَمْ يَجِدُوهُ، فَاتَى بِوَضُوءٍ، فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي ذَلِكَ الْإِنَاءِ، فَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّؤُوا مِنْهُ، فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتَّى تَوَضَّؤُا وَمِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ

❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ عصر کی نماز کا وقت ہو چکا تھا اور لوگ وضو کے لئے پانی تلاش کر رہے تھے لیکن انہیں پانی نہیں ملا پھر وضو کا کچھ پانی لایا گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک اس برتن میں رکھا اور لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اس سے وضو کرنا شروع کریں تو میں نے نبی اکرم ﷺ کی انگلیوں کے نیچے سے پانی کو پھونٹتے ہوئے دیکھا۔ لوگوں نے وضو کیا یہاں تک کہ ان سب لوگوں نے وضو کر لیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَأَنَّ الْمَاءَ الَّذِي وَصَفْنَاهُ كَانَ ذَلِكَ فِي تَوْرِ حَيْثُ بُورِكَ لِلْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ پانی جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے وہ پتھر کے پیالے میں تھا اور اس میں نبی اکرم ﷺ کے لیے برکت رکھ دی گئی تھی

6540 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: (مُتَنٌ حَدِيثٌ) ثُمَّ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَلَمْ يَجِدُوا مَاءً، فَاتَى بِتَوْرِ مِنْ مَاءٍ، فَأَدْخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِيهِ، فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْفَجِرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَقُولُ: حَتَّى عَلَى أَهْلِ الطُّهُورِ، وَالْبَرَكَةِ مِنَ اللَّهِ. قَالَ الْأَعْمَشُ: فَحَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ، قَالَ: قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: أَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ

❁ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ لوگوں کو پانی نہیں ملا

6540 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. إبراهيم: هو ابن يزيد النخعي، وعلقمة: هو ابن قيس النخعي. وأخرجه النسائي 1/60-61، والبيهقي في "دلائل النبوة" 130 4/129 - من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه الدارمي 1/15، وأبو نعيم في "الدلائل" (311)، من طريق ابن نمير، حدثنا أبو الجواب (هو أحوص بن جواب) عن عمارة بن رزق، عن سليمان الأعمش، به. وهذا إسناد على شرط مسلم. وأخرجه ابن أبي شيبة 11/474، وأحمد 1/460، والدارمي 15 1/14، والبخاري (3579) في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، والترمذي (3633) في المناقب: باب رقم (6)، والفریابی (31)، وأبو نعيم (312) في "دلائل النبوة"، واللاکانی فی "أصول الاعتقاد" (1479)، والبيهقي في "الاعتقاد" ص 272 من طرق عن إسرائيل، عن منصور، عن إبراهيم بن يزيد، به. وانظر الحديث المتقدم برقم (6493)، وحديث الأعمش عن سالم بن أبي الجعد تقدم برقم (6538)

پانی کا ایک پیالہ لایا گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک اس کے اندر داخل کیا تو میں نے نبی اکرم ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی کو پھوٹتے ہوئے دیکھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: طہارت کے حصول کے ذریعے کی طرف آ جاؤ برکت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

امش نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے سالم نے مجھے یہ بات بتائی ہے۔ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: آپ لوگوں کی تعداد کتنی تھی۔ انہوں نے جواب دیا۔ ایک ہزار پانچ سو (لوگ تھے)

ذِكْرُ خَيْرٍ قَدْ يُوْهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحَّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ أَنَّهُ
مُضَادٌّ لِلْأَخْبَارِ الَّتِي تَقْدَمُ ذِكْرُنَا لَهَا

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کر دیا تھا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ ان روایات کی متضاد ہے جنہیں ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

6541- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: (متن حدیث): أَصَابَ النَّاسُ عَطَشٌ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ، فَجَهِشَ النَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي مَاءٍ، فَرَأَيْتُ الْمَاءَ مِثْلَ الْعُيُونِ.

قَالَ: قُلْتُ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: لَوْ كُنَّا ثَلَاثَ آلَافٍ لَكَفَّانَا، وَكُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لاحق ہو گئی۔ لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں گزارش کی تو نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک پانی میں رکھا تو وہ پانی چشموں کی طرح ہو گیا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: آپ لوگوں کی تعداد کتنی تھی۔ انہوں نے فرمایا: اگر ہم تین ہزار بھی ہوتے تو وہ ہمارے لئے کفایت کر جاتا ویسے ہماری تعداد پندرہ سو تھی۔

6541- إسناده صحيح على شرط الشيخين . ابن إدريس: هو عبد الله بن إدريس الأودي، وحسين: هو ابن عبد الرحمن

السلمي. وأخرجه مسلم (1856) (73) في الإمارة: باب استحباب مبايعة الإمام بجيش عن إرادة القتال، والفريابي في "دلائل النبوة" (33) و (37) عن محمد بن عبد الله بن نمير وابن أبي شبة، عن عبد الله بن إدريس، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (3576) في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، و (4152) في المغازي: باب غزوة الحديبية، ومسلم، وأبو نعيم (313) و (314)، والبيهقي 6/115-116 كلاهما في "الدلائل"، والبقوي (3715) من طرق عن حسين بن عبد الرحمن، به. وأخرجه الطيالسي (1729)، وأحمد 3/353 و 365، والدارمي 1/14، ومسلم (1856) (72)، وابن سعد 2/98، واللالكائي في "أصول الاعتقاد" (1482)، والفريابي في "دلائل النبوة" (34) و (35)، وأبو عوانة 4/88، والبيهقي في "دلائل النبوة" 4/115، وفي "الاعتقاد" ص 272، من طرق عن شعبة، عن سالم بن أبي الجعد، به. وانظر الحديث الآتي، والحديث المتقدم برقم (6538).

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الْمَاءِ الَّذِي ذَكَّرْنَا حَيْثُ بُورِكَ لِلْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ كَانَ ذَلِكَ فِي رَكْوَةٍ لَا فِي تَوَرٍّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ پانی جس کا ہم نے ذکر کیا ہے جس میں نبی اکرم ﷺ کے لیے برکت رکھی گئی تھی وہ چمڑے کے برتن میں تھا پتھر کے برتن میں نہیں تھا

6542 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: (متن حدیث): غَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ يَتَوَضَّأُ مِنْهَا، إِذَا جَهِشَ النَّاسُ نَحْوَهُ، فَقَالَ: مَا لَكُمْ؟ فَقَالُوا: مَا لَنَا لَا نَتَوَضَّأُ بِهِ، وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْكَ، قَالَ: فَوَضَعَ يَدَيْهِ فِي الرِّكْوَةِ، وَدَعَا بِمَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُو، قَالَ: فَجَعَلَ الْمَاءُ يَفُورُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْثَالَ الْعُيُونِ، قَالَ: فَشَرِبْنَا، وَتَوَضَّأْنَا، قَالَ: فُلْتُ لِجَابِرٍ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً، وَلَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَّانَا

✽✽ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ حدیبیہ کے موقع پر لوگ پیاس کا شکار ہو گئے۔ نبی اکرم ﷺ کے سامنے ایک پیالہ رکھا تھا جس سے آپ وضو کرتے تھے۔ جب لوگوں نے آپ کی خدمت میں گزارش کی تو آپ نے فرمایا: تمہارا کیا معاملہ ہے۔ لوگوں نے عرض کی: ہمارے پاس وضو کرنے کے لئے (پانی) نہیں ہے اور پینے کے لئے بھی نہیں ہے۔ صرف وہ پانی ہے جو آپ کے سامنے ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اس پیالے پر رکھے اور پھر جو اللہ کو منظور تھا وہ دعا کی راوی کہتے ہیں: تو پھر نبی اکرم ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے چشموں کی مانند پانی پھوٹنا شروع ہوا۔ راوی کہتے ہیں: تو ہم نے اسے پیا بھی اور اس سے وضو بھی کیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ لوگوں کی تعداد کتنی تھی۔ انہوں نے فرمایا: ہم پندرہ سو لوگ تھے لیکن اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ ہمارے لئے کافی ہوتا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ مَنْ لَمْ يُحْكَمْ صِنَاعَةُ الْعِلْمِ أَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْأَخْبَارِ الَّتِي ذَكَّرْنَاهَا قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور

6542- إسناده صحيح على شرط الشيخين. يعقوب الدورقي: هو ابن إبراهيم بن كثير بن الفلح، وهشيم: هو ابن القاسم بن دينار السلمي، وقد صرح بالتحديث فانضت شبهة تدليس. والحديث في "صحيح ابن خزيمة" (125). وانظر الحديث السابق.

وہ اس بات کا قائل ہے) یہ ان روایات کے برخلاف ہے جنہیں ہم اس سے پہلے نقل کر چکے ہیں

6543 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، قَالَ:

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: لَأَنْسَ بْنَ مَالِكٍ: حَدَّثَنِي بِشَيْءٍ مِنْ هَذِهِ الْأَعَاجِبِ لَا نُحَدِّثُهُ عَنْ غَيْرِكَ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ، ثُمَّ أَتَى الْمَقَاعِدَ الَّتِي كَانَ يَأْتِيهِ عَلَيْهَا جَبْرِيلُ، فَقَعَدَ عَلَيْهَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ بِلَالٌ، فَنَادَى بِالْعَصْرِ، فَقَامَ مَنْ لَهُ أَهْلٌ بِالْمَدِينَةِ، فَتَوَضَّأُوا، وَقَضَوْا حَوَائِجَهُمْ، وَبَقِيَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَا أَهْلَ لَهُمْ بِالْمَدِينَةِ، فَاتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ، فَوَضَعَ أَصَابِعَهُ فِي الْقَدَحِ، فَمَا وَسِعَ أَصَابِعُهُ كُلَّهَا، فَوَضَعَ هَوْلَاءِ الْأَرْبَعَةِ، وَقَالَ: هَلُمُّوا فَتَوَضَّأُوا أَجْمَعِينَ قُلْتُ لَأَنْسَ: كَمْ تَرَاهُمْ؟ قَالَ: مَا بَيْنَ السَّعِينَ إِلَى الثَّمَانِينَ.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: الْجَمْعُ بَيْنَ هَذِهِ الْأَخْبَارِ أَنَّ هَذَا الْفِعْلَ كَانَ مِنَ الْمُصْطَفَى كَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي أَرْبَعِ مَوَاضِعَ مُخْتَلِفَةٍ، مَرَّةً كَانَ الْقَوْمُ مَا بَيْنَ أَلْفٍ وَأَرْبَعِ مِائَةٍ إِلَى أَلْفٍ وَخَمْسِ مِائَةٍ، وَكَانَ ذَلِكَ الْمَاءُ فِي تَوْرٍ، وَالْمَرَّةُ الثَّانِيَةَ كَانَ الْقَوْمُ مَا بَيْنَ أَرْبَعِ عَشْرَةِ مِائَةٍ إِلَى خَمْسِ عَشْرَةِ مِائَةٍ، وَكَانَ ذَلِكَ الْمَاءُ فِي رُكُوفٍ، وَالْمَرَّةُ الثَّالِثَةَ كَانَ الْقَوْمُ مَا بَيْنَ السِّتِينَ إِلَى الثَّمَانِينَ، وَكَانَ ذَلِكَ الْمَاءُ فِي قَدَحٍ رَخْوَارٍ، وَالْمَرَّةُ الرَّابِعَةَ كَانَ الْقَوْمُ ثَلَاثَ مِائَةٍ، وَكَانَ ذَلِكَ الْمَاءُ فِي قَعْبٍ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونَ بَيْنَهَا تَصَادُّ أَوْ تَهَاتُرٌ

❀❀ ثابت بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا آپ ہمیں کسی ایسی حیران کن چیز کے بارے میں بتائیے جسے ہم آپ کے علاوہ کسی اور کے حوالے سے روایت نہ کر سکیں تو حضرت انس نے بتایا ایک دن نبی اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ میں ظہر کی نماز ادا کی پھر آپ اس جگہ تشریف لے آئے۔ جہاں حضرت جبرائیل آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ وہاں تشریف فرما ہوئے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے عصر کے لئے اذان دی تو جس بھی شخص کا مدینہ منورہ میں گھر بار تھا وہ گھر گیا۔ اس نے قضائے حاجت کی مہاجرین سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ باقی رہ گئے جن کے اہل خانہ مدینہ میں نہیں تھے۔ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک پیالہ لایا گیا جس میں پانی موجود تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی انگلیاں اس پیالے میں داخل کیں تو آپ کی تمام انگلیاں اس پیالے میں نہیں آسکیں۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ چار انگلیاں اس پیالے میں رکھیں اور پھر فرمایا آگے آؤ اور تم سب لوگ وضو کرو۔

6543 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير سليمان بن المغيرة، فمن رجال مسلم، وأخرج له البخاري مقروناً وتعليقاً، وهو في "مسند أبي يعلى" (3327). وأخرجه أحمد 3/139، وابن سعد 1/177-178، والفريابي في "دلائل النبوة" (23) من طريقين عن سليمان بن المغيرة، بهذا الإسناد. وانظر الأحاديث الآتية، والحديث المتقدم برقم (6539).

راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ کے خیال میں ان لوگوں کی تعداد کتنی تھی تو انہوں نے جواب دیا: ستر سے لے کر اسی تک تھی۔

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان تمام روایات میں اس طرح مطابقت ہو سکتی ہے کہ یہ معجزہ نبی اکرم ﷺ سے کئی مرتبہ صادر ہوا۔ یہ آپ سے چار مرتبہ مختلف موقعوں پر صادر ہوا۔ ایک مرتبہ لوگوں کی تعداد چودہ سو سے لے کر پندرہ سو تک تھی اور اس وقت پانی (پتھر کے بنے ہوئے پیا لے میں تھا) دوسری مرتبہ لوگوں کی چودہ سو سے لے کر پندرہ سو تک تھی اس وقت پانی رکابی میں تھا۔ تیسری مرتبہ لوگوں کی تعداد ساٹھ سے لے کر اسی تک تھی۔ اس وقت پانی گہرے پیا لے میں تھا۔ چوتھی مرتبہ لوگوں کی تعداد تین سو تھی۔ اس وقت پانی بڑے پیا لے میں تھا۔ اس طرح ان روایات کے درمیان کوئی تضاد اور اختلاف باقی نہیں رہے گا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّى اللَّهَ فِي الْوُضُوءِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ نے اس وضو (کے آغاز) میں اللہ کا نام لیا تھا

جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

6544 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، وَقَنَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): طَلَبَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوءًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ مَاءٌ؟، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْمَاءِ، ثُمَّ قَالَ: تَوَضَّءْ وَابْسِمْ اللَّهَ، فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَجْرِي مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَوَضَّءْ وَاحْتِ تَوَضَّءْ وَامِنْ عِنْدَ آخِرِهِمْ.

قَالَ ثَابِتٌ لِأَنَسٍ: كَمْ تَرَاهُمْ؟ قَالَ: نَحْنُ مِنْ سَبْعِينَ

✽✽ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے بعض اصحاب نے وضو کے لئے پانی تلاش کیا (وہ انہیں نہیں

ملا) تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم میں سے کسی کے پاس پانی ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک اس پانی میں رکھا اور پھر فرمایا اللہ کا نام لے کر وضو کرنا شروع کرو۔ (راوی کہتے ہیں: تو میں نے نبی اکرم ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی کو جاری ہوتے ہوئے دیکھا ان لوگوں نے وضو کر لیا یہاں تک کہ وہاں موجود ہر فرد نے وضو کر لیا۔

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا ان لوگوں کی تعداد کتنی تھی؟ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: تقریباً ستر لوگ

تھے۔

6544 - إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "مصنف عبد الرزاق" (20535). ومن طريقه أخرجه أحمد 3/165،

والنسائي 1/61 في الطهارة: باب الوضوء من الإناء، وأبو يعلى (3036)، وابن خزيمة (144).

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ هَذَا الْمَاءِ كَانَ فِي مِخْضَبٍ مِنْ حِجَارَةٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ پانی پتھر سے بنے ہوئے برتن میں تھا

6545 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ،

قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرِ السَّهْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيبَ الدَّارِ إِلَى أَهْلِهِ، فَتَوَضَّأَ، وَبَقِيَ قَوْمٌ، فَأَتَى النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْضَبٍ مِنْ حِجَارَةٍ فِيهِ مَاءٌ، فَصَغَرَ الْمِخْضَبُ عَنْ أَنْ يُمَلَأَ فِيهِ كَفَّهُ، فَضَمَّ أَصَابِعَهُ

فَوَضَعَهَا فِي الْمِخْضَبِ، فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ جَمِيعًا، فَقُلْنَا: كَمْ كَانُوا؟ قَالَ: ثَمَانِينَ رَجُلًا

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نماز کا وقت ہو گیا جس شخص کا گھر وہاں قریب تھا اس نے (اپنے گھر جا

کر) وضو کر لیا کچھ لوگ باقی رہ گئے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پتھر کا بنا ہوا ایک برتن لایا گیا جس میں پانی موجود تھا۔ اس برتن

میں اتنا پانی بھی نہیں تھا کہ وہ ہتھیلی بھر کر آ سکے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی انگلیاں ملائیں اور اس پیالے میں رکھ دیں تو وہاں موجود تمام

لوگوں نے وضو کر لیا۔

(راوی کہتے ہیں:) ہم نے دریافت کیا: ان کی تعداد کتنی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: 80 افراد تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الْمَاءِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ كَانَ فِي قَدَحٍ رَخَوَاحٍ وَاسِعٍ الْأَعْلَى ضِيقِ الْأَسْفَلِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ پانی جس کا ہم نے ذکر کیا ہے ایسے گہرے برتن میں تھا جس کا اوپر

والا حصہ کشادہ ہوتا ہے اور نیچے والا حصہ تنگ ہوتا ہے

6546 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ،

قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسِ:

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِمَاءٍ، فَأَتَى بِقَدَحٍ رَخَوَاحٍ، فَجَعَلَ الْقَوْمُ يَتَوَضَّءُونَ،

فَحَزَرْتُ مَا بَيْنَ السِّتَيْنِ إِلَى الثَّمَانِينَ.

6545 - إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه ابن أبي شيبة 11/475، وأحمد 3/106، والبخاري (3575) في

المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، والفریابی فی "دلائل النبوة" (24) من طریق یزید بن ہارون عن حمید، بهذا الإسناد.

6546 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو الربيع الزهراني: هو سليمان بن داود العتكي. وهو في "مسند أبي يعلى"

(3329). وأخرجه مسلم (2279) (4) في الفضائل: باب في معجزات النبي - صلى الله عليه وسلم -، عن أبي الربيع الزهراني، بهذا

الإسناد. وأخرجه أحمد 3/147، وابن سعد 1/178، والبخاري (2000) في الوضوء: باب الوضوء من التور، وابن خزيمة (124)،

والفریابی فی "دلائل النبوة" (22)، والبيهقي فی "الاعتقاد" ص 273-274، من طرق عن حماد بن زيد، به.

قَالَ: فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے پانی منگولیا تو ایک گہرے پیالے میں پانی لایا گیا۔ لوگوں نے
 وضو کرنا شروع کیا، میں نے انہیں شمار کیا تو ان کی تعداد 60 سے لے کر 80 تک تھی۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ پانی نبی اکرم ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹ رہا تھا۔

ذَكَرُ خَبَرٍ يُوهِمُ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ أَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْأَخْبَارِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ روایت ان روایات کے

برخلاف ہے جنہیں ہم اس سے پہلے نقل کر چکے ہیں

6547 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَامُ بْنُ

يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَصْحَابِهِ بِالْمَدِينَةِ أَوْ بِالزَّوْرَاءِ، فَأَرَادَ الْوُضُوءَ،

فَأَتَى بِقَعْبٍ فِيهِ مَاءٌ يَسِيرٌ، فَوَضَعَ كَفَّهُ عَلَى الْقَعْبِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 حَتَّى تَوَضَّأَ الْقَوْمُ.

قَالَ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: زُهَاءٌ ثَلَاثَ مِائَةٍ

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھا جب آپ اپنے اصحاب کے ہمراہ مدینہ
 منورہ میں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) زوراء میں موجود تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے وضو کرنے کا ارادہ کیا تو آپ کی خدمت
 میں ایک پیالہ پیش کیا گیا جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی ہتھیلی اس پیالے پر رکھی تو نبی اکرم ﷺ کی انگلیوں کے
 درمیان میں سے پانی پھوٹنے لگا، یہاں تک کہ تمام لوگوں نے وضو کر لیا۔

راوی نے دریافت کیا: آپ لوگوں کی تعداد کتنی تھی؟ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ 300 کے لگ بھگ تھی۔

6547 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه الفريابي في "دلائل النبوة" (21)، وأبو يعلى (2895)، ومن طريقه

أبو نعيم في "دلائل النبوة" (317) عن هذبة بن خالد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/289 عن بهز، عن همام بن يحيى، به. وأخرجه
 أحمد 3/170 و215، والبخاري (3572) في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، ومسلم (2279) في الفضائل: باب في
 معجزات النبي - صلى الله عليه وسلم -، وأبو يعلى (3172) و(3193)، والبيهقي (3714)، واللالكائي في "أصول الاعتقاد" (1480)،
 من طرق عن قتادة بنحوه.

بَابُ تَبْلِيغِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّسَالَةَ، وَمَا لَقِيَ مِنْ قَوْمِهِ

باب! نبی اکرم ﷺ کا رسالت کی تبلیغ کرنا اور آپ ﷺ کو اپنی قوم کی طرف سے پیش

آنے والی مشکلات کا تذکرہ

6548 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): لَمَّا نَزَلَتْ: (وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ) (الشعراء: 214)، قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، يَا صَفِيَّةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، يَا بِنْتِي عَبْدَ الْمُطَّلِبِ لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، سَلُونِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمْ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی:

”اور تم اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ۔“

تو نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے تو آپ نے فرمایا: اے محمد ﷺ کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا اے عبدالمطلب کی صاحبزادی صفیہ اے عبدالمطلب کی اولاد میں اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تمہارے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں البتہ تم میرے مال میں سے جو چاہو مجھ سے مانگ لو۔

6549 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، وَأَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ:

6548 - إسنادہ صحیح علی شرط البخاری، رجالہ رجال الشیخین غیر علی ابن المدینی، فمن رجال البخاری. وأخرجه أحمد 6/187، ومسلم (205) فی الإیمان: باب قوله تعالى: (وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ)، والطبری فی "جامع البیان" 19/118، وابن منده فی "الإیمان" (945) و (946) و (947) من طرق عن وکیع، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذی (3184) فی التفسیر: باب من سورة الشعراء، والنسائی 6/250 فی الوصایا: باب إذا أوصی لعشیرته الأقربین، والطبری 19/118، وابن منده (947) و (948)، من طرق عن هشام بن عروة، به. وقال الترمذی: هذا حدیث حسن صحیح، ... روى بعضهم عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن النبي - صلى الله عليه وسلم - مرسلًا، لم يذكر فيه عائشة. قلت: الرواية المرسلة رواها الطبري 19/119 عن ابن حميد، قال: حدثنا عنبسة، و 19/122-123 عن عبد الرزاق، عن معمر، كلاهما عن هشام بن عروة، عن أبيه، فذكره مرسلًا.

6549 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ رجال الشیخین غیر حرملة بن یحیی، فمن رجال مسلم، وقد تقدم تخريجه برقم (646).

(متن حدیث): اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اُنْزِلَ عَلَيْهِ: (وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ)

(الشعراء: 214)، قَالَ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اشْتَرُوا اَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، يَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا اُغْنِيْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، يَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا اُغْنِيْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، يَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ سَلِيْنِيْ مَا شِئْتَ لَا اُغْنِيْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا

✽✽✽ سعید بن مسیب اور ابو سلمہ نے یہ بات بیان کی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی:

”اور تم اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ۔“

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے قریش اللہ تعالیٰ سے اپنی جانیں خرید لو میں اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تمہارے کسی کام نہیں آ سکتا۔ اے بنو عبد المطلب میں اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تمہارے کسی کام نہیں آ سکتا۔ اے عباس بن عبد المطلب میں اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں آپ کے کسی کام نہیں آ سکتا۔ اے محمد کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا تم جو چاہو مجھ سے مانگ لو لیکن میں اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تمہارے کسی کام نہیں آ سکتا۔

ذِكْرُ تَمْثِيلِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْذَارَ عَشِيْرَتِهِ بِمَا مَثَلَ بِهِ

نبی اکرم ﷺ کا اپنے خاندان والوں کو ڈراتے ہوئے ایک مثال بیان کرنے کا تذکرہ

6550 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ،

حَدَّثَنَا اَبُو اَسَامَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْاَيَةُ: (وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ) (الشعراء: 214) وَرَهْطَكَ مِنْهُمْ

الْمُخْلِصِيْنَ، قَالَ: وَهْنٌ فِيْ قِرَاءَةِ عَبْدِ اللّٰهِ، خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتَى الصَّفَا، فَصَعِدَ عَلَيْهَا، ثُمَّ نَادَى: يَا صَبَاحَاهُ، فَاجْتَمَعَ النَّاسُ اِلَيْهِ فَبَيَّنَ رَجُلٍ يَبْحِيْءُ، وَبَيَّنَ رَجُلٍ يَبْعَثُ رَسُوْلَهُ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، يَا بَنِي فِهْرٍ، يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ، يَا بَنِي، يَا بَنِي اَرَأَيْتُمْ لَوْ اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّ خِيْلًا

6550 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو أسامة: هو حماد بن أسامة. وأخرجه البخاري (4971) في تفسير سورة:

(بَيِّنَاتٌ لِّأَيِّ لَهْفٍ وَتَبٍّ)، ومسلم (208) في الإيمان: باب قول الله تعالى: (وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ)، والطبري في "جامع البيان" 19/121، وابن منده في "الإيمان" (949) و(950)، والبيهقي في "دلائل النبوة" 2/181-182، والبغوي في "شرح السنة" (3742)، وفي "معالم التنزيل" 3/400-401 من طرق عن أبي أسامة، بهذا الإسناد. وأخرجه بنحوه دون قوله: "ورَهْطَكَ مِنْهُمْ" المخلصين" أحمد 1/281 و307، والبخاري (1394) في الجنائز: باب ذكر شرار الموتى، و(3525) في الأنبياء: باب من انتسب إلى آبائه في الإسلام والجاهلية، و(4770) في تفسير سورة الشعراء، و(4801) في تفسير سورة سباء، و(4972) و(4973) في تفسير سورة تبت، والترمذي (3363) في التفسير: باب ومن سورة تبت، والطبري 121-120/19، وابن منده (950) و(951)، والبيهقي 2/182، والبغوي 3/401 و4/453 من طرق عن الأعمش، به.

بَسْفَحَ هَذَا الْجَبَلَ تُرِيدُ أَنْ تُغَيِّرَ عَلَيْكُمْ أَصَدَقْتُمُونِي؟، قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيَّ عَذَابٍ شَدِيدٍ، فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ: تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ، أَمَا دَعَوْتُمُونَا إِلَّا لِهَذَا، ثُمَّ قَامَ، فَتَوَلَّى: (بَكَتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ) (المسد: 1)، وَقَدْ تَبَّ، وَقَالُوا: مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ كَذِبًا

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

”اور تم اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ۔“

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی قرأت میں یہ الفاظ بھی ہیں ”اور ان میں سے اپنے مخلص گروہ کو (ڈراؤ)۔“

تو نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لائے۔ آپ صفا پہاڑ کے پاس آئے۔ آپ اوپر چڑھ گئے پھر آپ نے پکارا ”خطرہ ہے۔“ لوگ آپ کے ارد گرد اکٹھے ہو گئے۔ کوئی شخص خود آگیا۔ کسی نے اپنے قاصد کو بھیج دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے بنو عبدالمطلب اے بنو فہر! اے بنو عبد مناف! اے بنو (فلاں)! اے بنو (فلاں)! تمہارا کیا خیال ہے اگر میں تمہیں اس بات کی اطلاع دوں کہ اس پہاڑ کے دوسری طرف ایک لشکر ہے جو تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو کیا تم میری بات کی تصدیق کرو گے ان لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو میں شدید عذاب سے پہلے تمہیں ڈرا رہا ہوں۔ اس پر ابولہب نے کہا: تم ہمیشہ کئے لئے برباد ہو جاؤ کیا تم نے ہمیں صرف اس کام کے لئے بلایا تھا پھر وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ (اور چلا گیا) اور اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

”ابولہب کے دونوں ہاتھ برباد ہو جائیں۔“

تو وہ برباد ہو گیا۔

البتہ دوسرے لوگوں نے یہ کہا تھا ہمیں آپ کی طرف سے کبھی جھوٹ کا تجربہ نہیں ہوا۔

ذِكْرُ ادْخَالِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبُعِهِ
فِي أُذُنِيهِ، وَرَفَعِهِ صَوْتَهُ عِنْدَمَا وَصَفْنَا

نبی اکرم ﷺ کا اپنی انگلیوں کو اپنے کانوں میں داخل کرنے کا تذکرہ، اور اپنی آواز کو

بلند کرنے کا تذکرہ اس وقت جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

6551 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُونُسَ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ ابْنُ بَنِي أَزْهَرَ السَّامَنِيُّ،

حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ، قَالَ: قَالَ الْأَشْعَرِيُّ: لَمَّا نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ) (الشعراء: 214)، وَضَعَ أَصْبُعَهُ فِي أُذُنِيهِ وَرَفَعَ صَوْتَهُ، وَقَالَ: يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ، ثُمَّ سَاقَ الْخَبَرَ*

✽✽ حضرت اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی:

”تم اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ۔“

تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی دو انگلیاں اپنے دونوں کانوں میں رکھیں اور بلند آواز میں کہا اے بنو عبد مناف۔
اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث بیان کی ہے۔

ذَكَرُ تَفْرِيقِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ بِالرِّسَالَةِ
نبی اکرم ﷺ کا حق اور باطل کے درمیان رسالت کے ذریعے فرق کرنے کا تذکرہ

6552 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، حَدَّثَنَا جَبَّانُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ بْنُ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): جَلَسْنَا إِلَى الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ يَوْمًا فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ، فَقَالَ: طُوبَى لِهَاتَيْنِ الْعَيْنَيْنِ اللَّتَيْنِ رَأَتَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاللَّهِ لَوَدِدْنَا أَنَا رَأَيْنَا مَا رَأَيْتَ، وَشَهِدْنَا مَا شَهِدْتَ، فَاسْتَفْضَيْتَ، فَجَعَلْتَ أَعْجَبَ، مَا قَالَ إِلَّا خَيْرًا، ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: مَا يَحْمِلُ الرَّجُلَ عَلَى أَنْ يَتَمَنَّى مُحَضَّرًا غَيْبَهُ اللَّهُ عَنْهُ، لَا يَذَرِي لَوْ شَهِدَهُ كَيْفَ كَانَ يَكُونُ فِيهِ، وَاللَّهِ، لَقَدْ حَضَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَقْوَامٌ أَكْبَهُمُ اللَّهُ عَلَى مَنَاجِرِهِمْ فِي جَهَنَّمَ لَمْ يُجِيبُوهُ، وَلَمْ يُصَدِّقُوهُ، أَوْ لَا تَحْمَدُونَ اللَّهَ، إِذَا أَخْرَجَكُمْ تَعْرِفُونَ رَبَّكُمْ، مُصَلِّينَ لِمَا جَاءَ بِهِ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ كُفَيْتُمْ الْبَلَاءَ بِغَيْرِكُمْ؟ وَاللَّهِ، لَقَدْ يُعِثُّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَشَدِّ حَالٍ يُعِثُّ عَلَيْهَا نَبِيُّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، وَفَتْرَةٍ وَجَاهِلِيَّةٍ مَا يَرَوْنَ أَنَّ دِينًا أَفْضَلَ مِنْ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ، فَجَاءَ بِفُرْقَانٍ فَرَّقَ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ، وَفَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدِ وَوَلَدِهِ حَتَّى إِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيَرَى وَلَدَهُ أَوْ وَالِدَهُ أَوْ

6551- بشر بن آدم: هو ابن يزيد البصري، صدوق فيه لين، وهو متابع، ومن فوقه ثقات، وأبو عاصم: هو الضحاك بن مخلد النبيل، وعوف: هو ابن أبي جميلة الأعرابي العبدي، وأخرجه الطبري في "جامع البيان" 19/120: حدثني أبو عاصم، قال: حدثنا عوف، عن قسامة بن زهير، قال: أظنه عن الأشعري، عن النبي - صلى الله عليه وسلم - ... وأخرجه الترمذي (3186) في التفسير: باب ومن سورة الشعراء، والطبري 19/120 كلاهما عن عبد الله بن أبي زياد، قال: حدثنا أبو زيد الأنصاري سعد بن أوس، عن عوف، به، وقال الترمذي: هذا حديث غريب من هذا الوجه من حديث أبي موسى، وقد رواه بعضهم عن عوف، عن قسامة بن زهير، عن النبي - صلى الله عليه وسلم - مرسلًا، ولم يذكرُوا فيه "عن أبي موسى"، وهو أصح. ذاكرت به محمد بن إسماعيل، فلم يعرفه من حديث أبي موسى. قلت: رواه مرسلًا الطبري 19/120: حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ، قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّهُ لَمَّا نَزَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: (وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ) جَاءَ فَوْضِعَ أَصْبَعِهِ فِي أُذُنِهِ، وَرَفَعَ مِنْ صَوْتِهِ، وَقَالَ: "يَا بَنِي عَبْدِ مَنْفٍ، وَأَصْبَاحَاهُ".

6552- إسناده صحيح على شرط مسلم. عبد الله: هو ابن المبارك المروزي. وأخرجه أحمد 3-6/2، والبخاري في "الأدب المفرد" (87)، والطبراني في "الكبير" 20/ (600)، والطبري في "جامع البيان" 19/53، وأبو نعيم في "حلية الأولياء" 175-176 من طرق عن عبد الله بن المبارك بهذا الإسناد. وأورده ابن كثير في "التفسير" 3/342 من رواية الإمام أحمد، وقال: هذا إسناد صحيح ولم يخرجه. وأورده أيضاً السيوطي في "الدر المنثور" 6/285، وزاد نسبه إلى ابن أبي حاتم، وابن مردويه.

أَخَاهُ كَافِرًا، وَقَدْ فَتَحَ اللَّهُ قُلُوبَهُ لِلْإِيمَانِ يَعْلَمُ أَنَّهُ إِنْ هَلَكَ دَخَلَ النَّارَ، فَلَا تَقَرُّ عَيْنُهُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّ حَبِيبَهُ فِي النَّارِ، وَأَنَّهَا النَّارُ قَالَ اللَّهُ: (الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ) (الفرقان: 74) الْآيَةُ

عبدالرحمن بن جبیر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں ایک دن ہم لوگ حضرت مقداد بن اسود کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک شخص ان کے پاس سے گزرا اور بولا ان دو آنکھوں کے لئے مبارک ہے جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی ہے اللہ کی قسم! ہماری تو یہ خواہش ہے کہ جن کی زیارت آپ نے کی ہے ہم نے بھی ان کی زیارت کی ہوتی جن کے ساتھ آپ رہے ہیں ہم بھی ان کے ساتھ رہے ہوتے تو اس پر وہ غصے میں آگئے۔ میں اس پر بہت حیران ہوا کیونکہ اس شخص نے تو اچھی بات کہی تھی۔ حضرت مقداد بن اسود اس شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے کسی شخص کو کون سی بات اس بات پر مجبور کرتی ہے کہ وہ اس صورت حال کے رونما ہونے کی آرزو کرے جسے اللہ تعالیٰ نے اس سے پوشیدہ رکھا ہے۔ یہ شخص نہیں جانتا کہ اگر یہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ موجود ہوتا تو اس کی کیا صورت حال ہوتی۔ اللہ کی قسم! کچھ لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے لیکن اللہ تعالیٰ انہیں جہنم میں داخل کرے گا۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی دعوت کو قبول نہیں کیا۔ آپ کی تصدیق نہیں کی۔ کیا تم لوگ اس بات پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہیں کرتے کہ اس نے جب تمہیں پیدا کیا تو تم اپنے پروردگار کی معرفت رکھتے ہو۔ تمہارے نبی جو کچھ لے آئے تم لوگ اس کی تصدیق کرتے ہو اور تمہارے علاوہ دوسرے لوگوں کو آزمائش میں مبتلا کیا گیا۔ اللہ کی قسم! جب نبی اکرم ﷺ کو مبعوث کیا گیا تو کسی بھی نبی کو ایسی شدید صورت حال میں مبعوث نہیں کیا گیا جیسی صورت حال میں آپ کو کیا گیا۔ (انبیاء کی آمد کے درمیان) وقفہ آچکا تھا۔ جاہلیت کا زمانہ تھا لوگ یہ سمجھتے تھے کہ بتوں کی عبادت کرنے سے بہتر دین اور کوئی نہیں ہے پھر فرق کرنے والی (کتاب یا اسلام) آیا جس نے حق اور باطل کے درمیان فرق کیا۔ اس نے باپ اور اس کی اولاد کے درمیان علیحدگی کروادی یہاں تک کہ ایک شخص اپنی اولاد یا اپنے والد یا اپنے بھائی کو کافر سمجھتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے دل کو ایمان کے لئے کھول دیا تھا۔ وہ یہ بات جانتا تھا کہ اگر (اس کا قریبی رشتہ دار) ہلاکت کا شکار ہوا تو جہنم میں جائے گا۔ اس بات پر اس کی آنکھ ٹھنڈی نہیں ہوئی تھی جب کہ وہ یہ بات جانتا تھا کہ اس کی محبوب، سستی جہنم میں جائے گی۔ یہی وہ چیز ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا۔ ”وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار ہماری بیویوں اور ہماری اولاد کی طرف سے ہمارے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک رکھ دے۔“

بَابُ كُتُبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم ﷺ کے مکتوبات کا بیان

6553 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا يَكْرُبُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ الطَّاحِيُّ الْقَائِدُ، بِالبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ،

قَالَ: حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ:

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى كَسْرَى، وَقَيْصَرَ، وَأكِيدَرَ دُومَةَ يَدْعُوهُمْ

إِلَى اللَّهِ تَعَالَى

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کسری، قیصر اور دومہ (کے حکمران) اکیدر کو مکتوبات بھجوائے۔ آپ نے انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف (آنے کی) دعوت دی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هَذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ خَالِدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ قَتَادَةَ
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے: قتادہ کے
حوالے سے یہ روایت نقل کرنے میں خالد بن قیس نامی راوی منفرد ہے

6554 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ زُهَيْرٍ الْحَافِظُ بُسْتَرٌ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا

6553 - إسنادہ علی شرط مسلم۔ نصر بن علی: هو الجهضمی، ونوح بن قیس: هو ابن رباح الأزدي الحداني، وأخوه: اسمه خالد بن قيس. وأخرجه مسلم (2092) (58) فی اللباس: باب فی اتخاذ النبی - صلی اللہ علیہ وسلم - خاتماً لما أراد أن یکتب للعجم، والترمذی فی "الشمائل" (87) كلاهما عن نصر بن علي الجهضمي، حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - كَتَبَ إِلَى كَسْرَى وَقَيْصَرَ وَالنَّجَاشِي، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُونَ كِتَاباً إِلَّا بِخَاتَمٍ، فَصَاغَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - خَاتِماً حَلَقَتْهُ فِضَّةٌ وَنَقَشَ فِيهِ: "مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ". وأخرجه مسلم (1774) فی الجهاد: باب كتب النبی - صلی اللہ علیہ وسلم - إلى ملوك الكفار يدعوهم إلى الله عز وجل، والبيهقي 9/107 عن نصر بن علي، عن أبيه، عن خالد بن قيس، عن قتادة، عن أنس أن نبي الله - صلی اللہ علیہ وسلم - كتب إلى كسرى وإلى قيسر وإلى النجاشي وإلى كل جبار يدعوهم إلى الله تعالى. وأخرجه مسلم، والترمذی (2716) فی الاستئذان: باب مكاتبة المشركين من طريقين عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، بِهِ. وزاد: وإلى كل جبار، وإلى النجاشي وليس بالنجاشي الذي صلى عليه النبي - صلی اللہ علیہ وسلم -، وقال الترمذی: وهذا حديث صحيح غريب. وانظر ما بعده.

6554 - إسنادہ حسن۔ رجالہ رجال الشیخین غیر عمران القطان، وهو عمران بن داود، فقد أخرج له البخاری تعليقاً

وأصحاب السنن وهو حسن الحديث. وانظر ما قبله.

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ:

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى كِسْرَى، وَقَيْصَرَ، وَأَكْبِيدَ دُومَةَ يَدْعُوهُمْ

إِلَى اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کسریٰ، قیصر اور دومہ (کے حکمران) اکیدر کو خط لکھے۔ آپ نے انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف آنے کی دعوت دی۔

ذِكْرُ وَصْفِ كُتُبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم ﷺ کے کتابت کی صفت کا تذکرہ

6555 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، بِعَسْقَلَانَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا

مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ، مِنْ فِيهِ إِلَى فِي قَالَ: انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنَنَا

وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَيْنَا أَنَا بِالشَّامِ إِذْ جِيَءَ بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى

هِرَقْلَ، جَاءَ بِهِ دَحْيَةُ الْكَلْبِيُّ، فَدَفَعَهُ إِلَى عَظِيمٍ بَصْرِيٍّ، فَدَفَعَهُ عَظِيمٌ بَصْرِيٍّ إِلَى هِرَقْلَ، فَقَالَ هِرَقْلُ: هَلْ هَا

هُنَا أَحَدٌ مِّنْ قَوْمِ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ؟ قَالُوا: نَعَمْ، فَدُعِيَ فِي نَفَرٍ مِّنْ قُرَيْشٍ، فَدَخَلْنَا عَلَى هِرَقْلَ،

فَاجْلَسْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا مِّنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ؟ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: فَقُلْتُ: أَنَا،

فَاجْلَسُونِي بَيْنَ يَدَيْهِ، وَاجْلَسُوا أَصْحَابِي خَلْفِي، ثُمَّ دَعَا تَرْجُمَانَهُ، فَقَالَ: قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَأَلْتُ هَذَا الرَّجُلَ عَنْ

6555- حدیث صحیح۔ ابن ابی السری - وهو محمد بن المتوكل - قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وهو في

"مصنف عبد الرزاق" (9724). ومن طريقه أخرجه أحمد 1/263، والبخاری (4553) في تفسير سورة آل عمران: باب (قُلْ يَا أَهْلَ

الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ)، ومسلم (1773) في الجهاد: باب كتاب النبي - صلى الله عليه وسلم -

إلى هِرَقْلَ يدعوهُ إلى الإسلام، واللالكائي في "أصول الاعتقاد" (1457)، والبيهقي في "دلائل النبوة" 381-380/4 وأخرجه

مطولاً ومختصراً البخاری (7) في بدء الوحي، و (51) في الإيمان: باب سؤال جبريل النبي - صلى الله عليه وسلم - عن الإيمان

وإسلام والإحسان، و (2681) في الشهادات: باب من أمر بإنجاز الوعد، و (2941) في الجهاد: باب دعاء النبي - صلى الله عليه وسلم -

إلى الإسلام والنبوة، و (2978) باب قول النبي - صلى الله عليه وسلم -: "نصرت بالرعب مسيرة شهر"، و (3174) في

الجزية والمواذعة: باب فضل الوفاء بالعهد، و (5980) في الأدب: باب صلة المرأة آتتها ولها زوج، و (6260) في الاستئذان: باب

كيف يكتب إلى أهل الكتاب، و (7196) في الأحكام: باب ترجمة الحكام، ومسلم، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة"

4/159، والترمذي (2717) في الاستئذان: باب ما جاء كيف يكتب لأهل الشرك، وابن منده في "الإيمان" (143)، والبيهقي في

"الدلائل" 383-381/4 من طرق عن الزهري، بهذا الإسناد، وأخرجه أحمد 263-262/1 و 263، والبخاری (2936) في الجهاد:

باب هل يرشد المسلم أهل الكتاب أو يعلمهم؟ و (2940) باب دعاء النبي - صلى الله عليه وسلم - إلى الإسلام والنبوة، والنسائي

في "الكبرى" كما في "التحفة" 5/68، والبيهقي في "دلائل النبوة" 380-377/4 من طريقين عن الزهري، به، ولم يذكر أباه سفيان.

هَذَا الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، فَإِنْ كَذَبْتَنِي فَكَذِبُوهُ، قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: وَاللَّهِ، لَوْ لَا مَخَافَةُ أَنْ يُؤَثَّرَ عَنِّي الْكَذِبُ لَكَذَبْتُهُ، ثُمَّ قَالَ لِرَجُلَيْهِ: سَلُّهُ كَيْفَ حَسَبِهِ فَيَكُفُّ؟ قَالَ: قُلْتُ: هُوَ فِينَا ذُو حَسَبٍ، قَالَ: فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَهَلْ أَنْتُمْ تَتَّهَمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: مَنْ تَبِعَهُ أَشْرَافُ النَّاسِ أَمْ ضَعَفَاؤُهُمْ؟ قُلْتُ: بَلْ ضَعَفَاؤُهُمْ، قَالَ: فَهَلْ يَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلْ يَزِيدُونَ، قَالَ: فَهَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخَطَةٌ لَهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: كَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: تَكُونُ الْحَرْبُ سَجَالًا بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ، يُصِيبُ مِنَّا، وَنُصِيبُ مِنْهُ، قَالَ: فَهَلْ يَغْدِرُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، وَنَحْنُ مِنْهُ فِي مَدَّةٍ أَوْ قَالَ: هَذَنِي، لَا نَذَرِي مَا هُوَ صَانِعٌ فِيهَا، مَا امْكَنْتَنِي مِنْ كَلِمَةٍ أَدْخَلَ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ هَذِهِ، قَالَ: فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، ثُمَّ قَالَ لِرَجُلَيْهِ: قُلْ لَهُ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهِ فَيَكُفُّ، فَرَعَمْتَ أَنَّهُ فَيَكُفُّ ذُو حَسَبٍ، فَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي أَحْسَابٍ قَوْمِهَا، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ كَانَ فِي آبَائِهِ مَلِكٌ، فَرَعَمْتَ أَنْ لَا، فَقُلْتُ: لَوْ كَانَ فِي آبَائِهِ مَلِكٌ، قُلْتُ: رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ آبَائِهِ، وَسَأَلْتُكَ عَنْ اتِّبَاعِهِ: أَضَعَفَاءُ النَّاسِ أَمْ أَشْرَافُهُمْ؟ فَقُلْتُ: بَلْ، ضَعَفَاؤُهُمْ، وَهُمْ اتِّبَاعُ الرُّسُلِ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهَمُونَهُ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ؟ فَرَعَمْتَ: أَنْ لَا، وَقَدْ عَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدَّعِ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ، ثُمَّ يَذْهَبَ فَيَكْذِبُ عَلَى اللَّهِ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَهُ سَخَطَةٌ لَهُ؟ فَرَعَمْتَ أَنْ لَا، وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ إِذَا خَالَطَهُ بَشَاشَةُ الْقُلُوبِ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ يَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ؟ فَرَعَمْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ، وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حَتَّى يَتِمَّ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ؟ فَرَعَمْتَ أَنَّ الْحَرْبَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سَجَالٌ، تَنَالُونَ مِنْهُ، وَيَنَالُ مِنْكَ، وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ، ثُمَّ تَكُونُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ يَغْدِرُ؟ فَرَعَمْتَ أَنْ لَا، وَكَذَلِكَ الْأَنْبِيَاءُ لَا يَغْدِرُونَ، وَسَأَلْتُكَ: هَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ؟ فَرَعَمْتَ أَنْ لَا، فَقُلْتُ: لَوْ كَانَ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ، قُلْتُ: رَجُلٌ يَأْتِمُّ بِقَوْلِ قَبْلِ قَوْلِهِ، قَالَ: ثُمَّ مَا يَأْمُرُكُمْ؟ قَالَ: قُلْتُ: يَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصَّلَاةِ وَالْعَفَافِ، قَالَ: إِنْ يَكُنْ مَا تَقُولُ فِيهِ حَقًّا، فَإِنَّهُ نَبِيٌّ، وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ، وَلَمْ أَظُنْ أَنَّهُ مِنْكُمْ، وَلَوْ أَنِّي أَعْلَمْتُ أَنِّي أَخْلَصُ إِلَيْهِ لَا حَبِيبَ لِقَاءِهِ، وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ، وَلَيَلَعَنَّ مُلْكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ، قَالَ: ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَرَأَ فَإِذَا فِيهِ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ، سَلَامٌ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى، أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدَعَايَةِ الْإِسْلَامِ، أَسْلِمْتَ تَسْلَمَ، وَأَسْلِمَ يُؤْتِكَ اللَّهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ، فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْآرِيْسِيِّينَ: (يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ) (آل عمران: 64) إِلَى قَوْلِهِ: أَشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ ارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ عِنْدَهُ، وَكَثُرَ اللَّفْظُ، فَأَمَرَ بَنَاهُ، فَأَخْرَجْنَاهُ، فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي حِينَ خَرَجْنَا: لَقَدْ جَلَّ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبِشَةَ، إِنَّهُ لَيَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ، قَالَ: فَمَا زِلْتُ مُوقِنًا بِأَمْرِ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَيَظْهَرُ حَتَّىٰ آذْخَلَ اللَّهُ عَلَى الْإِسْلَامِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت ابوسفیان بن حرب بذات خود مجھے یہ بات بتائی۔ وہ کہتے ہیں: جس عرصے میں ہمارے اور نبی اکرم ﷺ کے درمیان صلح کا معاہدہ چل رہا تھا۔ اس دوران میں شام گیا۔ ابھی میں شام میں موجود تھا کہ اسی دوران نبی اکرم ﷺ کا مکتوب (وہاں کے حکمران) حرقل کے نام آیا دجیہ کلبی وہ مکتوب لے کر آئے تھے۔ انہوں نے وہ مکتوب بصری کے گورنر کے سپرد کیا۔ بصری کے گورنر نے وہ خط حرقل کو بھجوا دیا حرقل نے دریافت کیا: کیا یہاں ان صاحب کی قوم سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص موجود ہے؟ جو یہ کہتے ہیں کہ وہ نبی ہیں۔ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں (ابوسفیان کہتے ہیں:) تو مجھے قریش کے کچھ افراد سمیت بلا لیا گیا جب ہم لوگ حرقل کے پاس آئے تو اس نے ہمیں اپنے سامنے بٹھایا۔ اس نے دریافت کیا: یہ صاحب جو یہ کہتے ہیں کہ وہ نبی ہیں، تم میں سے نسبى طور پر کون ان کے سب سے زیادہ قریب ہے۔ حضرت ابوسفیان کہتے ہیں میں نے جواب دیا: میں تو اس نے مجھے اپنے سامنے بٹھالیا اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھا دیا پھر اس نے اپنے ترجمان کو بلوایا اور کہا تم ان سے کہہ دو کہ میں اس شخص سے ان صاحب کے بارے میں دریافت کرنے لگا ہوں۔ جو یہ کہتے ہیں کہ وہ نبی ہیں اگر یہ شخص میرے ساتھ غلط بیانی کرے تو مکتوب اے بھوٹا فرار دیدینا۔ ابوسفیان کہتے ہیں اللہ کی قسم! اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ میری کسی بات کو جھٹلایا جاسکتا ہے تو میں وہاں غلط بیانی کر دیتا پھر قیصر نے اپنے ترجمان سے کہا تم اس شخص سے دریافت کرو کہ تمہارے درمیان ان صاحب کا حسب کیسا ہے۔ ابوسفیان کہتے ہیں میں نے جواب دیا: وہ ہمارے درمیان صاحب حسب شمار ہوتے ہیں۔ قیصر نے دریافت کیا: کیا ان کے آباؤ اجداد میں سے کوئی بادشاہ گزرا ہے۔ میں نے جواب دیا: جی نہیں اس نے دریافت کیا: ان صاحب کے یہ دعویٰ کرنے سے پہلے تم نے کبھی ان پر جھوٹا ہونے کا الزام عائد کیا میں نے جواب دیا: جی نہیں۔ اس نے دریافت کیا: ان کے پیروکار کون لوگ ہیں۔ معزز افراد ہیں یا کمزور لوگ ہیں میں نے جواب دیا: بلکہ کمزور لوگ ہیں۔ اس نے دریافت کیا: کیا ان میں اضافہ ہو رہا ہے یا کمی ہو رہی ہے؟ میں نے کہا: ان میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس نے دریافت کیا: کیا ان لوگوں میں سے کوئی شخص اپنے دین کو چھوڑ کر مرتد بھی ہوا یعنی اس میں داخل ہونے کے بعد اس سے ناراض ہو کر (اس نے اپنے دین کو چھوڑا ہو) ابوسفیان کہتے ہیں میں نے جواب دیا: جی نہیں۔ قیصر نے دریافت کیا: کیا تم نے ان کے ساتھ کوئی جنگ بھی کی ہوئی ہے۔ میں نے جواب دیا: جی ہاں اس نے دریافت کیا: تمہاری ان کے ساتھ جنگ کا نتیجہ کیا رہا۔ میں نے کہا: جنگ ہمارے اور ان کے درمیان برابر رہی۔ انہیں ہماری طرف سے نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔ ہمیں ان کی طرف سے نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔ قیصر نے دریافت کیا: کیا انہوں نے معاہدے کی خلاف ورزی کی۔ میں نے جواب دیا: جی نہیں۔ ہمارا اور ان کا طے شدہ مدت تک معاہدہ ہے ہمیں نہیں معلوم وہ آگے چل کر اس بارے میں کیا کریں گے۔ (حضرت ابوسفیان کہتے ہیں:) صرف میں یہ کلمہ غلط بیانی کے طور پر شامل کر سکا۔ قیصر نے دریافت کیا: کیا ان سے پہلے کسی اور شخص نے بھی اس بات کا دعویٰ کیا۔ میں نے جواب دیا: جی نہیں۔

پھر قیصر نے اپنے ترجمان سے کہا تم اس سے کہو کہ میں نے تم سے ان صاحب کے حسب کے بارے میں دریافت کیا: وہ تمہارے درمیان کیسا ہے تو تم نے یہ بیان کیا کہ وہ تمہارے درمیان صاحب حسب شمار ہوتے ہیں۔ رسول اسی طرح ہوتے ہیں۔

انہیں اپنی قوم کے صاحب حسب لوگوں میں مبعوث کیا جاتا ہے۔ میں نے تم سے سوال کیا کہ کیا ان کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ گزرا ہے۔ تو تم نے جواب دیا: جی نہیں تو میں نے اندازہ لگایا کہ اگر ان کے آباؤ اجداد میں اگر کوئی بادشاہ گزرا ہوتا تو پھر میں یہ کہہ سکتا تھا یہ صاحب اپنے آباؤ اجداد کی بادشاہت حاصل کرنا چاہتے ہیں پھر میں نے تم سے ان کے پیر و کاروں کے بارے میں دریافت کیا: کیا وہ کمزور لوگ ہیں یا معزز افراد ہیں تو تم نے کہا: وہ کمزور لوگ ہیں۔ رسولوں کے پیر و کار ایسے ہی ہوتے ہیں میں نے تم سے سوال کیا ان کے یہ دعویٰ کرنے سے پہلے کیا تم نے ان پر (جھوٹا ہونے کا) الزام عائد کیا تو تم نے جواب دیا: جی نہیں۔ اس سے مجھے یہ اندازہ ہو گیا کہ جو شخص لوگوں کے ساتھ جھوٹ نہیں بولتا وہ اللہ تعالیٰ کے معاملے میں کیسے غلط بیانی کر سکتا ہے پھر میں نے تم سے سوال کیا کیا کوئی شخص ان کے دین میں داخل ہونے کے بعد اس سے ناراض ہو کر ان کے دین کو چھوڑ کر مرتد بھی ہوا تم نے جواب دیا: جی نہیں۔ ایمان ایسا ہی ہوتا ہے جب اس کے اندر دل کی بشارت مل جائے (یا اس کی بشارت دل میں گھر کر جائے) میں نے تم سے سوال کیا کیا ان لوگوں میں اضافہ ہو رہا ہے یا کمی ہو رہی ہے تو تم نے جواب دیا: اضافہ ہو رہا ہے۔ ایمان اسی طرح ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ مکمل ہو جاتا ہے۔ میں نے تم سے سوال کیا کیا تم لوگوں نے ان کے ساتھ کوئی جنگ بھی کی تو تم نے جواب دیا: تمہارے اور ان کے درمیان جنگ کا نتیجہ برابر برابر رہا۔ تمہیں ان کی طرف سے نقصان کا سامنا کرنا پڑا اور انہیں شہراری طرف سے نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔ رسولوں کو اسی طرح آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے لیکن انجام کار انہی کے حق میں (صورت حال ہوتی ہے) میں نے تم سے سوال کیا کہ کیا انہوں نے کبھی معاہدے کی خلاف ورزی کی تو تم نے جواب دیا: جی نہیں انبیاء اسی طرح ہوئے ہیں۔ وہ معاہدے کی خلاف ورزی نہیں کرتے۔ میں نے تم سے سوال کیا کیا ان سے پہلے بھی کسی شخص نے یہ دعویٰ کیا تو تم نے جواب دیا: جی نہیں میں نے سوچا اگر ان سے پہلے کسی اور شخص نے یہ دعویٰ کیا ہوتا تو میں یہ کہہ سکتا تھا کہ یہ شخص کسی دوسرے کے قول کی پیروی کر رہا ہے پھر قیصر نے دریافت کیا: وہ تمہیں کیا حکم دیتے ہیں تو میں نے جواب دیا: وہ ہمیں نماز پڑھنے کا زکوٰۃ ادا کرنے کا رشتہ داری کے حقوق کا خیال رکھنے کا اور پاک دامنی کا حکم دیتے ہیں۔

قیصر نے کہا: تم نے ان کے بارے میں جو کچھ کہا ہے اگر تو یہ واقعی سچ ہے تو پھر وہ واقعی نبی ہیں۔ مجھے اس بات کا علم تھا کہ ان کا ظہور ہونے والا ہے لیکن مجھے یہ اندازہ نہیں تھا کہ ان کا ظہور تم میں ہوگا اگر مجھے اس بات کا علم ہوتا کہ میں ان تک پہنچ سکتا ہوں تو میں ان سے ملاقات کو پسند کرتا اور اگر میں ان کے پاس موجود ہوتا تو میں ان کے پاؤں دھوتا کیونکہ عنقریب ان کی بادشاہی میرے ان پاؤں کے نیچے تک پہنچ جائے گی۔

حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر اس نے نبی اکرم ﷺ کا مکتوب منگوایا اور اسے پڑھا تو اس میں یہ تحریر تھا۔

”اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہیں جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ یہ اللہ کے رسول محمد ﷺ کی طرف سے روم کے حکمران حرقل کے نام ہے۔ وہ شخص سلامت رہے جو ہدایت کی پیروی کر لے۔ اب بعد میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں تم اسلام قبول کر لو تم سلامت رہو گے تم اسلام قبول کر لو اللہ تعالیٰ تمہیں دگنا اجر عطا کرے گا اور اگر تم منہ موڑ لیتے ہو تو اریسوں گناہ بھی تمہارے سر ہوگا۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

”اے اہل کتاب آگے آؤ! اس بات کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے کہ ہم صرف اللہ کی عبادت کریں گے۔“

یہ آیت یہاں تک ہے ”تم لوگ گواہ ہو جاؤ کہ ہم مسلمان ہیں“

جب قیصر وہ مکتوب پڑھ کر فارغ ہوا تو اس کے آس پاس آوازیں بلند ہو گئیں اور شور شرابہ ہوا۔ اس کے حکم کے تحت ہمیں وہاں سے نکال دیا گیا جب ہم وہاں سے باہر آئے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا ابن ابوکبشہ (یعنی نبی اکرم ﷺ) کا معاملہ اتنا زبردست ہو گیا ہے کہ بنو اصر کا حکمران بھی ان سے خوف کھاتا ہے۔

حضرت ابوسفیان بیان کرتے ہیں: اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کے معاملے میں مجھے اس بات کا یقین ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ اسے غالب کر دے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام کی دولت سے نوازا۔

ذِكْرُ كِتَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حَبْرٍ تَيْمَاءَ

نبی اکرم ﷺ کا تیماء کے بڑے عالم کی طرف مکتوب بھیجنے کا تذکرہ

6556 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ

بْنُ سَوَّارٍ، حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

(مُتْنُ حَدِيثٍ): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى حَبْرٍ تَيْمَاءَ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے تیماء کے یہودی عالم کی طرف خط لکھا (اور اس خط

میں) اسے سلام بھیجا۔

ذِكْرُ كِتَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابَتَهُ إِلَى بَنِي زُهَيْرٍ

نبی اکرم ﷺ کا اپنے مکتوب کو بنو زہیر کی طرف بھیجنے کا تذکرہ

6557 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا

6556 - إسناده على شرط البخاری. أحمد بن أبي سريج من رجال البخاری، ومن فوقه من رجال الشيخين، إلا أن في حديث

ورقاء - وهو ابن عمر التيممري - عن منصور - وهو ابن المعتمر - لينا، ولم يخرج له الشيخان من روايته عن منصور شيئا، وهذا الحديث لم نظفر به عند غير المصنف. وتيماء: بلدة تقع شمال المدينة المنورة قريبة من تبوك تبعد عنها 150 ميلاً.

6557 - إسناده صحيح. رجاله ثقات رجال الشيخين غير صحابه، وقد أخرج حديثه هذا أبو داود والنسائي ولم

يسمياه. وأخرجه دون حديث الصوم: أبو داود (2999) في الخراج: باب ما جاء في سهم الصفي، وعنه البيهقي 7/58 عن مسلم بن

إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/78 عن روح بن عباد، و 5/363 عن وكيع، كلاهما عن قرة بن خالد، به. وأخرجه ابن سعد

في "الطبقات" 1/279، وأحمد 78-77/5، والنسائي 7/134 في الفقه، وأبو عبيد في "الأموال" ص 19، وابن الأثير في

"أسد الغابة" 5/358 من طريقين، عن يزيد بن عبد الله بن الشخير، به.

أَبُو الْعَلَاءِ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا بِالْمَرْبِدِ، فَإِذَا أَنَا بِرَجُلٍ أَشَعَّتِ الرَّأْسَ بِيَدِهِ قِطْعَةً أَدِيمٍ، فَقُلْنَا لَهُ: كَأَنَّكَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ؟ قَالَ: أَجَلٌ، فَقُلْنَا لَهُ: نَاوَلْنَا هَذِهِ الْقِطْعَةَ الْأَدِيمَ الَّتِي فِي يَدِكَ، فَأَخَذَهَا، فَقَرَأَ مَا فِيهَا، فَإِذَا فِيهَا: مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ إِلَى بَنِي زُهَيْرٍ، أَعْطُوا الْخُمْسَ مِنَ الْغَنِيمَةِ، وَسَهْمَ النَّبِيِّ وَالصَّفِيِّ وَأَنْتُمْ آمِنُونَ بِأَمَانِ اللَّهِ وَأَمَانَ رَسُولِهِ قَالَ: فَقُلْنَا: مَنْ كَتَبَ لَكَ هَذَا؟ قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قُلْنَا: مَا سَمِعْتَ مِنْهُ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: صَوْمُ شَهْرِ الصَّبْرِ وَثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ يَذْهَبْنَ وَحَرَ الصُّدُورِ فَقُلْنَا لَهُ: أَسَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: آلا أَرَأَاكُمْ تَتَهَمُونِي، قَوْلَ اللَّهِ لَا أَحَدَ لَكُمْ بِشَيْءٍ، ثُمَّ ذَهَبَ.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَالِيمٍ: هَذَا النِّصْرُ بْنُ تَوَلِّبِ الشَّاعِرُ

❁❁ حضرت یزید بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ کھجور کھانے کی جگہ پر موجود تھے۔ وہاں ایک شخص آیا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ اس کے ہاتھ میں چمڑے کا ایک ٹکڑا تھا۔ ہم نے اس سے کہا تم کوئی دیہاتی محسوس ہوتے ہو۔ اس نے جواب دیا: جی ہاں ہم نے اس سے کہا یہ چمڑے کا ٹکڑا ہمیں پکڑاؤ جو تمہارے ہاتھ میں ہے۔ ہم نے اسے حاصل کیا اور اس میں موجود عبارت کو پڑھا تو اس میں یہ تحریر تھا۔

”(یہ مکتوب) اللہ کے رسول حضرت محمد کی طرف سے بنو زہیر کی طرف ہے تم لوگ مال غنیمت میں سے خمس ادا کرو اور نبی اکرم ﷺ کا مخصوص حصہ اور خاص حصہ ادا کرو تم لوگ اللہ اور اس کے رسول کی امان کے مطابق امن میں رہو گے۔“

راوی کہتے ہیں: ہم نے (اس دیہاتی سے) دریافت کیا: یہ خط تمہیں کس نے لکھ کر دیا تھا؟ اس نے جواب دیا: اللہ کے رسول نے ہم نے دریافت کیا: کیا تم نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی بھی کوئی بات سنی ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”صبر کے مہینے (یعنی رمضان کے مہینے) کے روزے رکھنا اور ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا‘ سینوں کے غضب (یا کینے) کو رخصت کر دیتا ہے۔“

ہم نے اس شخص سے دریافت کیا: کیا تم نے خود نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے۔ اس نے کہا: تم لوگوں کے بارے میں یہ گمان نہیں کر رہا تھا کہ تم مجھ پر الزام عائد کرو گے۔ اللہ کی قسم! اب میں تمہیں کوئی حدیث سنائوں گا پھر وہ شخص چلا گیا۔ (امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ شخص نمبر بن تولب تھا جو شاعر تھا۔)

ذِكْرُ كِتَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابَهُ إِلَى بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ

نبی اکرم ﷺ کا بکر بن وائل کی طرف مکتوب لکھنے کا تذکرہ

6558 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدِ الطَّاحِي، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ أَخِيهِ خَالِدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ: مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ إِلَى بَكْرِ

بْنِ وَائِلٍ أَنْ أَسْلَمُوا تَسْلَمُوا قَالَ: فَمَا قَرَأَهُ إِلَّا رَجُلٌ مِنْهُمْ مِنْ بَنِي ضُبَيْعَةَ، فَهُمْ يُسَمُّونَ بَنِي الْكَاتِبِ

❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بکر بن وائل کو خط لکھا۔

”محمد جو اللہ کے رسول ہیں ان کی طرف سے بکر بن وائل کی طرف (یہ خط ہے) تم لوگ اسلام قبول کر لو تم لوگ سلامت

رہو گے۔“

راوی بیان کرتے ہیں: تو یہ خط ان میں سے ایک شخص نے پڑھا جس کا تعلق بنو ضبیعہ سے تھا۔ اسی لئے ان کا نام بنو کاتب ہے

(یعنی وہ پڑھنا لکھنا جانتے تھے)

ذِكْرُ كِتَابَةِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابَهُ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ

نبی اکرم ﷺ کا اہل یمن کی طرف مکتوب لکھنے کا تذکرہ

6559 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، وَأَبُو يَعْلَى، وَحَامِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ شُعَيْبٍ فِي الْآخَرِينَ،

قَالُوا: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ

بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ:

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ بِكِتَابٍ فِيهِ الْفَرَائِضُ وَالسَّنَنُ

وَالِدِّيَّاتُ، وَبَعَثَ بِهِ مَعَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، فَقُرِئَتْ عَلَى أَهْلِ الْيَمَنِ، وَهَذِهِ نُسْخَتُهَا:

(بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ)

مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شُرَحْبِيلَ بْنِ عَبْدِ كَلَالٍ، وَالْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ كَلَالٍ، وَنُعَيْمِ بْنِ

عَبْدِ كَلَالٍ، قِيلَ ذِي رَعَيْنٍ وَمَعَاظِرَ وَهَمْدَانَ: أَمَّا بَعْدُ، فَقَدْ رَجَعَ رَسُولُكُمْ، وَأَعْطَيْتُمْ مِنَ الْغَنَائِمِ خُمُسَ اللَّهِ،

6558 - إسنادہ علی شرط مسلم. وأخرجه الطبرانی فی "الصغير" (307) عن بكر بن أحمد الطاحی بهذا الإسناد، وقال: لم

يروه عن قتادة إلا خالد بن قيس. وأخرجه أبو يعلى (2947)، والبخاري (1670) عن نصر بن علي، به. وقال البخاري: لا نعلمه بهذا اللفظ

إلا بهذا الإسناد. وأورده الهيثمي فی "المجمع" 5/305، وقال: رواه أبو يعلى والبخاري والطبرانی فی "الصغير"، ورجال الأولين

رجال الصحيح. وأخرج أحمد فی "المسند" 5/68 ومن طريقه ابن الأثير فی "أسد الغابة" 5/136 من طريقين.

وَمَا كَتَبَ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْعُسْرِ فِي الْعَقَارِ، وَمَا سَقَتِ السَّمَاءُ أَوْ كَانَ سَيْحًا أَوْ بَعْلًا، فَفِيهِ الْعُسْرُ إِذَا بَلَغَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ، وَمَا سُقِيَ بِالرَّشَاءِ، وَالذَّلَالِيَّةِ، فَفِيهِ نِصْفُ الْعُسْرِ إِذَا بَلَغَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ، وَفِي كُلِّ خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ سَائِمَةٌ شَاةٌ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ أَرْبَعًا وَعَشْرِينَ، فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً عَلَى أَرْبَعٍ وَعَشْرِينَ فَفِيهَا ابْنَةُ مَخَاضٍ، فَإِنْ لَمْ تَوْجَدْ ابْنَتُ مَخَاضٍ، فَإِنْ لَبُونٌ، ذَكَرٍ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ خَمْسًا وَثَلَاثِينَ، فَإِذَا زَادَتْ عَلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ، فَفِيهَا ابْنَةُ لَبُونٍ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ خَمْسًا وَأَرْبَعِينَ، فَإِذَا زَادَتْ عَلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ، فَفِيهَا حِقَّةٌ طُرُوقَةٌ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ سِتِينَ، فَإِنْ زَادَتْ عَلَى سِتِينَ وَاحِدَةً، فَفِيهَا جَذَعَةٌ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ خَمْسَةَ وَسَبْعِينَ، فَإِنْ زَادَتْ عَلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ وَاحِدَةً، فَفِيهَا ابْنَتَا لَبُونٍ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ تِسْعِينَ، فَإِنْ زَادَتْ عَلَى تِسْعِينَ وَاحِدَةً، فَفِيهَا حِقَّتَانِ طُرُوقَتَا الْجَمَلِ، إِلَى أَنْ تَبْلُغَ عَشْرِينَ وَمِائَةً، فَمَا زَادَ، فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ ابْنَةُ لَبُونٍ، وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ طُرُوقَةٌ الْجَمَلِ، وَفِي كُلِّ ثَلَاثِينَ بَاقُورَةٌ بَقَرَةٍ، وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ شَاةٌ سَائِمَةٌ شَاةٌ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ عَشْرِينَ وَمِائَةً، فَإِنْ زَادَتْ عَلَى عَشْرِينَ وَاحِدَةً، فَفِيهَا شَاتَانِ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ مِئَتَيْنِ، فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً، فَثَلَاثَةُ شِيَاهٍ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ ثَلَاثَ مِائَةٍ، فَمَا زَادَ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ شَاةٌ، وَلَا تُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرَمَةٌ وَلَا عَجَفَاءٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسُ الْغَنَمِ، وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ، وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خِيفَةَ الصَّدَقَةِ، وَمَا أُخِذَ مِنَ الْخِلِيطَيْنِ، فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ، وَفِي كُلِّ خَمْسٍ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ خَمْسَةُ دَرَاهِمٍ، فَمَا زَادَ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا، وَلَيْسَ فِيهَا دُونُ خَمْسٍ أَوَاقٍ شَيْءٌ، وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ دِينَارًا دِينَارًا، وَإِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِأَهْلِ بَيْتِهِ، وَإِنَّمَا هِيَ الزَّكَاةُ تُزَكَّى بِهَا أَنْفُسُهُمْ فِي فَقَرَاءِ الْمُؤْمِنِينَ، أَوْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَلَيْسَ فِي رَقِيقٍ وَلَا مَزْرَعَةٍ وَلَا عَمَلِهَا شَيْءٌ، إِذَا كَانَتْ تُؤَدَّى صَدَقَتُهَا مِنَ الْعُسْرِ، وَلَيْسَ فِي عَبْدٍ الْمُسْلِمِ وَلَا فَرَسِهِ شَيْءٌ، وَإِنَّ أَكْبَرَ الْكِبَائِرِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ

6559- إسناده ضعيف. سليمان بن داود إنما هو سليمان بن أرقم المتفق على ضعفه، غلط الحكم بن موسى في اسم والده،

لنقل: سليمان بن داود، حكى ذلك غير واحد من الأئمة. قال أبو داود في "المراسيل" ص 213 -بتحقيق- بعد أن أورده مراسلاً: اسند هذا، ولا يصح، رواه يحيى بن حمزة، عن سليمان بن أرقم، عن الزهري، عن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم، عن أبيه، عن جده ... حدثنا أبو هبيرة (هو محمد بن الوليد بن هبيرة الهاشمي) قال: قرأته في أصل يحيى بن حمزة: حدثني سليمان بن أرقم، وحدثنا هارون بن محمد بن بكار، حدثني أبي وعمي، قالا: حدثنا يحيى بن حمزة، عن سليمان بن أرقم، مثله. قال أبو داود: والذي قال: "سليمان بن داود" وهم فيه، حدثنا الحكم بن موسى، حدثنا يحيى بن حمزة، عن سليمان بن داود الخولاني -ثقة- عن الزهري، عن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم، عن أبيه، عن جده. وهم فيه الحكم. وروى النسائي هذا الحديث موصولاً من طريق الحكم بن موسى، عن يحيى بن حمزة، عن سليمان بن داود، عن الزهري. ثم رواه من طريق محمد بن بكار بن بلال، عن يحيى بن حمزة، عن سليمان بن أرقم، عن الزهري، ثم قال: وهذا أشبه بالصواب، وسليمان بن أرقم: متروك الحديث. وقال أبو زرعة الدمشقي: الصواب سليمان بن أرقم. وقال صالح جزرة: نظرت في أصل كتاب يحيى بن حمزة حديث عمرو بن حزم في الصدقات، فإذا هو عن سليمان بن أرقم، قال صالح: كتب عن مسلم بن الحجاج هذا الكلام. وقال الحافظ أبو عبد الله ابن منده: قرأت في كتاب يحيى بن حمزة بخطه عن سليمان بن أرقم، عن الزهري. وقال أبو الحسن الهروي: الحديث في أصل يحيى بن حمزة عن سليمان بن أرقم، غلط عليه الحكم.

الْقِيَامَةِ الْأَشْرَافُ بِاللَّهِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الْمُؤْمِنَةِ بِغَيْرِ الْحَقِّ، وَالْفِرَارُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَوْمَ الرِّحْفِ، وَعُقُوقُ
 الْوَالِدَيْنِ، وَرَمَى الْمُخَصَّنَةِ، وَتَعْلَمُ السَّحَرِ، وَآكَلَ الرِّبَا، وَآكَلَ مَالِ الْيَتِيمِ، وَإِنَّ الْعُمْرَةَ الْحُجَّ الْأَصْغَرِ، وَلَا
 يَمَسُّ الْقُرْآنَ إِلَّا طَاهِرًا، وَلَا طَلَّاقَ قَبْلَ امْتِلَاقِهِ، وَلَا عَتَقَ حَتَّى يُتَاعَ، وَلَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدُكُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ
 عَلَى مَنْكِبِهِ مِنْهُ شَيْءٌ، وَلَا يَخْتَبِئَنَّ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ شَيْءٌ، وَلَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدُكُمْ فِي ثَوْبٍ
 وَاحِدٍ وَشَقُّهُ بَازٍ، وَلَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدُكُمْ عَاقِصًا شَعْرَةً، وَإِنْ مَنِ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتْلًا عَنْ بَيْنَةٍ، فَهُوَ قَوْدٌ إِلَّا أَنْ يَرْضَى
 أَوْ لِيَاءُ الْمَقْتُولِ، وَإِنَّ فِي النَّفْسِ الدِّيَّةَ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ، وَفِي الْأَنْفِ إِذَا أُوعِبَ جَدْعُهُ الدِّيَّةُ، وَفِي اللِّسَانِ الدِّيَّةُ،
 وَفِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَّةُ، وَفِي الْبَيْضَتَيْنِ الدِّيَّةُ، وَفِي الذَّكَرِ الدِّيَّةُ، وَفِي الصُّلْبِ الدِّيَّةُ، وَفِي الْعَيْنَيْنِ الدِّيَّةُ، وَفِي
 الرَّجْلِ الْوَاحِدَةِ يَصُفُّ الدِّيَّةُ، وَفِي الْمَأْمُومَةِ ثُلُثُ الدِّيَّةِ، وَفِي الْجَانِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَّةِ، وَفِي الْمُنْقَلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ
 مِنَ الْإِبِلِ، وَفِي كُلِّ أَصْبَعٍ مِنَ الْأَصَابِعِ مِنَ الْيَدِ وَالرَّجْلِ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ، وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ، وَفِي
 الْمَوْضِحَةِ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ يَقْتُلُ بِالْمَرْءَةِ، وَعَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَلْفُ دِينَارٍ
 لَفْظُ الْخَبَرِ لِحَامِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ شُعَيْبٍ.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ هَذَا هُوَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْخَوْلَانِيُّ مِنْ أَهْلِ دِمَشْقَ ثِقَّةَ
 مَأْمُونٌ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْيَمَامِيُّ لَا شَيْءَ، وَجَمِيعًا يَرْوِيَانِ عَنِ الرَّهْزَرِيِّ
 ❀❀ ابو بکر محمد اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے اہل یمن کو ایک مکتوب بھجوایا
 جس میں فرائض سنن اور دیت کے مطلق کچھ احکام تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمرو بن حزم کے ذریعے وہ مکتوب وفد بھجوایا تھا وہ
 اہل یمن کے سامنے پڑھا گیا اس کا نسخہ یہ ہے (یعنی اس میں یہ تحریر تھا)

”یہ محمد ﷺ نبی کی طرف سے شریعت بن عبد کلال، حارث بن عبد کلال، نعیم بن عبد کلال کی طرف ہے۔

اما بعد! تمہارا پیغام رساں واپس جا چکا ہے تمہیں جو نعمت عطا کی گئی اس میں سے پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے
 اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان پر زمین کے عشر کے حوالے سے لازم قرار دیا ہے (وہ تمہیں بھی ادا کرنا ہوگا) جو زمین بارش کے
 ذریعے سیراب ہوتی ہے یا بہتے ہوئے پانی کے ذریعے سیراب ہوتی ہے یا اس کی جڑیں زمین سے پانی کھینچ لیتی ہیں اس میں عشر کی
 ادائیگی لازم ہوگی۔ جب (اس کی پیداوار) پانچ وقت تک پہنچ جائے اور جسے ڈول کے ذریعے یا مصنوعی طور پر سیراب کیا جائے۔
 اس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوگی جب (اس کی پیداوار) پانچ وقت ہو جائے ہر پانچ سائے اونٹوں میں ایک بکری کی ادائیگی
 لازم ہوگی یہاں تک کہ ان کی تعداد چوبیس ہو جائے جب وہ چوبیس سے ایک بھی زیادہ ہو جائیں۔ تو ان میں ایک بنت مخاض کی
 ادائیگی لازم ہوگی اگر بنت مخاض نہیں ملتی تو ابن لبون مذکر کی ادائیگی لازم ہوگی یہاں تک کہ ان کی تعداد 35 ہو جائے جب وہ 35
 سے زیادہ ہو جائیں تو ان میں ایک بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی یہاں تک کہ وہ 45 ہو جائیں جب وہ 45 سے زیادہ ہو جائیں تو
 ان میں حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی جو جفتی کے قابل ہو یہاں تک کہ ان کی تعداد 60 ہو جائے جب ان اونٹوں کی تعداد ساٹھ سے ایک

بھی زیادہ ہو جائے تو اس میں ایک جذبہ کی ادائیگی لازم ہوگی یہاں تک کہ ان کی تعداد 75 ہو جائے جب وہ 75 سے ایک بھی زیادہ ہو جائیں تو ان میں دو بیت لیون کی ادائیگی لازم ہوگی یہاں تک کہ وہ 90 تک پہنچ جائیں جب وہ 90 سے ایک بھی زیادہ ہو جائیں تو ان دو حق کی ادائیگی لازم ہوگی جو جنتی کے قابل ہوں کی ادائیگی کی جائے گی ہر 30 میں باقورہ ہوگا ہر 40 سائمہ بکریوں میں سے ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی یہاں تک کہ ان کی تعداد 120 ہو جائے۔ جب وہ 120 سے ایک بھی زیادہ ہو جائیں تو ان میں 2 بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی یہاں تک کہ ان کی تعداد 200 ہو جائے اور اگر ایک بھی زیادہ ہو تو تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی یہاں تک کہ وہ 300 تک پہنچ جائیں تو اگر وہ زائد ہوں تو ہر ایک سو میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

زکوٰۃ میں بوڑھا، کانا اور عیب والا جانور وصول نہیں کیا جائے گا اور زکوٰۃ سے بچنے کے لئے متفرق مال کو اکٹھا نہیں کیا جائے گا اور اکٹھے مال کو متفرق نہیں کیا جائے گا۔ وشرکت داروں سے جو کچھ وصول کیا جائے گا تو اس کی ادائیگی ان دونوں سے برابری کی بنیاد پر کی جائے گی اور پانچ اوقیہ چاندی میں پانچ درہم کی ادائیگی لازم ہوگی جو اس سے زیادہ ہو تو ہر 40 درہم میں ایک درہم کی ادائیگی لازم ہوگی لیکن پانچ اوقیہ سے کم میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی ہر 40 دینار میں ایک دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بے شک صدقہ (یعنی زکوٰۃ) محمد اور ان کے گھروالوں کے لئے حلال نہیں ہے یہ وہ زکوٰۃ ہے جس کے ذریعے تم اپنے آپ کو پاک کر لو گے۔ یہ اہل ایمان کے غریب لوگوں کو دی جائے گی۔ اللہ کی راہ میں دی جائے گی۔ غلام میں کھیت میں اور وہاں کام کرنے والوں میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی جب کہ (کھیت) کا عشر ادا کر دیا گیا ہو اور مسلمان کے غلام میں اور اس کے گھوڑے میں کوئی چیز لازم نہیں ہوتی۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے بڑا کبیرہ گناہ کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا کسی مومن شخص کو ناحق طور پر قتل کرنا جنگ کے دن اللہ کی راہ میں (جہاد کرتے ہوئے) فرار اختیار کرنا، والدین کی نافرمانی، پاک دامن عورتوں پر الزام لگانا، جادو سیکھنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا (شامل ہیں)

عمرہ چھوٹا حج ہے قرآن کو صرف پاک شخص ہاتھ لگائے اور مالک ہونے سے پہلے طلاق نہیں دی جاسکتی اور (غلام کو) اس وقت تک آزاد نہیں کیا جاسکتا جب تک اسے خرید نہ لیا جائے اور کوئی بھی شخص ایک کپڑا پہن کر ہرگز نماز ادا نہ کرے کہ اس کے کندھے پر کوئی چیز نہ ہو اور کوئی بھی ایک کپڑے کو احتباء کے طور پر اس طرح نہ لپیٹے کہ اس کے اور آسمان کے درمیان کوئی چیز نہ ہو (یعنی اس کی شرمگاہ پر پردہ نہ ہو) کوئی بھی شخص ایک کپڑے میں اس طرح نماز ہرگز ادا نہ کرے کہ اس کا ایک پہلو ظاہر ہو رہا ہو اور کوئی بھی شخص ایسی حالت میں نماز ہرگز ادا نہ کرے کہ اس نے اپنے بالوں کا جوڑا بنایا ہو اور جو شخص کسی مومن کو قتل کرنے کے جرم میں پکڑا جاتا ہے اور ثبوت سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے تو اس سے قصاص لیا جائے گا البتہ اگر مقتول کے ورثاء راضی ہوں (تو حکم مختلف ہو گا)

”بے شک جان کی دیت 100 اونٹ ہے جب ناک کو مکمل طور پر کاٹ دیا جائے تو اس میں بھی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی زبان (کاٹنے میں) دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔ دونوں ہونٹوں میں دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔ دونوں آنکھوں میں دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔ شرمگاہ میں دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔ پشت میں دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔ دونوں آنکھوں میں دیت کی

ادائیگی لازم ہوگی ایک ٹانگ میں نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔ مامومہ (زخم میں) ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی جائفہ (زخم میں) ایک تہائی دیت کی ادائیگی لازم ہوگی مقلہ (زخم میں) چدرہ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔ ہاتھ اور پاؤں کی ہر انگلی میں دس اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔ دانت میں پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔ موضع زخم میں پانچ اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی۔ آدمی کو عورت کے بدلے میں قتل کر دیا جائے گا سونے کا لین دین کرنے والوں میں (دیت کی شکل میں) ایک ہزار دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔

روایت کے الفاظ حامد بن محمد بن شعیب کے نقل کردہ ہیں۔

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) سلیمان بن داؤد نامی راوی سلیمان بن داؤد خولانی ہیں۔ یہ اہل دمشق سے تعلق رکھتے ہیں یہ ثقہ اور مامون ہیں جب کہ سلیمان بن داؤد یمامی نامی راوی کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ ان دونوں راویوں نے زہری کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُودِيَ فِي إِقَامَةِ الدِّينِ مَا لَمْ يُؤْذَ أَحَدٌ مِّنَ الْبَشَرِ فِي زَمَانِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دین کی تبلیغ میں اس قدر اذیت دی گئی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کسی دوسرے انسان کو نہیں دی گئی

6560- (سند حدیث) أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي سَيِّبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (مُتَن حَدِيث) لَقَدْ أُودِيَ فِي اللَّهِ وَمَا يُؤْذَى أَحَدٌ، وَلَقَدْ أُخْفِتُ فِي اللَّهِ وَمَا يُخَافُ أَحَدٌ، وَلَقَدْ آتَتْ عَلَيَّ ثَلَاثٌ مِّنْ بَيْنِ يَوْمٍ وَكَأَنَّهُ، وَمَا لِي طَعَامٌ إِلَّا مَا وَارَاهُ ابْنُ بِلَالٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”مجھے اللہ کی راہ میں جتنی اذیت دی گئی اتنی اذیت کسی کو نہیں دی گئی اور مجھے اللہ کی راہ میں جتنا ڈرانے کی کوشش کی گئی اتنا کسی کو بھی نہیں ڈرایا گیا۔ مجھ پر تین دن ایسے بھی آئے کہ میرے پاس کھانے کے لئے صرف وہ چیز تھی جو بلال کی

6560- إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم. وهو في "مسند أبي

يعلى" (3423)، وفي "مصنف ابن أبي شيبة" 11/464 و 14/300 وأخرجه أحمد 3/120، وابن ماجه (151) في المقدمة: باب

فضل سلمان وأبي ذر والمقداد، عن وكيع بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/286، والترمذی (2472) في صفة القيامة: باب رقم

(34)، وفي "الشمائل" (137)، وأبو نعيم في "الحلية" 1/150 من طريقين عن حماد بن سلمة، به.

بغل میں آجاتی تھی۔

ذِكْرُ صَبْرِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَدَى الْمُشْرِكِينَ، وَشَفَقَتِهِ عَلَى أُمَّتِهِ بِاحْتِسَابِ الْأَدَى فِي الرِّسَالَةِ

نبی اکرم ﷺ کا مشرکین کی طرف سے ملنے والی اذیت پر صبر کرنے کا تذکرہ اور آپ ﷺ کا اپنی امت پر شفقت کرنا کہ آپ ﷺ رسالت کے سلسلے میں ملنے والی اذیتوں پر ثواب کی امید رکھتے تھے

6561 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ،

(متن حدیث): أَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ أَتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ عَلَيْكَ مِنْ يَوْمٍ أُحُدٍ؟ قَالَ: لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكَ، وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ، إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ عَبْدِ كَلَالٍ، فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ، فَأَنْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظْلَتْنِي، فَتَنَظَّرْتُ فَإِذَا فِيهَا جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَنَادَانِي، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ، وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ، وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكُ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ، قَالَ: فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ، وَأَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ، وَقَدْ بَعَثَنِي رَبُّكَ إِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِي بِأَمْرِكَ، إِنْ شِئْتَ أَنْ أَطِيقَ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبِينَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی کیا آپ پر کوئی ایسا دن بھی آیا جو احد کے دن سے زیادہ سخت ہو؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے تمہاری قوم کی طرف سے جس سب سے زیادہ تکلیف دہ صورت حال کا سامنا کرنا پڑا وہ عقبہ کے دن تھی۔ جب میں نے ابن عبد یالیل بن کلال کو (اسلام کی) دعوت دی تو میری جو خواہش تھی اس نے اس کے مطابق مجھے جواب نہیں دیا۔ میں پریشانی کے عالم میں جا رہا تھا میں نے اپنا سر اٹھایا تو وہاں ایک بادل نے مجھ پر سایہ کیا ہوا تھا۔ جب میں نے جائزہ لیا تو اس میں حضرت جبرائیل علیہ السلام موجود تھے۔ انہوں نے مجھے بلند آواز میں کہا اور بولے آپ کی قوم نے جو آپ کو جواب دیا ہے: اللہ تعالیٰ نے اسے سن لیا ہے اور انہوں نے جو رد عمل ظاہر کیا ہے

6561 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم . رجالہ رجال الشیخین غیر حرملة، فمن رجال مسلم . وأخرجه البخاری (3231)

فی بدء الخلق: باب إذا قال أحدكم: آمين والملائكة في السماء ... ، و (7389) فی التوحید: باب (وكان الله سميعاً بصيراً) ، ومسلم (1795) فی الجهاد: باب ما لقي النبي - صلى الله عليه وسلم - من أذى المشركين والمنافقين، والنسائي فی "الكبرى" كما فی "التحفة" 12/106، وأبو نعيم فی "دلائل النبوة" (213)، وابن خزيمة فی "التوحيد" ص 47 48، والآجری فی "الشریعة" ص 459، والبيهقی فی "الاسماء والصفات" ص 176 من طرق عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد.

(وہ دیکھ لیا ہے) اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کے فرشتے کو آپ کی طرف بھیجا ہے۔ آپ ان لوگوں کے بارے میں اسے جو چاہیں حکم دیدیں نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو پہاڑوں کے فرشتے نے مجھے مخاطب کیا اس نے مجھ پر سلام بھیجا اور پھر بولا: اے حضرت محمد ﷺ آپ کی قوم نے آپ کو جو کہا ہے اللہ تعالیٰ نے اسے سن لیا میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں۔ آپ کے پروردگار نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے تاکہ آپ مجھے اپنی مرضی کے مطابق حکم دیں اگر آپ چاہیں تو میں یہ پہاڑ ان پر الٹ دوں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (جی نہیں) مجھے یہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی پشتوں میں سے ان لوگوں کو پیدا کرے گا جو صرف اللہ کی عبادت کریں گے اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔

ذِكْرُ مَقَاسَةِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ يُقَاسِي مِنْ قَوْمِهِ فِي إِظْهَارِ الْإِسْلَامِ
نبی اکرم ﷺ کا (تکالیف کو) برداشت کرنے کا تذکرہ جو اسلام کی تبلیغ کے دوران

آپ ﷺ نے اپنی قوم کی طرف سے برداشت کیں

6562 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ

بْنُ مُوسَى، عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادٍ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُحَارِبِيِّ، قَالَ:
(متن حدیث): رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُوقِ ذِي الْمَجَازِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حُمْرَاءُ، وَهُوَ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ قُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَفْلَحُوا، وَرَجُلٌ يَتَّبِعُهُ يَرْمِيهِ بِالْحِجَارَةِ، وَقَدْ أَدْمَى عُرْقُوبِيهِ وَكَعْبِيهِ، وَهُوَ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، لَا تُطِيعُوهُ، فَإِنَّهُ كَذَّابٌ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قِيلَ: هَذَا غُلَامٌ بَنَى عَبْدُ الْمُطَّلِبِ، قُلْتُ: فَمَنْ هَذَا الَّذِي يَتَّبِعُهُ يَرْمِيهِ بِالْحِجَارَةِ؟ قَالَ: هَذَا عَبْدُ الْعَزْزَى أَبُو لَهَبٍ قَالَ: فَلَمَّا ظَهَرَ الْإِسْلَامُ، خَرَجْنَا فِي ذَلِكَ حَتَّى نَزَلْنَا قَرِيْبًا مِنَ الْمَدِينَةِ، وَمَعَنَا طَعْنَةٌ لَنَا فَبَيْنَا نَحْنُ قُعُودٌ إِذْ آتَانَا رَجُلٌ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَبْيَضَانِ، فَسَلَّمَ، وَقَالَ: مِنْ أَيْنَ أَقْبَلَ الْقَوْمُ؟ قُلْنَا: مِنَ الرَّبْدَةِ، قَالَ: وَمَعَنَا جَمَلٌ، قَالَ: أَتَبِيعُونَ هَذَا الْجَمَلَ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ:

6562 - إسناده صحيح. يزيد بن زياد بن أبي الجعد وثقه ابن معين وأحمد والمصنف، وروى له النسائي وابن ماجه، وباقى رجاله ثقات رجال الشيخين غير صحابه، فمن رجال السنن. وأخرج النسائي 8/55 في القسامة: باب هل يؤخذ أحد بجريرة أحد؟ عن يوسف بن عيسى، قال: أنبأنا الفضل بن موسى، قال: أنبأنا يزيد - وهو ابن زياد بن أبي الجعد - عن جامع بن شداد، عن طارق المحاربي أن رجلاً قال: هؤلاء بنو ثعلبة ... فذكره. وأخرجه بطوله الحاكم 612-611/2، وعنه البيهقي في "دلائل النبوة" 5/381 حدثنا أبو العباس محمد بن يعقوب، حدثنا أحمد بن عبد المجبار، حدثنا يونس بن بكير، حدثنا يزيد بن زياد، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي. وأخرجه الدارقطني 3/44-45 عن أبي عبيد القاسم بن إسماعيل، حدثنا أحمد بن محمد بن يحيى بن سعيد القطان، حدثنا ابن نمير، عن يزيد بن زياد بن أبي الجعد، به. وأخرجه الطبراني في "الكبير" (8175)، والبيهقي 5/380-381 من طريقين عن أبي جناب الكلبي، حدثنا جامع بن شداد، به. وأخرجه مختصراً ابن أبي شيبة 14/300 عن عبد الله بن نمير، عن يزيد بن زياد، حدثنا أبو صخرة جامع بن شداد، به. وذكره الهيثمي في "المجمع" 6/23، وقال بعد أن عزاه للطبراني: فيه أبو جناب وهو مدلس، وقد وثقه ابن حبان، وبقية رجاله رجال الصحيح، قلت: قد صرح أبو جناب بالتحديث عند البيهقي.

بِکُمْ؟ قُلْنَا: بَکْذَا وَکَذَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، قَالَ: فَأَخَذَهُ، وَلَمْ یَسْتَقِصْنَا، قَالَ: قَدْ أَخَذْتُهُ، ثُمَّ تَوَارَى بِحِیْطَانِ الْمَدِیْنَةِ، فَتَلَاوَمْنَا فِیْمَا بَيْنَنَا، فَقُلْنَا: أَعْطِیْتُمْ جَمَلُکُمْ رَجُلًا لَا تَعْرِفُوْنَهُ؟ قَالَ: فَقَالَتِ الطَّعِیْنَةُ: لَا تَلَاوَمُوا، فَإِنِّی رَأِیْتُ وَجْهَ رَجُلٍ لَمْ یَكُنْ لِیَحْقِرْکُمْ، مَا رَأِیْتُ شَیْئًا أَشْبَهَ بِالْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ مِنْ وَجْهِهِ، قَالَ: فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْبَعِیْثِ آتَانَا رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَیْنَا، وَقَالَ: أَنَا رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ: إِنَّ لَکُمْ أَنْ تَأْكُلُوا حَتَّى تَشْبَعُوا، وَتَکْتَالُوا حَتَّى تَسْتَوْفُوا قَالَ: فَاکْلُنَا حَتَّى شَبَعْنَا وَاکْتَلْنَا حَتَّى اسْتَوْفَيْنَا، قَالَ: ثُمَّ قَدِمْنَا الْمَدِیْنَةَ مِنَ الْعَدِ، فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ یَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ یَقُولُ: یَدُ الْمُعْطٰی یَدُ الْعَلِیَّاءِ، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ: أُمِّکَ وَآبَاکَ، أُخْتُکَ وَأَخَاکَ، ثُمَّ أَذْنَاکَ أَذْنَاکَ، فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: یَا رَسُولَ اللَّهِ، هَؤُلَاءِ بَنُو نَعْلَبَةَ بْنِ یَرْبُوعٍ قَتَلُوا قُلَانًا فِی الْجَاهِلِیَّةِ، فَخُذْ لَنَا بِنَارَنَا مِنْهُ، فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدَیْهِ حَتَّى رَأِیْتُ بَیَاضَ ابْطُنِیْهِ، وَقَالَ: أَلَا لَا تَجْنِیْ أُمَّ عَلٰی وَلَدِی، أَلَا لَا تَجْنِیْ أُمَّ عَلٰی وَلَدِی

✽✽ حضرت طارق بن عبد اللہ محاربی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ذوالحجاز کے بازار میں دیکھا۔ آپ نے سرخ حلہ پہنا ہوا تھا۔ آپ یہ فرما رہے تھے اے لوگو! لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پڑھ لو تم لوگ کامیاب ہو جاؤ گے۔ ایک شخص آپ کے پیچھے پیچھے آ رہا تھا اور آپ کو پتھر مارتا جا رہا تھا۔ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیاں اور ٹخنوں کو لہو لہان کر دیا تھا وہ یہ کہہ رہا تھا: اے لوگو! تم اس کی بات نہ مانو یہ جھوٹ بولتا ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: یہ کون صاحب ہیں تو بتایا گیا یہ بنو عبد المطلب سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان ہیں۔ میں نے دریافت کیا: جو شخص ان کے پیچھے آ کر انہیں پتھر مار رہا ہے وہ کون ہے تو اس نے بتایا یہ عبد العزّٰی ابولہب ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) جب اسلام غالب آ گیا تو ہم روانہ ہوئے یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ کے قریب ایک جگہ پر ٹھہر گئے۔ ہمارے ساتھ ایک عورت بھی تھی۔ ابھی ہم بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران ایک شخص ہمارے پاس آیا اس نے دوسفید کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ اس نے سلام کیا اور دریافت کیا: آپ لوگ کہاں سے آئے ہیں۔ ہم نے جواب دیا: غمزہ۔ ربذہ راوی کہتے ہیں: ہمارے ساتھ اونٹ بھی تھے۔ اس شخص نے دریافت کیا: کیا تم لوگ اس اونٹ کو فروخت کرو گے۔ ہم نے جواب دیا: جی ہاں۔ اس نے دریافت کیا: کتنے کے عوض میں۔ ہم نے جواب دیا: کھجوروں کے اتنے اور اتنے صاع کے عوض میں۔ راوی کہتے ہیں: اس شخص سے سودا طے کر لیا اور اس نے ہمیں قیمت کم کرنے کے لئے نہیں کہا۔ وہ بولا میں یہ لے لیتا ہوں پھر وہ (اس اونٹ کو لے کر) مدینہ کے اندر چلے گئے اور (ہم سے چھپ گئے) ہم نے ایک دوسرے کو ملامت کرنا شروع کی۔ ہم نے کہا: تم نے اپنا اونٹ ایک ایسے شخص کو دیدیا ہے جس سے تم واقف ہی نہیں ہو۔ راوی کہتے ہیں: تو اس عورت نے کہا: تم لوگ ایک دوسرے کو ملامت نہ کرو کیونکہ میں نے ان صاحب کے چہرے پر ایک ایسی چیز دیکھی ہے کہ وہ تمہیں رسوائی کا شکار نہیں کریں گے۔ میں نے ایسی کوئی چیز نہیں دیکھی جو ان کے چہرے سے زیادہ چودھویں رات کے چاند سے مشابہت رکھتی ہو۔

راوی کہتے ہیں: جب شام کا وقت ہوا تو ایک شخص ہمارے پاس آیا اس نے ہمیں سلام کیا اور بولا میں اللہ کے رسول کا پیغام

رساں ہوں وہ یہ فرما رہے ہیں کہ تمہیں اس بات کا حق حاصل ہے کہ تم اس طرح کھاؤ کہ سیر ہو جاؤ اور اتنا ماپ لو کہ پوری ادائیگی کر لو۔

راوی کہتے ہیں: ہم نے کھایا یہاں تک کہ ہم سیر ہو گئے۔ پھر ہم نے ماپ لیا یہاں تک کہ ہم نے پوری وصولی کر لی۔ پھر ہم اگلے دن مدینہ منورہ کے اندر آئے تو نبی اکرم ﷺ اپنے منبر پر کھڑے ہوئے خطبہ دے رہے تھے آپ یہ ارشاد فرما رہے تھے:

”دینے والا ہاتھ اوپر والا ہے اور تم اپنے زیر کفالت سے خرچ کا آغاز کرو جو تمہاری مال تمہارا باپ تمہاری بہن تمہارا بھائی ہے پھر درجہ بدرجہ قریبی لوگ ہیں پھر ایک شخص کھڑا ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! بنو ثعلبہ بن ربیع نے زمانہ جاہلیت میں فلاں شخص کو قتل کر دیا تھا۔ آپ ہمیں اس سے بدلہ دلوائیں تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے یہاں تک کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: خبردار! ماں بچے کی غلطی کی سزا نہیں بھگتے گی، خبردار ماں بچے کے جرم کا تاوان ادا نہیں کرے گی۔

ذِكْرُ سَبِّ الْمُشْرِكِينَ الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ، وَمَنْ جَاءَ بِهِ

اس بات کا تذکرہ مشرکین قرآن کو اور اسے نازل کرنے والے کو

اور اسے لے کر آنے والے کو برا کہتے تھے

6563 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ

أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ،

(متن حدیث): عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي قَوْلِهِ: (وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُ بِهَا) (الإسراء: 110) قَالَ:

نَزَلْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ مُتَوَارًا، فَكَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ وَإِذَا سَمِعَ ذَلِكَ

6563 - إسناده صحيح . زكريا بن يحيى الواسطي، ذكره المؤلف في "الفتا" 8/253، فقال: زكريا بن يحيى بن صحيح

زحمويه من أهل واسط، يروى عن هشيم وخالد، حدثنا عنه شيوخنا الحسن بن سفيان وغيره، وكان من المتقين في الروايات، مات

سنة خمس وثلثين ومئتين، ووثقه الحافظ في "لسان الميزان" 2/484. ومن فوقه من رجال الشيخين، وقد صرح هشيم بالتحديث

عند غير المصنف، وأبو بشر: هو جعفر بن إياس بن أبي وحشية. وأخرجه أحمد 1/23 و 215، والبخاري (4722) في تفسير سورة

الإسراء: باب (وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُ بِهَا)، و (7490) في التوحيد: باب قوله: (أَنْزَلَهُ يُعَلِّمُهُ)، و (7525) باب قول الله

تعالى: (وَأُتُوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ)، و (7547) باب قول النبي - صلى الله عليه وسلم -: "الماهر بالقرآن ..."، و (مسلم 446)

في الصلاة باب التوسط في القراءة في الصلاة الجهرية، والترمذي (3144) في التفسير: باب ومن سورة بني إسرائيل، والنسائي

2/177-178 في الصلاة: باب قوله عز وجل: (وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ)، والطبري في "جامع البيان" 15/184-185 و 186،

والبوحدی في "أسباب النزول" ص 200، والبيهقي في "السنن" 2/184، وفي "الأسماء والصفات" ص 262، والبغوي في

"معالم التنزيل" 3/142 من طرق عن هشيم، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 2/178، والطبري 15/185 و 186، والطبراني في

"الكبير" (12454) من طرق عن الأعمش، وأخرجه الترمذي (3145) من طريق شعبة، كلاهما عن أبي بشر، به.

الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْآنَ، وَمَنْ أَنْزَلَهُ، وَمَنْ جَاءَ بِهِ، فَقَالَ اللَّهُ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ) (الإسراء: 110)، فَتَسْمِعَ الْمُشْرِكِينَ، (وَلَا تُخَافَتْ بِهَا) (الإسراء: 110) عَنْ أَصْحَابِكَ، أَسْمِعُهُمُ الْقُرْآنَ، وَلَا تَجْهَرُ ذَلِكَ الْجَهْرَ، (وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا) (الإسراء: 110) بَيْنَ الْجَهْرِ وَالْمُخَافَةِ ﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں۔

”اور تم اپنی نماز میں اپنی آواز کو زیادہ بلند بھی نہ کرو اور بالکل پست بھی نہ رکھو۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی اس وقت نبی اکرم ﷺ مکہ میں پوشیدہ طور پر رہے تھے جب آپ اپنے اصحاب کو نماز پڑھاتے تھے تو بلند آواز میں تلاوت کرتے تھے جب مشرکین اس آواز کو سنتے تھے تو وہ قرآن کو اور اسے نازل کرنے والے کو اور اسے لے کر آنے والے کو برا کہتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر یہ بات نازل کی۔

”تم بلند آواز میں نماز ادا نہ کرو (یعنی قرأت نہ کرو)“

یوں کہ تم مشرکین تک آواز پہنچا دو۔

”اور تم اسے پست بھی نہ رکھو“ یعنی یہ کہ تمہارے ساتھیوں تک بھی آواز نہ جائے، تم انہیں آواز پہنچاؤ لیکن زیادہ بلند آواز نہ کرو

”اور تم ان کے درمیان کا راستہ تلاش کرو“ یعنی زیادہ بلند اور پست کے درمیان کا راستہ تلاش کرو۔

ذِكْرُ تَكْذِيبِ الْمُشْرِكِينَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَرَدِّهِمْ عَلَيْهِ مَا آتَاهُمْ بِهِ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

اس بات کا تذکرہ مشرکین نے نبی اکرم ﷺ کی تکذیب کی تھی اور آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے پاس جو چیز لے کر آئے تھے وہ چیز انہوں نے مسترد کر دی تھی

6564 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ، أَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ:

(مِثْنُ حَدِيثٍ): خَرَجَ جَيْشٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَنَا أَمِيرُهُمْ، حَتَّى نَزَلْنَا الْإِسْكَندَرِيَّةَ، فَقَالَ عَظِيمٌ مِّنْ عَظَمَائِهِمْ: اخْرُجُوا إِلَيَّ رَجُلًا يُكَلِّمُنِي وَأَكَلِمُهُ، فَقُلْتُ: لَا يَخْرُجُ إِلَيْهِ غَيْرِي، فَخَرَجْتُ وَمَعِيَ تَرْجُمَانِي وَمَعَهُ تَرْجُمَانُهُ حَتَّى وُضِعَ لَنَا مُنْبَرٌ، فَقَالَ: مَا أَنْتُمْ؟ فَقُلْتُ: إِنَّا نَحْنُ الْعَرَبُ، وَنَحْنُ أَهْلُ الشُّوْكِ وَالْقَرْطِ، وَنَحْنُ أَهْلُ بَيْتِ اللَّهِ، كُنَّا أَضْيَقَ النَّاسِ أَرْضًا، وَأَشَدَّهُمْ عَيْشًا، نَأْكُلُ الْمَيْتَةَ وَالْدَّمَ، وَيَغْيِرُ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ بِأَشَدِّ عَيْشٍ

6564 - اسنادہ حسن، محمد بن عمرو: هو ابن علقمة بن وقاص الليثي، وهو حسن الحديث، وأبوه عمرو بن علقمة، صحَّح

حديثه الترمذي وابن خزيمة. والحديث أورده الهيثمي في "مجمع الزوائد" 6/218، وقال: رواه الطبراني، وفيه محمد بن عمرو بن علقمة، وهو حسن الحديث، وبقيته رجاله ثقات. وأورده أيضاً الذهبي في "السير" 3/70-71 من طريق خالد بن عبد الله، به.

عَاشَ بِهِ النَّاسُ، حَتَّى خَرَجَ فِينَا رَجُلٌ لَيْسَ بِأَعْظَمِنَا - يَوْمَئِذٍ - شَرَفًا، وَلَا أَكْثَرَنَا مَالًا، وَقَالَ: أَنَا رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ، بِأَمْرِنَا بِمَا لَا نَعْرِفُ، وَيَنْهَانَا عَمَّا كُنَّا عَلَيْهِ، وَكَانَتْ عَلَيْهِ آبَاؤُنَا، فَكَذَّبْنَاهُ، وَرَدَدْنَا عَلَيْهِ مَقَالَتَهُ، حَتَّى خَرَجَ إِلَيْهِ قَوْمٌ مِّنْ غَيْرِنَا، فَقَالُوا: نَحْنُ نَصِدُّكَ، وَنُؤْمِنُ بِكَ، وَنَتَّبِعُكَ، وَنُقَاتِلُ مَنْ قَاتَلَكَ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ، وَخَرَجْنَا إِلَيْهِ، فَقَاتَلْنَاهُ، فَقَتَلْنَا، وَظَهَرَ عَلَيْنَا، وَغَلَبَنَا، وَتَنَاوَلَ مَنْ يَلِيهِ مِنَ الْعَرَبِ، فَقَاتَلَهُمْ حَتَّى ظَهَرَ عَلَيْهِمْ، فَلَوْ يَعْلَمُ مَنْ وَرَأَى مِنَ الْعَرَبِ مَا أَنْتُمْ فِيهِ مِنَ الْعَيْشِ لَمْ يَبْقَ أَحَدٌ إِلَّا جَاءَكُمْ حَتَّى يُشِيرَ كَكُمْ فِيمَا أَنْتُمْ فِيهِ مِنَ الْعَيْشِ، فَضَحِكَ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ رَسُولَكُمْ قَدْ صَدَّقَ، قَدْ جَاءَنَا رَسُولُنَا بِمِثْلِ الَّذِي جَاءَ بِهِ رَسُولُكُمْ، فَكُنَّا عَلَيْهِ حَتَّى ظَهَرَتْ فِينَا مُلُوكٌ، فَجَعَلُوا يَعْمَلُونَ بِأَهْوَائِهِمْ، وَيَتْرَكُونَ أَمْرَ الْأَنْبِيَاءِ، فَإِن أَنْتُمْ أَخَذْتُمْ بِأَمْرِ نَبِيِّكُمْ لَمْ يُقَاتِلْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبْتُمُوهُ، وَلَمْ يُشَارِكْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا ظَهَرْتُمْ عَلَيْهِ، فَإِذَا فَعَلْتُمْ مِثْلَ الَّذِي فَعَلْنَا، وَتَرَكْتُمْ أَمْرَ نَبِيِّكُمْ وَعَمِلْتُمْ مِثْلَ الَّذِي عَمِلُوا بِأَهْوَائِهِمْ فَخَلَى بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ لَمْ تَكُونُوا أَكْثَرَ عَدَدًا مِنَّا، وَلَا أَشَدَّ مِنَّا قُوَّةً، قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: فَمَا كَلَّمْتُ رَجُلًا قَطُّ أَمَكَّرَ مِنْهُ

✽✽✽ حضرت عمرو بن العاصؓ بیان کرتے ہیں: مسلمانوں کا ایک لشکر روانہ ہوا میں ان لوگوں کا امیر تھا یہاں تک کہ ہم نے اسکندریہ میں پڑاؤ کیا تو ان کے رئیس نے یہ کہا ایک شخص کو میرے پاس بھیجو جو میرے ساتھ بات چیت کرے اور میں اس کے ساتھ بات چیت کروں تو میں نے کہا: اس کے پاس میرے علاوہ اور کوئی نہیں جائے گا۔ میں وہاں سے روانہ ہوا۔ میرے ساتھ میرا ترجمان تھا۔ اس کے ساتھ اس کا ترجمان تھا یہاں تک کہ ہمارے لئے منبر رکھا گیا۔ اس نے دریافت کیا: تم کون لوگ ہو۔ میں نے جواب دیا: ہم عرب ہیں ہم کانٹوں اور پتے والے لوگ ہیں (یعنی ہمارے علاقے میں سبزہ اور ہریالی نہیں ہوتی) ہم اللہ کے گھر کے (پاس رہنے والے) لوگ ہیں۔ ہماری زمین سب سے زیادہ تنگ تھی اور ہماری زندگی سب سے زیادہ سخت تھی۔ ہم مردہ اور خون بھی کھالیا کرتے تھے۔ غرضیکہ ہم بدترین حالت میں تھے یہاں تک کہ ہمارے درمیان ایک صاحب کا ظہور ہوا جو اس وقت قدرو منزلت کے اعتبار سے ہم سب سے زیادہ عظیم نہیں تھے اور نہ ہی مال و دولت کے اعتبار سے زیادہ مال والے تھے۔ انہوں نے یہ کہا میں اللہ کا رسول ہوں جو تمہاری طرف آیا ہوں۔ انہوں نے ہمیں ان باتوں کا حکم دیا جن سے ہم آشنا نہیں تھے اور انہوں نے ہمیں ان چیزوں سے منع کیا جن پر ہم عمل پیرا ہوتے تھے اور جن پر ہمارے باپ دادا چلتے تھے۔ ہم نے ان کی تکذیب کی ہم نے ان کی بات کو مسترد کر دیا یہاں تک کہ ان کے پاس ایک قوم آئی جو ہم سے تعلق نہیں رکھتی تھی۔ انہوں نے کہا: ہم آپ کی تصدیق کرتے ہیں۔ ہم آپ پر ایمان لاتے ہیں ہم آپ کی پیروی کرتے ہیں اور جو شخص آپ کے ساتھ لڑائی کرے گا ہم اس کے ساتھ لڑیں گے تو وہ رسول ان کی طرف تشریف لے گئے پھر ہم ان کی طرف جانے کے لئے نکلے ہم نے ان کے ساتھ جنگ کی۔ انہوں نے ہمیں قتل کیا اور ہم پر غالب آ گئے۔ اس کے بعد وہ آس پاس کے دیگر عرب قبائل کی طرف بڑھے۔ انہوں نے ان کے ساتھ جنگیں کیں یہاں تک ان پر بھی غالب آ گئے اگر میرے پیچھے موجود عربوں کو اس بات کا پتہ چل جائے کہ تم لوگ کس طرح کی ناز و نعمت والی زندگی گزار رہے ہو تو وہاں موجود ہر شخص تمہارے پاس آ جائے گا اور تم لوگ جس ناز و نعمت میں ہو اس بارے میں تمہارا حصہ دار بن

جائے گا۔ اس پر وہ (یعنی کفار کا امیر) ہنس پڑا پھر وہ بولا: تمہارے رسول نے سچ کہا ہے ہمارے پاس بھی اسی طرح رسول آئے تھے جس طرح تمہارے رسول تشریف لائے۔ ہم بھی ان کی ہدایت پر گامزن رہے یہاں تک کہ ہمارے درمیان بادشاہوں نے غلبہ حاصل کر لیا۔ انہوں نے اپنی نفسانی خواہشات پر عمل کرنا شروع کر دیا اور انبیاء کے احکام کو ترک کر دیا تو تم لوگ جب تک اپنے نبی کے حکم پر کاربند رہو گے تمہارے ساتھ جو بھی لڑے گا تم اس پر غالب آ جاؤ گے اور جو شخص تمہارا حصہ دار بننے کی کوشش کرے گا تم اس پر غالب آ جاؤ گے۔ اور جب تم لوگ وہ طرز عمل اختیار کرو گے جو ہم نے کیا اور تم لوگ نبی کے حکم کو ترک کر دو گے اور تم لوگ وہ عمل کرو گے جو ان لوگوں نے عمل کیا تھا جنہوں نے اپنی خواہش نفس کی پیروی کی تھی تو پھر تم ہمارا مقابلہ نہیں کر سکو گے کیونکہ عددی اعتبار سے تم ہم سے زیادہ نہیں ہو۔ قوت کے اعتبار سے تم ہم سے زیادہ زبردست نہیں ہو۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کبھی ایسے کسی شخص کے ساتھ گفتگو نہیں کی جو اس شخص سے زیادہ مکار ہو۔

ذِكْرُ تَغْيِيرِ الْمُشْرِكِينَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَحْوَالِ

بعض صورتوں میں مشرکین نبی اکرم ﷺ پر جو تنقید کرتے تھے اس کا تذکرہ

6565 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، مَوْلَى ثِقَفِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

الصَّبَّاحِ الْجَرَجَانِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدَبًا الْبَجَلِيَّ، يَقُولُ:

(متن حدیث): أَبْطَأَ جَبْرِيلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ: قَدْ وَدَّعَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ:

(مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى) (الضحى: 3)

❁❁ حضرت جندب بجلي رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کچھ عرصے تک نبی اکرم ﷺ کی خدمت

میں حاضر نہیں ہوئے تو مشرکین نے کہنا شروع کر دیا انہیں چھوڑ دیا گیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

”نہ تو تمہارے پروردگار نے تمہیں چھوڑا ہے اور نہ ہی ناپسند کیا ہے۔“

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ أَجْلِهِ قِيلَ لِلْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَصَفْنَاهُ

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ کو وہ بات کہی گئی جس کا ذکر ہم نے کیا ہے

6566 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ:

حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدَبًا، يَقُولُ:

(متن حدیث): اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَةً أَوْ لَيْلَتَيْنِ، فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ، فَقَالَتْ:

6565 - إسناده صحيح. رجاله رجال الشيخين غير محمد بن الصباح الجرجاني، فقد روى له أبو داود وابن ماجه، وهو

صديق. وأخرجه مسلم (1797) (114) في الجهاد: باب ما لقي النبي - صلى الله عليه وسلم - من أذى المنافقين، والطبري في

جامع البيان "30/231، والطبراني في "الكبير" (1712) من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد. وانظر ما بعده.

يَا مُحَمَّدُ مَا أَرَى شَيْطَانَكَ إِلَّا قَدْ تَرَكَكَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: (وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى) (الضحى: 2)

﴿﴾ حضرت جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ بیمار ہو گئے۔ آپ ایک یا دو رات تک کھڑے نہیں ہو سکے۔ (یعنی باہر تشریف نہیں لائے) تو ایک خاتون آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس نے عرض کی: اے حضرت محمد ﷺ میرا خیال ہے آپ کے شیطان نے آپ کو چھوڑ دیا ہے تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

”چاشت کے وقت کی قسم ہے اور رات کی قسم ہے جب وہ چھا جائے، تمہارے پروردگار نے نہ تو تمہیں چھوڑا ہے اور نہ ہی ناپسند کیا ہے۔“

ذِكْرُ بَعْضِ آدَى الْمُشْرِكِينَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
عِنْدَ دَعْوَتِهِ إِيَّاهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ

نبی اکرم ﷺ کے مشرکین کو اسلام کی دعوت دینے کے وقت مشرکین کی طرف سے آپ ﷺ کو

جو تکالیف برداشت کرنا پڑیں ان میں سے کچھ کا تذکرہ

6567 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي يَعْزَى بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: (متن حدیث): قُلْتُ: مَا أَكْثَرُ مَا رَأَيْتُ قُرَيْشًا أَصَابَتْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيمَا كَانَتْ تُظْهِرُ مِنْ عَدَاوَتِهِ؟ قَالَ: قَدْ حَضَرْتُهُمْ وَقَدْ اجْتَمَعَ أَشْرَافُهُمْ فِي الْحِجْرِ، فَذَكَرُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: مَا رَأَيْنَا مِثْلَ مَا صَبَرْنَا عَلَيْهِ مِنْ هَذَا الرَّجُلِ قَطُّ، سَفَهَ أَحْلَامُنَا، وَشَتَمَ آبَاءَنَا، وَغَابَ دِينُنَا، وَفَرَّقَ جَمَاعَتَنَا، وَسَبَّ آلَهُنَا، لَقَدْ صَبَرْنَا مِنْهُ عَلَى أَمْرٍ عَظِيمٍ، أَوْ كَمَا قَالُوا، فَبَيْنَا هُمْ فِي ذَلِكَ، إِذْ طَلَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقْبَلَ يَمْشِي حَتَّى اسْتَلَمَ الرُّكْنَ، فَمَرَّ بِهِمْ طَائِفًا بَالِبِيَّتٍ، فَلَمَّا أَنْ مَرَّ بِهِمْ غَمَزُوهُ

6566 - إسناده صحيح على شرط مسلم. عبد الحميد: هو عبد بن حميد صاحب "التفسير"، من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه البخاري (1124) في التهجد: باب ترك القيام للمريض، و (4983) في فضائل القرآن: باب كيف نزول الوحي، والطبراني في "الكبير" (1709)، والبيهقي في "السنن" 3/14 من طرق عن أبي نعيم، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (1125)، والترمذي (3345) في التفسير: باب ومن سورة الضحى، والطبري في "جامع البيان" 30/231، والواحدى في "أسباب النزول" ص 301، والبيهقي في "دلائل النبوة" 7/58 من طرق عن سفيان، به. وأخرجه أحمد 4/312، والبخاري (4950) و (4951) في تفسير سورة الضحى: باب (مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى)، ومسلم (1797) (115) في الجهاد: باب ما لقي النبي - صلى الله عليه وسلم - من أذى المنافقين، والطبري 30/231، والطبراني (1710) و (1711)، والبيهقي في "السنن" 3/14، وفي "دلائل النبوة" 7/59، والبخاري في "معالم التنزيل" 4/497 من طريقين عن الأسود بن قيس، به.

بِبَعْضِ الْقَوْلِ، قَالَ: وَعَرَفْتُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ، ثُمَّ مَضَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا مَرَّ بِهِمُ الثَّانِيَةَ غَمَزُوهُ بِمِثْلِهَا، فَعَرَفْتُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ، ثُمَّ مَضَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَرَّ بِهِمُ الثَّالِثَةَ، غَمَزُوهُ بِمِثْلِهَا، ثُمَّ قَالَ: اتَّسَمِعُونَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ أَمَا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَقَدْ جِئْتُكُمْ بِالذَّبْحِ قَالَ: فَأَخَذَتِ الْقَوْمَ كَلِمَتُهُ حَتَّى مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا لَكَائِمًا عَلَى رَأْسِهِ طَائِرٌ وَاقِعٌ، حَتَّى إِنْ أَشَدَّهُمْ فِيهِ وَطَاءَةٌ قَبْلَ ذَلِكَ يَتَوَقَّاهُ بِأَحْسَنِ مَا يُجِيبُ مِنَ الْقَوْلِ، حَتَّى إِنَّهُ لَيَقُولُ: انْصَرِفْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ، انْصَرِفْ رَاشِدًا، فَوَاللَّهِ مَا كُنْتُ جَهُولًا، فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ الْعَدِ اجْتَمَعُوا فِي الْحِجْرِ وَأَنَا مَعَهُمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: ذَكَرْتُمْ مَا بَلَغَ مِنْكُمْ، وَمَا بَلَغَكُمْ عَنْهُ، حَتَّى إِذَا بَادَاكُمْ بِمَا تَكْرَهُونَ تَرَكْتُمُوهُ، وَبَيْنَا هُمْ فِي ذَلِكَ، إِذْ طَلَعَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَثَبُوا إِلَيْهِ وَثْبَةً رَجُلٍ وَاحِدٍ، وَأَحَاطُوا بِهِ، يَقُولُونَ لَهُ: أَنْتَ الَّذِي تَقُولُ كَذًا وَكَذَا - لِمَا كَانَ يَبْلُغُهُمْ عَنْهُ مِنْ غَيْبِ آلِهِتِهِمْ وَدِينِهِمْ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَنَا الَّذِي أَقُولُ ذَلِكَ قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا مِنْهُمْ أَخَذَ بِمَجْمَعِ رِدَائِهِ، وَقَالَ وَقَامَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دُونَهُ يَقُولُ وَهُوَ يَبْكِي: اتَّقَتُلُونِ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّي اللَّهُ؟، ثُمَّ انْصَرَفُوا عَنْهُ، فَإِنَّ ذَلِكَ لَا شُدَّ مَا رَأَيْتُ قُرَيْشًا بَلَغَتْ مِنْهُ قَطُّ

✽✽✽ یحییٰ بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں ان کے والد کہتے ہیں میں نے دریافت کیا: قریش نے نبی اکرم ﷺ سے اپنی عداوت کے اظہار کے لئے جو کچھ کیا اس میں آپ نے سب سے زیادہ (شدت والی) کیا چیز دیکھی؟ تو حضرت عبداللہ نے بتایا: ایک مرتبہ میں ان لوگوں کے ساتھ موجود تھا ان کے معززین حطیم میں موجود تھے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا ہم نے کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی جس پر ہمیں اتنا صبر سے کام لینا پڑا ہو جتنا انصاف کے حوالے سے لینا پڑ رہا ہے۔ انہوں نے سمجھ دار لوگوں کو بے وقوف قرار دیا۔ کیا ہمارے آباؤ اجداد کو برا کہا۔ ہمارے دین کو غلط قرار دیا۔ ہماری اجتماعیت کے ٹکڑے ٹکڑے کئے۔ ہمارے معبودوں کو برا کہا ہم نے ان کی طرف سے ایک بڑے معاملے پر صبر سے کام لیا ہے یا جیسے بھی انہوں نے کہا: ابھی وہ لوگ وہاں بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی دوران نبی اکرم ﷺ چلتے ہوئے تشریف لائے۔ آپ نے حجر اسود کا استلام کیا پھر آپ بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے ان کے پاس سے گزرے جب آپ ان کے پاس سے

6567- إسناده قوي، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن إسحاق، وهو صدوق، وقد صرح بالتحديث، فانتفت شبهة

تدليس، والحديث في "سيرته" 1/309، 310-ومن طريقه أخرجه أحمد 2/218، والبيهقي في "دلائل النبوة" 2/275-276- وأورده الهيثمي في "المجمع" 6/15-16، وقال: في الصحيح طرف منه، رواه أحمد، وقد صرح ابن إسحاق بالسماع، وبقية رجاله رجال الصحيح، قلت: أخرجه أحمد 2/204، والبخاري (3678) في فضائل الصحابة: باب قول النبي - صلى الله عليه وسلم -: "لو كنت متخذًا خليلاً"، و (3856) في مناقب الأنصار: باب ما لقي النبي - صلى الله عليه وسلم - وأصحابه من المشركين، و (4815) في تفسير سورة المؤمنون، والبيهقي في "دلائل النبوة" 2/274، والبخاري (3746) من طرق عن الوليد بن مسلم، قال: سمعت الأوزاعي، قال: حدثنا يحيى بن أبي كثير، قال: حدثني محمد بن إبراهيم بن الحارث التيمي، قال: حدثني عروة بن الزبير، قال: سألت عبد الله بن عمرو بن العاص قال: قلت: حدثني بأشد شيء صنعته المشركون برسول الله - صلى الله عليه وسلم - ... فذكره مختصراً.

گزرے تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ پر آوازے کسے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے نبی اکرم ﷺ کے چہرے پر (ناپسندیدگی) کا اندازہ ہو گیا، لیکن نبی اکرم ﷺ چلتے رہے جب آپ دوسری مرتبہ ان کے پاس سے گزرے تو انہوں نے پھر آپ پر آوازے کسے جس کے (ملاں) کا اندازہ مجھے نبی اکرم ﷺ کے چہرے پر ہو گیا لیکن نبی اکرم ﷺ تشریف لے گئے۔ جب آپ تیسری مرتبہ ان کے پاس سے گزرے تو ان لوگوں نے پھر اسی طرح کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے قریش کے گروہ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے میں تمہارے پاس ذبح کے ہمراہ آیا ہوں۔ (یعنی تم سب لوگ مارے جاؤ گے) یہ سن کر انہیں سانپ سونگھ گیا یہاں تک کہ ان میں سے ہر ایک شخص کی یہ حالت ہو گئی جیسے اس کے سر پر پرندہ بیٹھا ہوا ہے حالانکہ نبی اکرم ﷺ کو ان کی طرف سے اس سے پہلے بھی شدید صورت حال کا سامنا کرنا پڑا تھا لیکن آپ ہمیشہ نرمی سے جواب دیا کرتے تھے۔ (اتماخت جواب سن کر) انہوں نے یہ کہا اے ابوالقاسم آپ تشریف لے جائیے۔ آپ ایسی حالت میں تشریف لے جائیے کہ آپ رہنمائی کرنے والے ہوں۔ اللہ کی قسم! آپ تو جہالت کا مظاہرہ نہیں کرتے تھے۔ (یعنی کلام میں شدت کا مظاہرہ نہیں کرتے تھے) تو نبی اکرم ﷺ تشریف لے گئے یہاں تک کہ جب اگلا دن آیا تو وہ لوگ پھر حیطم میں اکٹھے ہوئے۔ میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا تمہیں یاد ہے تم نے انہیں کیا بات کہی تھی اور انہوں نے تمہیں کیا بات کہی تھی یہاں تک کہ جب انہوں نے تمہارے سامنے اس چیز کو ظاہر کیا جو تمہیں پسند نہیں آئی تو پھر تم نے انہیں چھوڑا ابھی یہ لوگ یہی باتیں کر رہے تھے کہ اسی دوران نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے تو وہ سب مل کر نبی اکرم ﷺ کی طرف بڑھے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو گھیر لیا۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: کیا آپ ہی نے یہ بات کہی تھی اور یہ بات کہی تھی یعنی وہ باتیں جو نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے پہنچی تھیں کہ آپ ان کے معبودوں اور ان کے دین کو غلط قرار دیتے ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں میں نے یہ بات کہی تھی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ان میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے نبی اکرم ﷺ کی چادر کو پکڑا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے آگے کھڑے ہوئے وہ رو رہے تھے اور یہ کہہ رہے تھے: کیا تم ایک ایسے شخص کے ساتھ مقابلہ کر رہے ہو؟ جو یہ کہتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ ہے پھر وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کو چھوڑ کر چلے گئے۔

(حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) قریش کے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ برے سلوک کی یہ سب سے سخت صورت حال تھی جو میں نے دیکھی۔

ذِكْرُ رَمَى الْمُشْرِكِينَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجُنُونِ

اس بات کا تذکرہ مشرکین نے نبی اکرم ﷺ پر مجنون ہونے کا الزام عائد کیا تھا

6568 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُرَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عُبَا

الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ ضِمَادًا قَدِمَ مَكَّةَ مِنْ اَزْدِ شَنْوَةَ، وَكَانَ يَرْقِي مِنْ هَذِهِ الرِّيحِ، فَسَمِعَ سُفَهَاءَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ يَقُولُونَ: اِنَّ مُحَمَّدًا مَجْنُونٌ، فَقَالَ: لَوْ اِنِّي رَاَيْتُ هَذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَشْفِيَهُ عَلٰى يَدَيَّ، قَالَ: فَلَقِيَهُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، اِنِّي اَرْقِي مِنْ هَذِهِ الرِّيحِ، وَاِنَّ اللّٰهَ يَشْفِي عَلٰى يَدَيَّ مَنْ شَاءَ فَهَلْ لَكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَاشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، اَمَّا بَعْدُ، فَقَالَ: اَعِدْ عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ هَذِهِ، فَاَعَادَهَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ: لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكُفْهَةِ، وَقَوْلَ السَّحَرَةِ، وَقَوْلَ الشُّعْرَاءِ، فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ، هَاتِ يَدَكَ اُبَايِعُكَ عَلٰى الْاِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَعَلٰى قَوْمِكَ؟، فَقَالَ: وَعَلٰى قَوْمِي، قَالَ: فَبَايَعَهُ، فَبَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً، فَمَرُّوا بِقَوْمِهِ، فَقَالَ صَاحِبُ السَّرِيَّةِ لِلْجَيْشِ: هَلْ اَصَبْتُمْ مِنْ هٰؤُلَاءِ شَيْئًا؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اَصَبْتُ مِنْهُمْ مِطْهَرَةً، قَالَ: رُدُّوْهَا، فَاِنَّ هٰؤُلَاءِ قَوْمٌ ضِمَادٍ

❁❁ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے تھے ضاد نامی جس کا تعلق از دشنوءہ سے تھا وہ مکہ آیا وہ ہوا (یعنی ذہنی خرابی) کا دم کیا کرتا تھا۔

اہل مکہ کے بے وقوف لوگ یہ کہتے تھے: حضرت محمد ﷺ کو جنون لاحق ہو گیا ہے اس شخص نے کہا: اگر میں اس شخص کو دیکھ لوں تو ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ اسے میرے ذریعے شفا دیدے۔ راوی کہتے ہیں: اس کی ملاقات نبی اکرم ﷺ سے ہوئی اس نے کہا: اے حضرت محمد ﷺ میں اس ہوا (یعنی ذہنی توازن خراب ہونے) کا دم کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے میرے ذریعے شفا دیدیتا ہے تو کیا آپ کو اس میں کوئی دلچسپی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

”بے شک ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے۔ ہم اسی کی حمد بیان کرتے ہیں اور اسی سے مدد طلب کرتے ہیں جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت دیدے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ گمراہ رہنے دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اما بعد“

اس شخص نے کہا: آپ اپنے یہ کلمات میرے سامنے دوبارہ دہرائیے تو نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ یہ کلمات اس کے سامنے دہرا دیئے۔ اس شخص نے کہا: میں نے کانوں کا کلام سنا ہے جادو گروں کا کلام سنا ہے شاعروں کا کلام سنا ہے لیکن میں نے آپ کے

6568- إسناده صحيح على شرط مسلم. عبد الأعلى: هو ابن عبد الأعلى. وأخرجه مسلم (868) في الجمعة: باب تخفيف الصلاة والخطبة، وابن منده في "الإيمان" (132)، والبيهقي 3/214، وابن الأثير في "أسد الغابة" 3/56-57 من طريق محمد بن المثنى، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم وابن منده من طريقين عن عبد الأعلى، به. وأخرجه مختصراً أحمد 1/350، والنسائي 6/89-90 في النكاح: باب ما يستحب من الكلام عند النكاح، وابن ماجه (1893) في النكاح: باب خطبة النكاح، من طرق عن داود بن أبي هند، به.

ان کلمات کی مانند کوئی کلام نہیں سنا۔ آپ اپنا ہاتھ آگے کیجئے تاکہ میں آپ کے دست اقدس پر اسلام کی بیعت کروں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری قوم بھی کرے گی؟ اس نے کہا: میری قوم بھی کرے گی۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے بیعت لے لی پھر نبی اکرم ﷺ نے ایک جنگی مہم روانہ کی۔ ان لوگوں کا گزرا ایک قوم کے پاس سے ہوا تو اس لشکر کے امیر نے اپنے لشکر سے کہا کیا تم نے ان لوگوں سے کوئی چیز لی ہے تو حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا: میں نے ان سے ایک لوٹا لیا ہے تو امیر نے کہا: تم وہ انہیں واپس کر دو کیونکہ یہ ضداد کی قوم کے افراد ہیں۔

ذِكْرُ جَعْلِ الْمُشْرِكِينَ رِذَاءَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُقْبِهِ، عِنْدَ تَبْلِيغِهِ
آيَاهُمْ رَسُولَ رَبِّهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کا تذکرہ جب نبی اکرم ﷺ نے مشرکین کو اپنے پروردگار کی رسالت کی تبلیغ کی اس وقت انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی چادر آپ ﷺ کی گردن میں (ڈال کر اسے کھینچا تھا)

6569 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُلَيْيَ بْنِ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ

مُسْنَهَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا رَأَيْتُ قُرَيْشًا أَرَادُوا قَتْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا يَوْمًا رَأَيْتَهُمْ وَهُمْ جُلُوسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ عِنْدَ الْمَقَامِ، فَقَامَ إِلَيْهِ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ، فَجَعَلَ رِذَاءَهُ فِي عُقْبِهِ، ثُمَّ جَذَبَهُ حَتَّى وَجَبَ لِرُكْبَتَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَصَايَحَ النَّاسُ، فَظَنُّوا أَنَّهُ مَقْتُولٌ، قَالَ: وَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَسْتَشِدُّ حَتَّى أَخَذَ بِضَبْعِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَرَائِهِ، وَهُوَ يَقُولُ: اتَّقَتُلُونِ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ، ثُمَّ انْصَرَفُوا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ مَرَّ بِهِمْ وَهُمْ جُلُوسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا أُرْسِلْتُ إِلَيْكُمْ إِلَّا بِالذَّبْحِ، وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى حَلْقِهِ، فَقَالَ لَهُ أَبُو جَهْلٍ: يَا مُحَمَّدُ، مَا كُنْتَ جَهْلُولًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْتَ مِنْهُمْ

❁ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے قریش کو نہیں دیکھا کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو قتل کرنے کا ارادہ

کیا ہو۔ صرف ایک دن ایسا ہوا میں نے انہیں دیکھا کہ وہ خانہ کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے اور نبی اکرم ﷺ مقام ابراہیم

6569 - إسنادہ حسن، محمد بن عمرو بن علقمة صدوق حسن الحديث روى له البخاري مقرونا، ومسلم متابعه، وباقى

رجالہ رجال الشيخين. وهو في "مسند أبي يعلى" 343/1، و "مصنف ابن أبي شيبة" 14/297، وآخرجه البخاري في "خلق أفعال العباد" (308)، وأبو نعيم في "دلائل النبوة" (159) من طريقين عن عبد الأعلى بن عبد الأعلى، عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد. وأورده الهيثمي في "مجمع الزوائد" 6/16، وقال: رواه أبو يعلى والطبراني، وفيه محمد بن عمرو بن علقمة، وحديثه حسن، وبقي رجال الطبراني رجال الصحيح.

کے پاس نماز ادا کر رہے تھے تو عقبہ بن ابوعبیط اٹھ کر نبی اکرم ﷺ کی طرف گیا۔ اس نے نبی اکرم ﷺ کی چادر آپ کی گردن میں ڈالی اور پھر اسے کھینچا یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ گھٹنوں کے بل گر پڑے۔ لوگوں نے چیخا شروع کر دیا۔ وہ یہ سمجھے کہ شاید آپ شہید ہو گئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: اسی دوران حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو پیچھے سے دونوں بازوؤں سے پکڑا وہ یہ کہہ رہے تھے کیا تم ایک ایسے شخص کو مارنا چاہتے ہو جو یہ کہتا ہے میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے پھر وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کو چھوڑ کر چلے گئے۔ نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے جب نبی اکرم ﷺ نے اپنی نماز مکمل کر لی تو آپ ان لوگوں کے پاس سے گزرے۔ وہ لوگ اس وقت خانہ کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے قریش کے گروہ مجھے تمہاری طرف صرف ذبح کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے (یعنی تم سب لوگ میرے ساتھ جنگ کرتے ہوئے مارے جاؤ گے) نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اپنے حلق کی طرف اشارہ کر کے یہ بات کہی تو ابوجہل نے نبی اکرم ﷺ سے کہا اے حضرت محمد ﷺ آپ تو سختی سے جواب دینے والے نہیں ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم بھی ان میں شامل ہو گے (یعنی جو لوگ ان میں مارے جائیں گے)

ذِكْرُ طَرَحِ الْمُشْرِكِينَ سَلَى الْجَزُورِ عَلَى ظَهْرِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کا تذکرہ مشرکین نے اونٹ کی اوجھ نبی اکرم ﷺ کی پشت پر رکھ دی تھی

6570 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا ذُعْبَةُ، قَالَ:

سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ، يُحَدِّثُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ وَحَوْلَهُ نَاسٌ، إِذْ جَاءَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ يَسْلِي جَزُورٍ فَقَذَفَهُ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ، فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ، فَآخَذَتْهُ مِنْ ظَهْرِهِ، وَدَعَتْ عَلَى مَنْ صَنَعَ ذَلِكَ، وَقَالَ: اللَّهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَأَ مِنْ قُرَيْشٍ أَبَا جَهْلٍ بْنُ هِشَامٍ، وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَعُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ، وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلْفٍ، أَوْ أَبِي بَنٍ خَلْفٍ، شَكَ شُعْبَةَ، قَالَ: فَلَقَدْ

6570 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. محمد: هو ابن جعفر الملقب بغندر، وأبو إسحاق: هو السبيعي، وسماع شعبة

منه قديم. وأخرجه البخاري (3854) في مناقب الأنصار: باب ما لقي النبي - صلى الله عليه وسلم - وأصحابه من المشركين بمكة، ومسلم (1794) (108) في الجهاد: باب ما لقي النبي - صلى الله عليه وسلم - من أذى المشركين، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/393 عن محمد بن جعفر، به. وأخرجه البخاري (240) في الوضوء: باب إذا ألقى على ظهر المصلي قدر أو جيفة لم تفسد عليه الصلاة، ومسلم، والبيهقي في "دلائل النبوة" 2/278 من طرق عن شعبة، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 14/298، وأحمد 1/417، والبخاري (240) في الوضوء، و (520) في الصلاة: باب المرأة تطرح عن المصلي شيئاً من الأذى، و (2934) في الجهاد: باب الدعاء على المشركين بالهزيمة والزلزلة، و (3960) في المغازی: باب دعاء النبي - صلى الله عليه وسلم - على كفار قریش، ومسلم، والنسائي 1/161-162 في الطهارة: باب فرث ما يؤكل لحمه يصبب الثوب، واللالكائي في "أصول الاعتقاد" (1418) و (1419)، والبرار (2399)، والبيهقي في "السنن" 8-9/7، وفي "دلائل النبوة" 2/279 و 279-280 و 83-82/3، والبقوي (3745) من طرق عن أبي إسحاق، به.

رَأَيْتُهُمْ يَوْمَ بَدْرٍ وَالْقَوَا فِي بَيْتٍ، غَيْرَ أَنَّ أُمِّيَّةً تَقَطَّعَتْ أَوْصَالَهُ، فَلَمْ يُلْقَ فِي الْبَيْتِ

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ سجدے کی حالت میں تھے آپ کے ارد گرد کچھ لوگ موجود تھے۔ اسی دوران عقبہ بن ابومعیط ایک (اونٹ کی) اوجھ لے کر آیا اور اسے نبی اکرم ﷺ کی پشت پر رکھ دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر نہیں اٹھایا۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی پشت سے اسے ہٹایا اور جس نے ایسا کیا تھا اس کے خلاف دعائے ضرر کی۔ نبی اکرم ﷺ نے دعا کی۔

”اے اللہ قریش کے کچھ افراد کو اپنی گرفت میں لے۔ ابو جہل بن ہشام، عقبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، عقبہ بن ابومعیط،

امیہ بن خلف (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ابی بن خلف“ یہ شک شعبہ نامی راوی کہ ہے۔“

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ بدر کے موقع پر میں نے ان سب لوگوں کو دیکھا کہ ان کی (لاشوں کو) ایک کنویں میں ڈال دیا گیا۔ صرف امیہ کو نہیں ڈالا گیا کیونکہ اس کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے تھے۔ اسے کنویں میں نہیں ڈالا گیا۔

ذِكْرُهُمْ أَبِي جَهْلٍ أَنْ يَطَّارَ رَقَبَةَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کا تذکرہ ابو جہل نے یہ ارادہ کیا تھا کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی گردن پر پاؤں رکھ دے گا

6571 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَوْنٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدُّورِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ

أَبِيهِ، عَنْ نَعِيمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ أَبُو جَهْلٍ: هَلْ يُعَقِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ، فَبَالَذَى يُحْلَفُ بِهِ لَيْنِ رَأَيْتُهُ يَفْعَلُ

ذَلِكَ لَا طَانَ عَلَى رَقَبَتِهِ، فَاتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي لِيَطَّأَ عَلَى رَقَبَتِهِ، قَالَ: فَمَا فَعَلْتُمْ

إِلَّا أَنَّهُ يَبْقَى بِيَدِهِ، وَيَنْكُصُ عَلَى عَقْبَيْهِ، فَاتَوَهُ، فَقَالُوا: مَا لَكَ يَا أَبَا الْحَكَمِ؟ قَالَ: إِنَّا بَيْنَى وَبَيْنَهُ لَخَنْدَقًا مِنْ نَارٍ

وَهُوَ لَا وَاجِبَ حَةٍ، قَالَ أَبُو الْمُعْتَمِرِ: فَانْزَلَ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا: (أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَى عَبْدًا إِذَا صَلَّى) (العلق: 10) إِلَى

آخِرِهِ (فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ) (العلق: 17)، قَالَ قَوْمُهُ: (سَدَّ عِزَّ الْبَنَانِيَّةِ) (العلق: 18) قَالَ الْمَلَانِكَةُ: (لَا تُطْعَمُ) (العلق: 19)،

ثُمَّ أَمَرَهُ بِمَا أَمَرَهُ مِنَ السُّجُودِ فِي آخِرِ السُّورَةِ، قَالَ: فَلَبَغْنِي عَنِ الْمُعْتَمِرِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ دَنَا مِنِّي لَا خُطَطَفَتُهُ الْمَلَانِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ابو جہل نے کہا: کیا تم لوگوں کے درمیان حضرت محمد ﷺ اپنے چہرے کو بچا

6571 - إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله رجال الشيخين غير نعيم بن أبي هند، فمن رجال مسلم. أبو حازم: هو سلمة

بن دينار الأشجعي. وأخرجه أحمد 2/370، ومسلم (2797) في صفات المنافقين: باب قوله تعالى: (إِنَّ الْإِنْسَانَ كَيْطَفٌ)، والنسائي

في "الكبرى" كما في "التحفة" 10/92، والطبري في "جامع البيان" 30/256، وأبو نعيم (158)، والبيهقي 2/89، والبعوى في

"معالم التنزيل" 4/507-508 من طرق عن معتمر بن سليمان، بهذا الإسناد. وأورده السيوطي في "الدر المنثور" 8/565، وزاد

نسبته لابن المنذر وابن مردويه.

سکتے ہیں۔ اس ذات کی قسم! جس کے نام کا حلف اٹھایا جاتا ہے اگر میں نے انہیں ایسا کرتے ہوئے دیکھا تو میں ان کی گردن پر پاؤں رکھ دوں گا پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی طرف آیا تا کہ آپ کی گردن پر پاؤں رکھے۔ نبی اکرم ﷺ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تھوڑی ہی دیر کے بعد یوں لگا جیسے وہ اپنے ہاتھ کے ذریعے کسی چیز سے پچنا چاہتے ہیں اور وہ الٹے قدموں واپس مڑ گیا۔ دوسرے لوگ اس کے پاس آئے اور انہوں نے دریافت کیا: اے ابوالحکم آپ کو کیا ہوا ہے۔ اس نے کہا: میرے اور ان کے درمیان آگ کی ایک خندق تھی اور ہولنا کی تھی اور پر تھے۔ (یعنی غیر مرئی مخلوق تھی)

ابومعمر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

”کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جو اس بندے کو روک رہا تھا جو نماز ادا کر رہا تھا“۔ یہ آیت آخر تک ہے۔

”تو اسے چاہئے کہ وہ اپنی نادی کو بلا لے“، یعنی اپنی قوم کو بلا لے۔

”ہم زبانہ کو بلا لیں گے“، یعنی فرشتوں کو

”تم اس کی بات نہ مانو“۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو یہ حکم دیا کہ اس سورت کے آخر میں سجدہ تلاوت کرنا ہے۔

راوی کہتے ہیں: معمر کے حوالے سے یہ روایت بھی ہم تک پہنچی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ

نے ارشاد فرمایا:

”اگر وہ میرے قریب ہوتا تو فرشتے اس کا ایک ایک عضو اچک لیتے۔“

ذِكْرُ تَسْمِيَةِ الْمُشْرِكِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّنْبِيرَ وَالْمُنْتَبِرَ

اس بات کا تذکرہ مشرکین نے اللہ کے محبوب ﷺ کو صنوبر اور منتر (یعنی جس کی اولاد زریعہ نہ

ہونے کی وجہ سے اس کی نسل ختم ہو جائے) کا نام دیا

6572 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عَدِيٍّ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا قَدِمَ كَعْبُ بْنُ الْأَشْرَفِ مَكَّةَ آتَوْهُ، فَقَالُوا: نَحْنُ أَهْلُ السِّقَايَةِ وَالسِّدَانَةِ، وَأَنْتَ سَيِّدُ

6572 - إسناده صحيح على شرط الصحيح. ابن أبي عدي: هو محمد بن إبراهيم. وأخرجه الطبري في "جامع البيان"

30/330 عن محمد بن بشار بهذا الإسناد. وأخرجه الطبري (9786)، والبخاري كما في "تفسير ابن كثير" 4/598 من طريقين عن

ابن أبي عدي، به، وقال ابن كثير: وهو إسناد صحيح. وأخرجه البخاري (2293) عن الحسن بن علي الواسطي، عن يحيى بن راشد، عن

داود بن أبي هند، به. وأخرجه الطبراني (11645) من طريق يونس بن سليمان الحمالي، حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ،

عن عكرمة، به. وأورده الهيثمي في "المجمع" 6-7/5، وقال: فيه يونس بن سليمان الحمالي، ولم أعرفه، وبقي رجاله رجال

الصحيح.

أَهْلُ بَشَبَ، فَتَحْنُ حَتَّى أَمَّ هَذَا الصُّنْبِيرُ الْمُتَنَبِّرُ مِنْ قَوْمِهِ، يَزْعُمُ أَنَّهُ خَيْرٌ مِنَّا، فَقَالَ: أَنْتُمْ خَيْرٌ مِنْهُ، فَنَزَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (إِنَّ شَانِكَ هُوَ الْآبَتَرُ) (الكونر: ۸)، وَنَزَلَتْ: (أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيحًا مِنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ وَيَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا هَؤُلَاءِ أَهْدَى مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا سَبِيلًا) (النساء: ۵۱)

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب (یہودیوں کا سردار) کعب بن اشرف مکہ آیا تو لوگ اس کے پاس آئے اور بولے ہم سقایہ کو سدانہ کی خدمات سرانجام دیتے ہیں اور آپ اہل یثرب کے سردار ہیں۔ ہم زیادہ بہتر ہیں یا یہ صاحب زیادہ بہتر ہیں جو اپنی قوم سے لا تعلق ہو چکے ہیں اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہم سے بہتر ہیں تو کعب بن اشرف نے کہا: تم لوگ ان سے بہتر ہو تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر یہ آیت نازل کی۔

”بے شک تمہارے دشمن کا نام و نشان نہیں رہے گا۔“

اور یہ آیت نازل ہوئی:

”کیا تم نے ان لوگوں کی طرف دیکھا جنہیں کتاب میں سے حصہ دیا گیا لیکن وہ پھر بھی جبت اور طاغوت پر ایمان رکھتے ہیں اور کافروں سے کہتے ہیں کہ وہ لوگ ان لوگوں کے مقابلے میں زیادہ ہدایت یافتہ ہیں جو ایمان لائے۔“

كُنَّا سَمِعًا لِمَا سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرْدَ الْفُقَرَاءِ عَنْهُ

اس بات کا تذکرہ مشرکین نے نبی اکرم ﷺ سے یہ مطالبہ کیا کہ وہ غریب لوگوں کو اپنے سے دور کر دیں

6573 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنِ الْمُقَدِّمِ بْنِ شَرِيحٍ الْحَارِثِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ سِتَّةُ نَفَرٍ، فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ: اطْرُدْ هَؤُلَاءِ عَنْكَ، فَإِنَّهُمْ وَأَنَّهُمْ، وَكُنْتُ أَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ وَرَجُلٌ مِنْ هَذَيْلٍ، وَبِلَالٌ، وَرَجُلَانِ نَسِيتُ أَحَدَهُمَا، قَالَ:

6573 - إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه في "صحيحه" (2413) في فضائل الصحابة: باب في فضل سعد بن أبي وقاص - رضي الله عنه - من طريق إسرائيل بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 3/289، وابن ماجه (4128) في الزهد: باب مجالسة الفقراء، وعبد بن حميد (131)، والطبري في "جامع البيان" (13263)، وصححه الحاكم 3/319 من طرق عن المقدم بن شريح به. وأورده السيوطي في "الدر المنثور" 3/13، وزاد نسبه لأحمد، وللغريبي، وابن المنذر، وابن أبي حاتم، وأبي الشيخ، وابن مردويه، وأبي نعيم في "الحلية"، والبيهقي في "الدلائل".

6574 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 3/99، والترمذي (3052) في التفسير: باب ومن سورة آل عمران عن هشيم، والترمذي (3503) عن يزيد بن هارون بهذا الإسناد. وقال الترمذي: حسن صحيح. وأخرجه أحمد 3/206، وابن ماجه (4027) في الفتن: باب الصبر على البلاء، والطبري في "جامع البيان" (7805) و (7806) و (7807) وابن إسحاق في "السيرة" 3/84، والواحدى في "أسباب النزول" ص 80، والبخاري (3748) من طرق عن حميد الطويل به. وانظر ما بعده.

فَوَقَعَ فِي نَفْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ، وَحَدَّثَ بِهِ نَفْسَهُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: (وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ) (الأنعام: 52) إِلَى قَوْلِهِ: (الظَّالِمِينَ) (الأنعام: 52)

✽ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ ہم چھ آدمی تھے۔ مشرکین نے کہا: ان لوگوں کو اپنے سے دور کر دیں یہ لوگ ایسے ہیں اور ویسے ہیں (راوی کہتے ہیں:) میں تھا عبداللہ بن مسعود تھے۔ ہذیل قبیلہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص تھا بلال تھے اور دو آدمی اور تھے جن میں سے میں ایک کو بھول چکا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: تو اس بارے میں جو اللہ کو منظور تھا وہ نبی اکرم ﷺ کے ذہن میں خیال آیا اور آپ نے اسے اپنے ذہن میں اسے سوچا (کہ ہم لوگوں کو اپنے پاس سے اٹھا دیتے ہیں) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

”اور تم ان لوگوں کو پرے نہ کرو جو صبح و شام اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہیں اور وہ صرف اس کی رضامندی چاہتے ہیں“ یہ آیت یہاں تک ہے ”ظلم کرنے والے“۔

ذِكْرُ مَا أُصِيبَ مِنْ وَجْهِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عِنْدَ إِظْهَارِهِ رِسَالَةَ رَبِّهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کو اپنے پروردگار کی رسالت کی تبلیغ کے وقت

چہرے پر (زخم لاحق ہوئے تھے)

6574 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا

هَشِيمٌ، وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَا: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ:

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُسِرَتْ رِبَاعِيَّتُهُ يَوْمَ أُحُدٍ، وَشَجَّ وَجْهُهُ حَتَّى سَالَ الدَّمُ

عَلَى وَجْهِهِ، فَقَالَ: كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ فَعَلُوا هَذَا بِنَبِيِّهِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَدْعُوهُمْ إِلَى رَبِّهِمْ، فَنَزَلَتْ:

(لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبُهُمْ فَأِنَّهُمْ ظَالِمُونَ) (آل عمران: 128)

✽ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ اُحد کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے سامنے کے دانت زخمی ہو گئے اور

آپ ﷺ کا چہرہ زخمی ہو گیا، یہاں تک کہ آپ ﷺ کے چہرے سے خون بہنے لگا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسی قوم کیسے فلاح

پاسکتی ہے جو اپنے نبی ﷺ کے ساتھ یہ سلوک کرتی ہے حالانکہ وہ ان کو ان کے پروردگار کی طرف دعوت دیتا ہے تو یہ آیت نازل

ہوئی:

”تمہارا اس معاملے سے کوئی واسطہ نہیں ہے، خواہ اللہ تعالیٰ انہیں توبہ کی توفیق دے یا انہیں عذاب دے بے شک یہ

لوگ ظلم کرنے والے ہیں۔“

ذِكْرُ احْتِمَالِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّدَائِدَ فِي إِظْهَارِ مَا أَمَرَ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا
اللَّهُ تَعَالَى نَبِيَّ الْكَرَمِ ﷺ كَو (جوتیلج) کرنے کا حکم دیا اس کے اظہار میں

نبی اکرم ﷺ نے جو تکالیف برداشت کیں ان کا تذکرہ

6575 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدَيْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ

سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ يَسْلُكُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ، وَهُوَ يَقُولُ: كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجَّوْا بُيُوتَهُمْ، وَكَسَرُوا رَبَاعِيَّتَهُ، وَهُوَ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ) (آل

عمران: 128)

✽✽✽ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ اُحد کے موقع پر نبی اکرم ﷺ اپنے چہرے سے خون پونچھ رہے تھے اور یہ فرما رہے تھے۔ ایسی قوم کیسے فلاح پاسکتی ہے جو اپنے نبی کو زخمی کر دیتی ہے اور ان کے دانتوں کو زخمی کر دیتی ہے حالانکہ وہ نبی ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

”تمہارا اس معاملے سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔“

6576 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِلْيَ بْنِ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا

عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَكَى نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ ضَرْبَهُ قَوْمُهُ حَتَّى أَدْمَوْا وَجْهَهُ فَجَعَلَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ، وَيَقُولُ: رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ

✽✽✽ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: گویا کہ میں اس وقت بھی نبی اکرم ﷺ کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ

6575 - إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد

3/253، ومسلم (1791) في الجهاد: باب غزوة أحد، والواحد في "أسباب النزول" ص 81-80، والبيهقي في "دلائل

النوبة" 3/262 من طريقين عن حماد بن سلمة بهذا الإسناد.

6576 - إسناده صحيح. رجاله رجال الشيخين غير عبد الغفار بن عبد الله الزبيري، فقد ذكره المؤلف في "الثقات"

8/421، وقال: من أهل الموصل، كنيته أبو نصر، يروى عن علي بن مسهر، حدثنا عنه الحسن بن إدريس الأنصاري والمواصل.

مات سنة أربعين ومنتين أو قبلها أو بعدها بقليل. وذكره ابن أبي حاتم في "الجرح والتعديل" 6/54، وأفاد بأن إبراهيم بن يوسف

الهمسجاني قد روى عنه. والحديث في "مسند أبي يعلى" (5072). وأخرجه أحمد 1/380 و432 و441، والبخاري (3477) في

الأنبياء: باب رقم (54)، و (6929) في استنابة المرتدين: باب رقم (5)، ومسلم (1792) في الجهاد: باب غزوة أحد، وابن ماجه

(4025) في الفتن: باب الصبر على البلاء، وأبو يعلى (5205) و (5216)، والبخاري (3749) من طرق عن الأعمش، بهذا

الإسناد. وأخرجه أحمد 1/427 و456-457، وأبو يعلى (4992)، من طريق حماد بن زيد، وأحمد 1/453 عن حماد بن سلمة،

كلاهما عن عاصم بن أبي النجود، عن شقيق أبي وائل، بنحوه.

نبی اکرم ﷺ نے ایک نبی کی حکایت بیان کرتے ہوئے کہا کہ ان کی قوم کے افراد نے انہیں اتنا مارا کہ ان کے چہرے کو زخمی کر دیا تو وہ نبی ﷺ اپنے چہرے سے خون کو پونچھ رہے تھے اور یہ کہہ رہے تھے: اے میرے پروردگار! تو میری قوم کی مغفرت کر دے کیونکہ وہ لوگ علم نہیں رکھتے۔

6577 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَمِيتَ أَصْبَعُهُ فِي بَعْضِ الْمَشَاهِدِ، فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

هَلْ أَنْتَ إِلَّا أَصْبَعُ دَمِيتَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيتَ

❁❁ حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کسی جنگ میں نبی اکرم ﷺ کی انگلی زخمی ہو گئی تو آپ نے فرمایا:

”تم صرف ایک انگلی ہو جس سے خون بہہ رہا ہے اور تمہیں اللہ کی راہ میں اس صورت حال کا سامنا کرنا پڑا ہے۔“

ذَكَرُ وَصْفِ غَسْلِ الدِّمِ عَنْ وَجْهِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ شَجَّ

اس بات کا تذکرہ جب نبی اکرم ﷺ کا چہرہ زخمی ہوا تو آپ ﷺ کے چہرے سے خون اُکھٹے دھویا گیا

6578 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ

أَبِي حَازِمٍ،

(متن حدیث): قَالَ: سَأَلُوا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ: بَاتِيَ شَيْءٌ دُووَى جُرْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: مَا

6577 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير خلف بن هشام البزار، فمن رجال مسلم. وهو في

"مسند أبي يعلى" (1533)، وأخرجه البخاري (2802) في الجهاد: باب من ينكب في سبيل الله، ومسلم (1796) في الجهاد: باب

ما لقي النبي - صلى الله عليه وسلم - من أذى المشركين والمنافقين، والطبراني في "الكبير" (1708) من طرق عن أبي عوانة، بهذا

الإسناد. وأخرجه الحميدي (776)، وأحمد 4/312 و313، والبخاري (6146) في الأدب: باب ما يجوز من الشعر والرجز،

ومسلم، وابن أبي شيبة 8/716، والترمذي (3345) في تفسير سورة الضحى، والطبراني (1703) ... (1707)، والطحاوي في

"شرح مشكل الآثار" 4/299، والبيهقي في "دلائل النبوة" 44-43/7، والبقوي (3401) من طرق عن الأسود، به.

6578 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. نصر بن علي: هو ابن نصر بن علي الجهضمي، وسفيان: هو ابن عيينة، وأبو

حازم: هو سلمة بن دينار. وأخرجه الحميدي (929)، وأحمد 5/330، والبخاري (243) في الوضوء: باب غسل المرأة أباهما الدِّم

عن وجهه، و (3037) في الجهاد: باب دواء الجرح بإحراق الحَصِير، و (5248) في النكاح: باب (ولا يبدن زينتهن إلا لبعولتهن)،

ومسلم (1790) (103) في الجهاد: باب غزوة أحد، والترمذي (2085) في الطب: باب التداوي بالرماد، والطبراني في "الكبير"

(5916)، من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/334، والبخاري (2903) في الجهاد: باب المِجَنِّ ومن يترس

بترس صاحبه، و (4075) في المغازی: باب ما أصاب النبي - صلى الله عليه وسلم - من الجرح يوم أحد، و (5722) في الطب:

باب حرق الحَصِير لِسَدِّ الدِّمِ، ومسلم، والبيهقي في "دلائل النبوة" 261/3 من طرق عن أبي حازم، به. وانظر ما بعده.

بَقِيَ مِنَ النَّاسِ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، كَانَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَجِيءُ بِالْمَاءِ فِي شَنَّةٍ، وَفَاطِمَةُ تَغْسِلُ الدَّمَ، فَأُخَذَ
حَصِيرٌ، فَأُخْرِقَ، فَدُورِيَ بِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ ابو حازم بیان کرتے ہیں: لوگوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ کے زخم پر کس چیز کے ذریعے دوا لگائی گئی تھی تو انہوں نے فرمایا: اب لوگوں میں کوئی شخص ایسا باقی نہیں رہا جو اس بارے میں مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ مشکیزے میں پانی لے کر آئے تھے۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا خون کو دھو رہی تھیں پھر چٹائی لی گئی اسے جلایا گیا تو اسے (نبی اکرم ﷺ کے زخم پر) لگا دیا گیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ رَبَاعِيَةَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَمَّا كُسِرَتْ هُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے کے دانت شہید ہو گئے تھے

اور آپ ﷺ کے سر پر موجود خود ٹوٹ گیا تھا

6579 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا أَبُو إِبْرَاهِيمَ التِّرْجَمَانِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي

حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ،

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: جُرْحٌ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ، وَهُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْسِلُ الدَّمَ، وَعَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَسْكُبُ الْمَاءَ عَلَيْهَا بِالْمِجَنِّ، فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيدُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ قِطْعَةً مِنْ حَصِيرٍ، فَأَخْرَقَتْهُ حَتَّى إِذَا صَارَ رَمَادًا أَلْصَقَتْهُ بِالْجُرْحِ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ

❁❁ ابو حازم کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم ﷺ کے زخمی ہونے کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے بتایا نبی اکرم ﷺ کا چہرہ زخمی ہو گیا تھا اور آپ کے سامنے کے دانت زخمی ہو گئے تھے اور خود نبی اکرم ﷺ کے سر پر لگا تھا نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا خون کو دھو رہی تھیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہا کے ذریعے اس پر پانی بہا رہے تھے جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ پانی ڈالنے کے نتیجے میں خون زیادہ

6579 - إسناده صحيح أبو إبراهيم الترمذاني: هو إسماعيل بن إبراهيم بن بسام لا بأس به، روى له النسائي، وهو متابع

ومن فوقه من رجال الشيخين، ابن أبي حازم: اسمه عبد العزيز، وهو في "مسند أبي يعلى" 352/1 وأخرجه البخاري (2911) في الجهاد: باب لبس البيضة، ومسلم (1790) في الجهاد: باب غزوة أحد، وابن ماجه (3464) في الطب: باب دواء الجراحة، والطبراني في "الكبير" (5897)، والبيهقي في "دلائل النبوة" 260-259/3 و260 من طرق عن ابن أبي حازم، بهذا الإسناد وانظر ما قبله.

نکل رہا ہے تو انہوں نے چٹائی کا ایک ٹکڑا لیا اور اسے جلایا یہاں تک کہ جب وہ راکھ بن گئی تو انہوں نے وہ راکھ اس زخم پر لگا دی تو خون رک گیا۔

ذِكْرُ عِنَادٍ بَعْضِ أَهْلِ الْكِتَابِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اہل کتاب میں سے کچھ لوگوں کا نبی اکرم ﷺ کے ساتھ عناد رکھنے کا تذکرہ

6580 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ سَالِمٍ، حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ الْفُلْتَانِ بْنِ عَاصِمٍ، قَالَ: (متن حدیث): كُنَّا قُعُودًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ، فَشَخَصَ بَصَرَهُ إِلَى رَجُلٍ يَمْشِي فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا فُلَانُ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: أَتَقْرَأُ التَّوْرَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَالْإِنْجِيلَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَالْقُرْآنَ، قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَشَاءَ لَقَرَأْتُهُ، قَالَ: ثُمَّ أُنْشِدُهُ، فَقَالَ: تَجِدُنِي فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ؟ قَالَ: نَجِدُ مِثْلَكَ، وَمِثْلَ أُمِّتِكَ، وَمِثْلَ مُخْرِجِكَ، وَكُنَّا نَرُجُو أَنْ تَكُونَ فِينَا، فَلَمَّا خَرَجْتَ تَخَوَّفْنَا أَنْ تَكُونَ أَنْتَ، فَظَنَرْنَا فَإِذَا لَيْسَ أَنْتَ هُوَ، قَالَ: وَلِمَ ذَاكَ؟ قَالَ: إِنَّ مَعَهُ مِنْ أُمَّتِهِ سَبْعِينَ أَلْفًا، لَيْسَ عَلَيْهِمْ حِسَابٌ، وَلَا عِقَابٌ، وَإِنَّ مَا مَعَكَ نَفَرٌ يَسِيرُ، قَالَ: فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَنَا هُوَ، وَإِنَّهَا لَأُمِّي، وَإِنَّهُمْ لَا كَثْرَ مِنْ سَبْعِينَ أَلْفًا وَسَبْعِينَ أَلْفًا

✽ حضرت فلتان بن عاصم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کی طرف دیکھا جو مسجد میں چل رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ﷺ ہوں اس نے جواب دیا: جی نہیں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم تورات کی تلاوت کرتے ہو۔ اس نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: انجیل کی اس نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: قرآن کی۔ اس نے کہا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ اگر میں چاہوں تو اس کا علم بھی حاصل کر لوں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں خدا کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کیا تم نے میرا ذکر تورات اور انجیل میں پایا ہے تو اس نے بتایا ہمیں (تورات میں) آپ کا آپ کی امت کا آپ کے نکلنے کا (یا ہجرت کے مقام کا) ذکر ملتا ہے اور ہمیں یہ امید تھی کہ آپ ہمارے درمیان (یعنی یہودیوں کے درمیان) مبعوث ہوں گے لیکن جب آپ کا ظہور ہوا تو ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ وہ آپ نہ ہوں

6580 - حدیث حسن. عبد العزيز بن سالم لم أقف له على ترجمة، وهو متابع، ومن فوقه من رجال الصحيح غير كليب بن شهاب والد عاصم، فقد روى له أصحاب السنن، وهو صدوق. وأخرجه البزار (3554)، والطبرانی في "الكبير" 18/ (854) من طريق عفان، والطبرانی من طريق يحيى الحماني، كلاهما عن عبد الواحد بن زياد، بهذا الإسناد. وقال البزار: لا نعلم أحداً يرويه عن رسول الله - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إلا بهذا الإسناد. وأخرجه الطبرانی 18/ (855)، وابن منده في "الصحابة" فيما نقله عنه الحافظ في "الإصابة" 3/204 من طريق صالح بن عمر، عن عاصم بن كليب، به. وأورده الحافظ الهيثمي في "المجمع" 8/242، وقال: رواه الطبرانی ورجاله ثقات من أحد الطريقين، وأورده أيضاً 10/408، وقال: رواه البزار ورجاله ثقات.

لیکن جب ہم نے اس بارے میں تحقیق کی تو وہ آپ ﷺ نہیں ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ اس نے کہا: اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نبی کے ہمراہ ان کی امت کے ستر ہزار ایسے لوگ ہوں گے جن پر کوئی حساب نہیں ہوگا اور انہیں کوئی عذاب نہیں ہوگا جب کہ آپ کے ساتھ تو بہت تھوڑے سے لوگ ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے دست قدرت میں میری جان ہے وہ (نبی جس کا ذکر تورات اور انجیل میں ہے) وہ میں ہی ہوں اور یہ میری امت ہے اور (اس کے جنت میں داخل ہونے والے لوگوں کی تعداد) ستر ہزار اور مزید ستر ہزار اور مزید ستر ہزار سے بھی زیادہ ہوگی۔

ذِكْرُ بَعْضِ مَا كَانَ يُقَاسِي الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُنَافِقِينَ بِالْمَدِينَةِ
ان بعض تکالیف کا تذکرہ جو مدینہ منورہ میں منافقین کی طرف سے نبی اکرم ﷺ کو پیش آئی تھیں
6581 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ بْنِ حَارِثَةَ:

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ حِمَارًا وَعَلَيْهِ أَكَاثٌ وَتَحْتَهُ قَطِيفَةٌ، فَرَكِبَ وَأَرْدَفَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَهُوَ يَعُوذُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِي بَيْتِ الْحَارِثِ فِي الْخَزْرَجِ، وَذَلِكَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ وَعَبْدَةُ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودُ، وَمِنْهُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بِنِ سُلُولٍ، وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ، فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّائِيَةِ خَمَرَ عَبْدُ اللَّهِ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ، ثُمَّ قَالَ: لَا تُغَيِّرُوا عَلَيْنَا، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَوَقَفَ عَلَيْهِمْ، فَقَدَّاهُمْ إِلَى اللَّهِ، وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بِنِ سُلُولٍ: أَيُّهَا الْمَرْءُ، لَأَحْسَنُ مِنْ هَذَا إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا، فَلَا تُؤْذِنَا فِي مَجَالِسِنَا، وَارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ، فَمَنْ جَاءَكَ مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ.

فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ: بَلِ اغْشَيْنَا فِي مَجَالِسِنَا، فَإِنَّا نَحِبُ ذَلِكَ، فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَتَوَرَّوْا، فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْفِضُهُمْ حَتَّى سَكَنُوا، ثُمَّ رَكِبَ دَابَّتَهُ، فَدَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، وَقَالَ: أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ؟ يُرِيدُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي، قَالَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ سَعْدُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اغْفُ، فَوَاللَّهِ لَقَدْ أَعْطَاكَ اللَّهُ، وَلَقَدْ اصْطَلَحَ أَهْلُ هَذِهِ الْبَحِيرَةِ عَلَى أَنْ تَوَجُّوه بِالْعَصَابَةِ،

6581- حدیث صحیح. ابن ابی السری قد توبع، ومن فوقه علی شرط الشیخین، وهو فی "مصنف عبد الرزاق" (9784).

ومن طريقه أخرجه أحمد 5/203، ومسلم (1798) فی الجهاد والسير: باب فی دُعَاءِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وصبره علی أذى المنافقين، والبيهقي فی "دلائل النبوة" 2/576-578 وأخرجه ابن إسحاق فی "السيرة" 2/236-238، والبخاری (4566) فی التفسير: باب (وَلَتَسْمَعَنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا) و (5663) فی المرضی: باب عیادة المريض راكباً وماشیاً، و (6207) فی الأدب: باب کنیة المشرک، و (6254) فی الاستئذان: باب التسليم فی مجلس فی اخلاط من المسلمين والمشرکین، ومسلم، والنسائی فی "السنن الکبری" کما فی "تحفة الأشراف" 1/53، وعمر بن شبة فی "تاریخ المدينة" 1/356-357، والبيهقي فی "الدلائل" من طرق عن الزهري، بهذا الإسناد.

فَلَمَّا رَدَّ اللَّهُ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي آعْطَاكَهُ، شَرِّقَ بِذَلِكَ، فَذَلِكَ الَّذِي عَمِلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ، فَعَمَّا عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✽✽ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ گدھے پر سوار ہوئے جس پر پالان موجود تھا اور اس کے نیچے چادر تھی۔ آپ نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھالیا۔ آپ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کے لئے بنو حارث کے محل کی طرف تشریف لے گئے۔ یہ غزوہ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے۔ آپ کا گزراں کی ایک محفل سے ہوا جس میں کچھ مسلمان اور مشرکین اور بتوں کے پجاری اور یہودی بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں عبد اللہ بن ابی بھی تھا۔ اس محفل میں حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ جب اس جانور کے پاؤں کی غبار اس محفل تک پہنچی تو عبد اللہ نے اپنی چادر اپنے ناک پر رکھ لی پھر اس نے کہا: ہم پر غبار نہ اڑائیں نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو سلام کیا ان لوگوں کے پاس ٹھہر گئے آپ نے ان لوگوں کو اللہ کی طرف آنے کی دعوت دی اور ان کے سامنے قرآن کی تلاوت کی تو عبد اللہ بن ابی نے کہا: اے صاحب آپ جو باتیں کر رہے ہیں اگر وہ سچی ہیں تو زیادہ مناسب یہ ہے کہ آپ ہمیں ہماری محفل میں تکلیف نہ پہنچائیں۔ آپ اپنی رہائشی جگہ پر تشریف لے جائیں۔ ہم میں سے جو شخص آپ کے پاس آیا کرے آپ اس کے سامنے یہ سب کچھ بیان کر دیا کریں۔ اس پر حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: بلکہ آپ ہمارے ہاں ہماری محفل میں تشریف لایا کریں۔ ہمیں یہ بات پسند ہے اس بات پر مسلمانوں مشرکین اور یہودیوں کے درمیان تو ٹکرا ہو گئی یہاں تک کہ ان لوگوں نے لڑنے کا ارادہ کر لیا۔ نبی اکرم ﷺ انہیں مسلسل خاموش کروانے کی کوشش کرتے رہے یہاں تک کہ وہ لوگ خاموش ہو گئے تو نبی اکرم ﷺ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لے آئے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم نے سنا کہ ابو حباب نے کیا کہا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی مراد عبد اللہ بن ابی تھا۔ اس نے یہ بات کہی ہے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ آپ اس سے درگزر کیجئے۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو مرتبہ اور مقام عطا کیا ہے اس سے پہلے یہاں کے رہنے والے لوگوں نے اس بات پر اتفاق کر لیا تھا کہ اسے یہاں کا بڑا سردار بنادیں گے لیکن جب اللہ تعالیٰ نے آپ کی تشریف آوری کے ذریعے اس کی یہ خواہش پوری نہیں کی تو وہ اس بات پر جل بھن گیا۔ اسی وجہ سے اس نے یہ طرز عمل اختیار کیا جو آپ نے ملاحظہ فرمایا ہے۔ (راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے اس شخص سے درگزر کیا۔)

6582 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِذُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ

عَمْرُو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: يَا لِلْأَنْصَارِ، وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ: يَا لِلْمُهَاجِرِينَ، قَالَ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ، فَقَالَ: مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ؟ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَسَعَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: دَعُوهَا، فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ، فَقَالَ عَبْدُ

6582 - إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر (5990).

اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلُولٍ: قَدْ فَعَلُوا مَا لَيْنَ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُخْرِجَنَا الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ، فَقَالَ عُمَرُ: دَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَضْرِبُ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ، فَقَالَ: دَعُهُ، لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنَّهَا مُتَبَيَّنَةٌ يُرِيدُ: أَنَّهُ لَا قِصَاصَ فِي هَذَا، وَكَذَلِكَ قَوْلُهُمْ: فَإِنَّهَا ذَمِيمَةٌ وَمَا أَشَبَّهَا

❀❀ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مہاجر اور ایک انصاری نے ایک دوسرے کی پٹائی کی۔ انصاری نے کہا: اے انصار (میری مدد کے لئے آؤ) مہاجر نے کہا: اے مہاجرین (میری مدد کے لئے آؤ) نبی اکرم ﷺ نے یہ بات سنا لی۔ آپ نے فرمایا: یہ زمانہ جاہلیت کی طرح پکارنے کا کیا معاملہ ہے۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! ایک مہاجر نے ایک انصاری کو مارا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس چیز کو چھوڑ دو کیونکہ یہ بودار ہے۔ اس پر عبد اللہ بن ابی نے کہا: انہوں نے ایسا کیا ہے جب ہم مدینہ واپس جائیں گے تو ہم میں سے عزت دار لوگ وہاں سے ذیل لوگوں کو نکال دیں گے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے موقع دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو! ورنہ لوگ یہ کہیں گے کہ محمد اپنے ساتھیوں کو قتل کر دیتے ہیں۔

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ”یہ چیز بودار ہے“ اس سے آپ کی مراد یہ تھی کہ اس میں قصاص نہیں ہوگا۔ اسی طرح لوگوں کا یہ کہنا: ”یہ چیز قابلِ مذمت ہے یا اس کی مانند جو دیگر الفاظ ہیں (ان سے یہی مراد ہے)

ذِكْرُ وَصْفِ مَا طَبَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ قُدُومِهِ الْمَدِينَةَ

نبی اکرم ﷺ کے مدینہ منورہ تشریف لانے کے بعد آپ ﷺ پر کیے جانے والے جادو کی صفت کا تذکرہ

6583 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): سَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودِيٍّ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ يَقَالُ لَهُ: لَيْبِدُ بْنُ الْأَعْصَمِ حَتَّى كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ، وَمَا يَفْعَلُهُ حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ دَعَانِمْ قَالَ: يَا عَائِشَةُ أَشْعُرْتِ أَنَّ اللَّهَ جَلَّ وَعَلَا قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ، قَدْ جَاءَنِي رَجُلَانِ فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَجَلَسَ الْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي، فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رِجْلِي لِلَّذِي عِنْدَ

6583 - إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه ابن أبي شيبة 31-8/30، وأحمد 6/57، ومسلم (2189) في السلام:

باب السحر، وابن ماجه (3545) في الطب: باب السحر، من طريق عبد الله بن نعيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/63 و 96، والبخاري (3175) في الجزية: باب هل يعفى عن الذمي إذا سحر، و (5765) في الطب: باب هل يستخرج السحر، و (5766) باب السحر، و (6063) في الأدب: باب قول الله تعالى: (إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ)، و (6391) نسي الدعاء: باب تكبير الدعاء، ومسلم (2189) (44) من طرق عن هشام بن عروة، به.

رَأْسِي: مَا وَجَعَ الرَّجُلُ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ، قَالَ: وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ، قَالَ: فِي أَيِّ شَيْءٍ؟ قَالَ: فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفٍ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ، قَالَ: وَآيَنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي بَنَرٍ ذِي ذَرَوَانَ قَالَ: فَاتَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ فَكَأَنَّ مَاءَهَا نَقَاعَةُ الْحِنَاءِ، وَلَكَأَنَّ نَحْلَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَهَلَا أَحْرَقْتَهُ أَوْ أَخْرَجْتَهُ؟ قَالَ: أَمَّا أَنَا فَقَدْ عَافَانِي اللَّهُ، وَكَرِهْتُ أَنْ أُبْرِئَ عَلَى النَّاسِ مِنْهُ شَيْئًا، فَأَمَرَ بِهَا فِدِفْتُ

❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں بنو زریق سے تعلق رکھنے والے ایک یہودی جس کا نام لبید بن اعصم تھا۔ اس نے نبی اکرم ﷺ پر جادو کر دیا یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ کو یوں محسوس ہوتا کہ آپ نے کوئی کام کیا ہے۔ حالانکہ آپ نے وہ کام نہیں کیا ہوتا تھا ایک دن اور ایک رات تک نبی اکرم ﷺ کی یہی کیفیت رہی۔ نبی اکرم ﷺ دعا مانگتے رہے پھر دعا مانگتے رہے۔ پھر آپ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تمہیں پتہ ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے اس چیز کا جواب دیدیا ہے۔ جس کے بارے میں میں نے اس سے دریافت کیا تھا۔ میرے پاس دو آدمی (یعنی دو فرشتے) آئے۔ ان میں سے ایک میرے سر ہانے بیٹھ گیا اور دوسرا میرے پاؤں کے قریب بیٹھ گیا جو میرے پاؤں کے قریب بیٹھا تھا اس نے میرے سر ہانے موجود شخص سے دریافت کیا: ان صاحب کو کیا تکلیف ہے۔ اس نے جواب دیا: ان پر جادو ہوا ہے۔ اس نے دریافت کیا۔ ان پر کس نے جادو کیا ہے۔ دوسرے نے جواب دیا: لبید بن اعصم نے پہلے نے دریافت کیا: کس چیز میں کیا ہے۔ دوسرے نے جواب دیا: کنگھی میں اور کنگھی میں لگے ہوئے بالوں میں اور زربہجور کے شگوفے میں پہلے نے دریافت کیا: وہ کہاں ہے۔ دوسرے نے جواب دیا: ذی زروان کے کنویں میں ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ اپنے اصحاب میں سے کچھ لوگوں کے ہمراہ اس کنویں کے پاس آئے جب آپ وہاں سے واپس تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: اے عائشہ! اس کا پانی یوں تھا جیسے اس میں مہندی گھول دی گئی ہو اور وہاں کے کھجوروں کے درختوں کے سروں کی طرح تھے میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے اسے جلوا کیوں نہیں دیا؟ یا نکلوا کیوں نہیں دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے عافیت عطا کی تو مجھے یہ بات اچھی نہیں لگی کہ اس کے حوالے سے لوگوں میں کوئی خرابی پیدا کروں۔ نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت ان چیزوں کو دفن کر دیا گیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصَحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6584 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ:

(متن حدیث): سَحَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَحَرَهُ رَجُلٌ مِنْ يَهُودِ بَنِي زُرَيْقٍ يُقَالُ لَهُ: لَبِيدُ

6584 - إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البخاري (3268) في بدء الخلق: باب صفة إبليس وجنوده، و

(5763) في الطب: باب السحر، عن إبراهيم بن موسى، أخبرنا عيسى بن يونس، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

بُنُ الْأَعْصَمِ، حَتَّى كَانَ يُحَيِّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ فَعَلَ الشَّيْءَ، وَلَمْ يَقْعَلْهُ، حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ، قَالَ: يَا عَائِشَةُ أَشَعُرْتُ أَنَّ اللَّهَ أَفْتَانَنِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ، أَتَانَنِي مَلَكًا فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي، وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟ فَقَالَ الْآخَرُ: مَطْبُوبٌ، فَقَالَ: وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ، قَالَ: فِي أَيِّ شَيْءٍ؟ قَالَ: فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفٍ طَلَعَ نَخْلَةً ذَكَرَ، قَالَ: وَآيَنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي بَنَرٍ ذَرَوَانَ قَالَتْ: وَآتَاهَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاسٍ مِنَ الصَّحَابَةِ، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ كَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَاءِ، وَكَأَنَّ رَأْسَ نَخْلِهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَفَلَا اسْتَخَرَجْتَهَا؟ قَالَ: قَدْ عَافَانِي اللَّهُ، وَكَرِهْتُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مِنْهُ شَرًّا

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ پر جادو کر دیا گیا۔ بنوزریق سے تعلق رکھنے والے ایک یہودی شخص نے آپ پر جادو کیا۔ اس شخص کا نام لبید بن اعصم تھا یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ کو یوں محسوس ہوتا تھا کہ جیسے آپ نے کوئی کام کیا ہے حالانکہ آپ نے وہ کام نہیں کیا ہوتا تھا۔ ایک دن یہی حالت رہی پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! کیا تمہیں پتہ ہے میں نے اللہ تعالیٰ سے جس چیز کے بارے میں دریافت کیا تھا: اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کے بارے میں بتا دیا ہے۔ میرے پاس دو فرشتے آئے۔ ان میں سے ایک میرے سر ہانے بیٹھ گیا اور دوسرا میرے پاؤں کے قریب بیٹھ گیا۔ ان میں سے ایک نے دوسرے سے دریافت کیا۔ ان صاحب کو کیا تکلیف ہے۔ دوسرے نے جواب دیا۔ ان پر جادو ہوا ہے۔ پہلے نے دریافت کیا: ان پر کس نے جادو کیا ہے۔ دوسرے نے جواب دیا: لبید بن اعصم نے پہلے نے دریافت کیا: کس چیز میں کیا ہے۔ دوسرے نے جواب دیا: کنگھی میں اور کنگھی میں لگے ہوئے بالوں میں اور زکھور کے شگونے میں پہلے نے دریافت کیا: وہ کہاں ہے۔ دوسرے نے جواب دیا: زروان کے کنویں میں ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ اپنے چند صحابہ کرام کے ہمراہ وہاں تشریف لے گئے (واپس آ کر) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! اس کنویں کا پانی یوں تھا جیسے اس میں مہندی گھولی ہوئی ہو اور وہاں کے کھجوروں کے درختوں کے سرے یوں تھے جیسے شیاطن کے سر ہوں۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے اسے نکلوا کیوں نہیں دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے عافیت عطا کی تو مجھے یہ بات اچھی نہیں لگی کہ میں اس کے حوالے سے مسلمانوں کے درمیان کوئی خرابی پھیلاؤں۔

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ بِالسِّنِينَ

نبی اکرم ﷺ کا مشرکین کے خلاف قحط سالی کی دعا کرنے کا تذکرہ

6585 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَّابِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ،

حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، وَمَنْصُورٌ، عَنْ أَبِي الضَّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا رَجُلٌ يُحَدِّثُ فِي كِنْدَةٍ قَالَ: يَجِيءُ دُخَانٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَأْخُذُ بِأَسْمَاعِ الْمُتَأَفِّقِينَ وَأَبْصَارِهِمْ، وَيَأْخُذُ الْمُؤْمِنَ كَهَيْئَةِ الزُّكَّامِ، قَالَ: فَفَزَعْنَا، فَأَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ، قَالَ: وَكَانَ مَتَكِّنًا، فَعَضِبَ، فَجَلَسَ، وَقَالَ: يَسْأَلُهَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهِ، وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ شَيْئًا فَلْيَقُلْ: اللَّهُ أَعْلَمُ، فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ لَمَّا لَا يَعْلَمُ: لَا أَعْلَمُ، فَإِنَّ اللَّهَ جَلَّ وَعَلَا قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ) (ص: ۸۸)، إِنَّ قُرَيْشًا دَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ اعْنِي عَلَيْهِمْ بِسَبْعِ كَسْنَى يُوسُفَ، فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَتَّى هَلَكُوا فِيهَا، فَآكَلُوا الْمَيْتَةَ وَالْعِظَامَ، وَيَرَى الرَّجُلُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَكَهَيْئَةِ الدُّخَانِ، فَجَاءَهُ أَبُو سَفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، جِئْتُ تَأْمُرُ بِصِلَةِ الرَّحِمِ، وَقَوْمُكَ هَلَكُوا، فَادْعُ اللَّهَ، فَقَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ: (فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ) (الدخان: ۴۱)، إِلَى قَوْلِهِ: (أَنَا كَاشِفُ الْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ) (الدخان: ۴۵)، فَيُكْشَفُ عَنْهُمْ الْعَذَابُ إِذَا جَاءَ، ثُمَّ عَادُوا إِلَى كُفْرِهِمْ، فَذَلِكَ قَوْلُهُ: (يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى) (الدخان: ۴۵)، فَذَلِكَ يَوْمٌ بَدْرٍ، (فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا) (الفرقان: ۴۷) يَوْمٌ بَدْرٍ، وَ (الْمُغْلِبَتِ الرُّومُ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ عَلَيْهِمْ سَيِّفُلُونَ) (الروم: ۱)، وَالرُّومُ قَدْ مَضَى، وَقَدْ مَضَتْ الْأَرْبَعُ

❁❁ مسروق بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص کدہ میں حدیث بیان کر رہا تھا کہ قیامت کے دن دھواں آئے گا تو وہ منافقین کی سماعت اور بصارت کو اپنی گرفت میں لے گا جبکہ مومن کو اس سے زکام کی سی کیفیت محسوس ہوگی۔ راوی کہتے ہیں: ہم اس بات سے گھبرا گئے پھر میں حضرت عبداللہ بن مسعود کی خدمت میں حاضر ہوا (انہیں یہ بات بتائی) وہ پہلے ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ غصے میں آ گئے۔ پھر وہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ انہوں نے کہا: اے لوگو! جو شخص کسی چیز کے بارے میں علم رکھتا ہو وہ اس کے مطابق بیان کر دے اور جو شخص علم نہ رکھتا ہو وہ یہ کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے کیونکہ علم ہونے میں یہ بات شامل ہے کہ آدمی کو جس چیز کے بارے میں علم نہیں ہے وہ اس کے بارے میں یہ کہہ دے۔ میں نہیں جانتا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے

6585- اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین۔ وأخرجه الطبرانی فی "الکبیر" (9048)، وأبو نعیم فی "الدلائل" (369) عن الفضل بن الحباب بهذا الإسناد. وأخرجه البخاری (1020) فی الاستسقاء: باب إذا استشفع المشرکون بالمسلمین عند القحط، و (4774) فی تفسیر سورة الروم، والطبرانی (9048)، والبغوی فی "معالم التنزیل" 150-4/149 عن محمد بن کثیر، به. وأخرجه الحمیدی (116)، وعنه البخاری (4693) فی تفسیر سورة یوسف: باب (وَرَأَوْهُ آتَى هُوَ فِی بَیْتِهَا عَنْ نَفْسِهِ)، عن سفیان، به. وأخرجه أحمد 1/441، والبخاری (4824) فی تفسیر سورة الدخان: باب (ثم تولوا عنه وقالوا معلم مجنون)، والترمذی (3254) فی التفسیر: باب ومن سورة الدخان، من طریق شعبه، عن الأعمش ومنصور بن المعتمر، به. وأخرجه أحمد 1/380-381 و 431، والبخاری (1007) فی الاستسقاء: باب دعاء النبی - صلی اللہ علیہ وسلم -: "اجعلها علیهم منین کسنتی یوسف"، و (4821) فی تفسیر سورة الدخان: باب (یفشى الناس هذا عذاب الیم)، و (4822) باب (ربنا اکشف عنا العذاب إنا مؤمنون)، و (4823) باب (أنی لهم الذکری وقد جاء هم رسول آمین)، ومسلم (2798) (40) فی صفات المنافقین: باب الدخان، والطبری فی "جامع البیان" 25/111، والطبرانی (9046) و (9047)، والبیہقی فی "الدلائل" 2/324-325، والبغوی فی "التفسیر" 4/150 من طریق الأعمش، به. وأخرجه مسلم (2798)، والطبری 25/112، والبیہقی 2/326 من طرق عن جریر، به.

نبی ﷺ سے یہ فرمایا ہے۔

”تم یہ فرمادو کہ میں اس پر تم سے کوئی معاوضہ نہیں چاہتا اور نہ ہی میں بناوٹ کرنے والوں میں سے ہوں۔“
(پھر حضرت عبداللہ نے وضاحت کی) نبی اکرم ﷺ نے قریش کے خلاف دعائے ضرر کی۔ آپ نے دعا کی۔
”اے اللہ تو ان لوگوں کے خلاف میری مدد کر جو حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی (قحط سالی کے) سات سالوں کے
ذریعے ہو۔“

(حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) تو ان لوگوں کو قحط سالی نے اپنی لپیٹ میں لے لیا، یہاں تک کہ وہ لوگ اس قحط سالی کے دوران ہلاکت کا شکار ہونے لگے۔ وہ مردار اور ہڈیاں تک کھانے لگے ان میں سے کوئی شخص آسمان کی طرف دیکھتا تھا تو اسے دھواں سامسوس ہوتا تھا۔ ابوسفیان بن حرب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: اے حضرت محمد ﷺ آپ صلہ رحمی کا حکم دینے کے لئے تشریف لائے ہیں جبکہ آپ کی قوم کے لوگ ہلاکت کا شکار ہو رہے ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے تو نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی۔

”تم اس دن کا انتظار کرو جب آسمان واضح دھواں لے کر آئے گا جو لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لے گا اور یہ دردناک عذاب ہوگا۔“

یہ آیت یہاں تک ہے۔

”اگر ہم تھوڑا سا عذاب کم کر دیں تو تم لوگ دوبارہ لوٹ جاتے ہو۔“

جب وہ عذاب آیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اسے ان لوگوں سے دور کر دیا تو وہ لوگ دوبارہ کفر کی طرف لوٹ گئے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے۔

”جس دن ہم بڑی گرفت کریں گے۔“ اس سے مراد غزوہ بدر ہے۔

”تو عنقریب لازم ہوگا“ اس سے مراد غزوہ بدر ہے۔

(ارشاد باری تعالیٰ ہے)

”الف لام میم رومی مغلوب ہو گئے زمین کے کچھ حصے میں اور وہ اپنے مغلوب ہونے کے بعد عنقریب غالب آجائیں گے۔“

(پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رومیوں والا معجزہ رونما ہو چکا ہے اور دیگر چار (معجزات بھی) گزر چکے ہیں۔

بَابُ مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم ﷺ کے بیمار ہونے کا بیان

6586 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ الْحَرَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): رَجَعَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ جَنَازَةٍ بِالْبَقِيعِ، وَأَنَا آجِدُ صَدَاعًا فِي رَأْسِي، وَأَنَا أَقُولُ: وَارَأْسَاهُ، قَالَ: بَلْ أَنَا يَا عَائِشَةُ، وَارَأْسَاهُ، ثُمَّ قَالَ: وَمَا ضَرَّكَ لَوْ مِتَّ قَبْلِي، فَغَسَلْتُكَ، وَكَفَّنْتُكَ، وَصَلَّيْتُ عَلَيْكَ، ثُمَّ دَفَنْتُكَ؟، قُلْتُ: لَكَأَنِّي بِكَ أَنْ لَوْ فَعَلْتُ ذَلِكَ قَدْ رَجَعْتَ إِلَى بَيْتِي، فَأَعْرَسْتَ فِيهِ بَعْضَ نِسَائِكَ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ بَدَأَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک دن نبی اکرم ﷺ بقیع میں جنازے میں شریک ہونے کے بعد میرے ہاں واپس تشریف لائے۔ مجھے سر میں درد محسوس ہو رہی تھی۔ میں نے کہا: ہائے میرا سر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلکہ مجھے یہ کہنا چاہئے اے عائشہ! ہائے میرا سر پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں تو کوئی نقصان نہیں ہے اگر تم مجھ سے پہلے فوت ہو جاتی ہو تو میں تمہیں غسل دوں گا۔ میں تمہیں کفن دوں گا میں تمہاری نماز جنازہ ادا کروں گا پھر میں تمہیں دفن کروں گا۔ میں نے عرض کی: جی ہاں جب آپ ایسا کر لیں گے تو اس کے بعد آپ واپس میرے گھر تشریف لے جائیں گے اور وہاں اپنی نئی زوجہ محترمہ کے ساتھ رات گزاریں گے تو نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کی اس بیماری کا آغاز ہوا جس میں آپ کا وصال ہوا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ الْعِلَّةَ قَدْ بَدَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کی بیماری کا جب آغاز ہوا

6586 - إسناده قوي. رجاله ثقات غير محمد بن إسحاق، وهو صدوق، وقد صرح بالتحديث في رواية البيهقي في "الدلائل" فانتفت شبهة تدليس. محمد بن سلمة: هو الحراني. وأخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 11/482، والبيهقي في "السنن" 3/396 عن عمرو بن هشام، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/228، وعنه ابن ماجه (1465) في الجناز: باب ما جاء في غسل الرجل امرأته وغسل المرأة زوجها، عن محمد بن سلمة. وأخرجه البيهقي في "السنن" 3/396 عن أحمد بن بكار، عن محمد بن سلمة، به. وأخرجه عبد الرزاق (9754) عن معمر، عن الزهري، به. وأخرجه البيهقي في "الدلائل" 7/168-169. من طريق يونس بن بكير، عن محمد بن إسحاق، حدثنا يعقوب بن عتبة، به. وقال البوصيري في "مصباح الزجاجة" 95/1: إسناده رجاله ثقات، ورواه البخاري من وجه آخر مختصراً.

آپ ﷺ اس وقت سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے

6587- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَابِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا

مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ، قَالَتْ:

(متن حدیث): أَوَّلُ مَا اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ، فَاشْتَدَّ مَرَضُهُ حَتَّى

أَغْمَى عَلَيْهِ، قَالَ: وَتَشَاوَرُوا فِي لَدِّهِ، فَلَدُّوهُ، فَلَمَّا آفَاقَ، قَالَ: مَا هَذَا؟ أَفَعَلُ نِسَاءً جُنُنَ مِنْ هَاهُنَا، وَأَشَارَ إِلَى

أَرْضِ الْحَبَشَةِ، وَكَانَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ فِيهِنَّ، فَقَالُوا: كُنَّا نَتَّهِمُ بِكَ ذَاتَ الْحَنْبِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: إِنْ

كَانَ ذَلِكَ لَدَاءً مَا كَانَ اللَّهُ لِيَقْذِفَنِي بِهِ، لَا يَبْقِيَنَّ أَحَدٌ فِي الْبَيْتِ إِلَّا لَدًّا إِلَّا عَمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ، يَعْنِي عَبَّاسًا، قَالَ: فَلَقَدْ اتَّكَتْ مَيْمُونَةُ يَوْمَئِذٍ، وَأَنَّتْهَا لَصَائِمَةٌ لِعَزِيمَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿﴾ سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ کی بیماری کا آغاز سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ہوا۔ نبی

اکرم ﷺ کی بیماری شدید ہوگئی یہاں تک کہ آپ پر بے ہوشی طاری ہوگئی۔

راوی بیان کرتے ہیں: گھروالوں نے اس بارے میں مشورہ دیا کہ آپ کے منہ میں دوائی ٹپکائی جائے۔ انہوں نے آپ کے

منہ میں دوائی ٹپکادی۔ جب آپ کو افاقہ محسوس ہوا تو آپ نے دریافت کیا: یہ کیا چیز ہے کیا یہ ان خواتین کا فعل ہے جو اس طرف سے

آئی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے حبشہ کی سرزمین کی طرف اشارہ کیا سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بھی ان خواتین میں شامل تھیں۔ لوگوں

نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! ہمیں یہ گمان ہوا کہ شاید آپ کو ذات الحجب کی بیماری لاحق ہوئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ وہ

بیماری ہے جس میں اللہ تعالیٰ مجھے مبتلا نہیں کرے گا۔ اب گھر میں موجود ہر شخص کے منہ میں دوائی ٹپکائی جائے گی۔ صرف نبی اکرم ﷺ

کے چچا کے ساتھ ایسا نہیں کیا جائے گا یعنی حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس دن سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے بھی دوائی پی حالانکہ انہوں نے اس دن روزہ رکھا ہوا تھا لیکن انہوں نے

نبی اکرم ﷺ کے شدید اصرار پر ایسا کیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَالَ فِي عِلَّتِهِ نِسَاءً هَ أَنْ يَكُونُ

تَمْرِيضُهُ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ، نبی اکرم ﷺ نے اپنی بیماری کے دوران اپنی ازواج سے یہ

6587- إسناده صحيح على شرط البخارى . رجاله رجال الشيخين غير على ابن المدينى، فمن رجال البخارى. وهو فى

"مصنف عبد الرزاق" (9754)، ومن طريقه أخرجه أحمد 6/438، والطبرانى 24/ (372)، وصححه الحاكم 4/202، ووافقه

الذهبى، وكذا صححه الحافظ فى "الفتح" 8/148 وذكره الهيمى فى "المجمع" 9/33، وقال: رواه أحمد ورجاله رجال

الصحيح. واللدود: من الأدوية ما يسفاه المريض فى أحد شقى الفم، ولديدا الفم: جانباه. وقوله: "لا يَبْقِيَنَّ أَحَدٌ فِي الْبَيْتِ إِلَّا لَدًّا"،

قال ابن الأثير: فعل ذلك عقوبة لهم، لأنهم لدّوه بغير إذن.

فرمائش کی کہ آپ ﷺ اپنی بیماری کے ایام سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گزاریں گے
6588 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ حُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ الزُّهْرِيِّ،
 عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:

(متن حدیث): سَأَلْتُ عَائِشَةَ قُلْتُ: أَخْبِرِينِي عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ:
 اشْتَغَى، فَعَلِقَ يَنْفُتُ، فَجَعَلْنَا نُسَبِّهُ نَفْثَةً يَنْفُثُ أَكِلَ الرَّبِيبِ، قَالَتْ: وَكَانَ يَدُورُ عَلَى نِسَائِهِ، فَلَمَّا ثَقُلَ
 اسْتَأْذَنَهُنَّ أَنْ يَكُونَ عِنْدِي وَيَدْرَنَ عَلَيْهِ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ
 تَحْطَانِ رَجُلَاهُ الْأَرْضَ، أَحَدُهُمَا عَبَّاسٌ قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ لِي: مَا أَخْبَرْتُكَ بِالْآخِرِ؟ قُلْتُ: لَا،
 قَالَ: هُوَ عَلِيٌّ

عبداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا میں نے کہا: آپ مجھے نبی اکرم ﷺ کی
 بیماری کے بارے میں بتائیے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا نبی اکرم ﷺ بیمار ہو گئے۔ آپ کی بلغم میں خون آنے لگا۔ ہم آپ کے نکلنے
 والے بلغم کو خشک انگوڑ کھانے والے کے تھوک سے تشبیہ دیتے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ باری باری اپنی تمام
 ازواج کے پاس تشریف لے جایا کرتے تھے جب آپ کی بیماری زیادہ ہو گئی تو آپ نے ان خواتین سے اجازت طلب کی کہ آپ
 میرے ہاں رہیں اور وہ خواتین آپ کی خدمت میں حاضر ہو جایا کریں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب نبی اکرم ﷺ میرے
 ہاں تشریف لائے تو آپ دو آدمیوں کے درمیان پر زمین پر پاؤں گھسیٹتے ہوئے تشریف لائے۔ ان میں سے ایک حضرت عباس رضی اللہ عنہ
 تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو سنائی تو انہوں نے مجھ سے دریافت کیا: کیا سیدہ
 عائشہ رضی اللہ عنہا نے تمہیں دوسرے صاحب کے بارے میں نہیں بتایا میں نے جواب دیا: جی نہیں، تو انہوں نے بتایا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ
 تھے۔

ذِكْرُ الْعَلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا اسْتَشَى عَمَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَمْرِ بِاللُّدَى وَصَفْنَاهُ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے اپنے چچا کو منہ میں دوائی ٹپکانے کے حکم سے

مستثنیٰ قرار دیا جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے

6589 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا
 سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

6588 - إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله رجال الشيخين غير عبد الجبار بن العلاء، فمن رجال مسلم، وقد تقدم
 مطولاً برقم (2113)، وسأى أيضاً برقم (6602).

(متن حدیث): لَدَدْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ، فَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا: لَا تَلْدُونِي، فَقُلْنَا: كَرَاهِيَةَ الْمَرِيضِ الدَّوَاءَ، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: أَلَمْ أَنْهَكُمُ أَنْ تَلْدُونِي؟، فَقُلْنَا: كَرَاهِيَةَ الْمَرِيضِ الدَّوَاءَ، فَقَالَ: لَا يَبْقَى فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ إِلَّا لَدَّ، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْعَبَاسِ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْهُمْ

❀❀ عید اللہ بن عبد اللہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول نقل کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کی بیماری کے دوران آپ کے منہ میں دوائی پکادی تو آپ نے اشارہ کیا تم لوگ میرے منہ میں دوائی نہ پکاؤ، ہم نے سوچا جس طرح بیمار شخص دوا کو ناپسند کرتا ہے (یہ بھی اسی طرح ہے) جب نبی اکرم ﷺ کی طبیعت بہتر ہوئی تو آپ نے فرمایا: کیا میں نے تم لوگوں کو اس بات سے منع نہیں کیا تھا کہ تم میرے منہ میں دوائی نہ پکاؤ۔ ہم نے عرض کی: (ہم تو یہ سمجھے تھے) جس طرح بیمار شخص دوائی کو ناپسند کرتا ہے (یہ بھی اسی طرح کی صورت حال ہے) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: گھر میں موجود ہر شخص کے منہ میں دوائی پکائی جائے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ رہی تھی کیونکہ اس وقت وہ گھر میں موجود نہیں تھے (جب نبی اکرم ﷺ کے منہ میں پکائی گئی تھی)

ذِكْرُ قِرَاءَةِ عَائِشَةَ الْمُعَوَّذَتَيْنِ عَلَى الْمُصْطَفَى

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عِلَّتِهِ الَّتِي تُوَفِّي فِيهَا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا معوذتین پڑھ کر نبی اکرم ﷺ پر دم کرنے کا تذکرہ جو آپ ﷺ کی

اس بیماری کے دوران تھا جس میں آپ ﷺ کا وصال ہوا

6590 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ

ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ:

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى نَفَثَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوَّذَاتِ، وَيَمْسَحُ عَنْهُ يَدَيْهِ، قَالَتْ: فَلَمَّا اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَهُ الَّذِي تُوَفِّي فِيهِ طَفَقَتْ أَنْفُ عَلَيْهِ بِالْمُعَوَّذَاتِ الَّتِي كَانَ يَنْفُثُ بِهَا عَلَى نَفْسِهِ وَأَمْسَحَ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ

6589 - إسناده صحيح على شرط البخاري. رجاله رجال الشيخين غير علي ابن المديني، فمن رجال البخاري، وقد أخرجه عنه في "صحيحه" (4458) في المغازي: بَابُ مَرَضِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ووفاته، و (5712) في الطب: باب اللدود. وأخرجه أحمد 6/53، والبخاري (7886) في الديات: باب القصاص بين الرجال والنساء في الجراحات، و (6897) باب إذا أصاب قوم من رجل هل يعاقب أم يقتض منهم كلهم، ومسلم (2213) في السلام: باب كراهية التداوي باللدود، والنسائي "الكبرى" كما في "التحفة" 11/483 من طرق عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد.

6590 - إسناده صحيح على مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم، وقد أخرجه عنه (2192) (517) في السلام: باب رقية المريض بالمعوذات والنفث. وقد تقدم برقم (2693).

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب نبی اکرم ﷺ بیمار ہوتے تو آپ اپنے اوپر معوذات پڑھ کر دم کیا کرتے تھے اور اپنا دست مبارک پھیرا کرتے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب نبی اکرم ﷺ اس بیماری میں مبتلا ہوئے جس میں آپ کا وصال ہوا تو میں نے معوذات پڑھ کر آپ پر دم کرنا شروع کیا جنہیں پڑھ کر آپ اپنے اوپر دم کرتے تھے اور میں نبی اکرم ﷺ کا دست مبارک آپ کے جسم پر پھیرتی رہی۔

ذِكْرُ مَا كَانَ يَقُولُ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عِلَّتِهِ عِنْدَ الدُّعَاءِ بِالشِّفَاءِ لَهُ

اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ بیماری کے دوران شفاء کے لیے کون سی دعا پڑھا کرتے تھے؟

6591 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مُصْعَبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ،

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): أَغْمَسِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأْسَهُ فِي حِجْرِي، فَجَعَلْتُ أَمْسَحُهُ

وَأَدْعُو لَهُ بِالشِّفَاءِ، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا بَلْ أَسْأَلُ اللَّهَ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى مَعَ جِبْرِيلَ،

وَمِيكَائِيلَ، وَإِسْرَافِيلَ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ پر بے ہوشی طاری ہوئی۔ آپ کا سر میری گود میں تھا میں نے

آپ پر ہاتھ پھیرنا شروع کیا اور آپ کے لئے شفا کی دعا مانگنا شروع کی جب نبی اکرم ﷺ کی طبیعت بہتر ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں بلکہ میں اللہ تعالیٰ سے رفیق اعلیٰ مانگتا ہوں۔ یعنی جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کا ساتھ عطا کرے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ هَذَا الْكَلَامَ كَانَ مِنَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حَيْثُ خَيْرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

اس بات کا تذکرہ یہ کلام نبی اکرم ﷺ کا (اس وقت) تھا جب آپ ﷺ کو دنیا

اور آخرت کے درمیان اختیار دیا گیا تھا

6592 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كُنْتُ أَسْمَعُ أَنَّهُ لَا يَمُوتُ نَبِيٌّ حَتَّى يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، قَالَتْ: فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ

6591 - إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله رجال الشيخين غير أبي زرعة الحافظ - واسمه عبيد الله بن عبد الكريم -

فمن رجال مسلم. سفیان: هو الثوري، وأبو بردة: هو ابن أبي موسى الأشعري. وأخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة"

12/340، وفي "عمل اليوم والليلة" (1097) عن محمد بن علي بن ميمون الرقي، عن الفريابي، عن سفیان، بهذا الإسناد، وانظر ما

بعده.

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، وَأَخَذَتْهُ بُحَّةٌ، فَجَعَلَ يَقُولُ: (مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا) (النساء: 69)، قَالَتْ: فَظَنَنْتُ أَنَّهُ خَيْرَ حَبِيبِي ﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے یہ بات سن رکھی تھی کہ کسی بھی نبی کا انتقال اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک اسے دنیا میں رہنے یا آخرت میں (منقل ہونے) کے درمیان اختیار نہیں دیا جاتا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو اپنی اس بیماری کے دوران جس میں آپ کا وصال ہوا، یہ کہتے ہوئے سنا حالانکہ اس وقت آپ کی آواز بھاری ہو چکی تھی۔ آپ یہ کہہ رہے تھے۔

”ان لوگوں کے ساتھ جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا جو نبیوں صدیقین شہداء اور صدیقین کے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ بہترین ساتھی ہیں۔“

ذِكْرُ وَصْفِ الْخُطْبَةِ الَّتِي خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ عُمُرِهِ حَيْثُ خَرَجَ لِيُعْهَدَ إِلَى النَّاسِ مَا ذَكَرْنَاهُ قَبْلُ

اس خطبے کی صفت کا تذکرہ جو نبی اکرم ﷺ نے اپنی عمر کے آخری حصے میں اس وقت دیا تھا جب

آپ ﷺ لوگوں کو تلقین کرنے کے لیے تشریف لے گئے تھے جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں

6593 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى، قَالَ أَنَسُ بْنُ أَبِي يَحْيَى: أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

6592 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخاري (4435) في المغازي: بَابُ مَرَضِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -، ومسلم (2444) (86) في الفضائل: بَابُ فِي فَضْلِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَشَارٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ. وَأَخْرَجَهُ أَحْمَدُ 6/176 عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، بِهِ. وَأَخْرَجَهُ أَحْمَدُ 6/176 و 205، وَالْبُخَارِيُّ (2436)، وَمُسْلِمٌ، وَالنَّسَائِيُّ فِي "الْكَبَرِيِّ" كَمَا فِي "التَّحْفَةِ" 12/6، وَفِي "الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ" (1094)، وَأَبُو يَعْلَى (4534) مِنْ طَرُقٍ عَنْ شُعْبَةَ، بِهِ. وَأَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ (4586) فِي تَفْسِيرِ سُورَةِ النَّسَاءِ: بَابُ (وَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ)، وَابْنُ مَاجَةَ (1620) فِي الْجَنَائِزِ: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَرَضِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -، مِنْ طَرِيقَيْنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، بِهِ. وَأَخْرَجَهُ أَحْمَدُ 6/99، وَالْبُخَارِيُّ (4437) عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، بِهِ. وَأَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ (6348) فِي الدَّعَوَاتِ: بَابُ دَعَاءِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: "اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى"، وَ (6509) فِي الرِّقَاقِ: بَابُ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ، وَمُسْلِمٌ (2444) (87) مِنْ طَرُقٍ عَنِ اللَّيْثِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَقِيلٌ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فِي رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَتْ: ... وَأَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ (4463) فِي الْمَغَازِي: بَابُ آخِرَ مَا تَكَلَّمَ بِهِ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -، مِنْ طَرِيقِ يُونُسَ، عَنْ الزُّهْرِيِّ

6593 - إسناده قوي. أبو يحيى هو سمعان الأسلمي، روى عنه ابنه أنيس ومحمد، ووثقه المصنف، وقال النسائي: لا بأس به، وباقى رجاله ثقات. وهو في "مسند أبي يعلى" (1155)، وَأَخْرَجَهُ الدَّارِمِيُّ 1/36 أَخْبَرَنَا زَكْرِيَّا بْنُ عَدَى، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ أَبِي يَحْيَى، بِهَذَا الْإِسْنَادِ. وَانْظُرْ مَا بَعْدَهُ، وَالْحَدِيثُ الْآتِي بِرَقْمِ (6861).

(متن حدیث): خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَهُوَ مَعْصُوبُ الرَّأْسِ، فَاتَّبَعْتُهُ حَتَّى قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: إِنِّي السَّاعَةَ قَائِمٌ عَلَى الْحَوْضِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ عَبْدًا عَرِضْتُ عَلَيْهِ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا فَاخْتَارَ الْآخِرَةَ، فَلَمْ يَقْطَعْ لَهَا أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ إِلَّا أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ: يَا بَنِي، بَلْ نَفْدِيكَ بِأَمْوَالِنَا وَأَنْفُسِنَا وَأَوْلَادِنَا، قَالَ: ثُمَّ هَبَطَ مِنَ الْمِنْبَرِ، فَمَا رَأَيْتُ عَلَيْهِ حَتَّى السَّاعَةَ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے یہ اس بیماری کی بات ہے جس میں آپ کا وصال ہوا۔ آپ نے سر پر پٹی باندھی ہوئی تھی۔ میں آپ کے پیچھے پیچھے آیا یہاں تک کہ آپ منبر پر آ کر کھڑے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا: میں گویا اس وقت بھی حوض کوثر پر کھڑا ہوں پھر آپ نے ارشاد فرمایا: ایک بندے کے سامنے دنیا اور اس کی زیب و زینت پیش کی گئی تو اس بندے نے آخرت کو اختیار کر لیا۔ حاضرین میں سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور کسی کو یہ بات سمجھ نہیں آئی۔ ہم نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں ہم اپنے اموال اور اپنی جانیں اپنی اولاد آپ کے فدیے کے طور پر دیدیں گے۔ راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ منبر سے نیچے اتر آئے۔ اس کے بعد آپ کو نہیں دیکھا گیا۔ (یعنی اس کے بعد آپ کا وصال ہو گیا)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَأَنَّ الْمُخَيَّرَ فِيمَا وَصَفْنَا كَانَ صَفَى اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اس بات کے بیان کا تذکرہ ہم نے جو بیان کیا ہے اس میں جس شخص کو اختیار دیا گیا،

وہ اللہ کے محبوب ﷺ تھے

6594 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ

سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا سَالِمُ أَبُو النَّضْرِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، وَعُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ،
(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ لِقَائِهِ، فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهِ، فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ، وَقَالَ: بَلْ نَفْدِيكَ بِأَبَائِنَا وَأَبْنَائِنَا، فَقَالَ رَسُولُ

6594 - إسناده صحيح على شرط الصحيح . رجاله رجال الشيخين غير علي بن المديني، فمن رجال البخاري، وأبي داود

- وهو سليمان بن داود الطيالسي - فمن رجال مسلم، وفليح بن سليمان قد توبع عند المؤلف برقم (6861). وأخرجه أحمد 3/18، وابن أبي شيبة 12/6، وابن أبي عاصم في "السنن" (1227)، وابن سعد 2/227 من طريق يونس بن محمد، ومسلم (2382) في فضائل الصحابة: باب من فضائل أبي بكر الصديق، وابن سعد 2/227 من طريق سعيد بن منصور، وابن سعد أيضاً من طريق يحيى بن عباد، ثلاثهم عن فليح، بهذا الإسناد. ووقع في المطبوع من "السنن": "عبيد بن حنين عن بسر بن سعيد"، وهو تحريف. وأخرجه بخاری (466) في الصلاة. باب الخوخة والممر في المسجد، عن محمد بن سنان، عن فليح، به، إلا أن فيه: "عن عبيد بن حنين عن بسر بن سعيد"، قال الحافظ في "الفتح" 1/559: وقد نقل ابن السكن عن الفريبري عن البخاري أنه قال: هكذا حدث به محمد بن موسى خطأ، وإنما هو عن عبيد بن حنين وعن بسر بن سعيد، يعني بواو العطف. وأخرجه أحمد 3/18، والبخاري (3654) في نسخة: باب قول النبي - صلى الله عليه وسلم - "سلوا الأبواب إلا باب أبي بكر"

اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْكُتْ يَا اَبَا بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ: اِنَّ اَمَنَ النَّاسَ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ اَبُو بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا مِنَ النَّاسِ لَا تَتَّخِذْتُ اَبَا بَكْرٍ، وَلَكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ، اَلَا لَا يَفْقِنُ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ اِلَّا سُدَّتْ اِلَّا خَوْخَةُ اَبِي بَكْرٍ قَالَ اَبُو سَعِيدٍ، فَقُلْتُ: الْعَجَبُ يُخْبِرُنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَبْدًا خَيْرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَهَذَا يَبْكِي، وَاِذَا الْمُخَيَّرُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِذَا الْبَاكِي اَبُو بَكْرٍ، وَاِذَا اَبُو بَكْرٍ اَعْلَمْنَا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✽✽✽ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو اس بات کا اختیار دیا کہ اسے اللہ تعالیٰ دنیا کی آرائش و زیبائش عطا کر دے یا اپنی بارگاہ میں حاضری عطا کر دے تو اس شخص نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضری کو اختیار کیا اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور انہوں نے عرض کی: ہم اپنے آباؤ اجداد اور اپنی اولاد آپ کے فدیے کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر تم خاموش رہو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے ساتھ اور مال کے اعتبار سے لوگوں میں میرے ساتھ سب سے اچھا سلوک ابوبکر نے کیا۔ اگر میں نے لوگوں میں سے کسی کو اپنا غلیل بنانا ہوتا تو میں ابوبکر کو بناتا البتہ اسلام کا بھائی چارہ اور محبت تو ہے ہی خبردار مسجد میں موجود ہر دروازہ بند کر دیا جائے۔ صرف ابوبکر کا دروازہ کھلا رہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے سوچا اس بات پر حیرانگی ہوتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس بات کی اطلاع دے رہے ہیں کہ ایک بندے کو اللہ تعالیٰ نے دنیا اور آخرت کے درمیان اختیار دیا ہے اور یہ صاحب (یعنی حضرت ابوبکر) رو رہے ہیں۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ اختیار دیئے گئے شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور رونے والے شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم سب سے زیادہ علم رکھتے تھے۔

ذَكَرُ خَيْرٍ اَوْ هُمْ مَنْ لَمْ يُحْكَمْ صِنَاعَةُ الْعِلْمِ اَنَّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخُرُوجَةِ الَّتِي وَصَفْنَاهَا لِلْعَهْدِ اِلَى النَّاسِ صَلَّى عَلَى شُهَدَاءِ اَحَدٍ قَبْلَ الْخُطْبَةِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور وہ اس بات کا قائل ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ تشریف آوری جس کا ذکر ہم نے کیا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو تلقین کرنے کے لیے تشریف لائے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی دوران خطبہ دینے سے پہلے شہداء احد کی نماز جنازہ ادا کی تھی وہ خطبہ جس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

6595- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو عَرُوبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبٍ بْنُ أَبِي كَرِيمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ

عامرؓ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى قَتْلَى أَحَدٍ، ثُمَّ انْصَرَفَ، وَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللَّهَ، وَاتَّنى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فَرَطٌ، وَإِنِّي عَلَيْكُمْ لَشَهِيدٌ، وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي، وَلَكِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ اللَّيْلَةَ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ، وَأَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا، ثُمَّ دَخَلَ فَلَمْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ حَتَّى قَبِضَهُ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا، وَكَانَتْ آخِرُ خُطْبَةٍ خَطَبَهَا حَتَّى قَبِضَهُ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا

❁❁ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے شہداء اُحد کی نماز جنازہ ادا کی پھر آپ واپس تشریف لائے۔ آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

”اے لوگو! میں تمہارے آگے تمہارا پیشرو ہوں اور میں تم لوگوں کا گواہ ہوں گا۔ اللہ کی قسم! مجھے تمہارے بارے میں اس بات کا اندیشہ نہیں ہے کہ تم میرے بعد شرک کرو گے لیکن گزشتہ رات مجھے زمین اور آسمان کے خزانوں کی چابیاں عطا کی گئیں۔ مجھے تمہارے بارے میں یہ اندیشہ ہے کہ تم ان میں دلچسپی لو گے پھر نبی اکرم ﷺ گھر کے اندر تشریف لے گئے پھر آپ اپنے گھر سے باہر نہیں نکلے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح کو قبض کر لیا۔ یہ وہ آخری خطبہ تھا جو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے (آپ کی روح مبارکہ کو) قبض کر لیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ قَوْلَ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ: صَلَّى عَلَى قَتْلَى أَحَدٍ، أَرَادَ بِهِ أَنَّهُ دَعَا وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ لَا أَنَّهُ صَلَّى عَلَيْهِمْ كَمَا يُصَلِّي عَلَى الْمَوْتَى

اس بات کے بیان کا تذکرہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا: ”نبی اکرم ﷺ نے شہداء اُحد کی نماز جنازہ ادا کی“۔ اس سے ان کی مراد یہ ہے نبی اکرم ﷺ نے ان کے لیے دعا کی اور ان کے لیے مغفرت طلب کی اس سے یہ مراد نہیں ہے: نبی اکرم ﷺ نے اس طرح نماز جنازہ ادا کی جس طرح مرحومین کی نماز جنازہ ادا کی جاتی ہے

6596 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ السَّخْتِيَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَصَارُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، أَوْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: (متن حدیث): قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صُوبُوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قَرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ أَوْ كَيْتُهُنَّ لَعَلِّي أَسْتَرِيحُ، فَأَعْهَدَ إِلَى النَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَجْلَسْنَاهُ فِي مَخْضَبٍ لِحَفْصَةَ مِنْ نَحَاسٍ، وَسَكَبْنَا عَلَيْهِ مِنْ

6595 - إسناده صحيح. رجاله ثقات رجال مسلم غير محمد بن وهب بن أبي كريمة فقد زوى له النسائي. محمد بن سلمة:

هو الحرثاني، وأبو عبد الرحيم: هو خالد بن أبي يزيد، وأبو الخير: هو مرثد بن عبد الله اليزني. وقد تقدم برقم (3198) و (3199).

الْمَاءِ حَتَّى طَفِقَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ قَدْ فَعَلْتُمْ، ثُمَّ خَرَجَ فَحَمِدَ اللَّهَ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَاسْتَغْفَرَ لِلشُّهَدَاءِ الَّذِينَ قُتِلُوا يَوْمَ أُحُدٍ

❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”مجھ پر سات ایسے مشکیزوں کے ذریعے پانی بہاؤ جن کے منہ نہ کھولے گئے ہوں تاکہ مجھے تھوڑا سا سکون آئے تاکہ میں لوگوں کو کوئی ہدایت کر سکوں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ہم نے نبی اکرم ﷺ کو تانبے کے بنے ہوئے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے بڑے برتن میں بٹھا دیا۔ ہم نے آپ پر پانی انڈیلا یہاں تک کہ آپ نے ہمیں اشارہ کیا کہ تم لوگوں نے کام پورا کر دیا ہے پھر آپ تشریف لے گئے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی۔ آپ نے ان شہداء کے بارے میں دعائے مغفرت کی جو غزوہ احد میں شہید ہوئے تھے۔

ذِكْرُ إِرَادَةِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابَةِ الْكِتَابِ لِأُمَّتِهِ لِئَلَّا يَضِلُّوا بَعْدَهُ

اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی امت کے لیے تحریر لکھنے کا ارادہ کیا تھا، تاکہ وہ لوگ

آپ ﷺ کے بعد گمراہی کا شکار نہ ہو جائیں

6597 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ

الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا حَضَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَى الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا، قَالَ عُمَرُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ، وَعِنْدَكُمْ الْقُرْآنُ حَسْبُنَا كِتَابَ اللَّهِ، قَالَ: فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ، وَاخْتَصَمُوا لَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغَطَ وَالْأَحَادِيثَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُومُوا،

6596 - إسناده صحيح. محمد بن عبد الله - وهو ابن الحسن العسّار - ذكره المؤلف في "الثقات" 9/103 وحدث عنه

جمع، وقال السمعاني في "الأنساب" 8/462: كان مع أحمد بن حنبل في الرحلة إلى اليمن وغيره، وهو أول من أظهر مذهب الحديث بجران، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 6/151 و228، والبيهقي 1/31 من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي 1/31 من طريق عبد الرزاق، به، ولم يذكر فيه عمرة. وأخرجه الحاكم 1/145، والبيهقي 1/31 من طريق علي ابن المديني وأحمد بن حنبل، عن عبد الرزاق، عن معمر، عن الزُّهْرِيِّ، عن عُرْوَةَ، عن عمرة، عن عائشة. وأخرجه الدارمي 1/38، وأبو يعلى (4770) من طريقين عن عروة، عن عائشة. وأخرجه البخاري (198) في الوضوء: باب الغسل والوضوء في المخبض والقح والخشب والحجارة، والبيهقي 1/31 عن أبي اليمان، عن شعيب، والبخاري (4442) في المغازي: باب مَرَضِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -، ومن طريقه البغوي (3825) من طريق عقيل، وابن سعد 2/232، والبخاري (5714) من طريق عبد الله بن المبارك، عن معمر ويونس، وأبو يعلى (4579) من طريق محمد بن إسحاق، خمستهم عن الزُّهْرِيِّ، عن عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عن عائشة. وانظر الحديثين الآتين برقم (6599) و(6600).

فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: إِنَّ الرِّزْيَةَ كُلَّ الرِّزْيَةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابَ مِنْ اخْتِلَافِهِمْ وَلَقَطِهِمْ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کا آخری وقت قریب آیا تو گھر میں کچھ لوگ موجود تھے جن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے لئے ایک تحریر لکھ دیتا ہوں تم اس کے بعد کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ پر تکلیف کا رنگ غالب ہے اور تمہارے پاس قرآن ہے ہمارے لیے اللہ کی کتاب ہی کافی ہے تو گھر میں موجود لوگوں کے درمیان اس بارے میں اختلاف ہو گیا وہ آپس میں اس بارے میں بحث کرنے لگے جب نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں ان کی آوازیں اور گفتگو زیادہ ہو گئی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اٹھ جاؤ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: مصیبت سی مصیبت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اور آپ کے تحریر لکھنے کے درمیان لوگوں کا اختلاف اور ان کا شور شرابا رکاوٹ بن گیا۔

ذِكْرُ إِشَارَةِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَا أَشَارَ بِهِ
فِي أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

نبی اکرم ﷺ کا اس بات کی طرف اشارہ کرنا جس کے ذریعے آپ ﷺ نے

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (کے اپنے خلیفہ ہونے) کی طرف اشارہ کیا

6598 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو قُدَّامَةَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(مِثْنُ حَدِيثٍ): قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ: ادْعِي لِي أَبَا بَكْرٍ أَبَاكَ حَتَّى أَكْتُبَ،

6597 - حَدِيثٌ صَحِيحٌ. ابْنُ أَبِي السَّرَى - وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ - قَدْ تَرَوَّعَ وَمِنْ فَوْقِهِ ثَقَاتٌ عَلَى شَرْطِ

الشيخين. وأخرجه أحمد 1/336، والبخاری (4432) في المغازی: باب مرض النبي - صلى الله عليه وسلم - ووفاته، و (5669) في المرضى: باب قول المريض: قوموا عني، ومسلم (1637) (22) في الوصية: باب ترك الوصية لمن ليس له شيء يوصي فيه، من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاری (5669)، و (7366) في الاعتصام: باب كراهية الخلاف، من طريق هشام بن يوسف الصنعاني، عن معمر، به. وأخرجه أحمد 1/324-325، والبخاری (114) في العلم: باب كتابة العلم، من طريق يونس، عن الزهري، به. وأخرجه الحميدي (526)، وأحمد 1/222، وابن سعد 2/242، والبخاری (3053) في الجهاد: باب هل يستشفع إلى أهل الذمة، و (3168) باب إخراج اليهود من جزيرة العرب، و (4431)، ومسلم (1637) (20)، والبيهقي 9/207 من طريق ابن عيينة، عن سليمان الأحول، عن سعيد بن جبیر، عن ابن عباس. وأخرجه مسلم (1637) (21)، وابن سعد 2/242 و 243، والطبرانی (12261) من طريقين عن سعيد بن جبیر، عن ابن عباس. وأخرجه أحمد 1/293، والطبرانی (10961) و (10962) من طريق ليث، عن طاروس، عن ابن عباس.

فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَمَنَّى مَتَمَنًى، وَيَقُولُ أَنَا أَوْلَى وَيَأْتِي اللَّهَ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَّا أَبَا بَكْرٍ

❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں اپنی بیماری کے دوران نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے والد ابو بکر کو میرے پاس بلواؤ تا کہ میں تحریر لکھ دوں کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کوئی دوسرا شخص بھی (خلافت کا) خواہش مند ہو سکتا ہے اور وہ یہ کہہ سکتا ہے کہ میں اس کا زیادہ حق دار ہوں حالانکہ اللہ تعالیٰ اور اہل ایمان صرف ابو بکر (کو خلیفہ کے طور پر) قبول کریں گے۔

ذِكْرُ اغْتِسَالِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَاءِ الَّذِي لَمْ يَمَسَّ بَعْدَ أَنْ أَوْكِيَ فِي عِلَّتِهِ الَّتِي قُبِضَ فِيهَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم ﷺ کا اپنی اس بیماری کے دوران جس میں آپ ﷺ کا وصال ہوا، ایسے پانی کے ذریعے غسل کرنے کا تذکرہ جسے مشکیزوں میں ڈالنے کے بعد اسے استعمال نہ کیا گیا ہو

6599 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ،

حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ: صُبُّوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قَرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ أَوْ كَيْتُهُنَّ لَعَلِّي أَغْهَدُ إِلَى النَّاسِ، قَالَتْ: فَأَجْلَسْنَاهُ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ، فَمَا زِلْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ حَتَّى طَفِقَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ

❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جس بیماری کے دوران نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا اس کے دوران آپ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر سات ایسے مشکیزوں کے ذریعے پانی بہاؤ جن کے منہ نہ کھولے گئے ہوں تا کہ میں لوگوں کو کوئی تلقین کر سکوں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ہم نے نبی اکرم ﷺ کو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے بڑے ٹب میں بٹھایا۔ اس کے بعد ہم آپ پر پانی بہاتی رہیں یہاں تک کہ آپ نے ہمیں اشارہ کیا کہ تم نے ایسا کر لیا ہے۔

6598 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 6/144، ومسلم (2387) في فضائل الصحابة: باب من فضائل

أبي بكر رضي الله عنه، ومن طريق يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/50 من طريق عبد الرحمن بن أبي بكر القرشي، و 6/106 من طريق نافع بن عمر، كلاهما عن ابن أبي مليكة، عن عائشة. وأخرجه البخاري (5666) في المرضى: باب ما رخص للمريض أن يقول: إني وجع، و (7217) في الأحكام: باب الاستخلاف، عن يحيى بن يحيى، عن سليمان بن بلال، عن يحيى بن سعيد، عن القاسم بن محمد، عن عائشة.

6599 - إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير علي ابن المديني، وشيخه هشام بن يوسف -وهو الصنعاني- فمن رجال البخاري. وأخرجه الحاكم 1/145 من طريق هشام بن يوسف، بهذا الإسناد. وقد سقط من المطبوع من "المستدرک" هذا الإسناد فيستدرک من هنا. وأخرجه الحاكم 1/145 من طريق محمد بن حميد، عن معمر، به. وانظر الحديث السالف برقم (6596) والحديث الآتي.

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا اغْتَسَلَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عِلَّتِهِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے اپنی بیماری کے دوران غسل کیا تھا

6600 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، وَعُمَرَةُ، أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: صُبُّوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعٍ قَرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ أَوْ كَيْتِهِنَّ لَعَلِّي أَسْتَرِيحَ، فَأَعْهَدَ إِلَى النَّاسِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَجْلَسْنَاهُ فِي مَخْضَبٍ لِحَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ مِنْ نَحَاسٍ، فَسَكَبْنَا عَلَيْهِ الْمَاءَ حَتَّى طَفِقَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ

✽✽ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جس بیماری کے دوران نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا اس میں آپ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر سات ایسے مشکیزوں کے ذریعے پانی بہاؤ جن کے منہ نہ کھولے گئے ہوں تاکہ مجھے کچھ سکون آئے اور میں لوگوں کو ہدایت کر سکوں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ہم نے نبی اکرم ﷺ کو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پتیل کے بنے ہوئے ٹب میں بٹھایا۔ ہم نے نبی اکرم ﷺ پر پانی اٹھایا یہاں تک کہ آپ نے ہمیں اشارہ کرنا شروع کیا کہ تم نے ایسا کر لیا ہے پھر آپ مسجد کی طرف تشریف لے گئے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْعَهْدِ الَّذِي عَزَمَ عَلَى ذَلِكَ إِلَى النَّاسِ

بَعْدَهُ الَّذِي مِنْ أَجْلِهُ اغْتَسَلَ وَخَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ

اس عہد کی صفت کا تذکرہ جس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے یہ ارادہ کیا تھا کہ

آپ ﷺ لوگوں کو اس کی تلقین کریں گے کہ وہ آپ ﷺ کے بعد (اس پر گامزن رہیں) اور اسی وجہ سے آپ ﷺ

نے غسل کیا تھا اور مسجد تشریف لے گئے تھے

6601 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ،

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): وَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ، فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَقَالَ: مُرُوا أَبَا

6600 - حدیث صحیح. ابن ابی السری - وهو محمد بن المتوکل العسقلانی - قد توبع، ومن فوقه ثقات علی شرط

الشیخین. وانظر الحدیثین المتقدمین برقم (6596) و (6599).

6601 - إسناده صحیح علی شرط الشیخین. وقد تقدم برقم (2117) و سیاتی برقم (6873). وقولها: "ما رأیت منك خیراً

قط" أرادت به عائشة رضی اللہ عنہا.

بُکْرٍ فَلْيَصِلِ بِالنَّاسِ ، فَقُلْتُ مِثْلَهَا ، فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مُرُوا أَبَا بُكْرٍ فَلْيَصِلِ بِالنَّاسِ ، فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ: قُولِي لَهُ: إِنَّ أَبَا بُكْرٍ إِذَا

قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ ، فَمَرُّ عَمَرَ ، فَفَعَلْتُ حَفْصَةَ ، فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مُرُوا أَبَا بُكْرٍ فَلْيَصِلِ بِالنَّاسِ ، فَإِنْ كُنَّ صَوَاحِبَاتُ يَوْسُفَ ، فَقَالَتْ حَفْصَةُ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ ، قَالَتْ: فَخَرَجَ أَبُو بُكْرٍ يَوْمَ النَّاسِ ، فَلَمَّا كَبَّرَ أَبُو بُكْرٍ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَهَبَ أَبُو بُكْرٍ يَتَأَخَّرُ ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ امْكُثْ مَكَانَكَ ، فَمَكَثَ مَكَانَهُ ، فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِذَائِهِ ، فَكَانَ أَبُو بُكْرٍ يُصَلِّي بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بُكْرٍ حَتَّى قَضَى الصَّلَاةَ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ بیمار ہوئے تو آپ نے فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھا دے میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو تلاوت نہیں سنا سکیں گے۔ آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیجئے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھا دے میں نے پھر ویسی ہی بات کہی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ میں نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا آپ نبی اکرم ﷺ سے کہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو تلاوت نہیں سنا سکیں گے۔ آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیجئے۔ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ تم لوگ حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ والی خواتین کی طرح ہو۔ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے) کہا تمہاری طرف سے مجھے کبھی کوئی بھلائی دیکھنے کو نہیں ملی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کی امامت کے لئے نکلے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہہ لی تو نبی اکرم ﷺ بھی تشریف لے گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے لگے تو نبی اکرم ﷺ نے اشارہ کیا تم اپنی جگہ پر رہو تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی جگہ پر رہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ ان کے ساتھ آکر بیٹھ گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی نماز کی پیروی میں نماز ادا کر رہے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی پیروی میں نماز ادا کر رہے تھے یہاں تک کہ انہوں نے نماز مکمل کی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ الصَّلَاةِ كَانَ قَاعِدًا وَأَبُو بُكْرٍ وَالنَّاسُ قِيَامٌ خَلْفَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ نے بیٹھ کر وہ نماز ادا کی تھی جبکہ آپ ﷺ کے پیچھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور دیگر لوگ کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے رہے تھے

6602 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ،

حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ، قَالَ: (متن حدیث): دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ، فَقُلْتُ لَهَا: أَلَا تُحَدِّثُنِي عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَتْ: بَلَى، ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَصَلَّى النَّاسُ؟، فَقُلْتُ: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ، فَقَالَ: ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ، فَفَعَلْنَا، فَاغْتَسَلَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ ذَهَبَ لِنُوءٍ، فَاعْمَى عَلَيْهِ ثُمَّ آفَقَ، فَقَالَ: أَصَلَّى النَّاسُ؟، قُلْنَا: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ، قَالَتْ: وَالنَّاسُ عُكُوفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعِشَاءِ الْآخِرَةِ، قَالَتْ: فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، فَاتَاهُ الرَّسُولُ، فَقَالَ لَهُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ - وَكَانَ رَجُلًا رَفِيقًا وَرَفِيقًا -: يَا عُمَرُ، صَلِّ بِالنَّاسِ، فَقَالَ عُمَرُ: أَنْتَ أَحَقُّ بِذَلِكَ، فَفَعَلَ وَصَلَّى بِهِمْ أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الْآيَاتِ، ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ خِيفَةً، فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَابْنُ بَكْرٍ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، فَلَمَّا رَأَاهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَسَاحَرَهُ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ أَنْ لَا يَسَاحَرَ، فَقَالَ لَهُمَا: أَجْلِسَانِي إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ، فَأَجْلَسَاهُ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ، قَالَتْ: فَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ، وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَدَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقُلْتُ لَهُ: أَلَا أَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَنِي عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَحَدَّثْتُهُ بِحَدِيثِهَا عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: لَمْ تَسْمَعْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ؟، فَقُلْتُ: لَا، فَقَالَ: هُوَ عَلِيٌّ

عبد اللہ بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں: میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے ان سے کہا آپ مجھے نبی اکرم ﷺ کی بیماری کے بارے میں نہیں بتائیں گی۔ انہوں نے فرمایا: جی ہاں نبی اکرم ﷺ بیمار ہو گئے۔ آپ نے دریافت کیا: کیا لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے۔ میں نے عرض کی: جی نہیں۔ یا رسول اللہ وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے لئے کسی بڑے برتن میں پانی رکھو، ہم نے ایسا ہی کیا نبی اکرم ﷺ نے غسل کیا پھر آپ اٹھنے لگے تو آپ پر بے ہوشی طاری ہو گئی پھر آپ کو افاقہ ہوا تو آپ نے دریافت کیا: کیا لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے۔ ہم نے عرض کی: جی نہیں یا رسول اللہ ﷺ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ لوگ اس وقت مسجد میں بیٹھے ہوئے نبی اکرم ﷺ کا عشاء کی نماز کے لئے انتظار کر رہے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ وہ پیغام رساں ان کے پاس آیا اس نے ان سے کہا نبی اکرم ﷺ آپ کو حکم دے رہے ہیں کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جو ایک نرم دل اور مہربان شخص تھے۔ انہوں نے کہا: اے عمر آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیجئے تو حضرت

عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ اس بات کے زیادہ حق دار ہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔ ان ایام میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی طبیعت میں کچھ بہتری محسوس ہوئی تو آپ دو آدمیوں کے درمیان چلتے ہوئے تشریف لے گئے۔ ان میں سے ایک حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ تھے۔ اس وقت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو وہ پیچھے ہٹنے لگے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ وہ پیچھے نہ ہٹیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں صاحبان سے کہا کہ مجھے ابو بکر کے پہلو میں بٹھا دو ان حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھا دیا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی پیروی میں نماز ادا کرنے لگے حالانکہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تھے اور لوگ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی نماز کی پیروی میں نماز ادا کرتے رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔

عبید اللہ نامی راوی کہتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے ان سے کہا: کیا میں آپ کے سامنے وہ حدیث بیان نہ کروں جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کے بارے میں بتائی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کے بارے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ حدیث انہیں سنائی۔ انہوں نے اس کی کسی بھی بات کا انکار نہیں کیا تاہم انہوں نے یہ فرمایا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے تمہارے سامنے اس دوسرے شخص کا نام نہیں لیا جو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ میں نے جواب دیا: جی نہیں تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ رَزَعَهُ أَنَّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي عِلِّيَّةِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے: نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے لیے اپنی بیماری کے دوران وصیت کی تھی

6603 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَزْهَرُ،

6603 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. أزهر: هو ابن سعد السمان، وابن عون: هو عبد الله، وإبراهيم: هو ابن يزيد النخعي، والأسود: هو ابن يزيد بن قيس النخعي. وأخرجه البخاري (4459) في المغازی: بَابُ مَرَضِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ووفاته، والنسائي 1/32 في الطهارة: بَابُ الْبَوْلِ فِي الطُّسْتِ، و 241-240/6 في الوصايا: بَابُ هَلْ أَوْصَى النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -، من طريقين عن أزهر، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/32، وابن سعد 2/260 و 261، والبخاري (2741) في الوصايا: بَابُ الْوَصَايَا، ومسلم (1636) في الوصية: بَابُ تَرْكِ الْوَصِيَّةِ لِمَنْ لَيْسَ لَهُ شَيْءٌ يَوْصَى فِيهِ، والنسائي 6/241، والترمذي في "الشمائل" (368)، وابن ماجه (1626) في الجنائز: بَابُ مَا جَاءَ فِي ذِكْرِ مَرَضِ الرَّسُولِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -، من طرق عن ابن عوف، به.

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ ابِرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): بِزَعْمُونٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ، وَلَقَدْ دَعَا بِطَنْسَبٍ، فَبَالَ فِيهِ، وَإِنَّهُ لَعَلَّى صَدْرِي، فَأَنْخَنَتْ، فَمَاتَ، وَمَا أَشْعُرُ بِهِ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں لوگ یہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں وصیت کی تھی (کہ نبی اکرم ﷺ کے بعد وہ خلیفہ ہوں گے) حالانکہ نبی اکرم ﷺ نے طشت منگوایا آپ نے اس میں پیشاب کیا۔ آپ میرے سینے کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے پھر آپ ڈھلک گئے اور آپ کا وصال ہو گیا مجھے اس بات کا پتہ بھی نہیں چلا۔

ذَكَرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ أَوْ أَسَرَ إِلَيْهِ بِأَشْيَاءَ أَخْفَاهَا عَنْ غَيْرِهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے: نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے وصیت کی تھی (یا اس بات کا قائل ہے) نبی اکرم ﷺ نے انہیں پوشیدہ طور پر کچھ چیزوں کے بارے میں بتایا تھا جن کے بارے میں دوسروں کو نہیں بتایا

6604 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خَزِيمَةَ، مِنْ أَصْلِ كِتَابِهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ أَبِي بَزَّةٍ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ، قَالَ:

(متن حدیث): سُئِلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: أَحَصَّكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ؟ قَالَ: مَا حَصَّنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ، لَمْ يُعَيِّمْ بِهِ النَّاسَ كَافَّةً، إِلَّا مَا كَانَ فِي قِرَابِ سَيْفِي هَذَا، فَأَخْرَجَ صَحِيفَةً مَكْتُوبَةً: لَعَنَ اللَّهُ مَنْ دَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ، وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْأَرْضِ، لَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ، لَعَنَ اللَّهُ مَنْ آوَى مُحَدِّثًا

(توضیح مصنف): مَنَارُ الْأَرْضِ: عَلَامَةُ بَيْنَ أَرْضَيْنِ، قَالَهُ أَبُو حَاتِمٍ

❁❁ ابو طفیل بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: کیا نبی اکرم ﷺ نے آپ کو بطور خاص کوئی چیز عطا کی تھی۔ انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں بطور خاص کوئی چیز نہیں عطا کی تھی جو دیگر لوگوں کو عمومی طور پر عطا نہ کی ہو البتہ میری اس تلوار کے میان میں موجود کچھ چیزیں ہیں پھر انہوں نے ایک صحیفہ لکھا ہوا نکالا۔ (جس میں یہ تحریر تھا)

6604 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو الطفيل هو عامر بن وائلة. وقد تقدم برقم (5896). وقوله: "محدثاً" قال

ابن الأثير: يروى بكسر الدال وفتحها على الفاعل والمفعول، فمعنى الكسر: من نصر جانياً، أو آواه، وأجاره من خصمه، وحال بينه وبين أن يقتص منه، والفتح: هو الأمر المبتدع نفسه، ويكون معنى الإيواء فيه الرضا به والصبر عليه، فإنه إذا رضى بالبدعة وأقر فاعلمها ولم ينكر عليه فقد آواه.

”اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو غیر اللہ کے نام پر (جانور کو) ذبح کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو زمین کی حدود کے نشانات چوری کرتا ہے۔ (یعنی انہیں بگاڑ دیتا ہے) اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو اپنے ماں باپ پر لعنت کرے اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو کسی بدعتی کو پناہ دیتا ہے۔“

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) من الارض سے مراد دو آدمیوں کی زمین کے درمیان موجود علامت ہے یہ بات امام ابو حاتم نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ آخِرِ الْوَصِيَّةِ الَّتِي أَوْصَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عِلَّتِهِ

اس آخری وصیت کا تذکرہ جو نبی اکرم ﷺ نے اپنی بیماری کے دوران کی تھی

6605 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، مَوْلَى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ،

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ آخِرُ وَصِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُغَرِّغُ بِهَا فِي صَدْرِهِ، وَمَا كَانَ

يُقِضُ بِهَا لِسَانُهُ: الصَّلَاةُ الصَّلَاةُ، اتَّقُوا اللَّهَ فِيمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی آخری وصیت جو آپ نے اس وقت کی جب آپ کے سینے

میں سانس اٹک رہی تھی اور آپ کی زبان سے بات ادا نہیں ہو پا رہی تھی (اس وقت کی گئی آپ کی آخری وصیت) یہ تھی نماز کا خیال رکھنا نماز کا خیال رکھنا اور اپنے زیر ملکیت (غلاموں اور کنیزوں) کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُوصِ بِشَيْءٍ، عِنْدَ فِرَاقِهِ أُمَّتَهُ

بِالْخُرُوجِ إِلَى مَا وَعَدَ اللَّهُ لَهُ مِنَ الثَّوَابِ

6605 - إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه أحمد 3/117، وابن سعد 2/253، والطحاوي في "مشكل الآثار"

4/235 من طريق أسباط بن محمد، وابن ماجه (2697) في الوصايا: باب هل أوصى رسول الله - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -، من طريق

المعتمر بن سليمان، كلاهما عن سليمان التيمي، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن سعد 2/253، والطحاوي 4/435 من طريق وكيع، عن

الثوري، عن سليمان التيمي عن سمع أنساً . وأخرجه الطحاوي 4/235، والحاكم 3/57 من طرق عن سليمان التيمي، عن أنس .

وفي الباب عند أحمد 1/78، وأبي داود (5156) في الأدب: باب في حق المملوك، وابن ماجه (2698)، والبيهقي 8/11 من طريق

محمد بن الفضل، عن المغيرة، عن أم موسى، عن علي . وأم موسى: قال الدارقطني: حديثها مستقيم يخرج حديثها اعتباراً ووثقها

العجلي، وباقي رجاله ثقات . وأخرجه بنحوه أحمد 1/90 من طريق عمر بن الفضل، عن نعيم بن يزيد، عن علي . وأخرجه من حديث

أم سلمة: أحمد 6/311، و321، وابن سعد 2/254، وابن ماجه (1625) في الجنائز: باب ما جاء في ذكر مرض رسول الله - صلى

الله عليه وسلم -، والبخاري (2415) من طريق همام، عن قتادة، عن أبي الخليل، عن سفينة عنها، قال البوصيري في "مصباح

الزجاجة" 1/540: هذا إسناده صحيح على شرط الشيخين فقد احتجا بجميع رواته . وأخرجه أحمد 6/290 و315 من طريق سعيد

بن أبي عروبة، والطحاوي 4/235-236 من طريق أبي عوانة، كلاهما عن قتادة، عن سفينة، عن أم سلمة.

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی امت سے جدا ہونے کے وقت اور اس چیز کی طرف تشریف لے جانے کے وقت جس کا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے وعدہ کیا ہے جس کا تعلق ثواب سے ہے (اس وقت میں) کسی بھی چیز کے بارے میں وصیت نہیں کی تھی

6606 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْحَاقَ الْأَصْفَهَانِيُّ، بِالْكُرْخِ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ حَرْبٍ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زَيْدٍ، قَالَ: (متن حدیث): سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ مِيرَاثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: تَسْأَلُونَنِي عَنْ مِيرَاثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا، وَلَا دِرْهَمًا، وَلَا شَاةً، وَلَا بَعِيرًا، وَلَا أَوْصَى بِشَيْءٍ

❀❀❀ زربیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کی وراثت کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: تم مجھ سے نبی اکرم ﷺ کی وراثت کے بارے میں دریافت کر رہے ہو نبی اکرم ﷺ نے وراثت میں کوئی دینار یا درہم یا بکری یا اونٹ نہیں چھوڑا اور نہ ہی آپ نے کسی چیز کے بارے میں وصیت کی۔

ذَكَرَ خَبْرٍ قَدْ يُوْهُمْ غَيْرَ الْمُتَبَجِّجِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ أَنَّهُ مُضَادٌّ لِّخَبَرِ زَيْدٍ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ روایت زر کے نقل کردہ اس روایت کے برخلاف ہے جسے ہم پہلے نقل کر چکے ہیں

6607 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَقِيلِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ:

6606 - إسناده حسن. إسماعيل بن يزيد بن حرب القطان له ترجمة في "اللسان" 1/443، وروى عنه جمع، وقال أبو نعيم في "تاريخ أصبهان" 1/209: اختلط عليه بعض حديثه في آخر أيامه، ويذكر بالزهد والعبادة، حسن الحديث، كثير الغرائب والفوائد، وقد توبع. وعاصم - وهو ابن أبي النجود - روى له الشيخان مقروناً وهو حسن الحديث، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي داود - وهو سليمان بن داود الطيالسي - فمن رجال مسلم. وأخرجه البيهقي في "الدلائل" 7/274 من طريق جعفر بن عون، عن مسعر بن كدام، بهذا الإسناد، وقد تقدم برقم (6368).

6607 - إسناده صحيح، يزيد ابن موهب: هو يزيد بن خالد بن يزيد بن عبد الله بن موهب، روى له أصحاب السنن، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين. وأخرجه أبو داود (2968) في الخراج والإمارة والفتى: باب في صفات رسول الله - صلى الله عليه وسلم - من الأموال، عن يزيد ابن موهب، بهذا الإسناد. وقد تقدم تخريجه برقم (4823) ونزدي في تخريجه: وأخرجه البيهقي 7/65، والبخاري (2741) من طريق يحيى بن بكير، عن الليث، به. وأخرجه أحمد 1/6-7، والمروزي في "مسند أبي بكر" (35)، وأبو يعلى (43) من طريق إبراهيم بن سعيد، عن صالح بن كيسان، عن ابن شهاب، به، مختصراً. وأخرجه عبد الرزاق (9774)، وأحمد 1/4، والمروزي (36)، وابن سعد 2/315 من طريق معمر، عن ابن شهاب، به، مطولاً ومختصراً.

(متن حدیث): اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا آفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ، وَقَدْكَ، وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّا لَا نُوْرَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ، وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا عَمَلَنَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَذْفَعَ إِلَى فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا، فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فِي ذَلِكَ، وَهَجَرَتْهُ، فَلَمْ تَكَلِّمْهُ حَتَّى تُوْرِقِيََتْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسِتَّةِ أَشْهُرٍ، فَلَمَّا تُوْرِقِيََتْ دَفَنَهَا زَوْجُهَا عَلَى بَنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَيْلًا، وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا أَبَا بَكْرٍ، وَصَلَّى عَلَيْهَا، وَكَانَ لِعَلِيٍّ مِنَ النَّاسِ وَجْهَةٌ حَيَاةَ فَاطِمَةَ، فَلَمَّا تُوْرِقِيََتْ فَاطِمَةُ اسْتَنْكَرَ وَجُوهَ النَّاسِ، فَالْتَمَسَ مُصَالَحَةَ أَبِي بَكْرٍ، وَمُبَايَعَتَهُ، وَلَمْ يَكُنْ بِأَبِغِ بَلَدٍ الْأَشْهُرِ، فَأَرْسَلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ، أَنْ آتِنَا وَمَعَكَ أَحَدٌ كَرَاهِيَةً أَنْ يَحْضُرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِأَبِي بَكْرٍ: وَاللَّهِ، لَا تَدْخُلُ عَلَيْهِمْ وَحْدَكَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا عَسَى أَنْ يَقْعُلُوا بَنِي وَاللَّهِ لَا تَيْتَهُمْ، فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهِمْ، فَتَشَهَّدَ عَلَى بَنِ أَبِي طَالِبٍ، وَقَالَ: إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَضِيلَتَكَ، وَمَا أَعْطَاكَ اللَّهُ، وَلَمْ أَنْفُسْ خَيْرًا سَاقَهُ اللَّهُ إِلَيْكَ، وَلَكِنَّكَ اسْتَبَدَدْتَ عَلَيْنَا بِالْأَمْرِ، وَكُنَّا نَرَى أَنَّ لَنَا حَقًّا لِقَرَابَتِنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَزَلْ يَكَلِّمُ أَبَا بَكْرٍ حَتَّى فَاضَتْ عَيْنَا أَبِي بَكْرٍ، فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ، قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَرَابَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَصِلَ أَهْلِي وَقَرَابَتِي، وَأَمَّا الَّذِي شَجَرَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَمْوَالِ، فَلَمْ أَلْ فِيهَا عَنِ الْخَيْرِ، وَلَمْ أَتْرُكْ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ فِيهَا إِلَّا صَنَعْتُهُ، فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِأَبِي بَكْرٍ: مَوْعِدُكَ الْعَشِيَّةَ لِلْبَيْعَةِ، فَلَمَّا صَلَّى أَبُو بَكْرٍ صَلَاةَ الظُّهْرِ رَفَى عَلَى الْمِنْبَرِ، فَتَشَهَّدَ، ثُمَّ ذَكَرَ شَأْنَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَتَخَلَّفَهُ عَنِ الْبَيْعَةِ وَعُذْرَهُ بِالَّذِي اعْتَذَرَ إِلَيْهِ، ثُمَّ اسْتَغْفَرَ، وَتَشَهَّدَ عَلَى بَنِ أَبِي طَالِبٍ، فَعَظَّمَ حَقَّ أَبِي بَكْرٍ، وَحُرْمَتَهُ، وَأَنَّهُ يَحْمِلُهُ عَلَى الَّذِي صَنَعَ نَفَاسَةً عَلَى أَبِي بَكْرٍ، وَلَا انْكَارًا لِلَّذِي فَضَّلَهُ اللَّهُ بِهِ، وَلَكِنَّا كُنَّا نَرَى لَنَا فِي هَذَا الْأَمْرِ نَصِيًّا فَاسْتَبَدَّ عَلَيْنَا بِهِ، فَوَجَدْنَا فِي أَنْفُسِنَا، فَسَرَّ بِذَلِكَ الْمُسْلِمُونَ، وَقَالُوا: أَصَبْتَ، وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِلَى عَلِيٍّ قَرِيبًا حِينَ رَاجَعَ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ

✽✽ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ بتایا: نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا اور ان سے نبی اکرم ﷺ کی اس وراثت کا مطالبہ کیا جو نبی اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے مدینہ میں مال فے کے طور پر عطا کیا تھا اور فدک میں عطا کیا تھا اور خیبر کے شمس میں سے جو کچھ باقی بچتا تھا (اس میں سے وراثت کا مطالبہ کیا) تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”بے شک ہم (یعنی انبیاء کرام) کی وراثت تقسیم نہیں ہوتی، ہم لوگ جو چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے، محمد ﷺ کے گھر والے اس مال میں سے کھاتے رہیں گے۔“

(حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا) اللہ کی قسم! نبی اکرم ﷺ کے صدقہ کی اس صورت حال میں، میں کوئی تبدیلی نہیں کروں گا، جو صورت حال نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں رہی اور میں اسے بھی اسی طرح استعمال کروں گا جس طرح نبی اکرم ﷺ اسے استعمال کرتے رہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس میں سے کوئی بھی چیز سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دینے سے انکار کر دیا۔ اس بات پر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ناراض ہو گئیں اور انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے لاتعلقی اختیار کی۔ نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد ماہ بعد سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا۔ اس دوران انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بھی کوئی بات نہیں کی۔

جب ان کا انتقال ہوا تو ان کے شوہر حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے انہیں رات کے وقت دفن کر دیا۔ انہوں نے اس بات کی اطلاع حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی نہیں دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ ادا کی (یعنی پڑھائی)۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی زندگی میں لوگ پھر بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تعلق رکھتے تھے لیکن جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا تو لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لاتعلق ہو گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے صلح کرنے اور ان کی بیعت کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ حالانکہ ان مہینوں کے دوران انہوں نے بیعت نہیں کی تھی۔ انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ آپ ہمارے ہاں آئیں اور آپ کے ساتھ کوئی شخص نہ آئے۔ اصل میں وہ یہ بات پسند نہیں کر رہے تھے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی اس وقت موجود ہوں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ کی قسم! آپ اکیلے ان کے پاس نہیں جائیں گے، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ لوگ میرے ساتھ کوئی برا سلوک نہیں کریں گے۔ اللہ کی قسم! میں ضرور ان کے پاس جاؤں گا پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان لوگوں کے پاس تشریف لے گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت پڑھا اور یہ بولے اے ابوبکر رضی اللہ عنہ، ہم آپ کی فضیلت سے واقف ہیں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کیا ہے (اس سے بھی واقف ہیں) ہم ایسی کسی بھلائی کا انکار نہیں کرتے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کی ہے لیکن آپ نے حکومت کے معاملے میں ہمارے ساتھ زیادتی کی ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے قربت کی وجہ سے ہم اس کے زیادہ حق دار تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ مسلسل حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بات چیت کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے گفتگو شروع کی تو انہوں نے یہ کہا۔

”اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے نبی اکرم ﷺ کے رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا میرے نزدیک اپنے ذاتی رشتہ داروں اور گھر والوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ جہاں تک ان اموال کے بارے میں میرے اور آپ کے درمیان پیدا ہونے والے اختلاف کا تعلق ہے تو میں نے ان کے بارے میں بھلائی سے روگردانی نہیں کی اور میں نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کو جو کچھ کرتے ہوئے دیکھا میں نے بھی وہی کیا۔“

تو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا بیعت کے لئے آپ سے شام کے وقت کا وعدہ ہے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ظہر کی نماز ادا کی تو وہ منبر پر چڑھے۔ انہوں نے کلمہ شہادت پڑھا پھر انہوں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے معاملے کا ذکر کیا اور ان کے بیعت سے پیچھے رہ جانے کا ذکر کیا اور اس عذر کا ذکر کیا جو انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سامنے بیان کیا تھا پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دعائے مغفرت پڑھی (اور اپنی تقریر ختم کی) پھر حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت پڑھا۔ انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حق کو اور ان کی حرمت کو عظیم قرار دیا اور یہ بات بتائی کہ انہوں نے جو کچھ کیا وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کسی ناراضگی کی وجہ سے یا جو فضل اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا کیا ہے اس کے انکار کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ حکومت کے معاملے میں ہم یہ سمجھتے تھے کہ ہمیں بھی حصہ ملے گا تو اس حوالے سے ہمارے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔ اس لئے ہمارے ذہن میں کچھ الجھن تھی۔ اس بات پر مسلمان خوش ہو گئے۔ انہوں نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا ہے۔

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے امر بالمعروف کی طرف رجوع کیا تو مسلمان بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قریب ہو گئے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلُ مَنْ زَعَمَ أَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا نُورُثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً تَفَرَّدَ بِهِ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَقَدْ فَعَلَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے:

نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ”ہماری وراثت نہیں ہوتی ہم جو چھوڑ کر جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے“

اس روایت کو نقل کرنے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ منفرد ہیں

6608 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ اللَّخْمِيُّ، بِعَسْقلَان، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ،

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ بْنِ الْحَدَّثَانِ، قَالَ:

(متن حدیث): أَرْسَلَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ حَضَرَ الْمَدِينَةَ أَهْلُ آبِيَاتٍ مِنْ قَوْمِكَ، وَإِنَّا قَدْ

أَمَرْنَا لَهُمْ بِرَضَخٍ، فَاقْسِمُهُ بَيْنَهُمْ، فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَرُ بِذَلِكَ غَيْرِي، فَقَالَ: أَقْبِضْ إِلَيْهَا الْمَرْءُ، قَالَ:

فِينَا أَنَا كَذَلِكَ إِذْ جَاءَهُ مَوْلَاهُ بِرَفَأُ، فَقَالَ: هَذَا عُثْمَانُ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ،

وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ، قَالَ: وَلَا أَدْرِي أَذْكَرَ طَلْحَةَ أَمْ لَا، يَسْتَأْذِنُونَ عَلَيْكَ، قَالَ: انْذَنْ لَهُمْ، قَالَ: ثُمَّ مَكَتْ سَاعَةً

ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ: الْعَبَّاسُ، وَعَلِيُّ يَسْتَأْذِنَانِ عَلَيْكَ، فَقَالَ: انْذَنْ لَهُمَا، فَلَمَّا دَخَلَ الْعَبَّاسُ قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ،

أَقْبِضْ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا - هُمَا جِينِدٌ يَخْتَصِمَانِ فِيمَا آفَأَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَمْوَالِ بَنِي النَّضِيرِ - فَقَالَ الْقَوْمُ:

أَقْبِضْ بَيْنَهُمَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، وَارْحَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنْ صَاحِبِهِ، فَقَدْ طَالَتْ خُصُومَتُهُمَا، فَقَالَ عُمَرُ:

اتَّشَدُّ كَمَا اللَّهُ الْإِدَى بِأَذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ، اتَّعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا

نُورُثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً، قَالُوا: قَدْ قَالَ ذَاكَ، ثُمَّ قَالَ لَهُمَا مِثْلَ ذَلِكَ، فَقَالَا: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنِّي أُخْبِرُكُمْ عَنْ هَذَا

الْفَقِيءَ إِنَّ اللَّهَ جَلَّ وَعَلَا خَصَّ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ غَيْرُهُ، فَقَالَ: (وَمَا آفَاءَ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ) (الحشر: ۵)، فَكَانَتْ هَذِهِ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً، وَاللَّهُ مَا حَازَهَا دُونَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَهَا عَلَيْكُمْ، لَقَدْ قَسَمَهَا بَيْنَكُمْ، وَبَثَّهَا فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ مَا بَقِيَ مِنَ الْمَالِ، فَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ سَنَةً، وَرُبَّمَا قَالَ مَعْمَرٌ: يَخْبِسُ مِنْهَا قُوْتَ أَهْلِهِ سَنَةً، ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ مَجْعَلُ مَالِ اللَّهِ، فَلَمَّا قَبِضَ اللَّهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: آتَا أَوْلَى بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهُ، أَعْمَلُ فِيهَا مَا كَانَ يَعْمَلُ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ، وَالْعَبَّاسِ قَالَ: وَأَنْتُمْ تَزْعُمَانِ أَنَّهُ كَانَ فِيهَا ظَالِمًا فَاجِرًا، وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّهُ صَادِقٌ بَارٌّ تَابِعٌ لِلْحَقِّ، ثُمَّ وَلِيَتْهَا بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ سَتَتَيْنِ مِنْ أَمَارَتِي، فَعَمِلْتُ فِيهَا بِمِثْلِ مَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، وَأَنْتُمْ تَزْعُمَانِ إِنِّي فِيهَا ظَالِمٌ فَاجِرٌ، وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنِّي فِيهَا صَادِقٌ بَارٌّ تَابِعٌ لِلْحَقِّ، ثُمَّ جِئْتُمَانِي، جَاءَنِي هَذَا - يَعْنِي الْعَبَّاسُ - يَسْتَعِى مِيرَاثَهُ مِنْ ابْنِ أَخِيهِ، وَجَاءَنِي هَذَا - يَعْنِي عَلِيًّا - يَسْأَلُنِي مِيرَاثَ أُمَرَاتِهِ، فَقُلْتُ لَكُمَا: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً، ثُمَّ بَدَأَ لِي أَنْ أَدْفَعَهُ إِلَيْكُمَا، فَأَخَذْتُ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللَّهِ وَمِيثَاقَهُ لَتَعْمَلَانِ فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَأَنَا مَا وَلِيَتْهَا، فَقُلْتُمَا: أَدْفَعْهَا إِلَيْنَا عَلَى ذَلِكَ، تُرِيدَانِ مِثْلِي قِصَاصًا غَيْرَ هَذَا، وَالَّذِي يَأْذِنُهُ تَقْوَمُ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ، لَا أَقْضِي بَيْنَكُمَا فِيهَا بِقِصَاصٍ غَيْرِ هَذَا، إِنَّ

6608- حديث صحيح، ابن أبي السرى - وهو محمد بن المتوكل - قد توبع، ومن فوفه ثقات على شرط الشيخين. وهو في "مصنف عبد الرزاق" (9772)، ومن طريقه أخرجه أحمد 1/47 و 60، ومسلم (1757) (50) في الجهاد: باب حكم الفء، والمروزي في "مسند أبي بكر" (2)، والبيهقي 6/298 وأخرجه الحميدي (22)، وأحمد 1/25، والبخاري (5357) في النفقات: باب حبس الرجل قوت سنة على أهله، من طريق سفيان، وأبو داود (2964) في الخراج والإمارة: باب في صفايا رسول الله - صلى الله عليه وسلم - من الأموال، وابن جرير الطبري في "تفسيره" 28/38-39 من طريق محمد بن ثور، وابن سعد 2/314 من طريق محمد بن عمر، ثلاثهم عن معمر، بهذا الإسناد. مختصراً ومطولاً. وأخرجه الحميدي (22)، وأحمد 1/25 و 48 و 162 و 164 و 179 و 191، والبخاري (2904) في الجهاد: باب الميخن ومن يتترس بترس صاحبه، و (4885) في تفسير سورة الحشر: باب قوله تعالى: (مَا آفَاءَ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ)، ومسلم (1757) (48)، وأبو داود (2965)، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 8/102، وأبو يعلى (4)، والمروزي (3) من طريق سفيان بن عيينة، عن عمرو بن دينار، عن الزهري، به، مختصراً، ولفظ أبي يعلى مطولاً. وأخرجه البخاري (3094) في فرض الخمس: باب فرض الخمس، ومسلم (1757) (49)، والترمذي (1610) في السير: باب ما جاء في تركه رسول الله - صلى الله عليه وسلم -، وأبو داود (2963)، والمروزي (1)، وأبو يعلى (2) و (3)، والبيهقي 6/297، والبخاري (2738) من طرق عن مالك، عن الزهري، به. وأخرجه البخاري (4033) في المغازی: باب حديث بني النضير ومنخرج رسول الله - صلى الله عليه وسلم - إليهم في دية الرجلين، والبيهقي 6/298-299، والبخاري (416/4)، من طريق أبي اليمان، عن شعيب، عن الزهري، به. وأخرجه البخاري (5358)، و (6728) في الفرائض: باب قول النبي - صلى الله عليه وسلم -: "لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً"، و (7305) في الاعتصام: باب ما يكره من التعمق والتنازع والغلو في الدين والباع، من طريق الليث، عن عقيل، عن الزهري، به. وأخرجه أحمد 1/208، وابن سعد 2/314 من طرق عن الزهري، به. وأخرجه أحمد 1/49، والنسائي 7/136-137 في قسم الفء، من طريق أيوب، عن عكرمة بن خالد، عن مالك بن أوس، به. وقد تقدم مختصراً برقم (6357).

کُنْتُمْ عَجَزْتُمْ عَنْهَا، فَادْفَعَاهَا إِلَيَّ، قَالَ فَغَلَبَ عَلَيَّ عَلَيْهَا، فَكَانَتْ فِي يَدِ عَلِيٍّ، ثُمَّ بَيَدَ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، ثُمَّ بَيَدَ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، ثُمَّ بَيَدَ حَسَنِ بْنِ حَسَنِ، ثُمَّ بَيَدَ زَيْدِ بْنِ حَسَنِ، قَالَ مَعْمَرٌ: ثُمَّ كَانَتْ بِيَدِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ

✽✽✽ حضرت مالک بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے پیغام بھیجا تمہاری قوم کے کچھ گھرانوں کے لوگ مدینہ منورہ آئے ہوئے ہیں۔ ہم نے ان کے لئے کچھ عطیات دینے کا حکم دیا ہے تم وہ ان کے درمیان تقسیم کر دو میں نے عرض کی: اے امیر المومنین آپ میری بجائے کسی اور کو یہ ہدایت کر دیجئے۔ انہوں نے فرمایا: اے آدمی تم اسے اپنے قبضے میں لو۔ راوی کہتے ہیں: میں وہاں بیٹھا ہی ہوا تھا کہ اسی دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا غلام یرقا آیا اس نے کہا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ تشریف لائے ہیں (راوی بیان کرتے ہیں) مجھے یاد نہیں ہے کہ اس نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا تھا یا نہیں کیا تھا۔ وہ لوگ اندر آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: انہیں اندر آنے کی اجازت دے دو۔ راوی کہتے ہیں: تھوڑی دیر بعد وہ غلام پھر آیا اور کہا حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی اندر آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان دونوں کو اندر آنے کی اجازت دے دو۔ جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ اندر آئے تو انہوں نے کہا: اے امیر المومنین آپ میرے اور ان صاحب کے درمیان فیصلہ کر دیجئے۔ ان دونوں صاحبان کا اس وقت اس چیز کے بارے میں اختلاف ہو گیا تھا جو اللہ تعالیٰ نے بنو نضیر کے اموال میں سے اپنے رسول کو مال فے کے طور پر عطا کیا تھا۔ حاضرین نے کہا: اے امیر المومنین آپ ان دونوں صاحبان کے درمیان فیصلہ کر دیجئے۔ اور ان میں سے ہر ایک کو دوسرے کی طرف سے مطمئن کر دیجئے کیونکہ ان کا اختلاف طویل ہو چکا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ دونوں کو اس اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں جس کے حکم کے تحت آسمان اور زمین قائم ہیں۔ کیا آپ لوگ یہ بات جانتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”ہماری وراثت نہیں ہوتی ہم جو چھوڑ کے جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔“

انہوں نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں سے یہی کلمہ کہا تو ان دونوں نے یہی جواب دیا: جی ہاں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ لوگوں کو اس مال فے کے بارے میں بتاتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے بطور خاص اپنے نبی کو عطا کیا تھا وہ اس نے اپنے نبی کے سوا کسی کو عطا نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

”اور وہ چیز اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مال فے کے طور پر عطا کی ہے اس کے بارے میں تم نے اپنے گھوڑے اور سواریاں نہیں دوڑائی ہیں۔“

تو یہ چیز نبی اکرم ﷺ کے لئے مخصوص تھی۔ اللہ کی قسم! نبی اکرم ﷺ نے تم کو چھوڑ کر اسے اپنے لئے نہیں رکھا اور نہ ہی اس کے بارے میں آپ لوگوں کے ساتھ امتیازی سلوک کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس چیز کو آپ کے درمیان تقسیم کیا۔ اسے آپ کے درمیان پھیلایا یہاں تک اس مال میں سے یہ تھوڑا سا حصہ باقی رہ گیا۔ نبی اکرم ﷺ اس میں سے اپنے گھروالوں کے لئے سال بھر

کی خوراک کا انتظام کرتے تھے۔

بعض اوقات معمر نامی راوی نے یہاں یہ لفظ نقل کئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ اس میں سے اپنے گھر والوں کی سال بھر کی خوراک کو روک کر رکھتے تھے اور جو مال باقی بچ جاتا تھا۔ اسے اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتے تھے جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی اکرم ﷺ کے بعد میں نبی اکرم ﷺ کی پیروی کرنے کا سب سے زیادہ حق دار ہوں۔ میں اس بارے میں وہی کروں گا جو نبی اکرم ﷺ کرتے رہے۔ پھر حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے آپ دونوں صاحبان یہ گمان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اس بارے میں ظلم کرنے والے اور گناہ کرنے والے تھے حالانکہ اللہ جانتا ہے کہ وہ سچے تھے نیکی کرنے والے تھے حق کے پیروکار تھے پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد مجھے اس کا نگران بنایا گیا۔ یہ میری حکومت کے دو سال کے عرصے کی بات ہے میں نے بھی اس کے بارے میں وہی کچھ کیا جو نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اس کے بارے میں کرتے رہے۔ آپ دونوں صاحبان کا یہ گمان تھا کہ میں اس کے بارے میں ظلم کرنے والا اور گناہ کرنے والا ہوں حالانکہ اللہ تعالیٰ یہ بات جانتا ہے کہ میں اس کے بارے میں سچا تھا نیکو کار تھا۔ حق کی پیروی کرنے والا تھا پھر آپ دونوں صاحبان میرے پاس آئے۔ یہ صاحب یعنی حضرت عباس رضی اللہ عنہ تشریف لائے یہ اپنے بھتیجے کی وراثت کے طلب گار تھے اور یہ صاحب یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور یہ اپنی بیوی کی وراثت کا مجھ سے مطالبہ کر رہے تھے تو میں نے آپ دونوں سے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”ہم لوگوں کی وراثت نہیں ہوتی ہم جو چھوڑ کر جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔“

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) اس کے بعد مجھے یہ مناسب لگا کہ میں اسے آپ دونوں کے سپرد کر دوں۔ میں نے آپ دونوں سے اللہ کے نام کا عہد اور پختہ وعدہ لیا کہ آپ اس کے بارے میں وہی عمل کرتے رہیں گے جو اس میں نبی اکرم ﷺ نے کیا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کیا اور خلیفہ بننے کے بعد میں نے کیا تو آپ دونوں صاحبان نے یہ کہا کہ آپ اس شرط پر یہ ہمارے سپرد کر دیں۔ اب آپ اس کے بارے میں دوسرے فیصلے کے طلب گار ہیں۔ اس ذات کی قسم! جس کے حکم کے تحت آسمان اور زمین قائم ہیں۔ میں آپ دونوں کے درمیان اس کے بارے میں اس کے علاوہ اور کوئی فیصلہ نہیں دوں گا اگر آپ دونوں اس کی دیکھ بھال نہیں کر سکتے تو آپ یہ میرے سپرد کر دیں۔

راوی کہتے ہیں: اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس وہ زمینیں آگئیں پھر وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی پھر حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی پھر حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہیں پھر امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہیں پھر حضرت حسن بن حسن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہیں پھر حضرت زید بن حسن کے پاس رہیں۔

معمر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں پھر حضرت عبداللہ بن حسن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ تَرْكَةَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ صَدَقَةً بَعْدَهُ مَا فَضَلَ مِنْهَا عَنْ مَاءٍ وَنَةِ الْعُمَالِ وَنَفَقَةِ الْعِيَالِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کا ترکہ آپ ﷺ کے بعد صدقہ شمار ہوگا
اس میں سے آپ ﷺ کے اہل کاروں کے معاوضے اور آپ ﷺ کے گھر والوں کے خرچ سے جو بچ جائے گا (اسے
صدقہ کر دیا جائے گا)

6609 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،
(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَقْسِمُ وَرَثَتِي بَعْدِي دِينَارًا، مَا تَرَكَتُ بَعْدَ نَفَقَةِ عِيَالِي، وَمَاءٍ وَنَةِ عَامِلِي صَدَقَةً

❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”میرے ورثاء میرے بعد دینار تقسیم نہیں کریں گے اپنے گھر والوں کے خرچ اور اپنے اہل کاروں کے معاوضے کے
بعد جو کچھ میں چھوڑ کر جاؤں وہ صدقہ شمار ہوگا۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَعْدَ نَفَقَةِ عِيَالِي أَرَادَ بِهِ: بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي
اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ”میرے عیال کے خرچ کے بعد“ اس کے
ذریعے آپ کی مراد یہ ہے: میری بیویوں کے خرچ کے بعد

6610 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ، أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي

6609 - إسناده صحيح. إبراهيم بن بشار: روى له أبو داود والترمذی، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين. سفيان هو: ابن عيينة. وأخرجه الحميدى (1134)، ومسلم (1760) فى الجهاد: باب قول النبى - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: "لَا نَوْرَثُ، مَا تَرَكَنا صدقة"، من طريق سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن سعد 2/314 من طريق المغيرة بن عبد الرحمن، عن أبي الزناد، به. وانظر الحديثين الآتين برقم (6610) و (6612).

6610 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البغوى (3838) من طريق أبى مصعب أحمد بن أبى بكر بهذا الإسناد. وهو فى "الموطأ" برواية يحيى 2/993 فى الكلام: باب ما جاء فى تركه النبى - صلى الله عليه وسلم -، ومن طريقه أخرجه البخارى (2776) فى الوصايا: باب نفقة القيم للوقف، و (3096) فى الجهاد: باب نفقة نساء النبى - صلى الله عليه وسلم - بعد وفاته، و (6729) فى الفرائض: باب قول النبى - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: "لَا نَوْرَثُ مَا تَرَكَنا صدقة"، ومسلم (1760)، وأبو داود (2974) فى الخراج والإمارة: باب صفایا رسول الله - صلى الله عليه وسلم -، والبيهقى 6/302. وانظر الحديث المسبق، والآتى برقم (6612).

الزَّيْنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يَقْسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا، مَا تَرَكَتُ بَعْدَ نَفَقَةِ

نِسَائِي، وَمَنْ وَثَّ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ

✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”میرے ورثاء دینار تقسیم نہیں کریں گے اپنی بیویوں کے خرچ اور اپنے اہل کاروں کے معاوضے کے بعد جو کچھ میں چھوڑ کر جاؤں وہ صدقہ شمار ہوگا۔“

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ نَفِي جَوَازِ الْمِيرَاثِ لَوْ جَعَلَهُ تَرِكَةَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو وراثت کے جواز کی نفی کے بارے میں ہے

اگر نبی اکرم ﷺ کے ترکے کو وہ (یعنی مال وراثت) بنایا جائے تو یہ جائز نہیں ہوگا

6611 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ سِنَانٍ، أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ

شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَدْنَ

يَعْتَنَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَسْأَلْنَهُ مِيرَاثَهُنَّ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

فَقَالَتْ لَهُنَّ عَائِشَةُ: أَلَيْسَ قَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا نُورَثُ، مَا تَرَكَنَاهُ فَهُوَ صَدَقَةٌ

✽ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو آپ کی ازواج نے یہ ارادہ کیا کہ حضرت

عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجیں تاکہ نبی اکرم ﷺ کی طرف سے ملنے والی اپنی وراثت کا مطالبہ کریں تو

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان لوگوں سے کہا کیا نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی۔

”ہم (انبیاء اکرم) کی وراثت نہیں ہوتی، ہم جو چھوڑ کر جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔“

6611 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البغوي (3839) من طريق أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد. وهو في

"الموطأ" برواية يحيى 2/993 في الكلام: باب ما جاء في تركة النبي - صلى الله عليه وسلم -، ومن طريقه أخرجه أحمد 6/262،

وابن سعد 2/314، والبخاري (6730) في الفرائض: باب قول النبي - صلى الله عليه وسلم -: "لا نورث ما تركنا صدقة"، ومسلم

(1758) في الجهاد. باب قول النبي - صلى الله عليه وسلم -: "لا نورث"، ما تركنا صدقة"، وأبو داود (2976) في الخراج والإمارة:

باب في صفايا رسول الله - صلى الله عليه وسلم - من الأموال، والبيهقي 6/301 وأخرجه أحمد 6/145، وابن سعد 2/314،

والبخاري (4034) في المغازی: باب حديث بني النضير، و (6727)، وأبو داود (2977)، والبيهقي 6/302 من طرق عن ابن

شهاب، به. وأخرجه عبد الرزاق (9773) عن معمر، عن الزهري، عن عروة وعمره قالا: إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

أرسلن إلى أبي بكر يسألن ميراثهن ...

6612 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

اللَّيْثُ، عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
(متن حدیث): أَنَّهُ قَالَ: وَاللَّهِ لَا يَفْقِسُمْ وَرَثَتِي دِينَارًا، مَا تَرَكَتُ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي، وَمَوْوَنَةِ

عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”اللہ کی قسم! میرے ورثاء دینار تقسیم نہیں کریں گے۔ اپنی بیویوں کے خرچ اور اپنے اہل کاروں کے معاوضے کے بعد جو کچھ میں چھوڑوں گا وہ صدقہ شمار ہوگا۔“

6612 - إسناده صحيح. رجاله ثقات رجال الشيخين غير عيسى بن حماد، فمن رجال مسلم، وابن عجلان - وهو محمد - فقد

روى له مسلم متابعة. وانظر الحديثين المتقدمين برقم (6609) و (6610).

بَابُ وَفَاتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم ﷺ کی وفات کا بیان

6613 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ

الْمِقْدَامِ، عَنْ مَبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَوْتُ، قَالَتْ فَاطِمَةُ: وَاکْرَبَاهُ، فَقَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَكْرُبْ عَلَيَّ أَيْبُكَ بَعْدَ الْيَوْمِ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے وصال کا وقت قریب آیا تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہائے کتنی

تکلیف ہو رہی ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آج کے بعد تمہارے باپ کو کسی کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔

ذِكْرُ الْبَيْتِ الَّذِي تُوَفِّي فِيهِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس گھر کا تذکرہ جہاں نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تھا

6614 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ الْأَمْوِيِّ،

حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا أَبُو الْعَنْبَسِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اَشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ نِسَاؤُهُ: انْظُرْ حَيْثُ تُحِبُّ أَنْ تَكُونَ فِيهِ،

فَنَحْنُ نَأْتِيكَ، قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْ كُلُّكُمْ عَلَى ذَلِكَ؟، قَالَتْ: نَعَمْ، فَانْتَقَلَ إِلَى بَيْتِ عَائِشَةَ، فَمَاتَ

فِيهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ بیمار ہوئے تو آپ کی ازواج نے کہا: آپ دیکھ لیں آپ

جہاں رہنا چاہتے ہیں (وہاں منتقل ہو جائیں) ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہو جایا کریں گی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو کیا تم

6613 - حدیث صحیح، وإسناده ضعيف. المبارك بن فضالة مدلس وقد عنعن، لكن صح الحديث من طريق آخر عن أنس،

سألتني عند المؤلف برقم (6622). أبو كريب: هو محمد بن العلاء بن كريب. وأخرجه أبو يعلى (2769) عن أبي كريب، بهذا

الإسناد.

6614 - إسناده صحيح. أبو العباس: هو سعيد بن كثير بن عبيد القرشي التيمي. وأخرج أحمد 6/117 و228، والبخاري

(198) و(665) و(2588) و(3099) و(4442) و(5714)، ومسلم (418) (91) و(92) من طريق عبيد الله بن عبيد الله بن

عُبَيْدَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يَمْرُضَ لِي بَيْتِي، فَأِذْنٌ لَهُ.

سب لوگ اس بات پر متفق ہو۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں تو نبی اکرم ﷺ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر منتقل ہو گئے اور وہیں آپ کا انتقال ہوا۔

ذِكْرُ الْيَوْمِ الَّذِي تُوْفِيَ فِيهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس دن کا تذکرہ جس میں نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تھا

6615 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو عُرْوَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ الْحَكَمِ، حَدَّثَنَا الْفَرِيَابِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): قَالَ لِي أَبُو بَكْرٍ: أَيُّ يَوْمٍ تُوْفِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْتُ: يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ،

قَالَ: إِنِّي لَأَرَجُو أَنْ أَمُوتَ فِيهِ، فَمَاتَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ عَشِيَّةً، وَدُفِنَ لَيْلًا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ کا وصال کس دن ہوا تھا۔ میں نے

جواب دیا: پھر کے دن تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ امید ہے کہ میرا انتقال بھی اسی دن ہوگا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا انتقال

پیر کی شام ہو گیا اور انیس رات کے وقت دفن کر دیا گیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَضَهُ اللَّهُ تَعَالَى إِلَى جَنَّتِهِ وَهُوَ

بَيْنَ نَحْرِ عَائِشَةَ، وَسَحَرِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اپنی جنت کی طرف منتقل کر دیا اس وقت

آپ ﷺ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے

6616 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ

ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ:

(متن حدیث): تُوْفِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي، وَفِي يَوْمِي، وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي،

6615 - حدیث صحیح، زکریا بن الحکم روی عنہ جمع، ووثق المؤلف 8/255، وقول ابن القطان: مجهول: ردہ الحافظ

علیہ فی "اللسان" 2/478، وقد توبع، ومن فوقه نقات من رجال الشيخين. الفريابي: هو محمد بن يوسف. وأخرجه البيهقي في

"الدلائل" 7/233 من طريق عباس بن عبد الله، عن محمد بن يوسف الفريابي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/45 عن أبي معاوية،

والبخاري (1387) في الجنائز: باب موت يوم الاثنين، من طريق وهب بن خالد، والطبراني (40) من طريق حماد بن سلمة، ثلاثهم

عن هشام بن عروة، به.

6616 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو الوليد الطيالسي: هو هشام بن عبد الملك، وابن أبي مليكة: هو عبد الله بن

عبيد الله بن عبد الله بن أبي مليكة. وأخرجه البخاري (3100) في فرض الخمس: باب ما جاء في نبوت أزواج النبي - صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -، والطبراني 23/ (82) من طريق سعيد بن أبي مریم، عن نافع بن عمر، بهذا الإسناد.

وَجَمَعَ اللَّهُ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ، دَخَلَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ وَمَعَهُ سِوَاكَ يَمْضَغُ، فَأَخَذَتْهُ فَمَضَغَتْهُ، ثُمَّ سَنَّتَهُ ﴿﴾ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ کا وصال میرے گھر میں میری باری کے مخصوص دن میں میرے سینے اور گردن کے درمیان (ٹیک لگائے ہوئے) ہوا اللہ تعالیٰ نے میرے لعاب دہن اور آپ ﷺ کے لعاب دہن کو اکٹھا کر دیا تھا (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے) عبدالرحمن گھر میں داخل ہوئے ان کے پاس مسواک تھی جسے وہ چبارہے تھے میں نے اس مسواک کو لیا۔ اسے چبایا اور نبی اکرم ﷺ کے دانتوں پر پھیرا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَنَّ
مِنْ ذَلِكَ السِّوَاكِ الَّذِي اسْتَنَّتْ عَائِشَةُ بِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ نے اسی مسواک کے ذریعے مسواک کی تھی
جس کے ذریعے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مسواک کی تھی

6617 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، مَوْلَى ثِقَفٍ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: (متن حدیث): مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِي بَيْنَ سَحْرَى وَنَحْرَى، فَدَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَلَيْهِ وَمَعَهُ سِوَاكَ رَطْبٌ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ، فَظَنَنْتُ أَنَّ لَهُ إِلَيْهِ حَاجَةً، فَأَخَذَتْهُ، فَمَضَغَتْهُ، وَقَضَمْتُهُ، وَطَيَّبْتُهُ، فَاسْتَنَّا كَأَحْسَنِ مَا رَأَيْتُهُ مُسْتَنًّا، ثُمَّ ذَهَبَ يَرْفَعُ فَسَقَطَ، فَأَخَذْتُ أَدْعُو اللَّهَ بَدْعَاءِ كَانَ يَدْعُو بِهِ جَبْرِيلُ أَوْ يَدْعُو بِهِ إِذَا مَرَضَ، فَجَعَلَ يَقُولُ: بَلِ الرَّفِيقُ الْأَعْلَى مِنَ الْجَنَّةِ ثَلَاثًا، وَفَاضَتْ نَفْسُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَمَعَ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنَ الدُّنْيَا

﴿﴾ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ کا وصال میری باری کے مخصوص دن میں میرے سینے اور گردن کے درمیان ہوا۔ حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کے پاس ایک تازہ مسواک تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کی طرف دیکھا مجھے اندازہ ہو گیا کہ نبی اکرم ﷺ کو مسواک کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے میں نے اسے لیا اسے چبایا اسے نرم کیا اسے اچھا کیا تو نبی اکرم ﷺ نے بڑے عمدہ طریقے سے مسواک کی پھر آپ اٹھنے لگے لیکن گر گئے میں نے اللہ تعالیٰ سے وہ دعا مانگنا شروع کی جو نبی اکرم ﷺ کی بیماری کے وقت حضرت جبرائیل مانگتے تھے یا نبی اکرم ﷺ خود مانگتے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے یہ کہنا شروع کیا۔

”بلکہ جنت میں رفیق اعلیٰ (کا میں طلب گار ہوں) یہ آپ نے تین مرتبہ کہا پھر آپ کی سانس رک گئی۔

6617- حدیث صحیح، إسحاق بن إبراهيم الثقفي متابع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. أيوب: هو ابن أبي تميمه السخيتاني، وسيأتي عند المؤلف برقم (7116) من طريق إسماعيل بن علية، عن أيوب، فانظر تخريجه هناك.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس نے نبی اکرم ﷺ کے دنیا کے آخری دن میں میرے اور نبی اکرم ﷺ کے لعاب دہن کو جمع کر دیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ دُعَاءَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّحُوقِ بِالرَّفِيقِ الْأَعْلَى
كَانَ فِي عِلَّتِهِ تِلْكَ وَهُوَ بَيْنَ سَحْرِ عَائِشَةَ وَنَحْرِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کے رفیق اعلیٰ سے جا ملنے کی دعا اس بیماری کے دوران تھی اور آپ ﷺ اس دوران سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے

6618 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ،

(متن حدیث): أَنَّ عَائِشَةَ، أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَصْغَتْ إِلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ، وَهِيَ مُسْنَدَتُهُ إِلَى صَدْرِهَا، يَقُولُ: اللَّهُمَّ، اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَالْحَقْنِي بِالرَّفِيقِ الْأَعْلَى

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ کے وصال سے پہلے انہوں نے کان لگا کر نبی اکرم ﷺ کو سنا نبی اکرم ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سینے کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی اور آپ یہ کہہ رہے تھے۔
”اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے اور مجھ پر رحم کر اور مجھ رفیق اعلیٰ کے ساتھ ملا دے۔“

ذِكْرُ زَجْرِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اتِّخَاذِ قَبْرِهِ مَسْجِدًا بَعْدَهُ

نبی اکرم ﷺ کا اس بات سے منع کرنے کا تذکرہ کہ آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی قبر کو مسجد بنایا جائے
6619 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مَجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَصَارُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ،

(متن حدیث): أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَعَائِشَةَ، أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ جَعَلَ يُلْقَى عَلَى وَجْهِهِ طَرَفَ خُمِيصَةٍ، فَإِذَا اغْتَمَّ بِهَا كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ، وَهُوَ يَقُولُ: لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ،

6618 - إسنادہ صحیح، رجالہ ثقات رجال الشيخین غیر یزید ابن موهب - وهو یزید بن خالد بن یزید بن موهب - فقد روی له أصحاب السنن غیر الترمذی، وهو ثقة. المفضل بن فضالة: هو المصري، أبو معاوية القاضي. وأخرجه مالك 1/238 في الجنائز: باب جامع الجنائز، وأحمد 6/231، والبخاری (4440) في المغازی: بَاب مَرَضِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ووفاته، و (5674) في المرضی: باب تمنی المریض الموت، ومسلم (2444) (85) في فضائل الصحابة: باب في فضل عائشة، والترمذی (3496) في الدعوات: باب رقم (77)، والنسائی في "اليوم واللييلة" (1095)، وفي الوفاة كما في "التحفة" 11/432، والبيهقی في "دلائل النبوة" 7/209، والبعوی (3828).

وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ .

قَالَ: تَقُولُ عَائِشَةُ: يُحَذِّرُهُمْ مِثْلَ الَّذِي صَنَعُوا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کی وفات کا وقت قریب آیا تو نبی اکرم ﷺ نے چادر کا کنارہ اپنے چہرے پر ڈال لیا جب آپ کو اس سے ٹھن محسوس ہوئی تو آپ نے اسے اپنے چہرے سے ہٹا دیا اور آپ نے فرمایا۔

”اللہ تعالیٰ یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت کرے جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنا لیا۔“
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آپ لوگوں کو ان لوگوں کا سطر زعمیل اختیار کرنے سے منع کرنا چاہ رہے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَرَادَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ الْخُرُوجَ إِلَى أُمَّتِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جس دن نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا اس دن آپ نے

اپنی امت (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کی طرف تشریف لے جانے کا ارادہ کیا تھا

6620 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَمِيلٍ الْمُرُوزِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا

مَعْمَرٌ، وَيُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ:

(متن حدیث): أَنَّ الْمُسْلِمِينَ بَيْنَاهُمْ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِهِمْ، لَمْ يَفْجَأْهُمْ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ وَهُمْ صُفُوفٌ فِي صَلَاتِهِمْ، ثُمَّ تَبَسَّمَ فَضَحِكَ، فَكَفَّصَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقِبِهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ، وَظَنَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ أَنْ

6619 - حدیث صحیح، محمد بن عبد اللہ العصار روى عنه جمع ووقفه المؤلف 9/103، وقد توبع، ومن فوقه ثقات من

رجال الشيخين. عبيد الله بن عبد الله: هو ابن عتبة بن مسعود الهذلي. وهو في "مصنف عبد الرزاق" (1588) و (9754). ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 6/228-229، وأبو عوانة 1/399، وأخرجه أحمد 1/218 و 6/34 عن عبد الأعلى، والبخاري (3453) في أحاديث الأنبياء: باب ما ذكر عن بني إسرائيل، والنسائي 2/40-41 في المساجد: باب النهي عن اتخاذ القبور مساجد من طريق عبد الله بن المبارك، كلاهما عن معمر، بهذا الإسناد. وقرن ابن المبارك في حديثه بمعمر يونس بن يزيد الأيلي. وأخرجه أحمد 6/275، والدارمي 1/326، والبخاري (435) في الصلاة: باب رقم (55)، و (4443) في المغازي: باب مرضه - صلى الله عليه وسلم - ووفاته، و (5815) في اللباس: باب الأكسية والخمائن، ومسلم (531) في المساجد: باب النهي عن بناء المساجد على القبور، وأبو عوانة 1/399، والبيهقي في "السنن" 4/80، و "الدلائل" 7/203، والبيهقي (3825) من طرق عن ابن شهاب الزهري، به. وأخرجه بنحوه أحمد 6/80 و 121 و 255، والبخاري (1330) في الجنائز: باب ما يكره من اتخاذ المساجد على القبور، و (1390): باب ما جاء في قبر النبي - صلى الله عليه وسلم - وأبي بكر وعمر - و (4441) في المنازى: باب مرضه - صلى الله عليه وسلم - ووفاته، ومسلم (529) من طريق عروة بن الزبير، عن عائشة وحدها.

يُخْرِجُ إِلَى الصَّلَاةِ.

قَالَ أَنَسٌ: وَهَمَّ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَفْتِنُوا فِي صَلَاتِهِمْ فَرَحَّابِرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَأَوْهُ، فَأَسَارَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْضُوا صَلَاتَكُمْ، ثُمَّ دَخَلَ الْحُجْرَةَ، وَأَرْخَى السُّتْرَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ، وَتَوَقَّى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ الْيَوْمَ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَأَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّهُ لَمَّا تَوَقَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي النَّاسِ خَطِيبًا، فَقَالَ: لَا أَسْمَعَنَّ أَحَدًا يَقُولُ: إِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ، إِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ، وَلَكِنْ أَرْسَلَ إِلَيْهِ رَبُّهُ كَمَا أَرْسَلَ إِلَى مُوسَى، فَلَبِثَ عَنْ قَوْمِهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ: إِنِّي لَا زُجُو أَنْ يَقْطَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْدِي رَجَالٍ وَأَرْجُلَهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ مَاتَ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَقْبَلَ عَلَى فَرَسٍ مِنْ مَسْكِيهِ بِالسُّنْحِ حَتَّى نَزَلَ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ، فَتَيَمَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسَجِّي بِبُرْدَةِ حَبْرَةٍ، فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ، فَكَتَبَ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ وَبَكَى، ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَتِي أَنْتَ، وَاللَّهِ لَا يَجْمَعُ اللَّهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ أَبَدًا، أَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِي كُتِبَتْ

6620 - إسناده صحيح، أحمد بن جميل المروزي روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات" 8/11، ووثقه عبد الله بن

أحمد وابن معين في رواية، وقال مرة: ليس به بأس، وقال أبو حاتم، ويعقوب بن شعبة: صدوق، وانظر "الجرح والتعديل" 2/44، و"تاريخ بغداد" 4/77، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه بطوله ابن سعد 2/269-271 عن أحمد بن الحجاج، عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد. غير أنه لم يذكر فيه القسم الأول. عن أنس في صلاة أبي بكر في المسلمين. وأخرج القسم الأول منه البخاري (1205) في العمل في الصلاة: باب من رجع القهقري في صلاحه أو تقدم بأمر ينزل به، عن بشر بن محمد، عن ابن المبارك، به. ولم يذكر فيه معمرًا. وأخرجه أيضًا أحمد 3/163 من طريق ابن جريج، والبخاري (680) في الأذان: باب أهل العلم والفضل أحق بالإمامة، من طريق شعيب بن أبي حمزة و (754) باب: هل يلتفت لأمر ينزل به، و (4448) في المغازي: باب مرضه - صلى الله عليه وسلم - ووفاته، من طريق عقيل بن خالد، ثلاثتهم عن الزهري، به. وأخرج القسم الثاني والثالث ابن سعد 2/266 من طريق صالح بن كيسان، عن الزهري، به. وأخرج القسم الرابع والخامس البخاري (1241) و (1242) في الجنائز: باب الدخول على الميت بعد الموت إذا أدرج في أكفانه، عن بشر بن محمد، والنسائي 4/11 في الجنائز: باب تقبيل الميت، عن سويد بن نصر، وابن سعد 2/265-266 عن أحمد بن الحجاج، عن ابن المبارك، به. ولم يذكر النسائي وابن سعد حديث ابن عباس. وأخرجه البخاري (4452) و (4453) و (4454)، والبيهقي في "دلائل النبوة" 7/215-216 من طريق عقيل بن خالد، عن الزهري، به. وزاد فيه عقيل حديث سعيد بن المسيب أن عمر قال: وَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ أبا بكر.... وأخرج القسم السادس ابن سعد 2/268 من طريق محمد بن عبد الله بن أبي عتيق، عن الزهري، به. وأخرج القسم الأخير منه البخاري (7219) في الأحكام: باب الاستخلاف، عن إبراهيم بن موسى، عن هشام بن يوسف، عن معمر، به. وأخرجه مختصرًا البخاري أيضًا (7269) في أول كتاب الاعتصام: من طريق عقيل، عن الزهري، به. وسأني الحديث بنحوه عند المؤلف برقم (6875) من طريق عبد الرزاق، عن معمر.

عَلَيْكَ فَقَدْ مَتَّهَا

قَالَ الزُّهْرِيُّ: قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ خَرَجَ وَعُمَرُ يُكَلِّمُ النَّاسَ، فَقَالَ: اجْلِسْ، فَأَبَى عُمَرُ أَنْ يَجْلِسَ، فَقَالَ: اجْلِسْ، فَأَبَى أَنْ يَجْلِسَ، فَتَشَهَّدَ أَبُو بَكْرٍ، فَمَالَ النَّاسُ إِلَيْهِ، وَتَرَكُوا عُمَرَ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْْبُدُ مُحَمَّدًا، فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ، وَمَنْ كَانَ يَعْْبُدُ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ حَتَّى لَا يَمُوتَ.

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: (وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقْبِهِ فَلَنْ يَصُرَ اللَّهُ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ) (آل عمران: 144) قَالَ: وَاللَّهِ لَكَانَ النَّاسُ لَمْ يَكُونُوا يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ جَلَّ وَعَلَا أَنْزَلَ هَذِهِ الْآيَةَ إِلَّا حِينَ تَلَاهَا أَبُو بَكْرٍ، فَتَلَقَّاهَا مِنْهُ النَّاسُ كُلُّهُمْ، فَلَمْ تَسْمَعْ بَشَرًا إِلَّا يَتْلُوهَا.

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: وَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ تَلَاهَا عُقْرُ حَتَّى مَا تَقْلِبُنِي رَجُلًا، وَأَهْوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ، وَعَرَفْتُ حِينَ سَمِعْتُهُ تَلَاهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ.

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَأَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنَ الْعِدِّ حِينَ بُويعَ أَبُو بَكْرٍ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاسْتَوَى أَبُو بَكْرٍ عَلَى مَنبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عُمَرُ، فَتَشَهَّدَ قَبْلَ أَبِي بَكْرٍ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي قَدْ قُلْتُ لَكُمْ أَمْسَ مَقَالَةً لَمْ تَكُنْ، كَمَا قُلْتُ، وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا وَجَدْتُهَا فِي كِتَابِ أَنْزَلَهُ اللَّهُ، وَلَا فِي عَهْدِ عَهْدِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَكِنِّي كُنْتُ أَرَجُو أَنْ يَعْيشَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَذْبُرَنَا - يَقُولُ حَتَّى يَكُونَ آخِرَنَا - فَاخْتَارَ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي عِنْدَهُ عَلَى الَّذِي عِنْدَكُمْ، وَهَذَا كِتَابُ اللَّهِ هَدَى اللَّهُ بِهِ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخُذُوا بِهِ تَهْتَدُوا بِمَا هَدَى اللَّهُ بِهِ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

❀❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ لوگ پیر کے دن فجر کی نماز ادا کر رہے تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ انہیں نماز پڑھا رہے تھے اچانک نبی اکرم ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے پردے کو ہٹایا۔ آپ نے لوگوں کی طرف دیکھا وہ نماز میں صغیں بنائے ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ مسکرا دیے پھر آپ ہنس پڑے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ لڑنے قدموں پیچھے ہٹ کر صف میں شامل ہونے لگے۔ انہوں نے یہ گمان کیا کہ شاید نبی اکرم ﷺ نماز کے لئے تشریف لائیں گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے ارادہ کیا کہ وہ اپنی نماز کے بارے میں آزمائش کا شکار ہو جائیں۔ یعنی نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی خوشی میں (اپنی نماز کو توڑ دیں) تو نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو اشارہ کیا تم لوگ اپنی نماز کو مکمل کر لو پھر آپ حجرے کے اندر تشریف لے گئے۔ آپ نے اپنے اور لوگوں کے درمیان پردے کو گرا دیا۔ اسی دن نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو

گیا۔

زہری بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بتایا: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لوگوں کے درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور انہوں نے فرمایا: میں کسی بھی شخص کو یہ کہتے ہوئے ہرگز نہ سنوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال نہیں ہوا بلکہ ان کے پروردگار نے ان کو بلایا ہے جس طرح اس نے حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ کو بلایا تھا تو وہ چالیس دن تک اپنی قوم سے دور رہے تھے۔

زہری بیان کرتے سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بتایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبے میں یہ بھی کہا مجھے یہ اُمید ہے کہ اللہ کے رسول ان لوگوں کے ہاتھ اور پاؤں کٹوا دیں گے جو یہ گمان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا ہے۔

زہری بیان کرتے ہیں: ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے مجھے یہ بات بتائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ بتایا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ”سخ“ میں موجود اپنے گھر سے گھوڑے پر سوار ہو کر تشریف لائے وہ اس سے نیچے اترے۔ مسجد میں داخل ہوئے۔ انہوں نے کسی کے ساتھ کوئی بات نہیں کی یہاں تک کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے اندر آئے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت یمنی چادر کے ذریعے ڈھانپ دیا گیا تھا۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے کپڑے کو ہٹایا۔ آپ پر جھکے، آپ کا بوسہ لیا اور رونے لگے پھر انہوں نے کہا: میرے والد آپ پر قربان ہوں۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ پر کبھی دو موتیں جمع نہیں کرے گا جہاں تک اس موت کا تعلق تھا جو آپ پر لازم کی گئی تھی وہ موت آپ کو آگئی ہے۔

زہری بیان کرتے ہیں: ابوسلمہ نے یہ بات بیان کی ہے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بتایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ باہر آئے۔ اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: بیٹھ جاؤ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیٹھنے سے انکار کر دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: بیٹھ جاؤ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیٹھنے سے انکار کر دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت پڑھا تو لوگ ان کی طرف متوجہ ہو گئے۔ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

”اے لوگ! تم میں جو شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے تو بے شک اللہ تعالیٰ زندہ ہے اسے موت نہیں آئے گی۔“

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”محمد رسول ہیں ان سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں تو کیا اگر وہ انتقال کر جائیں یا انہیں شہید کر دیا جائے تو تم اپنی ایڑھیوں کے بل پلٹ جاؤ گے جو شخص اپنی ایڑھیوں کے بل پلٹ جائے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچائے گا اور اللہ تعالیٰ شکر کرنے والوں کو عنقریب جزاء عطا کرے گا۔“

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! یوں لگتا تھا جیسے لوگوں کو اس بات کا علم ہی نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت بھی نازل کی ہے۔ انہیں اس بات کا علم اس وقت ہوا جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کے سامنے یہ آیت تلاوت کی تو سب لوگوں نے ان سے یہ آیت سیکھ لی اور ہر شخص اسی کی تلاوت کر رہا تھا۔

زہری بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیب نے مجھے بتایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بتایا اللہ کی قسم! جب میں نے

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا تو میرے پاؤں کاٹ دیئے گئے یہاں تک کہ میری ٹانگیں میرا وزن برداشت نہیں کر رہی تھیں یہاں تک کہ میں زمین کی طرف جھک گیا جب میں نے انہیں یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا تو مجھے یقین ہو گیا کہ نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو چکا ہے۔

زہری بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا اگلے دن جب نبی اکرم ﷺ کی مسجد میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی جانے لگی تو انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ اس وقت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے منبر پر بیٹھ چکے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے پہلے کلمہ شہادت پڑھا اور پھر یہ کہا اما بعد کل میں نے آپ لوگوں سے جو بات کہی تھی ویسا نہیں تھا جس طرح میں نے کہا تھا: اللہ کی قسم! میں نے نہ تو یہ بات اللہ کی کتاب میں پائی ہے جسے اللہ نے نازل کیا ہے اور نہ ہی نبی اکرم ﷺ نے اس بارے میں ہمیں کوئی ہدایت کی تھی لیکن مجھے یہ امید تھی کہ نبی اکرم ﷺ اتنے عرصے تک زندہ رہیں گے کہ آپ کا وصال ہم سب کے بعد ہوگا (یہاں الفاظ میں راوی کو شک ہے) لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے لئے اپنی بارگاہ کو اختیار کیا۔ اس چیز کے مقابلے میں جو تمہارے پاس ہے تو یہ اللہ کی کتاب ہے۔ اس کے مطابق اللہ نے اپنے رسول کو ہدایت دی تم اسے حاصل کرو اور تم اس چیز کے ذریعے ہدایت حاصل کرو جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ہدایت دی تھی۔

ذِكْرُ مَا كَانَتْ تَبْكِي فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَبَاهَا حِينَ قَبَضَهُ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا إِلَى جَنَّتِهِ
اس بات کا تذکرہ جب اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو جنت کی طرف منتقل کیا تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا

اپنے والد پر کیسے رونے لگی تھیں؟

6621 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الرُّومِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ،
(متن حدیث): أَنَّ فَاطِمَةَ بَكَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا أَبَتَاهُ مِنْ رَبِّهِ مَا أَذْنَاهُ، يَا أَبَتَاهُ إِلَى جَبْرِيلَ أَنْعَاهُ، يَا أَبَتَاهُ جَنَّةَ الْفِرْدَوْسِ مَا وَاهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ (کے وصال) پر رونے لگیں انہوں نے کہا:

”اے ابا جان آپ کو اپنے پروردگار کی بارگاہ میں کتنا قرب حاصل ہے۔ اے ابا جان ہم حضرت جبرائیل کو آپ کے وصال کی اطلاع دیتے ہیں۔ اے ابا جان جنت الفردوس آپ کا ٹھکانہ ہے۔“

6621 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير عبد الله بن الرومي، فمن رجال مسلم، وهو في

"مصنف عبد الرزاق" (6673)، ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 3/197، والنسائي 4/12-13 في الجنائز: باب في البكاء على الميت، والبيهقي 4/71 وانظر ما بعده.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هَذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے: معمر کے

حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں عبد الرزاق نامی راوی منفرد ہے

6622 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ

بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا تَغَشَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَرْبُ كَانَ رَأْسُهُ فِي حِجْرِ فَاطِمَةَ، فَقَالَتْ
فَاطِمَةُ: وَاکْرَبَاهُ لِكَرْبِكَ الْيَوْمَ يَا أَبَتَاهُ، فَرَفَعَ رَأْسُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: لَا كَرْبَ عَلَيَّ أَبِيكَ بَعْدَ
الْيَوْمِ يَا فَاطِمَةُ، فَلَمَّا تَوَقَّيْ قَالَتْ فَاطِمَةُ: وَابْنَتَاهُ أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ، وَابْنَتَاهُ مِنْ رَبِّهِ مَا أَذْنَاهُ، وَابْنَتَاهُ إِلَى جَنَّةِ
الْفِرْدَوْسِ مَا وَاهُ، وَابْنَتَاهُ إِلَى جِبْرِيلَ أَنْعَاهُ، قَالَ أَنَسٌ: فَلَمَّا دَفَنَاهُ مَرَرْتُ بِمَنْزِلِ فَاطِمَةَ، فَقَالَتْ: يَا أَنَسُ
أَطَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْتَوُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ؟

✽✽ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کی تکلیف زیادہ ہو گئی تو آپ کا سر اس وقت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا
کی گود میں تھا۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: ابا جان آپ کو آج کتنی تکلیف ہو رہی ہے تو نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور
فرمایا: اے فاطمہ! آج کے بعد تمہارے باپ کو کبھی کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔

جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا:

”ہائے ابا جان آپ نے اپنے پروردگار کی پکار پر لبیک کہا ہائے ابا جان آپ کو اپنے پروردگار کی بارگاہ میں کتنا قرب حاصل تھا
ہائے ابا جان جنت الفردوس آپ کا ٹھکانہ ہے۔ ہائے ابا جان حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ہم آپ کے وصال کی اطلاع دیتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم نے نبی اکرم ﷺ کو دفن کر دیا تو میرا گزر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے پاس سے
ہوا، انہوں نے فرمایا: اے انس تم نے کیسے یہ برداشت کیا کہ تم اللہ کے رسول پر مٹی ڈالو۔

ذِكْرُ وَصْفِ الشَّيَابِ الَّتِي قُبِضَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا

ان کپڑوں کی صفت کا تذکرہ جن میں نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تھا

6622 - حديث صحيح، إسماعيل بن يونس لم أقف له على ترجمة، وقد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه

أحمد 3/204 عن يزيد بن هارون، والدارمي 41-40/1 عن أبي النعمان عارم، والبخاري (4462) في المغازي: باب مرضه - صلى
الله عليه وسلم - ووفاته، وابن سعد 2/311، والبيهقي في "الدلائل" 213-212/7 عن سليمان بن حرب، وابن ماجه (1630) في
الجنائز: باب ذكر وفاته - صلى الله عليه وسلم -، من طريق أبي أسامة حماد بن أسامة، أريعتهم عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد،
ورواية أحمد مختصرة. وأخرجه بنحوه الترمذي في "الشمائل" (379)، وابن ماجه (1629) من طريق عبد الله بن الزبير أبي الزبير
الباهلي، عن ثابت، به.

6623 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هَلَالٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا إِزَارًا غَلِيظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكِسَاءٌ مِمَّا يُسْمَوْنَهَا الْمُبَدَّةَ، فَأَقْسَمَتْ بِاللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ فِي هَذَيْنِ الثَّوْبَيْنِ

❁ ابو بردہ بیان کرتے ہیں۔ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے ایک مونا تہبند نکالا جو یمن میں بنایا جاتا تھا اور ایک چادر نکالی جسے ملبدہ کہا جاتا تھا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اللہ کے نام کی قسم اٹھا کر یہ کہا کہ نبی اکرم ﷺ کا وصال ان دو کپڑوں میں ہوا تھا۔

ذَكَرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هَذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ

حُمَيْدُ بْنُ هَلَالٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے:

ابو بردہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کرنے میں حمید بن ہلال نامی راوی منفرد ہے

6624 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَوْنٍ الرَّيَّانِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ إِزَارًا مُلَبَّدًا، وَكِسَاءَ غَلِيظًا، فَقَالَتْ: فِي هَذَا قُبُضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁ ابو بردہ بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمارے سامنے ایک ملبدہ تہبند اور ایک موٹی چادر نکالی اور یہ بات بتائی کہ نبی اکرم ﷺ کا وصال ان کپڑوں میں ہوا تھا۔

6623 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير شيبان بن أبي شيبة، فمن رجال مسلم. أبو بردة:

هو ابن أبي موسى الأشعري. وأخرجه مسلم (2080) (34) في اللباس والزينة: باب التواضع في اللباس، عن شيبان بن أبي شيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/131، وأبو داود (4036) في اللباس: باب لباس الغليظ، وابن ماجه (3551) في اللباس: باب لباس رسول الله - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -، وأبو يعلى (4432)، (4943) و (4944) من طرق عن سليمان بن المغيرة، به. وقرن أبو داود في حديثه بسليمان حماداً. وأخرجه عبد الرزاق (20624)، والبخاري (3108) في فرض الخمس: باب ما ذكر من درع النبي - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -، و (5818) في اللباس: باب الأكسية والخمائن، ومسلم (2080) (35)، والترمذي (1733) في اللباس: باب ما جاء في لبس الصوف، من طريق أيوب، عن حميد بن هلال، به.

6624 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو الخليل: هو صالح بن أبي مريم. وانظر ما قبله.

ذِكْرُ وَصْفِ الثُّوبِ الَّذِي سُجِّيَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ
قَبَضَهُ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا إِلَى جَنَّتِهِ

اس کپڑے کی صفت کا تذکرہ جس میں نبی اکرم ﷺ کو لپیٹا گیا تھا جب اللہ تعالیٰ نے

آپ ﷺ کی (روح مبارکہ کو) جنت کی طرف لے کے جانے کے لیے قبض کیا

6625 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ:

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُجِّيَ فِي ثَوْبٍ جَبَرَةٍ

❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ کو یمنی چادر میں ڈھانپ دیا گیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ الثُّوبَ الَّذِي سُجِّيَ بِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُكَفَّنْ فِيهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ کپڑا جس میں نبی اکرم ﷺ کو لپیٹا گیا تھا

آپ ﷺ کو اس میں کفن نہیں دیا گیا تھا

6626 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ

مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): أَدْرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَوْبٍ جَبَرَةٍ، ثُمَّ أُخْرِعَ عَنْهُ.

6625 - حدیث صحیح، ابن ابی السری قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشیخین. وأخرجه أحمد 6/153، ومسلم

(942) فی الجنائز: باب تسجیة المیت، وأبو داود (3120) فی الجنائز: باب فی المیت یُسجى، والبیہقی فی "السنن" 3/385 من

طریق عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد، وقرن أحمد فی "المسند" بمعمر عبد الأعلى. وأخرجه ابن سعد 2/264 من طریق معمر،

به. وأخرجه أحمد 6/269، ومسلم (942) (48)، والنسائی فی الوفاة كما فی "التحفة" 12/363، وابن سعد 2/264 من طریق

صالح بن کیسان، والبخاری (5814) فی اللباس: باب البرود والجبرة والشملة، ومسلم (942)، والبیہقی 3/385، والبغوی

(1469) من طریق شعيب بن أبي حمزة، كلاهما عن الزهري، به.

6626 - إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه أحمد 6/161، وعنه أبو داود (3149) فی الجنائز: باب فی الكفن، والبیہقی

فی "الدلائل" 7/248، وأخرجه البيهقي فی "السنن" 3/401 من طریق علی بن عبد الله المدینی كلاهما (أحمد وعلی) عن الولید

بن مسلم، بهذا الإسناد، ولم يذكر أبو داود والبیہقی فی قول القاسم بن محمد. وأخرجه النسائی فی الوفاة كما فی "التحفة"

12/285 عن محمد بن المثنی ومجاهد بن موسى، كلاهما عن الولید بن مسلم، به، ببعضه وهو قوله: "أَدْرَجَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فِي ثَوْبٍ جَبَرَةٍ."

قَالَ الْقَاسِمُ: إِنَّ بَقَايَا ذَلِكَ الْقُوبِ لَعِنْدَنَا بَعْدُ

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ کو کینچی چادر میں لپیٹ دیا گیا پھر اسے آپ سے الگ کر دیا گیا۔
قاسم بیان کرتے ہیں: اس کپڑے کا باقی حصہ بعد میں بھی ہمارے پاس موجود رہا۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْقَوْمِ الَّذِينَ غَسَّلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان لوگوں کا تذکرہ جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کو غسل دیا تھا

6627 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ

وَاصِحِ أَبُو تَمِيْلَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَادٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: (متن حدیث): لَمَّا تَوَقَّي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَقَ بِهِ أَصْحَابُهُ، وَشَكُّوا فِي غُسْلِهِ، وَقَالُوا: نُجَرِّدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا نُجَرِّدُ مَوْتَانَا أَمْ كَيْفَ نَصْنَعُ؟ فَأَرْسَلَ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا عَلَيْهِمْ سَنَةً، فَمَا مِنْهُمْ رَجُلٌ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَإِذَا مَنَادٍ يَنَادِي مِنَ الْبَيْتِ - لَا يَذْرُؤَنَّ مَنْ هُوَ - أَنْ اغْسِلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ، قَالَتْ: فَغَسَّلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ قِمِيصُهُ، قَالَتْ عَائِشَةُ: لَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا غَسَّلَهُ غَيْرُ نِسَائِهِ.

❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو آپ کے اصحاب کو غم نے گھیر لیا اور نبی اکرم ﷺ کو غسل دینے کے بارے میں ان کے درمیان سوچ پیدا ہوئی۔ انہوں نے کہا: کیا ہم نبی اکرم ﷺ کے کپڑے بھی اسی طرح اتاریں گے جس طرح ہم اپنے مرحومین کے کپڑے اتارتے ہیں یا پھر ہمیں کیا کرنا چاہئے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر نیند طاری کی ان میں سے کوئی شخص ایسا باقی نہیں رہا جس نے اپنا سر اٹھایا ہوا ہو (یعنی ہر شخص اوگھ رہا تھا) اسی دوران گھر میں سے کسی منادی نے یہ پکار کر کہا: لوگوں کو یہ پتہ نہیں چل سکا کہ وہ کون تھا (اس نے یہ کہا) تم لوگ نبی اکرم ﷺ کو آپ کے کپڑوں سمیت غسل دو۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں تو لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کو غسل دیا جبکہ آپ کی قمیص آپ کے جسم پر موجود تھی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں مجھے بعد میں جس بات کا خیال آیا اگر وہ پہلے آجاتا تو نبی اکرم ﷺ کو غسل صرف آپ کی

ازواج دیتیں۔

6627 - إسناده قوي، وابن إسحاق صرح بالحديث عند غير المصنف. وأخرجه أحمد 6/267، وأبو داود (3141) في

الجنائز: باب في ستر الميت عند غسله، والحاكم 3/59-60، والبيهقي في "السنن" 3/387، وفي "الدلائل" 7/242 من طرق عن ابن إسحاق، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم على شرط مسلم ووافقه الذهبي وأخرجه بنحوه ابن سعد 2/276-277 من طريق عيسى بن معمر، عن عباد بن عبد الله، به. وأخرجه ابن ماجه (1464) في الجنائز: باب ما جاء في غسل الرجل امرأته وغسل المرأة زوجها، من طريق أحمد بن خالد الوهبي، عن محمد بن إسحاق، ببعضه: "لَوْ كُنْتُ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا غَسَّلَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - غَيْرَ نِسَائِهِ."

ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَمْ يَرِ مِنْهُ فِي غُسْلِهِ مَا يَرَى مِنْ سَائِرِ الْمَوْتَى

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کو غسل دینے کے دوران آپ ﷺ کی طرف سے وہ چیز دکھائی نہیں دی جو دیگر تمام مرحومین میں دکھائی دیتی ہے

6628 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ

سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): لَمَّا اجْتَمَعُوا لَغُسْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوا بَيْنَهُمْ، فَقَالُوا: وَاللَّهِ مَا

نَذَرِي أَنْجَرِدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا نُجَرِّدُ مَوْتَانَا، أَوْ نَغْسِلُهُ وَعَلَيْهِ نِيَابُهُ؟ قَالَتْ: فَأَرْسَلَ اللَّهُ

عَلَيْهِمُ النَّوْمَ حَتَّى إِنْ مِنْهُمْ مِنْ رَجُلٍ إِلَّا ذَلَفُهُ فِي صَدْرِهِ، ثُمَّ نَادَى مُنَادٍ مِنْ جَانِبِ الْبَيْتِ - مَا يَذَرُونَ مَا هُوَ - أَنْ

اغْسِلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ قَمِيصُهُ، قَالَ: فَوَكَّبُوا إِلَيْهِ وَثَبَةً رَجُلٍ وَاحِدٍ، فَعَسَلُوا رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ قَمِيصُهُ، يَصُبُّونَ عَلَيْهِ الْمَاءَ وَيَذَلُّوْنَهُ مِنْ وَرَاءِ الْقَمِيصِ، وَكَانَ الَّذِي

أَجْلَسَهُ فِي حِجْرِهِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، أَسْنَدَهُ إِلَى صَدْرِهِ، قَالَتْ: فَمَا رَأَيْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ شَيْءٌ مِمَّا يَرَى مِنَ الْمَيِّتِ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب لوگ نبی اکرم ﷺ کو غسل دینے کے لئے اکٹھے ہوئے تو ان کا

اختلاف ہو گیا انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہمیں سمجھ نہیں آ رہی کہ کیا ہم نبی اکرم ﷺ کے کپڑے بھی اسی طرح اتاریں جس طرح

اپنے مرحومین کے کپڑے اتارتے ہیں یا پھر ہم آپ کے جسم پر کپڑے رہنے کے ہمراہ آپ کو غسل دیدیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان

کرتی ہیں تو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر نیند طاری کی یہاں تک کہ ان میں سے موجود ہر شخص کی ٹھوڑی اس کے سینے سے جا لگی پھر گھر

کے کسی کنارے سے کسی منادی نے کہا: لوگوں کو یہ پتہ نہیں چل سکا کہ وہ کون ہے۔ (اس نے کہا) تم لوگ نبی اکرم ﷺ کو غسل دو

یہاں تک کہ آپ کی قمیض آپ کے جسم پر موجود ہو۔ راوی کہتے ہیں: تو ان سب لوگوں کا اس بات پر اتفاق ہوا۔ انہوں نے

نبی اکرم ﷺ کو ایسی حالت میں غسل دیا کہ نبی اکرم ﷺ کی قمیض آپ کے جسم پر موجود تھی۔ وہ نبی اکرم ﷺ پر پانی انڈیلنے رہے

اور قمیض کے نیچے سے آپ کے جسم کو ملنے رہے۔

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کو اپنی گود میں بٹھایا ہوا تھا اور انہوں نے اپنے سینے کے ساتھ نبی اکرم ﷺ

کو ٹیک دی ہوئی تھی۔

6628 - إسناده قوى. وهو فى "سيرة ابن هشام" 4/313 عن ابن إسحاق، بهذا الإسناد. ولم يذكر فيه: "وكان الذى أجلسه

فى حجره...."

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں مجھے نبی اکرم ﷺ کی طرف سے کوئی چیز دکھائی نہیں دی جو میت کی طرف سے دکھائی دیتی ہے (یعنی آپ کے جسم سے کوئی بول یا براز خارج نہیں ہوا)

ذِكْرُ وَصْفِ الثِّيَابِ الَّتِي كَفَّنَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا

ان کپڑوں کی صفت کا تذکرہ جن میں نبی اکرم ﷺ کو کفن دیا گیا تھا

6629 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُبَاعٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ،

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): غَطِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُلَّةٍ يَمَانِيَةٍ كَانَتْ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، ثُمَّ

نُزِعَتْ مِنْهُ، فَكُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ سُحُولٍ يَمَانِيَةٍ لَيْسَ فِيهَا عِمَامَةٌ وَلَا قِمِيمٌ، فَتَزَعَّ عَبْدُ اللَّهِ الْحُلَّةَ، وَقَالَ:

أَكُفِّنُ فِيهَا، ثُمَّ قَالَ: لَمْ يُكُفَّنْ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكُفَّنُ فِيهَا، فَتَصَدَّقَ بِهَا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ کو ایک یمنی حلے میں لپیٹ دیا گیا جو حضرت عبداللہ بن

ابوبکر رضی اللہ عنہ کا تھا پھر اسے آپ کے جسم سے الگ کر دیا گیا اور نبی اکرم ﷺ کو تین یمنی سحول کپڑوں میں کفن دیا گیا جس میں عمامہ

اور قمیض شامل نہیں تھے عبداللہ نے وہ حلہ اتار لیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا: مجھے اس حلے میں کفن دیا جائے پھر بعد میں انہوں نے کہا:

جس کپڑے میں نبی اکرم ﷺ کو کفن نہیں دیا گیا۔ اس میں مجھے کیسے کفن دیا جاسکتا ہے تو انہوں نے اس کپڑے کو صدقہ کر دیا تھا۔

ذِكْرُ خَبَرِ أَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكَمْ صِنَاعَةُ الْحَدِيثِ ضِدَّ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور

وہ اس بات کا قائل ہے) یہ روایت ہماری ذکر کردہ روایت کے برخلاف ہے

6630 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الرَّقَّامُ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ سُؤَيْدٍ،

مَنْجُوفٍ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ، وَعَمْرَانُ، جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ:

6629 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير الوليد بن شجاع، فمن رجال مسلم، وما بين

الحاصرتين من "مسلم"، وهو في "صحيحه" (941) (46) في الجناز: باب في كفن الميت، عن علي بن حجر السعدي، عن علي

بن مسهر، بهذا الإسناد. وقد تقدم بعضه عند المؤلف برقم (3037) من طريق مالك عن هشام بن عروة، فانظر تمة تخريجه هناك.

6630 - إسناده حسن، رجاله رجال الصحيح، وعمران - وهو ابن داود القطان - روى له أصحاب السنن وعلق له البخاري

وحدیث حسن. أبو داود: هو سليمان بن داود الطيالسي، وهشام: هو ابن أبي عبد الله الأسطوئي. وأخرجه البزار (812) عن أحمد بن

عبد الله السدوسي - وهو ابن علي بن سويد بن منجوف - بهذا الإسناد. وقال: لا نعلم رواه هكذا موصلاً إلا أبو داود، ورواه يزيد بن

زريع وغيره عن هشام عن قتادة عن سعيد مرسلاً. وأورده الهيثمي في "المجمع" 3/23 وقال: رواه البزار، ورجاله رجال الصحيح.

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي ثَوْبٍ نَجْرَانِيٍّ، وَرَبِطَتَيْنِ
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو ایک نجرانی کپڑے اور دو چادروں میں کفن دیا گیا۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَا طَرِحَ تَحْتَ الْمُصْطَفَى فِي قَبْرِهِ

اس چیز کی صفت کا تذکرہ جو نبی اکرم ﷺ کی قبر میں آپ ﷺ کے نیچے بچھائی گئی

6631 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، وَغُنْدَرٌ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

(متن حدیث): أَنَّهُ وَضَعَ فِي قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطِيفَةً حَمْرَاءَ
 حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک میں ایک سرخ چادر رکھی گئی تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَدِّ لَهُ عِنْدَ الدَّفْنِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ دفن کے وقت نبی اکرم ﷺ کے لیے لحد بنائی گئی تھی

6632 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ، حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ،

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ:

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثَوَابٍ سُحُولِيَّةٍ، وَلِحَدِّ لَهُ، وَنُصِبَ اللَّبْنُ

عَلَيْهِ نَصَبًا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ کو تین سحولیہ کپڑوں میں کفن دیا گیا آپ کے لئے لحد بنائی گئی

اور اس پر کچی اینٹیں نصب کی گئیں۔

6631 - إسناده صحيح على شرطهما. أبو جَمْرَةَ: هو نصر بن عمران الضبي، وغندر: هو لقب محمد بن جعفر. وأخرجه

الطيالسي (2751)، ومن طريقه البيهقي 3/408، وأخرجه أبو بكر بن أبي شيبة في "مصنفه" 3/336، ومسلم (967) في الجنائز:

باب جعل القطيفة في القبر، عن وكيع وغندر، وأحمد 1/228، والترمذي (1048) في الجنائز: باب ما جاء في الثوب الواحد تحت

الميت في القبر، عن يحيى بن سعيد وغندر، وأحمد 1/355، والبيهقي 3/408 عن وكيع، ومسلم (967) من طريق يحيى بن

سعيد، والنسائي 4/81 في الجنائز: باب وضع الثوب في اللحد، وفي الوفاة كما في "التحفة" 5/262

6632 - إسناده قوى على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير الدراوردي - وهو عبد العزيز بن محمد - فقد روى

له البخاري تعليقاً ومقرناً واحتج به مسلم. وأخرجه مسلم (941) (46) في الجنائز: باب في كفن الميت، عن يحيى بن يحيى، عن

عبد العزيز بن محمد الدراوردي، بهذا الإسناد. ولم يسق لفظه. وانظر (3037) و (6629). ويشهد لقول عائشة: "لحد له، ونصب

اللبن عليه نصباً" ما أخرجه مسلم (966)، والنسائي 4/80، وابن ماجه (1556) أن سعد بن أبي وقاص، قال في مرضه الذي هلك

فيه: الحَدُّوا لي لحداً، وانصبوا علي نصباً، كما صنع برسول الله - صلى الله عليه وسلم -، وحديث جابر، وسيأتي عند المصنف

برقم (6635).

ذِكْرُ آسَامِي مَنْ دَخَلَ قَبْرَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ أَرَادُوا دَفْنَهُ

ان لوگوں کے ناموں کا تذکرہ جو نبی اکرم ﷺ کے دفن کے وقت آپ ﷺ کی قبر میں اترے تھے

6633 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا شُجَاعُ

بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ حَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ السَّيِّدِيُّ، عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَ قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبَّاسُ، وَعَلِيٌّ وَالْفَضْلُ، وَسَوَى لَحْدَهُ رَجُلٌ مِّنَ

الْأَنْصَارِ وَهُوَ الَّذِي سَوَى لُحُودِ الشَّهَدَاءِ يَوْمَ بَدْرٍ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عباس رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فضل رضی اللہ عنہ نبی

اکرم ﷺ کی قبر میں داخل ہوئے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے آپ کی لحد تیار کی یہ وہی شخص تھا جس نے غزوہ بدر کے دن شہداء کی لحدیں تیار کی تھیں۔

ذِكْرُ انْكَارِ الصَّحَابَةِ قُلُوبَهُمْ عِنْدَ دَفْنِ صَفِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نبی اکرم ﷺ کو دفن کرنے کے وقت ان کے قلوب کی کیفیت مختلف ہونے کا تذکرہ

6634 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافِ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ

سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ الْمَدِينَةَ أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ

شَيْءٍ، فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ، وَمَا نَفَضْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الْأَيْدِي، وَإِنَّا لَفِي دَفْنِهِ حَتَّى انْكَرْنَا قُلُوبَنَا

✽✽ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب وہ دن تھا جس دن نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تھے تو اس دن

ہر چیز روشن ہو گئی تھی جب وہ دن آیا جس میں نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا۔ اس دن ہر چیز تاریک ہو گئی تھی ابھی ہم نے اپنے ہاتھوں

6633 - إسناده جيد على شرط مسلم. وأخرجه البزار (855) عن أيوب بن منصور البغدادي، عن شجاع بن الوليد، بهذا

الإسناد. إلا أنه قال فيه: "شهداء يوم أحد!" وأورده الهيثمي في "المجمع" 9/37 وقال: رواه البزار عن شيخه أيوب بن منصور، وقد

وهم في حديث رواه له أبو داود، وبقية رجاله رجال الصحيح.

6634 - إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه الترمذی (3618) في المناقب: باب في فضل النبي - صلى الله عليه

وسلم -، وفي "الشمال" (274)، وابن ماجه (1631) في الجنائز: باب ذكر وفاته ودفنه - صلى الله عليه وسلم -، والبخاری

(3834) عن بشر بن هلال الصواف، بهذا الإسناد. وقال الترمذی: غريب صحيح. وأخرجه أحمد 3/221 عن سيار، و 268 عن

عغان، كلاهما عن جعفر بن سليمان، به. وأخرجه بنحوه أحمد 3/240 و 287، والدارمی 1/41، وابن أبي شيبة 11/516 من طريق

حماد بن سلمة، عن ثابت، به.

کو نبی اکرم ﷺ سے جدا نہیں کیا تھا اور آپ کو دفن کر رہے تھے کہ اسی دوران ہمیں اپنے قلوب کی کیفیت تبدیل ہوتی ہوئی محسوس ہوئی۔

ذِكْرُ وَصْفِ قَبْرِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْرِ ارْتِفَاعِهِ مِنَ الْأَرْضِ

نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی صفت کا تذکرہ اور اس کے زمین سے بلند ہونے کی مقدار کا تذکرہ

6635 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا السَّخْتِيَانِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ بْنُ سَلِيمَانَ،

حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ:

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْدَ وَنُصْبَ عَلَيْهِ اللَّبَنُ نَصَبًا، وَرُفِعَ قَبْرُهُ مِنَ الْأَرْضِ

نَحْوًا مِنْ شِبْرٍ

❁❁ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے لئے لحد بنائی گئی تھی اور اس پر کچی اینٹیں نصب کی

گئی تھیں نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کو زمین سے تقریباً ایک بالشت اونچا رکھا گیا تھا۔

بَابُ إِخْبَارِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا يَكُونُ فِي أُمَّتِهِ مِنَ الْفِتَنِ وَالْحَوَادِثِ

نبی اکرم ﷺ کا اس بارے میں اطلاع دینے کا تذکرہ جو آپ ﷺ کی

امت میں فتنے اور حادثات رونما ہوں گے

6636 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُونُ فِي مَقَامِهِ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ إِلَّا حَدَّثَ بِهِ، حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ، وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ، قَدْ عَلِمَهُ أَصْحَابِي هَؤُلَاءِ، وَإِنَّهُ لَيَكُونُ الرَّجُلُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيَهُ، فَأَرَاهُ قَدْ ذَكَرَهُ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ إِذَا غَابَ عَنْهُ، فَإِذَا رَأَاهُ عَرَفَهُ

✽✽ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے آپ نے اپنے اس قیام کے دوران قیامت تک ہونے والی کسی بھی چیز کو نہیں چھوڑا ہر چیز کے بارے میں گفتگو کی جس نے اسے یاد رکھا تھا اس نے اسے یاد رکھا اور جس نے بھولنا تھا وہ بھول گیا میرے ساتھی بھی یہ بات جانتے ہیں ان میں سے کوئی شخص کوئی بات بھول چکا ہوگا لیکن جب میں اسے دیکھوں گا تو مجھے یاد آ جائے گا جس طرح کوئی شخص کسی غیر موجود شخص کے چہرے کو یاد کرتا ہے لیکن جب وہ اسے دیکھتا ہے تو اسے پہچان لیتا ہے۔

6636 - إسناده صحيح على شرطهما. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وجريرو: هو ابن عبد الحميد الضبي، وشقيق: هو ابن سلمة أبو وائل الأسدي الكوفي. وأخرجه مسلم "2891" "23" في الفتن وأشرط الساعة: باب إخبار النبي صلى الله عليه وسلم فيما يكون إلى قيام الساعة، عن عثمان بن أبي شيبة، وإسحاق بن راهويه، وأبو داود "4240" في الفتن: باب ذكر الفتن ودلائلها، عن عثمان بن أبي شيبة، كلاهما عن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "5/385" و"389" و"401"، والبخاري "6604" في القدر: باب (وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ قَدَرًا مَقْدُورًا)، ومسلم "2891" "23"، والبيهقي "4215" من طريق سفيان الثوري، والحاكم "4/487" من طريق شيبان النحوي، كلاهما عن الأعمش، به. وأخرجه مختصرا الحاكم "4/472" من طريقين عن عاصم بن أبي النجود، عن زر بن حبیش، عن حذيفة، وهذا سند حسن. وأخرج أحمد "5/386"، والطبرانی "433"، ومسلم "2891" "24" من طريق شعبه، عن عدي بن ثابت، عن عبد الله بن يزيد الخطمي، عن حذيفة قال: أخبرني رسول الله صلى الله عليه وسلم بما هو كائن إلى أن تقوم الساعة، فما منه شيء إلا قد سألته، إلا أنني لم أسأله: ما يخرج أهل المدينة من المدينة؟ هذا لفظ أحمد ومسلم. ولفظ الطبرانی: قام فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم، فأخبرنا بما هو كائن إلى يوم القيامة، إلا أنني لم أسأله: ما يخرج أهل المدينة من المدينة؟

ذِكْرُ خَيْرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6637 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَابِ الْجَمْعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ

الْمُفَضَّلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَقَدْ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا، فَحَدَّثَنَا مَا هُوَ كَائِنٌ بَيْنَنَا وَبَيْنَ السَّاعَةِ،

مَا بِي أَقُولُ لَكُمْ: إِنِّي كُنْتُ وَحْدِي، لَقَدْ كَانَ مَعِيَ غَيْرِي، حَفِظَ ذَاكَ مَنْ حَفِظَهُ، وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے آپ نے ہم سے لے کر قیامت تک جو کچھ ہونا

تھا۔ اس کے بارے میں ہمیں بتا دیا (حضرت حذیفہ کہتے ہیں:) میں تم لوگوں سے یہ نہیں کہہ رہا کہ میں صرف تنہا تھا میرے ساتھ

دوسرے لوگ بھی تھے۔ ان میں سے جس نے اسے یاد رکھا تھا اس نے یاد رکھا اور جس نے بھول جانا تھا اس نے بھلادیا۔

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنْ وَصْفِ قَدْرِ ذَاكَ الْمَقَامِ الَّذِي قَالَ

فِيهِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ

اس قیام کی مقدار کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جس کے دوران

نبی اکرم ﷺ نے یہ باتیں ارشاد فرمائی تھیں

6638 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِلْيَ بْنِ الْمُشْتَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الضَّحَّاكِ بْنِ مَخْلَدٍ،

قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ، حَدَّثَنَا عَلْبَاءُ بْنُ أَحْمَدَ الْيَشْكِرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ اسْمُهُ

عَمْرُو بْنُ أَخْطَبٍ،

6637- إسناده جيد، عبد الرحمن بن إسحاق وهو ابن عبد الله بن الحارث المدني - مختلف فيه، وهو صدوق، كما قال

الحافظ في التقریب، وذكره الذهبي في "من تكلم فيه وهو موثق" 202، وروى له مسلم في الشواهد، ثم هو متابع، وباقي السند

ثقات من رجال الشيخين غير مسدد، فمن رجال البخاري. أبو إدريس الخولاني: هو عائد الله بن عبد الله. وأخرجه أحمد 5/388

من طريق صالح بن كيسان، و 5/507 من طريق شعيب بن أبي حمزة، ومسلم "2891" "22" في الفتن: باب إخبار النبي صلى الله

عليه وسلم فيما يكون إلى قيام الساعة، من طريق يونس بن يزيد الأيلي،

6638- إسناده صحيح، عمرو بن الضحاک بن مخلد ثقة روى له ابن ماجه، ومن فوقه ثقات على شرط الصحيح. وهو في

مسند أبي يعلى ورقة 316/1 وأخرجه الطبرانی 17/46 عن الحسن بن علي المعمری، عن عمرو بن أبي عاصم الضحاک، بهذا

الإسناد، وأخرجه أحمد 5/341، ومسلم "2892" في الفتن: باب إخبار النبي صلى الله عليه وسلم فيما يكون إلى قيام الساعة،

والحاكم 4/487 من طرق عن أبي عاصم الضحاک بن مخلد، به، وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي!

(متن حدیث): قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَخَطَبَ حَتَّى حَضَرَتِ الظُّهْرُ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الْعَصْرُ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ، فَحَدَّثَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ، فَأَعْلَمْنَا أَحْفَظْنَا

✽ حضرت ابو یزید رضی اللہ عنہ جن کا نام عمرو بن اخطب ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی پھر آپ منبر پر چڑھے۔ آپ نے خطبہ دیا یہاں تک کہ ظہر کا وقت ہو گیا پھر آپ منبر سے نیچے اترے آپ نے نماز ادا کی پھر آپ منبر پر چڑھے۔ آپ نے ہمیں خطبہ دیا یہاں تک کہ عصر کا وقت ہو گیا پھر آپ منبر سے نیچے اترے۔ آپ نے نماز ادا کی پھر آپ منبر پر چڑھے۔ آپ نے ہمیں خطبہ دیا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ آپ نے ہمیں بتایا: جو کچھ ہو چکا ہے اور جو کچھ ہوگا تو جس شخص نے اس بات کو مجھ سے زیادہ یاد رکھا وہ ہم میں سب سے زیادہ علم رکھنے والا تھا۔

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنْ قَدْرِ مَا بَقِيَ مِنْ هَذِهِ الدُّنْيَا فِي جَنْبِ مَا خَلَا مِنْهَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ دنیا جتنی گزر چکی ہے اس کے مقابلے میں کتنی مقدار میں باقی رہ گئی ہے

6639 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْمُقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِنَّمَا أَجَلُكُمْ فِي أَجَلٍ مِّنْ خَلَا مِّنَ الْأَمَمِ، كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغَارِبِ الشَّمْسِ، وَإِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُصَايَا، فَقَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ؟ قَالَ: فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ؟ قَالَ: فَعَمِلَتِ النَّصَارَى مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ، ثُمَّ أَنْتُمْ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغَارِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ،

6639 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب المقابري، فمن رجال مسلم. وسيأتي عند المؤلف برقم "7173" من طريق قتيبة بن سعيد، عن إسماعيل بن جعفر، به. وأخرجه أحمد 2/111، والبخاري "5021" في فضائل القرآن: باب فضل القرآن على سائر الكلام، من طريق سفيان الثوري، عن عبد الله بن دينار، به. وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح. وأخرجه أحمد 2/6، والرامهرمزي في الأمثال ص 59، والبخاري "2268" في الإجارة: باب الإجارة إلى نصف النهار، و"3459" في أحاديث الأنبياء: باب ما ذكر عن بني إسرائيل، والبيهقي 6/118، والبقوي "4017" من طريقين عن نافع، عن ابن عمر. وأخرجه الطيالسي "1820"، والبخاري "557" في مواقيت الصلاة: باب من أدرك ركعة من العصر قبل الغروب، و"7467" في التوحيد: باب في المشيئة والإرادة، و"7533": باب قول الله تعالى: (قُلْ قَاتُوا بِالْوَرَعِ قَاتِلُوهُمْ)، والبيهقي 6/118 - 119 من طرق عن الزهري، عن سالم بن عبد الله بن عمر، عن أبيه. وأخرجه الطبراني "13285" مختصرا من طريق معن بن عيسى، عن مالك، عن وهب بن كيسان، عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "إنما أجلكم فيما خلا من الأمم كما بين صلاة العصر إلى مغرب الشمس."

قَالَ: فَغَضِبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى وَقَالُوا: نَحْنُ كُنَّا أَكْثَرُ عَمَلًا، وَأَقْلَلُ عَطَاءً، قَالَ: هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَإِنَّهُ فَضَّلِي أَوْتِيَهُ مَنْ أَشَاءُ

✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”دیگر امتوں کے مقابلے میں تمہارا عرصہ اس طرح ہے جیسے عصر کی نماز سے لے کر سورج غروب ہونے تک کا وقت ہوتا ہے۔ تمہاری یہودیوں اور عیسائیوں کی مثال ایک ایسے شخص کی مانند ہے جو کچھ لوگوں کو مزدور رکھتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ کون شخص ایک قیراط کے عوض میں دوپہر تک میرے لئے کام کرے گا تو یہودیوں نے دوپہر تک کام کیا۔ ایک ایک قیراط کے عوض میں پھر اس شخص نے کہا: کون شخص دوپہر سے لے کر عصر تک ایک ایک قیراط کے عوض میں کام کرے گا۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو عیسائیوں نے دوپہر سے لے کر عصر کی نماز تک ایک ایک قیراط کے عوض میں کام کر لیا۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر تم لوگ آئے جنہوں نے عصر کی نماز سے لے کر سورج غروب ہونے تک دو دو قیراط کے عوض میں کام کیا۔ اس بات پر یہودی اور عیسائی غصے میں آ گئے۔ انہوں نے کہا: ہم نے تو زیادہ عمل کیا ہے اور ہمیں تو روزانہ معاوضہ دیا گیا ہے تو پروردگار نے فرمایا: میں نے تمہارے حق کے حوالے سے تم پر کوئی زیادتی کی؟ وہ جواب دیتے ہیں جی نہیں تو پروردگار نے فرمایا: یہ میرا فضل ہے جسے میں چاہوں گا یہ عطا کروں گا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ قُرْبِ السَّاعَةِ مِنَ النَّبُوءَةِ بِالْإِشَارَةِ الْمَعْلُومَةِ

متعین اشارے کے ذریعے قیامت کے نبوت سے قریب ہونے کی اطلاع کا تذکرہ

6640- حدیث صحیح، محمد بن عصام بن یزید وأبوہ تقدمت ترجمتهما عند الحديث رقم "4587"، ومن فوقهما ثقات من رجال الشيخين غير حمزة الضبي، فمن رجال مسلم، وهو ثقة. أبو التياح: هو يزيد بن حميد الضبي، وحمزة الضبي: هو حمزة بن عمرو العائذي أبو عمر الضبي. وأخرجه أحمد 3/222 و278 عن هاشم وهو أبو النضر هاشم بن القاسم - عن شعبة، بهذا الإسناد. وهذا إسناد صحيح. وأخرجه البخاري "6504" في الرقاق: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "بعثت أنا والساعة كهاتين"، وأبو يعلى "3264" من طريق وهب بن جرير، ومسلم "2951" "134" في الفتن: باب قرب الساعة، من طريق خالد بن الحارث، والخطابي في غريب الحديث 1/280 من طريق عاصم، والطيالسي "1980"، أربعتهم وهب وخالد وعاصم والطيالسي - عن شعبة، عن قتادة وأبي التياح، به. وأخرجه مسلم "2951" "134" عن محمد بن بشار، عن ابن أبي عدي، عن شعبة، عن حمزة الضبي، وأبي التياح، به. وأخرجه الطيالسي "2089"، وأحمد 3/131، والدارمي 2/313، ومسلم "2951" "134"، وأبو القاسم البغوي في الجعديات "1457" من طرق عن شعبة، عن أبي التياح، به. وأخرجه أحمد 3/123 و124 و130 و274 و275، ومسلم "2951" "133"، والترمذي "2214" في الفتن: باب ما جاء في قول النبي صلى الله عليه وسلم: "بعثت أنا والساعة كهاتين"، وأبو يعلى "2925" و"2999" و"3146" و"3263" من طرق عن شعبة، عن قتادة، به، عند مسلم وغيره: قال شعبة: وسمعت قتادة يقول في قصصه: كفضل إحداهما على الأخرى، فلا أدري أذكره عن أنس، أو قاله قتادة؟ وأخرجه أحمد 3/193 و283 من طريقين عن أبان بن يزيد العطار، عن قتادة، به. وأخرجه مسلم "2951" "135" من طريق معتمر بن سليمان، عن أبيه، عن معبد وهو ابن هلال العنزي - عن أنس. وأخرجه أحمد 3/237 وفيه قصة، عن يعقوب، عن أبيه، عن ابن إسحاق، حدثني زياد بن أبي زياد مولى ابن عباس، عن أنس.

6640 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سَلَمٍ الْأَصْبَهَانِيُّ بِالرِّيِّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِصَامٍ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْيَاسِجِ، وَقَتَادَةَ، وَحَمْرَةَ الضَّبِّيِّ، قَالُوا: سَمِعْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ هَكَذَا، وَأَشَارَ بِأُصْبَعِيهِ، قَالَ: وَكَانَ قَتَادَةُ يَقُولُ: كَفَضِلِ أَحَدَهُمَا عَلَى الْآخَرِ.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: يُشْبِهُ أَنْ يَكُونَ مَعْنَى قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ أَرَادَ بِهِ أَنِّي بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونَ بَيْنَنَا نَبِيٌّ آخَرٌ، لِأَنِّي آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَعَلَى أَمْنِي تَقُومُ السَّاعَةُ

❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

”مجھے اور قیامت کو اس طرح مبعوث کیا گیا ہے۔“

نبی اکرم ﷺ نے اپنی دو انگلیوں کے ذریعے اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی تھی۔

راوی بیان کرتے ہیں: قتادہ نے یہ بات کہی ہے۔ یہ اس طرح ہے جیسے ایک کو دوسری پر فضیلت حاصل ہو۔

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) اس بات کا احتمال موجود ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان مجھے اور قیامت کو ان دو کی طرح مبعوث کیا گیا ہے۔ اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ ہو کہ مجھے اور قیامت کو اس طرح مبعوث کیا گیا ہے جیسے شہادت کی انگلی اور درمیان کی انگلی ہوتی ہے یعنی نبی اکرم ﷺ اور قیامت کے درمیان کوئی اور نبی نہیں آئے گا کیونکہ میں آخری نبی ہوں اور میری امت پر ہی قیامت قائم ہوگی۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْأُصْبُعَيْنِ اللَّذَيْنِ أَشَارَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا فِي هَذَا الْخَبَرِ

ان دو انگلیوں کی صفت کا تذکرہ جن کے ذریعے نبی اکرم ﷺ نے

وہ اشارہ کیا تھا جس کا ذکر اس روایت میں ہے

6641 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ صَالِحٍ الْأَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَجَمَعَ بَيْنَ السَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى

❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”مجھے اور قیامت کو ان دو کی طرح مبعوث کیا گیا ہے۔“

(راوی بیان کرتے ہیں) نبی اکرم ﷺ نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کو ملا کر یہ بات ارشاد فرمائی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِعُمُومِ هَذَا الْخِطَابِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس خطاب کے عموم کی صراحت کرتی ہے جس کا ہم ذکر کر چکے ہیں

6642 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ مَوْلَى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَسْكَدَرَانِيُّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِأَصْبَحِهِ النَّبِيُّ تَلَى الْإِنْبَهَامَ وَالْوُسْطَى: بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ هَكَذَا

✽✽✽ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا کہ آپ نے انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی اور درمیانی انگلی کو ملا کر یہ ارشاد فرمایا۔

”مجھے اور قیامت کو اس طرح مبعوث کیا گیا ہے“

ذِكْرُ نَفْيِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْنِ النَّبُوَّةِ بَعْدَهُ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ

نبی اکرم ﷺ کا اس بات کی نفی کرنے کا تذکرہ کہ آپ ﷺ کے بعد قیامت تک نبوت ہوگی

6643 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الصَّبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا

حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْمُنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ

6641 - إسناده قوى، عبد الرحمن بن صالح الأزدي لا بأس به، روى له النسائي فى خصائص على، وقد توبع، ومن فوقه من رجال الشيخين غير أبى بكر ابن عياش فقد روى له مسلم فى مقدمة صحيحه، واحتج به البخارى . أبو حصين: هو عثمان بن عاصم بن حصين الأسدى الكوفى، وأبو صالح: هو ذكوان السمان. وأخرجه هناد بن السرى فى الزهد "523"، وعنه ابن ماجه "4040" فى الفتن: باب أشراف الساعة، عن أبى بكر بن عياش، بهذا الإسناد. قرن ابن ماجه فى روايته مع هناد أبا هشام الرفاعى محمد بن يزيد. وأخرجه البخارى "6505" فى الرقاق: باب قول النبى صلى الله عليه وسلم: "بعثت أنا والساعة كهاتين" عن يحيى بن يوسف، عن أبى بكر بن عياش، به. وأخرجه الحافظ ابن حجر فى تغليق التعليق 5/177 من طريق الإسماعيلى أحمد بن إبراهيم، قال: أخبرنى ابن ناجية، حدثنا أحمد بن عثمان بن حكيم، ومحمد بن عثمان بن كرامة، قال: حدثنا عبيد الله وهو ابن موسى - عن إسرائيل، عن أبى حصين، به.

6642 - إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو حازم: هو سلمة بن دينار. وأخرجه مسلم "2950" فى الفتن: باب قرب

الساعة، عن قتية بن سعيد بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم أيضا "2950"، والطبرانى "5988" عن سعيد بن منصور، عن يعقوب بن عبد الرحمن، به. وقرن مسلم فى روايته مع يعقوب عبد العزيز بن أبى حازم. وأخرجه أحمد 5/330 و331 و335 و338، والحميدى "925"، والبخارى "4936" فى تفسير سورة النازعات: باب رقم "1"، و"5301" فى الطلاق: باب اللعان، و"6503" فى الرقاق: باب قول النبى صلى الله عليه وسلم: "بعثت أنا والساعة كهاتين" والطبرانى "5873" و"5885" و"5912" و"5913" من طرق عن أبى حازم، به.

أَبِي وَقَاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ:

(مثنیٰ حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِعَلِيٍّ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

❀❀ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا، قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْقَوْلَ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی

6644 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنُ مُوسَى عَبْدَانُ بِعَسْكَرٍ مُكَرَّمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو رَبِيعَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَوْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

6643 - إسناده ضعف، ومتنه صحيح، محمد بن سلمة بن كهيل روى عنه جمع، وذكره المؤلف في الثقات 7/375 وقال ابن أبي حاتم في الجرح والتعديل 7/276: سمعت أبي يقول: كان "أى محمد بن سلمة" مقدما على أخيه يحيى بن سلمة، وأحب إلى منه، ويحيى أكبر منه، قلت: وضعفه ابن معين والجوزجاني وابن شاهين وابن سعد، وباقي السند رجاله ثقات من رجال الصحيح. وهو فى مسن أبى يعلى ورقة 319/1، وأورده الهيثمى فى المجمع 9/109 ونسبه إلى أبى يعلى والطبرانى، وقال: وفى إسناده أبى يعلى محمد بن سلمة بن كهيل، وثقه ابن حبان وضعفه غيره، وبقيّة رجاله رجال الصحيح. وأخرجه ابن عدى فى الكامل 6/2222 عن أبى يعلى، عن محمد بن سهل بن حصين، عن حسان بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبرانى فى الكبير 23/892 عن محمد بن عثمان بن أبى شيبة، عن الحسن بن على الحلوانى، عن إسماعيل بن أبان، عن يحيى بن سلمة بن كهيل، عن أبيه، به. إلا أنه قال فيه: "عن سعد بن أبى وقاص، عن أم سلمة" والله أعلم. قلت: ويحيى بن سلمة هذا متروك الحديث. وسيأتى تخريج طريقه باستيعاب عند الحديثين "9626" و"6927"

6644 - إسناده ضعيف، أبو ربيعة: اسمه زيد بن عوف القطعي، روى عن أبى عوانة، وحماة بن سلمة، وعون بن موسى، وهشيم، وشريك، وغيرهم، ضعفه غير واحد، وذكره المؤلف فى المجروحين 1/311، فقال: كان ممن اختلط بأخوه، فما حدث قبل اختلاطه، فمستقيم، وما حدث بعد التخليط ففيه المناكير، يجب التنكب عما انفرد به من الأخبار، وكان يحيى بن معين ساء الراى فيه. وأورده السيوطى فى الدر المنثور 4/124 ونسبه إلى ابن حبان وابن مردويه. وأخرجه الطبرى كما فى الفتح 8/318 - من طريق عمرو بن عطية، عن أبيه، عن أبى سعيد. وعمرو بن عطية وأبوه العوفى ضعيفان. وأخرجه بنحوه النسائى فى خصائص على "7" والجوزجاني فى الأبطال "126" من طريق عبد الله بن الرقيم، عن سعد بن أبى وقاص. وابن الرقيم مجهول. وأخرجه بنحوه مرسل أحمد فى فضائل الصحابة "177" عن يحيى بن آدم، عن أبى بكر ابن عياش، عن الأعمش، عن أبى صالح، قال: بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم أبى بكر ... فذكره. ووصله الطبرى من طريق أبى صالح عن على. وأخرجه عبد الله بن أحمد فى زياداته على المسند 1/151 عن محمد بن سليمان لوين، عن محمد بن جابر السجيمى، عن سماك، عن حنش، عن على. وفى آخره "قال: لا، ولكن جبريل جاءنى فقال: لن يؤدى عنك إلا أنت أو رجل منك" قال الهيثمى فى المجمع 7/29: فيه محمد بن جابر السجيمى، وهو ضعيف وقد وثق. وأخرج الترمذى "3090" فى التفسير: باب ومن سورة التوبة، والنسائى فى الخصائص "70" من طريقين عن حماد بن سلمة،

(متن حدیث): بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَلَمَّا بَلَغَ ضَجْنَانَ سَمِعَ بُغَامَ نَاقَةٍ عَلَيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَعَرَفَهُ، فَاتَّاهُ، فَقَالَ: مَا شَأْنِي؟ قَالَ: خَيْرٌ، إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِي بِرَاءَةً، فَلَمَّا رَجَعْنَا انْطَلَقَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا لِي؟ قَالَ: خَيْرٌ أَنْتَ صَاحِبِي فِي الْغَارِ، (وَأَنْتَ مَعِيَ عَلَى الْحَوْضِ) غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُبْلَغُ غَيْرِي، أَوْ رَجُلٌ مِّنِّي - يَعْنِي عَلِيًّا -

✽✽ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ یا شاید حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو (امیر الحج بنا کر) بھیجا جب وہ ضجنان کے مقام پر پہنچے تو انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اونٹنی کی آواز کو سنا وہ اسے پہچان گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: میرا کیا معاملہ ہے۔ انہوں نے کہا: بہتر ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (کفار کے ساتھ کئے گئے ہر معاہدے) سے التعلق (کے اعلان کے ہمراہ) بھیجا ہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں) جب ہم لوگ واپس آئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا کیا معاملہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہتر ہے تم غار میں میرے ساتھی رہے ہو لیکن صورت حال یہ تھی کہ میرے علاوہ یا مجھ سے تعلق رکھنے والے (میرے کسی خاندانی عزیز) کے علاوہ اور کوئی شخص یہ اعلان نہیں کر سکتا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ قِرَاءَةِ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سُورَةِ بَرَاءَةِ عَلَى النَّاسِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا لوگوں کے سامنے سورۃ توبہ کی تلاوت کرنے کی صفت کا تذکرہ

6645 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْجَنْدِيُّ بِمَكَّةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ اللَّحْجِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو قُرَّةَ مُوسَى بْنُ طَارِقٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ:

6645- علی بن زیاد اللحجی ذکرہ المؤلف فی الثقات 8/470 وقال: مستقیم الحدیث، وقد توبع، ومن فوقه من رجال الصحيح غیر موسی بن طارق فقد روى له النسائي، وهو ثقة، لكن لم يصرح أبو الزبير بسماحه من جاب وأخرجه الدارمی 2/66-67، والنسائي فی الخصائص "73"، وفي السنن 5/247-248 فی مناسك الحج: باب الخطبة قبل يوم التروية، وابن خزيمة فی صحيحه "2974" عن إسحاق بن إبراهيم، والبيهقي فی دلائل النبوة 5/297-298 من طريق أبي حمزة، كلاهما عن أبي قرة موسى بن طارق، بهذا الإسناد. قال النسائي فی سننه: ابن خثيم ليس بالقوي فی الحديث، وإنما أخرجت هذا لتلا يجعل ابن جريج عن أبي الزبير وما كتبناه إلا عن إسحاق بن إبراهيم، ويحيى بن سعيد القطان لم يترك حديث ابن خثيم ولا عبد الرحمن إلا أن علي ابن المديني قال: ابن خثيم منكر الحديث، وكان علي ابن المديني خلق للحديث. قلت: والجمهور على تقوية ابن خثيم هذا، ووافق النسائي الجمهور على توثيقه فی رواية. وأورد الحديث السيوطی فی الدر المنثور 4/125 مختصراً، وزاد نسبه إلى إسحاق ابن راهويه فی مسنده وأبي الشيخ، وابن مردويه. وفي الباب عن ابن عباس عند الترمذی "3091" فی تفسير سورة التوبة، وقال: هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه من حديث ابن عباس.

(متن حدیث): اَنَّهُمْ حِينَ رَجَعُوا إِلَى الْمَدِينَةِ مِنْ عُمْرَةِ الْجَعْرَانَةِ بَعَثَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الْحَجِّ، فَأَقْبَلْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْعَرَجِ ثَوَّبَ بِالصُّبْحِ، فَلَمَّا اسْتَوَى لِلتَّكْبِيرِ سَمِعَ الرَّغْوَةَ خَلْفَ ظَهْرِهِ، فَوَقَفَ عَنِ التَّكْبِيرِ، فَقَالَ: هَذِهِ رَغْوَةُ نَافِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَدْعَاءِ، فَلَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى مَعَهُ، فَإِذَا عَلَى عَلَيْهَا، فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ: أَمِيرُ أَنْتَ أَمْ رَسُولٌ؟ قَالَ: لَا، بَلْ رَسُولٌ، أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَرَاءَةٍ أَقْرُؤَهَا عَلَى النَّاسِ فِي مَوَاقِفِ الْحَجِّ، فَقَدِمْنَا مَكَّةَ، فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ التَّرْوِيَةِ بِيَوْمٍ، قَامَ أَبُو بَكْرٍ، فَخَطَبَ النَّاسَ حَتَّى إِذَا فَرَّغَ، قَامَ عَلَى فَقَرًا بِزَاءَةٍ حَتَّى خَتَمَهَا، ثُمَّ خَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمَ عَرَفَةَ قَامَ أَبُو بَكْرٍ، فَخَطَبَ النَّاسَ يُعَلِّمُهُمْ مَنَاسِكَهُمْ حَتَّى إِذَا فَرَّغَ، قَامَ عَلَى فَقَرًا عَلَى النَّاسِ بَرَاءَةً حَتَّى خَتَمَهَا، ثُمَّ كَانَ يَوْمَ النَّحْرِ فَأَقْضَيْنَا، فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو بَكْرٍ خَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ إِفَاضَتِهِمْ، وَعَنْ نَحْرِهِمْ، وَعَنْ مَنَاسِكِهِمْ، فَلَمَّا فَرَّغَ قَامَ عَلَى فَقَرًا عَلَى النَّاسِ بَرَاءَةً حَتَّى خَتَمَهَا، فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ النَّفَرِ الْأَوَّلِ، قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ كَيْفَ يَنْفِرُونَ، وَكَيْفَ يَرْمُونَ وَعَلَّمَهُمْ مَنَاسِكَهُمْ، فَلَمَّا فَرَّغَ قَامَ عَلَى فَقَرًا بَرَاءَةً عَلَى النَّاسِ حَتَّى خَتَمَهَا

❀❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب وہ لوگ جعرانہ سے عمرہ کرنے کے بعد مدینہ منورہ کی طرف واپس گئے تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امیر حج بنا کر بھیجا ہم لوگ ان کے ساتھ آگئے یہاں تک کہ جب ہم عرج کے مقام پر پہنچے تو صبح کی نماز کے لئے اقامت کہی گئی جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تکبیر کہنے کے لئے کھڑے ہوئے تو انہوں نے اپنی پشت کے پیچھے اونٹنی کی آواز سنی۔ وہ تکبیر کہنے سے رک گئے۔ انہوں نے کہا: یہ تو نبی اکرم ﷺ کی اونٹنی جدعاء کی مخصوص آواز ہے شاید نبی اکرم ﷺ تشریف لارہے ہوں، تو ہم آپ کی اقتداء میں نماز ادا کریں گے لیکن اس اونٹنی پر حضرت علی رضی اللہ عنہ سوار تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: کیا آپ امیر کے طور پر آئیں ہے یا قاصد کے طور پر آئے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں بلکہ قاصد کے طور پر آیا ہوں مجھے نبی اکرم ﷺ نے برأت کے ہمراہ بھیجا ہے جسے میں حج کے موقع پر لوگوں کے سامنے پڑھ دوں گا۔

(راوی کہتے ہیں:) پھر ہم لوگ مکہ آگئے ترویہ سے ایک دن پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیا (حج کے احکام بیان کئے) جب وہ فارغ ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے سورت توبہ کی تلاوت کی اور اسے مکمل طور پر ختم کیا پھر ہم لوگ ان کے ہمراہ روانہ ہوئے یہاں تک کہ جب عرفہ کا دن آیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیا انہوں نے لوگوں کو مناسک حج کی تعلیم دی۔ وہ فارغ ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے لوگوں کے سامنے سورت توبہ کی تلاوت کی یہاں تک کہ اسے مکمل طور پر ختم کیا پھر جب قربانی کا دن آیا اور ہم لوگ واپس آئے تو جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ واپس آئے تو انہوں نے لوگوں کا خطبہ دیا اور انہیں واپس جانے کے بارے میں بتایا اور قربانی کے بارے میں اور دیگر مناسک کے بارے میں بتایا جب وہ فارغ ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے لوگوں کے سامنے سورت

برأت کی تلاوت کی یہاں تک کہ اسے مکمل ختم کیا۔

جب پہلی رواں لگی کا دن آیا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیا۔ انہوں نے لوگوں کو بتایا: وہ کیسے روانہ ہوں گے اور کیسے رمی کریں گے۔ انہوں نے لوگوں کو مناسک حج کی تعلیم دی جب وہ فارغ ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے لوگوں کے سامنے سورۃ توبہ کی تلاوت کی یہاں تک کہ اسے مکمل تلاوت کیا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ أَوَّلَ حَادِثَةٍ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ مِنَ الْحَوَادِثِ
قَبْضُ نَبِيِّهَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ اس امت میں جو حوادث رونما ہوں گے

ان میں سب سے پہلا حادثہ اس کے نبی کا وصال ہے

6646 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَلَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: سَمِعْتُ وَائِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ، يَقُولُ:

(متن حدیث): خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: تَزْعُمُونَ أَنِّي مِنْ آخِرِكُمْ وَفَاةٌ، إِنِّي مِنْ أَوَّلِكُمْ وَفَاةٌ، وَتَتَّبِعُونِي أَفْنَادًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.

✽ حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا: تم لوگ یہ گمان کرتے ہو کہ تم میں سے سب سے آخر میں میری وفات ہوگی حالانکہ تم میں سب سے پہلے میری وفات ہوگی اور تم میرے بعد مختلف گروہوں میں تقسیم ہو کر ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو گے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ مَا وَصَفْنَا مِنْ أَوَّلِ الْحَوَادِثِ هُوَ مِنْ أَمَارَةٍ
إِرَادَةِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا الْخَيْرَ بِهَذِهِ الْأُمَّةِ

6646 - إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن إبراهيم، وهو الملقب بدحيم، فمن رجال البخاري، وعمر بن عبد الواحد روى له أبو داود والنسائي وابن ماجه، وهو ثقة. وأخرجه الطبراني 22/168 عن إبراهيم بن عبد الرحمن دحيم، عن أبيه، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/106، وأبو يعلى في مسنده ورقة 350/1، والطبراني 22/168 من طرق عن الأوزاعي، به. وأخرجه الطبراني 22/166 من طريق عبد الله بن صالح، عن معاوية بن صالح، عن ربيعة بن يزيد، به. وفي الباب عن معاوية بن أبي سفيان عند أبي يعلى ورقة 345/1، والطبراني في الكبير 19/905 و906. وأوردته الهيثمي في المجمع 7/306 وزاد نسبه إلى الطبراني في الأوسط، وقال: ورجالهما ثقات. وعن سلمة بن نفيل السكوني، وسياتي عند المؤلف برقم "6777" وقوله: "أفنادا"، أي: جماعات متفرقين، قوما بعد قوم، واحدهم: فند.

اس بات کے بیان کا تذکرہ ہم نے سب سے پہلے حادثے کے بارے میں جو کچھ بیان کیا ہے وہ

حادثہ اس بات کی نشانی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کیا ہے

6647 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسْتَبِ بْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ

الْجَوْهَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِنَّ اللَّهَ إِذَا أَرَادَ رَحْمَةً أُمَّةٍ مِنْ عِبَادِهِ، قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا، فَجَعَلَهَا لَهَا فَرْطًا وَسَلَفًا، وَإِذَا أَرَادَ هَلَكَةً أُمَّةٍ عَذَّبَهَا، وَنَبِيَّهَا حَتَّى، فَاقْرَأَ عَيْنَهُ بِهَلَكَتِهَا حِينَ كَذَبُوهُ وَعَصَوْا أَمْرَهُ

❀ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی امت پر رحمت کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ ان لوگوں سے پہلے ان کے نبی کی روح کو قبض کر لیتا ہے اور اس نبی کو ان لوگوں کے لئے پیش رو اور پہلے جانے والا بنا دیتا ہے اور جب وہ کسی امت کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو انہیں عذاب کا شکار کرتا ہے جبکہ ان کا نبی زندہ ہوتا ہے تو وہ اس نبی کی آنکھوں کو ان لوگوں کی ہلاکت کے ذریعے ٹھنڈا کرتا ہے۔ جب وہ لوگ اس نبی کو جھوٹا قرار دیتے ہیں اور اس کے حکم کی نافرمانی کرتے ہیں۔“

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بَأَنَّ أَوَّلَ حَادِثَةٍ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ تَكُونُ مِنَ الْبَحْرَيْنِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ اس امت میں رونما ہونے والا سب سے پہلا حادثہ بحرین میں ہوگا

6648 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَيَقُولُ: هَا، إِنَّ الْفِتْنَةَ

هَاهُنَا، إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا، مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَشْرِقُ الْمَدِينَةِ هُوَ الْبَحْرَيْنِ وَمُسْلِمَةُ مِنْهَا، وَخُرُوجُهُ

6647- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن سعيد الجهرى، فمن رجال مسلم،

وهو ثقة. وأخرجه البيهقي في دلائل النبوة 3/76 عن الحاكم أبى عبد الله الحافظ، قال: أخبرنا أبو النضر محمد بن محمد بن

يوسف فى آخرين، قالوا: حدثنا محمد بن المسيب، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو نعيم فى المستخرج كما فى النكت الظراف 6/446

- من طريق أبى يعلى وأبى عروبة ومحمد بن على بن حرب، عن إبراهيم بن سعيد، به. وأخرجه الذهبى فى سير أعلام النبلاء

14/426 بإسناده إلى أحمد بن محمد البالى، حدثنا محمد بن المسيب، به. ثم قال الذهبى: وبالإسناد: قال ابن المسيب: كتب

عنى هذا الحديث ابن خزيمة، ويقال: إبراهيم الجوهري تفرد به. وأخرجه الزار فى مسنده كما فى النكت الظراف، والبيهقى فى

الدلائل 3/76 - 77 من طرق عن إبراهيم بن سعيد، به.

كَانَ أَوَّلَ حَدِيثٍ حَدَّثَ فِي الْإِسْلَامِ

✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا آپ نے مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا: اس طرف فتنہ ہوگا فتنہ اس طرف ہوگا وہاں سے شیطان کے سینگ طلوع ہوتے ہیں۔
(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مدینہ منورہ کا مشرق بحرین ہے اور میلہ کذاب کا خروج بھی وہیں سے ہوا تھا اور اس کا خروج اسلام میں پیدا ہونے والی سب سے پہلی بدعت تھی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصَحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6649 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْمُقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: (متن حدیث): رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ إِلَى الْمَشْرِقِ وَيَقُولُ: إِنَّ الْفِتْنَةَ هُنَا، إِنَّ الْفِتْنَةَ هُنَا، مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ

✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا آپ نے مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا۔

”بے شک فتنہ اس طرف ہوگا بے شک فتنہ اس طرف ہوگا جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے۔“

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ مَا كَانَ يَتَوَقَّعُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مِنْ وَقُوعِ الْفِتَنِ مِنْ نَاحِيَةِ الْبَحْرَيْنِ

6648 - إسناده صحيح على شرطهما . وهو في الموطأ 2/975 في الاستئذان: باب ما جاء في المشرق . ومن طريق مالك أخرجه البخاري "3279" في بدء الخلق: باب صفة إبليس وجنوده، والبغوي "4005" وأخرجه أحمد 2/23 و50 و111، والبخاري "5296" في الطلاق: باب الإشارة في الطلاق والأمور، من طريق سفيان الثوري، وأحمد 2/73 من طريق عبد العزيز بن مسلم، كلاهما عن عبد الله بن دينار، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "21016"، وأحمد 2/23 و26 و40 و72 و121 و143، والبخاري "3511" في المناقب: باب رقم "5"، و"7092" في الفتن: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "الفتنة من قبل المشرق"، ومسلم "2905" "47" و"48" و"49" في الفتن: باب في الفتنة من المشرق من حيث يطلع قرنا الشيطان، والترمذي "2268" في الفتن: باب رقم "79"، وأبو يعلى "5449" من طرق عن سالم بن عبد الله، عن أبيه . وأخرجه أحمد 2/92، والبخاري "3104" في فرض الخمس: باب ما جاء في بيوت أزواج النبي صلى الله عليه وسلم، و"7093" في الفتن، ومسلم "2905" "45" من طريق الليث، وأحمد 2/18، ومسلم "2905" "46" من طريق عبيد الله بن عمر، كلاهما عن نافع، عن ابن عمر .

6649 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب المقابري فمن رجال مسلم، وهو مكرر ما قبله.

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کو یہ توقع تھی کہ
فتنے بحرین کی طرف سے رونما ہوں گے

6650 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا

إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَقِيلٍ بْنُ مَعْقِلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَهَبِ بْنِ مُنْبِهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِينَ مِنْهُمْ صَاحِبُ الْيَمَامَةِ، وَمِنْهُمْ صَاحِبُ صَنْعَاءَ الْعَنَسِيُّ، وَمِنْهُمْ صَاحِبُ حَمِيرٍ، وَمِنْهُمْ الذَّجَالُ وَهُوَ أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً.

قَالَ: وَقَالَ أَصْحَابِي: قَالَ: هُمْ قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ كَذَّابًا *

❀❀ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”بے شک قیامت سے پہلے کچھ کذاب ہوں گے جن میں ایک یمامہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ہے اور ایک صنعاء سے تعلق رکھنے والا شخص عسی ہے۔ ان میں سے ایک حمیر سے تعلق رکھتا ہوگا اور ان میں سے ایک دجال ہوگا جو فتنے کے اعتبار سے ان سب سے بڑا ہوگا۔“

راوی بیان کرتے ہیں: میرے ساتھیوں نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی۔ ان کذابوں کی تعداد 30 کی قریب ہوگی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ هَذِهِ اللَّفْظَةِ: ثَلَاثِينَ كَذَّابًا إِنَّمَا هِيَ
مِنْ كَلَامِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ یہ الفاظ ”تیس کذاب“ یہ نبی اکرم ﷺ کے کلام کا حصہ ہیں

6651 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ

الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ ثَلَاثُونَ دَجَالُونَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ حَتَّى يَقْبِضَ

6650 - إسنادہ قوی، وأخرجه أحمد 3/345 عن موسى، عن ابن لهيعة، عن أبي الزبير، عن جابر. وأخرجه البزار "3375"

عن يوسف بن موسى، عن عبد الرحمن بن مفرأ، عن مجالد، عن الشعبي، عن جابر. وليس فيه قوله: "ومنهم صاحب حمير"
وأورده الهيثمي في المجمع 7/332 وقال رواه أحمد والبزار، وفي إسناد البزار عبد الرحمن بن مفرأ، وثقه جماعة وفيه ضعف،
وبقية رجاله رجال الصحيح، وفي إسناد أحمد ابن لهيعة وهو لين. وأخرجه ابن أبي شيبة 15/161 عن يزيد بن هارون، أخبرنا
مبارك، عن الحسن مرسلًا.

الْمَالُ، وَتَظْهَرُ الْفِتْنُ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ، قَالُوا: وَمَا الْهَرْجُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الْقَتْلُ الْقَتْلُ
 ﴿۶۵۷﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک 30 دجالوں کا خروج نہیں ہوگا جن میں سے ہر ایک یہ کہتا ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے یہاں تک کہ مال عام ہو جائے گا۔ فتنے ظاہر ہوں گے اور حرج بکثرت ہوگا۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! حرج سے مراد کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قتل قتل۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ مُسْلِمَةَ الْكَذَّابِ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ
 يَخُوضُونَ فِيهِ فِي حَيَاتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ مسلمانہ کذاب کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کی زندگی
 میں ہی نبی اکرم ﷺ کے اصحاب غور و فکر کیا کرتے تھے

6652 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ

6651 - إسناده صحيح على شرط مسلم. القعنبی: هو عبد الله بن مسلمة بن قعنب. وأخرجه القسم الأول منه أبو داود
 "4333" فی الملاحم: باب فی خبر ابن صائد، عن عبد الله بن مسلمة القعنبی، بهذا الإسناد. وأخرجه بتمامه أحمد 2/457 عن
 محمد بن جعفر غندر، عن شعبه، عن العلاء، به. وأخرج القسم الأول منه أحمد 2/313، والبخاری "3609" فی المناقب: باب "لا
 تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل فيتمنى أن يكون مكان الميت من البلاء"، والترمذی "2218" فی الفتن: باب ما جاء "لا
 تقوم الساعة حتى يخرج كذابون"، والبخاری "4244" من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن همام، عن أبي هريرة. وهو فی "صحيفة
 همام" برقم "25" بتحقيق رفعت فوزی. وأخرجه أيضا أحمد 2/236 - 237، ومسلم "48" من طريق مالك، وأحمد 2/530 من
 طريق ورقاء، كلاهما عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة. وأخرج القسم الثاني منه مسلم 4/2057 "12" من طريق
 إسماعيل بن جعفر، عن العلاء، به. ولفظه: "يتقارب الزمان، ويقبض العلم، وتظهر الفتن، ويلقى الشح، ويكثر الهرج" قالوا: وما
 الهرج؟ قال: "القتل". وانظر: "6680" و"6681" و"6700" و"6701"

6652 - إسناده ضعيف، عياض بن مسافع لم يرو عنه غير طلحة بن عبد الله بن عوف، ولم يوثقه غير المؤلف 5/266، وقال
 الحسيني - كما في "تعجيل المنفعة" ص 327 - لا يدرى من هو، وباقي السند ثقات من رجال الصحيح. يونس: هو ابن يزيد
 الأيلي. وأخرجه الحاكم 4/531 عن أبي العباس محمد بن يعقوب، عن بحر بن نصر، عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه
 أحمد 5/46، والحاكم 4/541 من طريقين عن الليث بن سعد، عن عقيل بن خالد، عن الزهري، به. وقال الحاكم: هذا حديث
 صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه! كذا قال، مع أن عياض لم يخرج واحد منهما، ثم هو مجهول، وطلحة بن عبد الله إنما
 أخرجه له البخاری وحده، ولم يخرج لم مسلم. وأخرجه عبد الرزاق "20823"، وعنه أحمد 5/41، والحاكم 4/541 عن معمر،
 والحاكم 4/541 من طريق شعيب، كلاهما عن الزهري، عن طلحة بن عبد الله "وقع في" "المصنف": عبيد الله، وهو تحريف "بن
 عوف، عن أبي بكر. وليس فيه عياض، قال الحاكم: طلحة بن عبد الله لم يسمعه من أبي بكر، إنما سمعه من عياض بن مسافع عن
 أبي بكر، فساق الطريقين السالفين. وأورده الهيثمي في "المجمع" 7/332 وقال: رواه أحمد والطبراني، وأحد أسانيد أحمد
 والطبراني رجاله رجال الصحيح. وقد صح منه قوله: "لا يدخل المدينة رعب المسيح، لها يومئذ سبعة أبواب، على كل باب ملكان"
 انظر "3731" و"6805"

شہاب، قَالَ: حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ عِيَّاضِ بْنِ مَسَافِعٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ أَبُو بَكْرَةَ: (أَكْثَرَ النَّاسِ فِي شَأْنِ مُسْلِمَةَ الْكَذَّابِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا)، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ، (فَأَتَنِي عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَمِنْ شَأْنِ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي قَدْ أَكْثَرْتُمْ فِي شَأْنِهِ) فَإِنَّهُ كَذَّابٌ مِنْ ثَلَاثِينَ كَذَّابًا يَخْرُجُونَ قَبْلَ الدَّجَالِ، وَإِنَّهُ لَيْسَ بَلَدًا إِلَّا يَدْخُلُهُ رُعْبُ الْمَسِيحِ، إِلَّا الْمَدِينَةَ عَلَى كُلِّ نَفْبٍ مِنْ أَنْفَاقِهَا مَلَكَانِ يَذْبَانِ عَنْهَا رُعْبُ الْمَسِيحِ

❀❀❀ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے مسیلہ کذاب کے بارے میں کچھ ارشاد فرمانے سے پہلے لوگ بکثرت اس کے معاملے میں بات چیت کیا کرتے تھے پھر نبی اکرم ﷺ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے آپ نے اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اس کی حمد و ثناء بیان کی پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اما بعد! جہاں تک اس شخص کے معاملے کا تعلق ہے جس کے معاملے میں تم لوگ اکثر گفتگو کر رہے ہوتے ہو۔ دجال سے پہلے ظاہر ہونے والے 30 کذابوں میں سے یہ ایک کذاب ہے اور دجال کا فتنہ ہر شہر میں داخل ہوگا۔ صرف مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہوگا کیونکہ اس کے ہر داخلے پر دو فرشتے تعینات ہیں جو دجال کے رسوخ کو اس سے دور کرتے ہیں۔

ذِكْرُ رُؤْيَا الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مُسْلِمَةَ وَالْعَنَسِيِّ

اس بات کا تذکرہ، نبی اکرم ﷺ نے مسیلہ اور عنسی کے بارے میں خواب دیکھا تھا

6653 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سَوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ، فَنَفَخْتُهُمَا، فَطَارَا، فَأَوَّلَتْهُمَا الْكَذَّابَيْنِ: مُسْلِمَةَ وَالْعَنَسِيَّ

❀❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”میں نے اپنے دونوں ہاتھوں میں سونے کے بنے ہوئے دو ننگن دیکھے۔ میں نے ان پر پھونک ماری تو وہ دونوں اڑ گئے میں نے اس کی تاویل یہ کی کہ اس سے دو کذاب مراد ہیں، مسیلہ اور عنسی۔

6653 - إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عمرو - وهو ابن علقمة بن وقاص الليثي - فقد روى له البخاري مقروناً ومسلم متابعه وهو حسن الحديث. محمد بن بشر: هو ابن القرافصة بن المختار الحافظ العبدی أبو عبد الله الكوفي. وهو "مصنف ابن أبي شيبة" 5811، وعنه ابن ماجه "3922" في تعبير الرؤيا: باب تعبير الرؤيا. وأخرجه أحمد 2/338 و344 من طريقين عن حماد بن سلمة، عن محمد بن عمرو، به. وانظر ما بعده.

ذَكَرُ الْبَيَانِ بَانَ مُسْلِمَةَ طَلَبَ مِنَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَتَهُ بَعْدَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ مسلمہ نے نبی اکرم ﷺ سے آپ ﷺ کے بعد خلیفہ ہونے کا مطالبہ کیا تھا
6654 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَارِثِ، قَالَ: قَالَ ابْنُ أَبِي هَلَالٍ: فَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَرَجُلٍ آخَرَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): أَنَّ مُسْلِمَةَ قَدِمَتْ فِي جَيْشٍ عَظِيمٍ حَتَّى نَزَلَ فِي نَحْلٍ، فَبَلَغَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَقُولُ: إِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ الْأَمْرَ بَعْدَهُ تَبِعْتُهُ، قَالَ: فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا مَعَهُ إِلَّا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ بْنِ شَمَّاسٍ وَفِي يَدِهِ جَرِيدَةٌ حَتَّى وَقَفَ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: لَوْ أَنَّكَ سَأَلْتَنِي هَذِهِ مَا أَعْطَيْتُكَ، وَلَئِنْ أَذْهَبْتَ لَيَعْفِرَنَّكَ اللَّهُ، وَهَذَا ثَابِتٌ يُجِيبُكَ عَنِّي، وَإِنِّي لَا أَحْسَبُكَ الْدَيَّ رَأَيْتَ فِيمَا أُرِيتُ.

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَطَلَبْتُ رُؤْيَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ أُرِيتُ كَأَنَّ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَأَهْمَمْتَنِي شَأْنُهُمَا فَأَوْحَى إِلَيَّ أَنْ أَنْفُخَهُمَا، فَفَخَفْتُهُمَا، فَطَارَا، فَأَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِي الْعَنَسِيُّ صَاحِبُ صَنْعَاءَ، وَمُسْلِمَةَ صَاحِبَ الْيَمَامَةِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مسلمہ ایک بڑا لشکر لے کر آیا یہاں تک کہ انہوں نے ایک کھجوروں کے باغ میں پڑاؤ کیا۔ اس بات کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو ملی کہ وہ یہ کہتا ہے کہ اگر حضرت محمد ﷺ اپنے بعد مجھے اپنا نائب مقرر کر دیں تو میں ان کی پیروی کروں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ تشریف لائے آپ کے ساتھ حضرت ثابت بن قیس بن شماس تھے۔ نبی اکرم ﷺ کے دست مبارک میں ایک شاخ تھی۔ آپ مسلمہ کے پاس آ کر ٹھہرے پھر آپ نے فرمایا: اگر تم مجھ سے یہ شاخ مانگو تو میں تمہیں یہ بھی نہیں دوں گا اور اگر تم منہ پھیر کے چلے جاتے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہارے پاؤں کاٹ دے گا۔ یہ ثابت میری طرف سے تمہیں جواب دیدے گا میرا تمہارے بارے میں یہ خیال تھا کہ تم وہی شخص ہو جس کے بارے میں مجھے خواب میں دکھایا

6654 - حدیث صحیح، سعید بن زیاد لم یرو عنه غیر ابی ہلال - وهو سعید - ولم یوثقه غیر المؤلف، وقال أبو حاتم:

مجهول، وباقی السند من رجال الشیخین غیر حرملة فمن رجال مسلم، وجهالة الرجل المقرون بأبی سلمة لا تضمر، فإن أبا سلمة ثقة، وأخرجه البخاری "3620"، "3621" فی المناقب: باب علامات النبوة فی الإسلام، و"4373" و"4374" فی المغازی: باب وفد بنی حنیفة وحديث ثمامة بن اثال، و"7461" فی التوحید: باب قوله تعالى: (إنما قولنا لشيء إذا أردناه)، ومسلم "2273" و"2274" فی الرؤيا: باب رؤيا النبي صلى الله عليه وسلم، والترمذی "2292" فی الرؤيا: باب ما جاء فی رؤيا النبي صلى الله عليه وسلم الميزان والدلو، والنسائی فی الرؤيا كما فی "التحفة" 10/138، والطبرانی "10750" والبيهقی فی "الدلائل" 5/334 من طريق أبي اليمان الحكم بن نافع، عن شعيب بن أبي حمزة، عن عبد الله بن أبي حسين، عن نافع بن جبير، بهذا الإسناد. واقتصر البخاری فی روايته فی التوحید والطبرانی علی قصة قدوم مسلمة، وعند الترمذی والنسائی قصة الرؤيا دون قصة مسلمة.

گیا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے خوابوں کے بارے میں تحقیق کی تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”ایک مرتبہ میں سویا ہوا تھا مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ میرے دونوں ہاتھوں میں سونے سے بنے ہوئے دو ٹنگن ہیں۔ میں ان دونوں کی وجہ سے بڑا پریشان ہوا تو میری طرف یہ بات وحی کی گئی کہ میں ان پر پھونک ماروں میں نے ان پر پھونک ماری تو وہ دونوں اڑ گئے میں نے اس کی تاویل یہ کی کہ اس سے مراد وہ دونوں کذاب ہیں جن کا ظہور میرے بعد ہوگا۔ ایک غسی ہے جو صنعاء کا رہنے والا ہے اور ایک میلہ ہے جو یمامہ کا رہنے والا ہے۔

ذَكَرُ الْاِخْبَارِ بَانَ الَّذِي يَلِي اَمْرَ النَّاسِ اِلَى اَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ يَكُوْنُ مِنْ قُرَيْشٍ لَا مِنْ غَيْرِهَا
اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ قیامت تک جو بھی شخص مسلمانوں کے معاملے کا نگران ہوگا (یعنی حکمران بنے گا) اس کا تعلق قریش سے ہوگا کسی دوسرے سے نہیں ہوگا

6655 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ الْمُفْضَلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَزَالُ هَذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ فِي النَّاسِ أَثَانٌ

✽✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”یہ معاملہ (یعنی حکومت) ہمیشہ قریش میں رہے گی جب تک لوگوں میں سے دو آدمی بھی باقی ہیں۔“

ذَكَرُ اِخْبَارِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ بَعْدَهُ

نبی اکرم ﷺ کا اپنے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بارے میں اطلاع دینے کا تذکرہ

6656 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ الْمُقْرِئُ الْخَطِيبُ، بِوَاسِطِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْوَاسِطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): آتَتْ امْرَأَةً النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ، فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ،

6655 - إسنادہ صحیح علی شرط البخاری، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر مسدد بن مسرہد، فمن رجال البخاری، وقد

تقدم تخريجه برقم "6233"

أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ فَلَمْ أَجِدْكَ - يَعْنِي الْمَوْتَ -، قَالَ: إِنْ لَمْ تَجِدْنِي فَأَتِي أَبَا بَكْرٍ ﴿﴾ محمد بن جبر بن مطعم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے آپ کے ساتھ بات چیت کی نبی اکرم ﷺ نے اسے یہ حکم دیا کہ وہ واپس چلی جائے اس نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کی کیا رائے ہے کہ میں دوبارہ آؤں اور آپ کو نہ پاؤں (یعنی اگر آپ کا وصال ہو چکا ہو تو مجھے کیا کرنا چاہئے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس آ جانا۔

ذَكَرُوا الْإِخْبَارَ بِأَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ، ثُمَّ عُمَرَ، ثُمَّ عُثْمَانَ، ثُمَّ عَلِيًّا، الْخُلَفَاءَ بَعْدَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، وَقَدْ فَعَلَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ پھر عثمان رضی اللہ عنہ اور پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے بعد خلفاء شمار ہوں گے اللہ تعالیٰ ان حضرات سے راضی ہو اور اس نے ایسا کر لیا ہے (یعنی وہ ان سے راضی ہو گیا ہے)

6657 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَبَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمَهَانَ، عَنْ سَفِينَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: (متن حدیث): الْإِخْلَافَةُ ثَلَاثُونَ سَنَةً، وَسَائِرُهُمْ مُلُوكٌ، وَالْخُلَفَاءُ وَالْمُلُوكُ اثْنَا عَشَرَ. (توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: هَذَا خَبَرٌ أَوْهُمْ مَنْ لَمْ يُحْكَمْ صِنَاعَةُ الْحَدِيثِ أَنَّ آخِرَهُ يَنْقُضُ أَوَّلَهُ، إِذِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَ أَنَّ الْإِخْلَافَةَ ثَلَاثُونَ سَنَةً ثُمَّ، قَالَ: وَسَائِرُهُمْ مُلُوكٌ، فَجَعَلَ مَنْ تَقَلَّدَ أُمُورَ الْمُسْلِمِينَ بَعْدَ ثَلَاثِينَ سَنَةً مُلُوكًا كُلَّهُمْ، ثُمَّ، قَالَ: وَالْخُلَفَاءُ وَالْمُلُوكُ اثْنَا عَشَرَ، فَجَعَلَ الْخُلَفَاءَ وَالْمُلُوكَ اثْنِي عَشَرَ فَقَطْ.

6656 - حدیث صحیح، محمد بن خالد بت عبد اللہ الواسطی وإن اتفقوا علی ضعف، وقال فیہ المؤلف 9/90: یخطئ ویخالف - قد تابعه علیہ غیر واحد، ومن فوقه ثقات من رجال الشیخین. وأخرجه أحمد 4/82، والشافعی فی مسنده 2/404 بترتیب الساعاتی، والبخاری "3659" فی فضائل الصحابة: باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: "لو كنت متخذًا خلیلاً"، و"7220" فی الأحکام: باب الاستخلاف، و"7360" فی الاعتصام: باب الأحکام التي تعرف بالدلائل، ومسلم "2386" فی فضائل الصحابة: باب من فضائل أبی بکر الصدیق، والترمذی "3676" فی المناقب: باب رقم "17"، والبیہقی 8/153، والبقوی "3868"، من طرق عن إبراهیم بن سعد، بهذا الإسناد، وسیأتی عند المؤلف برقم "6871"

6657 - إسناده حسن، سعید بن جمهان مختلف فیہ، وثقه ابن معین وأحمد وأبو داود، وقال النسائی: لیس بہ بأس، وذكره المؤلف فی الثقات، وقال ابن معین: روى عن سفينة أحاديث لا يروها غيره، وأرجو أنه لا بأس به، وقال البخاری: فی حدیثه عجائب، وقال أبو حاتم: یکتب حدیثه، ولا یحتج بہ، وقال الساجی: لا یتابع علی حدیثه، فمثله حسن الحدیث، وباقی السند رجاله ثقات.

فَظَاهِرُ هَذِهِ اللَّفْظَةِ يَنْقُضُ أَوَّلَ الْخَبَرِ.

وَلَيْسَ بِحَمْدِ اللَّهِ وَمِنْهُ كَذَلِكَ وَلَا يَجِبُ أَنْ يُجْعَلَ جُزْأَنْ تَوْفِيقِ الْإِصَابَةِ دَلِيلًا عَلَى بُطْلَانِ الْوَارِدِ مِنَ الْأَخْبَارِ، بَلْ يَجِبُ أَنْ يُطْلَبَ الْعِلْمُ مِنْ مَظَاهِرِهِ، فَيَتَفَقَّهَ فِي الشَّيْنِ حَتَّى يُعْلَمَ أَنَّ أَخْبَارَ مَنْ عَصِمَ، وَلَمْ يَكُنْ يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا تَتَضَادُّ وَلَا تَتَهَاتَرُ، وَلَكِنْ مَعْنَى الْخَبَرِ عِنْدَنَا أَنَّ مَنْ بَعْدَ الثَّلَاثِينَ سَنَةً يَجُوزُ أَنْ يُقَالَ لَهُمْ: خُلَفَاءُ أَيْضًا عَلَى سَبِيلِ الْإِضْطِرَارِ، وَإِنْ كَانُوا مُلَوِّغًا عَلَى الْحَقِيقَةِ، وَآخِرُ الْإِثْنَى عَشَرَ مِنَ الْخُلَفَاءِ كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ.

فَلَمَّا ذَكَرَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخِلَافَةَ ثَلَاثِينَ سَنَةً، وَكَانَ آخِرُ الْإِثْنَى عَشَرَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَكَانَ مِنَ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ، أُطْلِقَ عَلَى مَنْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْأَرْبَعِ الْأَوَّلِ اسْمُ الْخُلَفَاءِ. وَذَلِكَ أَنَّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَضَهُ اللَّهُ إِلَى جَنَّتِهِ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ لِثِنْتَى عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَّتْ مِنْ شَهْرِ رَبِيعِ الْأَوَّلِ سَنَةَ عَشْرَةٍ مِنَ الْهِجْرَةِ.

وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ ثَانِي وَقَاتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتُوَفِّيَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ لَيْلَةَ الْإِثْنَيْنِ لِسَبْعِ عَشْرَةَ لَيْلَةً مَضِيَّةً مِنْ جُمَادَى الْآخِرَةِ، وَكَانَتْ خِلَافَتُهُ سِتِّينَ وَثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ وَاثْنَيْنِ وَعِشْرِينَ يَوْمًا.

ثُمَّ اسْتُخْلِفَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَوْمَ الثَّانِي مِنْ مَوْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، ثُمَّ قُتِلَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَكَانَتْ خِلَافَتُهُ عَشَرَ سِنِينَ وَسِتَّةَ أَشْهُرٍ وَأَرْبَعَ لَيَالٍ. ثُمَّ اسْتُخْلِفَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِ، ثُمَّ قُتِلَ عُثْمَانُ، وَكَانَتْ خِلَافَتُهُ اثْنَتَى عَشْرَةَ سَنَةً إِلَّا اثْنَى عَشَرَ يَوْمًا.

ثُمَّ اسْتُخْلِفَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِ، وَقُتِلَ، وَكَانَتْ خِلَافَتُهُ خَمْسَ سِنِينَ وَثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ إِلَّا أَرْبَعَةَ عَشَرَ يَوْمًا.

فَلَمَّا قُتِلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِ، وَذَلِكَ يَوْمَ السَّابِعِ عَشَرَ مِنْ رَمَضَانَ سَنَةَ أَرْبَعِينَ، بَايَعَ أَهْلُ الْكُوفَةِ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ بِالْكُوفَةِ، وَبَايَعَ أَهْلُ الشَّامِ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ بِإِيلِيَاءَ، ثُمَّ سَارَ مُعَاوِيَةُ يُرِيدُ الْكُوفَةَ، وَسَارَ إِلَيْهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، فَالْتَقَوْا بِنَاحِيَةِ الْأَنْبَارِ، فَاصْطَلَحُوا عَلَى كِتَابٍ بَيْنَهُمْ بِشُرُوطٍ فِيهِ، وَسَلَّمَ الْحَسَنُ الْأَمْرَ إِلَى مُعَاوِيَةَ، وَذَلِكَ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ لِخَمْسِ لَيَالٍ بَقِيْنَ مِنْ شَهْرِ رَبِيعِ الْأَوَّلِ سَنَةَ إِحْدَى وَأَرْبَعِينَ، وَتُسَمَّى هَذِهِ السَّنَةُ سَنَةُ الْجَمَاعَةِ.

ثُمَّ تُوَفِّيَ مُعَاوِيَةُ بِدِمَشْقَ يَوْمَ الْخَمِيسِ لِثَمَانِ بَقِيْنَ مِنْ رَجَبٍ سَنَةَ سِتِّينَ، وَكَانَتْ وَلَايَتُهُ تِسْعَ عَشْرَةَ سَنَةً وَأَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ إِلَّا لَيَالٍ، وَكَانَتْ لَهُ يَوْمَ مَاتَ ثَمَانٌ وَسَبْعُونَ سَنَةً.

ثُمَّ وَلِيَ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ابْنُهُ يَوْمَ الْخَمِيسِ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَبُوهُ، وَتَوَفَّى بِحُورَائِينَ - قَرْيَةٍ مِّنْ قُرَى دِمَشْقَ - لِأَرْبَعِ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَّتْ مِنْ رَّبِيعِ الْأَوَّلِ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَسِتِّينَ، وَهُوَ ابْنُ ثَمَانٍ وَثَلَاثِينَ سَنَةً، وَكَانَتْ وَلَائَتُهُ ثَلَاثَ سِنِينَ وَثَمَانِيَةَ أَشْهُرٍ إِلَّا أَيَّامًا.

ثُمَّ بُويعَ ابْنُهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ يَزِيدَ يَوْمَ النِّصْفِ مِنْ شَهْرِ رَّبِيعِ الْأَوَّلِ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَسِتِّينَ، وَمَاتَ يَوْمَ الْخَامِيسِ وَالْعِشْرِينَ مِنْ شَهْرِ رَّبِيعِ الْآخِرِ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَسِتِّينَ، وَكَانَتْ إِمَارَتُهُ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً، وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ سَنَةً، ثُمَّ بَايَعَ أَهْلُ الشَّامِ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ، وَبَايَعَ أَهْلُ الْحِجَازِ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، فَاسْتَوَى الْأَمْرُ لِمَرْوَانَ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ لِثَلَاثِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَسِتِّينَ، وَمَاتَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ بِدِمَشْقَ سَنَةَ خَمْسٍ وَسِتِّينَ، وَلَهُ ثَلَاثَ وَسِتُّونَ سَنَةً، وَكَانَتْ إِمَارَتُهُ عَشْرَةَ أَشْهُرٍ إِلَّا لَيَالٍ.

ثُمَّ بَايَعَ أَهْلُ الشَّامِ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَبُوهُ، وَمَاتَ عَبْدُ الْمَلِكِ بِدِمَشْقَ فِي شَوَّالِ سَنَةِ سِتٍّ وَثَمَانِينَ وَلَهُ اثْنَانِ وَسِتُّونَ سَنَةً، ثُمَّ بَايَعَ أَهْلُ الشَّامِ الْوَلِيدَ ابْنَهُ يَوْمَ تَوَفَّى عَبْدُ الْمَلِكِ. ثُمَّ تَوَفَّى الْوَلِيدُ بِدِمَشْقَ فِي النِّصْفِ مِنْ جُمَادَى الْآخِرَةِ سَنَةِ سِتٍّ وَتِسْعِينَ، وَكَانَ لَهُ يَوْمَ مَاتَ ثَمَانٌ وَأَرْبَعُونَ سَنَةً، وَكَانَتْ إِمَارَتُهُ تِسْعَ سِنِينَ وَثَمَانِيَةَ أَشْهُرٍ.

ثُمَّ بُويعَ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ أَخُوهُ لِأُمِّهِ وَأَبْنِهِ، وَتَوَفَّى سُلَيْمَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِعِشْرِ لَيَالٍ بَقِيَ مِنْ صَفَرٍ بِدَائِقِ سَنَةِ تِسْعٍ وَتِسْعِينَ وَلَهُ خَمْسٌ وَأَرْبَعُونَ سَنَةً، وَكَانَتْ إِمَارَتُهُ سِتِّينَ وَثَمَانِيَةَ أَشْهُرٍ وَخَمْسَ لَيَالٍ. ثُمَّ بَايَعَ النَّاسُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ سُلَيْمَانُ، وَتَوَفَّى رَحِمَهُ اللَّهُ بِدَيْرِ سَمْعَانَ مِنْ أَرْضِ حِمَاصَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِخَمْسِ لَيَالٍ بَقِيَ مِنْ رَجَبِ سَنَةِ إِحْدَى وَمِائَةٍ، وَلَهُ يَوْمَ مَاتَ إِحْدَى وَأَرْبَعُونَ سَنَةً، وَكَانَتْ خِلَافَتُهُ سِتِّينَ وَخَمْسَةَ أَشْهُرٍ وَخَمْسَ لَيَالٍ.

وَهُوَ آخِرُ الْخُلَفَاءِ الْإِثْنَتَيْ عَشَرَ الَّذِينَ خَاطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتَهُ بِهِمْ

❁❁❁ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

”خلافت تیس سال تک ہوگی اس کے بعد بادشاہ ہوں گے خلفاء اور بادشاہ بارہ ہوں گے۔“

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ وہ روایت ہے جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا ہے اور وہ یہ کہتا ہے کہ اس کا آخری حصہ اس کے پہلے حصے کا الٹ ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے تو یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ خلافت تیس سال تک ہوگی پھر آپ نے یہ کہا ہے اس کے بعد سارے بادشاہ ہوں گے تو تیس سال گزرنے کے بعد جو بھی شخص مسلمانوں کے امور کا نگران بنے گا وہ سب لوگ بادشاہ شمار ہوں گے پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خلفاء اور بادشاہ ہوں کی تعداد بارہ ہوگی تو نبی اکرم ﷺ نے تو خلفاء اور بادشاہ کی تعداد تو صرف بارہ تک محدود کی ہے۔

اس لئے بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ الفاظ ابتدائی حصے کے برعکس ہیں۔

حالانکہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے تحت ایسا نہیں ہے اور یہ بات لازم نہیں ہے کہ اگر آدمی کسی صحیح دلیل تک پہنچنے کی توفیق سے محروم رہا ہو تو وہ منقول روایات کو غلط قرار دینا شروع کر دے بلکہ یہ بات لازم ہے کہ وہ علم کو اس کے اصل ماخذ سے حاصل کرے اور سنن کے بارے میں سمجھ بوجھ حاصل کرے تاکہ اسے یہ بات پتہ چل جائے کہ وہ ذات جو معصوم ہے اور جو خواہش نفس سے کلام نہیں کرتے بلکہ وہ وہی کلام کرتے ہیں جو ان کی طرف وحی کیا جاتا ہے ان کے بیان کردہ فرامین میں کوئی تضاد اور کوئی اختلاف نہیں ہوتا۔ ہمارے نزدیک اس روایت کا مفہوم یہ ہے کہ تیس سال گزرنے کے بعد جو حکمران آئیں گے انہیں اضطراری طور پر (یعنی مجبوری کے عالم میں) خلفاء کہا جاسکتا ہے اگرچہ وہ درحقیقت بادشاہ ہوں گے اور ان بارہ خلفاء میں سے آخری عمر بن عبدالعزیز ہے جب نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ذکر کر دی کہ حقیقی خلافت تیس سال تک ہوگی اور پھر اس کے بعد بارہ خلفاء میں سے آخری عمر بن عبدالعزیز ہے تو ان کا شمار خلفاء راشدین مہدیین میں ہوگا تو ان کے درمیان اور پہلے چار خلفاء کے درمیان جو لوگ آئے ہیں ان کے لئے لفظ خلفاء استعمال کیا گیا ہے۔ اس کی صورت یوں ہے جب نبی اکرم ﷺ کی روح مبارکہ کو اللہ تعالیٰ نے قبض کیا اور جنت کی طرف منتقل کیا تو یہ پیر کے دن بارہ ربیع الاول کی رات ۱۱ ہجری کی بات ہے۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کے وصال کے دوسرے دن یعنی منگل کے دن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کر لیا گیا پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وصال 17 جمادی الثانی کی رات کو ہوا ان کی خلافت دو سال تین ماہ اور بائیس دن بنتی ہے۔ اس کے بعد اگلے دن یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے انتقال کے اگلے دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کر لیا گیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا۔ ان کی مدت خلافت دس سال چھ ماہ چار دن بنتی ہے۔ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو ان کی مدت خلافت بارہ سال سے بارہ دن کم بنتی ہے پھر حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا وہ شہید ہوئے۔ ان کی خلافت پانچ سال تین ماہ بنتی ہے جس میں سے چودہ دن کم ہوں گے جب حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو یہ رمضان کی سترہ تاریخ تھی اور سنہ چالیس ہجری تھا۔ اس کے بعد اہل کوفہ نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور اہل شام نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر عالیہ میں بیعت کر لی پھر حضرت معاویہ کوفہ کی طرف (جنگ کرنے کے لئے) روانہ ہوئے اور حضرت امام حسن علی رضی اللہ عنہ ان کی طرف روانہ ہوئے انبار کے قریب دونوں کا سامنا ہوا تو انہوں نے ایک معاہدے کے تحت صلح کر لی جس میں کچھ شرائط پائی جاتی تھیں تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے حکومت کا معاملہ حضرت امیر معاویہ کے سپرد کر دیا۔ یہ 25 ربیع الاول پیر کے دن کی بات ہے اور اکتالیس ہجری کی بات ہے۔ اس سال کو اجتماعیت کا سال قرار دیا گیا۔

پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا دمشق میں انتقال ہوا یہ پیر کے دن بائیس رجب المرجب ساٹھ ہجری کی بات ہے۔ ان کی حکومت 19 سال اور چار ماہ سے کچھ دن کم تھی جس وقت ان کا انتقال ہوا اس وقت ان کی عمر 78 برس تھی۔

اس کے بعد ان کا بیٹا یزید بن معاویہ پیر کے دن ان کا جانشین بنایا یہ اسی دن کی بات ہے جس دن میں اس کے والد کا انتقال ہوا۔

تھا۔

اس کا انتقال حواریں میں ہوا جو دمشق کی ایک بستی ہے یہ چودہ ربیع الاول سن 64 ہجری کی بات ہے اس وقت اس کی عمر 38

سال تھی اور اس کی حکومت تین سال 8 ماہ سے کچھ دن کم تھی۔

پھر اس کے بیٹے معاویہ بن یزید کے ہاتھ پر بیعت کی گئی یہ پندرہ ربیع الاول سن 64 ہجری کی بات ہے اس کا انتقال 25 ربیع الثانی 64 ہجری میں ہوا۔ اس کی حکومت 40 دن تھی جب اس کا انتقال ہوا تو اس کی عمر اکیس برس تھی۔

پھر اہل شام نے مروان بن حکم کی بیعت کر لی اور اہل حجاز نے عبداللہ بن زبیر کی بیعت کر لی پھر بدھ کے دن تین ذیقعدہ سن 64 ہجری میں مروان مکمل طور پر حکمران بن گیا۔ مروان بن حکم کا انتقال رمضان کے مہینے میں دمشق میں 65 ہجری میں ہوا۔ اس وقت اس کی عمر 63 برس تھی اور اس کی حکومت دس ماہ سے کچھ دن کم رہی۔ پھر اہل شام نے عبدالملک بن مروان کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ یہ اسی دن کی بات ہے جس دن میں اس کے باپ کا انتقال ہوا تھا۔ عبدالملک کا انتقال دمشق میں شوال میں ہوا۔ یہ سن 86 ہجری کی بات ہے۔ اس وقت اس کی عمر 62 سال تھی پھر اہل شام نے اس کے بیٹے ولید کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ یہ اسی دن کی بات ہے جس دن عبدالملک کا انتقال ہوا تھا۔

پھر ولید کا انتقال دمشق میں پندرہ جمادی الثانی 96 ہجری میں ہوا جس دن اس کا انتقال ہوا اس کی عمر 48 برس تھی اور اس کی حکومت 9 سال 8 ماہ تک رہی پھر سلیمان عبدالملک کے ہاتھ پر بیعت کی گئی جو اس کا سگا بھائی تھا۔ سلیمان کا انتقال دابق کے مقام پر جمعہ کے دن دس صفر 99 ہجری میں ہوا۔ اس وقت اس کی عمر 45 سال تھی اور اس کی حکومت دو سال 8 ماہ پانچ دن تک رہی تھی پھر لوگوں نے عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر اسی دن بیعت کی جس دن سلیمان کا انتقال ہوا تھا عمر بن عبدالعزیز کا انتقال حمص کی سر زمین پر ”دیر سمعان“ کے مقام پر ہوا یہ جمعہ کے دن کی بات ہے یہ پانچ رجب المرجب ایک سو ایک ہجری کی بات ہے جس دن ان کا انتقال ہوا اس دن ان کی عمر اکتالیس برس تھی اور ان کی خلافت دو سال پانچ ماہ اور پانچ دن تک رہی۔ یہ ان بارہ خلفاء میں سے آخری خلیفہ تھے جن کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے اپنی امت کو آگاہ کیا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ الْمُلُوكَ يُطْلَقُ عَلَيْهِمْ اسْمُ الْخُلَفَاءِ فِي الصَّرُورَةِ أَيَّضًا عَلَى مَا ذَكَرْنَاهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ بادشاہوں کے لیے ضرورت کے پیش نظر

”خلیفہ“ کا لفظ استعمال کیا جاسکتا ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے

6658 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَلَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابْنِ أَبِيهِمْ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): سَيَكُونُ مِنْ بَعْدِي خُلَفَاءُ، يَعْمَلُونَ بِمَا يَعْلَمُونَ، وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ، وَسَيَكُونُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلَفَاءُ، يَعْمَلُونَ مَا لَا يَعْلَمُونَ، وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ، فَمَنْ أَنْكَرَ بَرَاءً، وَمَنْ أَمْسَكَ سَلِيمًا، وَلَكِنْ مَ رَضِيَ وَتَابَعَ.

یہ روایت زہری سے سنی ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے

6660 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَيَكُونُ بَعْدِي خُلَفَاءُ، يَعْمَلُونَ بِمَا يَعْلَمُونَ، وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ، ثُمَّ يَكُونُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلَفَاءُ يَعْمَلُونَ بِمَا لَا يَعْلَمُونَ، وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ، فَمَنْ أَنْكَرَ عَلَيْهِمْ فَقَدْ بَرَّءٌ، وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ ﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”عنقریب میرے بعد کچھ خلفاء ہوں گے جو اس کے مطابق عمل کریں گے جو وہ علم رکھتے ہیں اور وہ کام کریں گے، جن کا انہیں حکم دیا گیا ہے پھر ان کے بعد کچھ خلفاء آئیں گے جو وہ علم نہیں رکھتے وہ کام کریں گے جن کا انہیں حکم نہیں دیا گیا تو جو ان کا انکار کرے وہ بری ذمہ ہوگا لیکن جو شخص راضی رہے اور پیروی کرے گا۔ (اس کا معاملہ مختلف ہوگا)“

ذِكْرُ خَبَرٍ أَوْ هَمَّ مَنْ لَمْ يُحْكَمْ صِنَاعَةُ الْحَدِيثِ أَنَّ الْخُلَفَاءَ لَا يَكُونُونَ بَعْدَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا اثْنَى عَشَرَ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) نبی اکرم ﷺ کے بعد خلفاء صرف بارہ ہوں گے

6661 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِلْيَ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ الْجَوْهَرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ خَيْثَمَةَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ سَعِيدِ الْهَمْدَانِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:

6660 - إسناده صحيح على شرط الشيخين . الوليد: هو ابن مسلم القرشي، وقد صرح بالتحديث . إسحاق بن إبراهيم: هو

ابن راهويه، وهو مكرر ما قبله.

6661 - حديث صحيح، الأسود بن سعيد الهمداني روى عنه جمع، وذكره المؤلف في الثقات وروى له أبو داود، وقد توبع، وباقى السند ثقات من رجال الصحيح، وهو في "مسند علي بن الجعد"، "2756" ومن طريقه أخرجه أبو محمد البغوي في شرح السنة "4236"، وقال: هذا حديث صحيح، وفي المصدرين "ثم رجعت إلى منزلي، فقالوا ...!" وأخرجه أحمد 5/92، وأبو داود "4281" في أول كتاب المهدي، والبيهقي في "الدلائل" 6/520، والطبراني في "الكبير" "2059" من طرق عن زهير بن معاوية، بهذا الإسناد، ولفظ الطبراني والبيهقي "لا تزال هذه الأمة مستقيما أمرها، ظاهرة على عدوها حتى يمضي منها اثنا عشر خليفة ...". وانظر الحديثين الآتين بعد هذا.

(متن حدیث): یَكُونُ بَعْدِي اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ ، فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ أَتَتْهُ قُرَيْشٌ قَالُوا: ثُمَّ يَكُونُ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ يَكُونُ الْهَرَجُ

✽✽ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”میرے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے وہ سب قریش سے تعلق رکھتے ہوں گے۔“

(راوی کہتے ہیں:) جب نبی اکرم ﷺ اپنے گھر تشریف لے گئے تو قریش آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: پھر کیا ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر قتل عام ہوگا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بِقَوْلِهِ: يَكُونُ بَعْدِي اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً ، أَنَّ الْإِسْلَامَ يَكُونُ عَزِيزًا فِي أَيَّامِهِمْ لَا أَنَّهُ أَرَادَ بِهِ نَفْيَ مَا وَرَاءَ هَذَا الْعَدَدِ مِنَ الْخُلَفَاءِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ”میرے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے“

اس کے ذریعے آپ ﷺ کی مراد یہ ہے: ان خلفاء کے دور میں اسلام غالب رہے گا اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ آپ ﷺ نے اس کے علاوہ تعداد میں خلفاء ہونے کی نفی کی ہے

6662 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مَجَاشِعٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ:

(متن حدیث): لَا يَزَالُ الْإِسْلَامُ عَزِيزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً قَالَ: فَقَالَ كَلِمَةً لَمْ أَفْهَمْهَا ، قُلْتُ لَا بَي:

6662 - إسناده حسن على شرط مسلم، سماك بن حرب لا يرقى حديثه إلى الصحة. وأخرجه مسلم "1821" "7" في الإمارة: باب الناس تبع لقریش والخلافة في قریش، والطبرانی "1964" عن هدايا "ويقال أيضا: هدية "بن خالد، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "1278"، وأحمد 5/90 و92 و94 و95 و108، وابنه عبد الله في زيادته 5/99، وأبو القاسم البغوي في الجعديات "2754"، ومسلم "1821" "6"، والترمذي "2223" في الفتن: باب ما جاء في الخلفاء، والطبرانی "1896" و"1923" و"1936" و"2007" و"2044" و"2063" و"2070" من طرق عن سماك بن حرب به. ولفظه عندهم في أوله: "يكون بعدى اثنا عشر...."، وعند بعضهم: "فسألت أبي" وعند آخرين: "فسألت القوم." وأخرجه بنحوه من طرق عن جابر بن سمره أحمد 5/86 و87 و88 و89 و97 و98 و99 و101 و107، والبخاری "7222" و"7223" في الأحكام: باب الاستخلاف، ومسلم "1821" "5" و"6" وأبو داود "4279"، وأبو القاسم البغوي في "الجعديات" "2754"، والطبرانی "1808" و"1809" و"1841" و"1849" و"1850" و"1851" و"1852" و"1875" و"1876" و"1883" و"2060" و"2061" و"2062" و"2063" و"2067" و"2068" و"2069" و"2071"، والبيهقي في الدلائل 6/519 و519-520، والبغوي في "شرح السنة". "4237"

مَا، قَالَ؟ قَالَ: كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ

❀ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”بارہ خلفاء تک اسلام غالب رہے گا۔ راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے ایک بات ارشاد فرمائی جو میں سمجھ نہیں سکا میں نے اپنے والد سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ نے کیا فرمایا ہے: تو انہوں نے بتایا (نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا ہے) ان سب خلفاء کا تعلق قریش سے ہوگا۔“

ذِكْرُ وَصْفِ عِزَّةِ الْإِسْلَامِ الَّتِي ذَكَرْنَا فِي أَيَّامِ الْاِثْنَى عَشَرَ

ان بارہ (خلفاء) کے دور حکومت میں اسلام کے غلبے کی صفت کا تذکرہ جس کا ہم ذکر کر چکے ہیں

6663 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ الطَّاحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ نَصْرِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَزَالُ هَذَا الدِّينُ عَزِيزًا مَنِيعًا، يُنْصَرُونَ عَلَى مَنْ نَاوَاهُمْ عَلَيْهِ إِلَى اِثْنَى عَشَرَ خَلِيفَةً. قَالَ: ثُمَّ تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَصَمَّتِ بِهَا النَّاسُ، فَقُلْتُ لِأَبِي: مَا، قَالَ؟ قَالَ: كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ

❀ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”یہ دین اس وقت تک غالب اور مضبوط رہے گا اور اس کے دشمنوں کے خلاف اس کی مدد کی جاتی رہے گی جب تک بارہ خلفاء رہیں گے۔ راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے ایک بات ارشاد فرمائی جو لوگوں کی وجہ سے میں سن نہیں سکا تو میں نے اپنے والد سے دریافت کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے کیا فرمایا ہے۔ انہوں نے بتایا (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے) ان سب کا تعلق قریش سے ہوگا۔“

ذِكْرُ خَبَرٍ شَنَعَ بِهِ بَعْضُ الْمُعْطَلَةِ وَاهْلُ الْبِدْعِ عَلَى أَصْحَابِ الْحَدِيثِ حَيْثُ

حُرِّمُوا تَوْفِيقَ الْإِصَابَةِ لِمَعْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس کی وجہ سے معطلہ فرقے سے تعلق رکھنے والے لوگ اور اہل بدعت

محدثین پر تنقید کرتے ہیں حالانکہ ان لوگوں کو اس حدیث کا مفہوم سمجھنے کی توفیق سے محروم رکھا گیا

6664 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ

6663 - إسناده صحيح على شرط الشيخين . ابن عون: هو عبد الله بن عون بن أربطان أبو عون البصري . وأخرجه مسلم

"1821" و "9" عن نصر بن علي الجهضمي، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 5/101 عن إسماعيل بن إبراهيم، ومسلم "1821" "9"

من طريق أزهر بن سعيد، كلاهما عن ابن عون، به. وأخرجه أحمد 5/87 و 88 و 90 و 93 و 96 و 98 و 99، ومسلم "1821" "8"،

وأبو داود "4280"، والحاكم 3/617 من طرق عن عامر الشعبي، به. وانظر ما قبله.

هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): تَدُورُ رَحَى الْإِسْلَامِ عَلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ، أَوْ سِتٍّ وَثَلَاثِينَ فَإِنْ هَلَكُوا، فَسَبِيلُ مَنْ هَلَكَ، وَإِنْ بَقُوا بَقِيَ لَهُمْ دِينُهُمْ سَبْعِينَ سَنَةً

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: هَذَا خَبَرٌ شَعَّ بِهِ أَهْلُ الْبَدْعِ عَلَى ائِمَّتِنَا، وَزَعَمُوا أَنَّ أَصْحَابَ الْحَدِيثِ حَشَوْنَهُ، يَرَوْنَ مَا يَدْفَعُهُ الْإِيمَانُ وَالْحِسُّ وَيُصَحِّحُونَهُ، فَإِنْ سِيلُوا عَنْ وَصْفِ ذَلِكَ قَالُوا: نُرْمِي بِهِ وَلَا نُفَسِّرُهُ، وَلَسْنَا بِحَمْدِ اللَّهِ وَمِنْهُ مِمَّا رَمِينَا بِهِ فِي شَيْءٍ بَلْ نَقُولُ: إِنَّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَاطَبَ أُمَّتَهُ قَطُّ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْقَلْ عَنْهُ، وَلَا فِي سُنَنِهِ شَيْءٌ لَا يَعْلَمُ مَعْنَاهُ، وَمَنْ زَعَمَ أَنَّ السُّنَنَ إِذَا صَحَّتْ يَجِبُ أَنْ تُرَوَى وَيُؤْمَنَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ تُفَسَّرَ وَيُعْقَلَ مَعْنَاهَا فَقَدْ قَدَحَ فِي الرِّسَالَةِ، اللَّهُمَّ إِلَّا أَنْ تَكُونَ السُّنَنُ مِنَ الْأَخْبَارِ الَّتِي فِيهَا صِفَاتُ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا الَّتِي لَا يَقَعُ فِيهَا التَّكْيِيفُ بَلْ عَلَى النَّاسِ الْإِيمَانُ بِهَا. وَمَعْنَى هَذَا الْخَبَرِ عِنْدَنَا مِمَّا نَقُولُ فِي كُتُبِنَا: إِنَّ الْعَرَبَ تُطْلِقُ اسْمَ الشَّيْءِ بِالْكَلِمَةِ عَلَى بَعْضِ أَجْزَائِهِ وَتُطْلِقُ الْعَرَبُ فِي لُغَتِهَا اسْمَ النِّهَايَةِ عَلَى بَدَائِتِهَا، وَاسْمَ الْبَدَايَةِ عَلَى نَهَايَتِهَا.

أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهِ: تَدُورُ رَحَى الْإِسْلَامِ عَلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ أَوْ سِتٍّ وَثَلَاثِينَ زَوَالَ الْأَمْرِ عَنْ بَنِي هَاشِمٍ إِلَى بَنِي أُمَيَّةٍ لِأَنَّ الْحُكْمَيْنِ كَانَ فِي آخِرِ سَنَةِ سِتٍّ وَثَلَاثِينَ، فَلَمَّا تَلَعْنِمُ الْأَمْرُ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ وَشَارَكَهُمْ فِيهِ بَنُو أُمَيَّةٍ أَطْلَقَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَ نِهَآيَةِ أَمْرِهِمْ عَلَى بَدَائِتِهِ، وَقَدْ ذَكَرْنَا اسْتِخْلَافَهُمْ وَاحِدًا وَاحِدًا إِلَى أَنْ مَاتَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ سَنَةَ إِحْدَى وَمِائَةٍ، وَبَايَعَ النَّاسُ فِي ذَلِكَ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، وَتَوَقَّى يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بِلِقَاءِ مَنْ أَرْضَ الشَّامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِخَمْسِ لَيَالٍ بَقِيَ مِنْ شَعْبَانَ سَنَةَ

6664- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح. سليمان بن أبي سليمان: هو أبو إسحاق الشيباني، والقاسم بن عبد الرحمن: هو القاسم بن عبد الرحمن بن عبد الله بن مسعود الهذلي: أخرجه الطبراني "10356" عن معاذ بن المنثري، عن مسدد بن مسرهد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/390 و451، وأبو يعلى "5009" و"5298"، والطحاوي في شرح مشكل الآثار 2/235-236، والخطابي "غريب الحديث" 1/549 من طرق عن يزيد بن هارون، به. ووقع في إسناده الطحاوي: سليمان بن بلال، بدل "سليمان بن أبي سليمان"، ولعله خطأ من أحد الرواة. وأخرجه أحمد 1/393 و393-394 و395، وأبو داود "4254"، في الفتن: باب ذكر الفتن ودلائلها، وأبو يعلى "5281"، والطحاوي 2/236، والبغوي "4225" من طرق عن سفيان، عن منصور، عن ربعي بن حراش، عن البراء بن ناجية، عن ابن مسعود. وزادوا فيه: "أو سبع وثلاثين"، وفي آخر الحديث عند بعضهم أن ابن مسعود قال: مما مضى أو مما بقي؟ فقال: "مما بقي"، وعند بعضهم الآخر أن السبائل هو عمر بن الخطاب، وانفرد أبو داود وعنه البغوي - في روايته فقال: "مما مضى". وأخرجه الطيالسي "383"، والطحاوي 2/235، ويعقوب بن سفيان في "المعرفة والتاريخ" 3/355، والخطابي 1/549، والحاكم 4/521، والبيهقي في "الدلائل" 6/393 من طرق عن منصور، به. والسائل عندهم في هذه الرواية عمر، وصحح الحاكم إسناده، ووافقه الذهبي. وأخرجه الطبراني "10311"، والطحاوي 2/236 من طريقين عن أبي نعيم، عن شريك، عن معالج، عن الشعبي، عن مسروق، عن ابن مسعود.

خُمْسٍ وَمِائَةٍ، وَبَايَعَ النَّاسُ هِشَامَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ أَخَاهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ، فَوَلَّى هِشَامُ خَالِدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْقَسْرِيَّ
 63/ الْعِرَاقَ، وَعَزَلَ عُمَرَ بْنَ هُبَيْرَةَ فِي أَوَّلِ سَنَةِ سِتٍّ وَمِائَةٍ، وَظَهَرَتِ الدُّعَاةُ بِخُرَّاسَانَ لِبَنِي الْعَبَّاسِ، وَبَايَعُوا
 سُلَيْمَانَ بْنَ كَيْسِرٍ الْخُزَاعِيَّ الدَّاعِيَ إِلَى بَنِي هَاشِمٍ، فَخَرَجَ فِي سَنَةِ سِتٍّ وَمِائَةٍ إِلَى مَكَّةَ وَبَايَعَهُ النَّاسُ لِبَنِي
 هَاشِمٍ، فَكَانَ ذَلِكَ تَلَعُّمُ أُمُورِ بَنِي أُمَيَّةٍ حَيْثُ شَارَكَهُمْ فِيهِ بَنُو هَاشِمٍ، فَأَطْلَقَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَ نَهْيَايَةِ
 أَمْرِهِمْ عَلَى بَدَائِعِهِ، وَقَالَ: وَإِنْ بَقُوا بَقِيَ لَهُمْ دِينُهُمْ سَبْعِينَ سَنَةً يُرِيدُ عَلَيَّ مَا كَانُوا عَلَيْهِ
 ❀❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”35 سال تک اسلام کی چکی گھومتی رہے گی۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) 36 سال تک اگر وہ لوگ ہلاکت
 کا شکار ہو گئے تو اس طریقے کے مطابق ہوں گے جس طریقے سے ہلاکت کا شکار ہوئے اور اگر وہ باقی رہ گئے تو ان کا
 دین ستر سال تک ان کے لئے باقی رہے گا۔“

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ وہ روایت ہے جس کی وجہ سے اہل بدعت ہمارے آئمہ پر تنقید کرتے ہیں اور وہ یہ کہتے
 ہیں کہ محدثین حشو یہ فرتے سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ ایسی چیز کو روایت کرتے ہیں جو غور و فکر اور محسوسات کے حوالے سے غلط ہوتی ہے
 اور محدثین اسے صحیح بھی قرار دیتے ہیں پھر ان سے اگر اس چیز کی صفت کے بارے میں دریافت کیا جائے تو آگے سے کہہ دیتے
 ہیں: ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں لیکن ہم اس کی وضاحت نہیں کرتے۔)

(امام ابن حبان کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے تحت ہم ایسے نہیں ہیں اور ویسے بھی نہیں ہیں جس طرح کا ہم پر الزام
 عائد کیا گیا ہے بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی امت کو جن بھی امور کے بارے میں مخاطب کیا ہے ان میں کوئی ایسی چیز
 نہیں ہے جس کی سمجھ نہ آ سکے اور آپ کی سنتوں میں کوئی ایسی سنت نہیں ہے جس کے مفہوم کا علم نہ ہو سکے جو شخص یہ گمان کرتا ہے کہ
 جب سنت مستند طور پر منقول ہو تو یہ بات لازم ہے کہ اسے روایت کر دیا جائے اور اس پر ایمان رکھا جائے۔ باوجودیکہ اس کی
 وضاحت نہ کی جائے یا اس کے مفہوم کی سمجھ نہ آئے تو ایسا شخص رسالت میں نکتہ چینی کرتا ہے۔ اے اللہ (تیری ہی مدد حاصل کی جاسکتی
 ہے) ویسے احادیث میں کچھ روایات وہ ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کی صفات کا ذکر ہے جن کی کیفیت کو بیان نہیں کیا جاسکتا لیکن لوگوں پر
 ان صفات پر ایمان رکھنا لازم ہے۔)

ہمارے نزدیک اس روایت کا مفہوم یہ ہے جیسا کہ ہم اپنی کتابوں میں یہ بات بیان کر چکے ہیں کہ بعض اوقات عرب کسی چیز
 کے کسی ایک جزء کے لئے اس مکمل چیز کا نام استعمال کر لیتے ہیں۔ اس طرح عرب اپنے محاورے میں اختتام کا لفظ آغاز کے لئے
 استعمال کر لیتے ہیں۔ آغاز کا لفظ اختتام کے لئے استعمال کر لیتے ہیں تو نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ”اسلام کی چکی 35 برس تک (راوی
 کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) 36 برس تک گھومتی رہے گی۔ اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ ہے کہ حکومت بنو ہاشم سے بنو امیہ کی
 طرف منتقل ہو جائے گی کیونکہ 36 ہجری کے آخر میں حکومت ان دونوں کی طرف چلی گئی تھی تو جب بنو ہاشم کے لئے یہ معاملہ خراب
 ہوا اور حکومت کے بارے میں بنو امیہ ان کے حصہ دار بن گئے تو نبی اکرم ﷺ نے حکومت کے اختتام کے لئے آغاز کا لفظ استعمال

کیا۔ اسی طرح ہم اس سے پہلے یہ بات ذکر کر چکے ہیں کہ اس طرح ان میں سے ہر ایک خلیفہ بنا، یہاں تک کہ ایک سوا ایک ہجری میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کا انتقال ہو گیا تو لوگوں نے یزید بن عبدالملک کی بیعت کر لی۔ یزید بن عبدالملک کا انتقال شام کی سرزمین بلقاء کے مقام پر جمعہ کے دن ہوا جو 25 شعبان ایک سو پانچ ہجری کی بات ہے تو لوگوں نے ہشام بن عبدالملک کے ہاتھ پر بیعت کر لی جو اس کا بھائی تھا یہ اسی دن ہوا پھر ہشام نے خالد بن عبداللہ قسری کو عراق کا امیر مقرر کیا۔ اس نے عمر بن ہبیرہ کو ایک سو چھ ہجری کے آغاز میں معزول کر دیا تو خراسان میں بنو عباس کے داعی نمودار ہوئے۔ انہوں نے سلیمان بن کثیر خزاعی کے ہاتھ پر بیعت کر لی جو بنو ہاشم کی طرف دعوت دینے والا تھا۔ اس نے ایک سو چھ ہجری میں مکہ کی طرف خروج کیا تو لوگوں نے بنو ہاشم کے لئے ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ اس طرح بنو امیہ کی حکومت خرابی کا شکار ہو گئی اور بنو ہاشم پھر اس میں ان کے حصہ دار بن گئے تو نبی اکرم ﷺ نے ان کی حکومت کے اختتام کے لئے لفظ آغاز استعمال کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا اگر وہ باقی رہے تو ان کا دین ستر سال تک ان کے لئے باقی رہے گا۔ اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ تھی کہ جس صورت حال پر وہ اس سے پہلے تھے۔

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنْ أَوَّلِ نِسَائِهِ لِحُوقًا بِهِ بَعْدَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی کون سی

زوجہ محترمہ آپ ﷺ کے پاس پہلے پہنچیں گی

6665 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفِيَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ

بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَسْرَعُكُمْ لِحَاقًا بِي أَطْوَلُكُمْ يَدًا، قَالَتْ: فَكُنَّ

يَتَطَاوَلْنَ أَيُّهُنَّ أَطْوَلُ، قَالَتْ: فَكَانَ أَطْوَلُنَا يَدًا زَيْنَبُ، لِأَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَتَتَصَدَّقُ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

”میرے بعد مجھ سے سب سے پہلے تم میں سے وہ خاتون آ کر ملے گی جس کے ہاتھ سب سے زیادہ لمبے ہیں۔ سیدہ

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں تو تمام ازواج مطہرات نے اپنے ہاتھوں کو ناپا کہ کس کا ہاتھ زیادہ لمبا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

بیان کرتی ہیں سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا ہاتھ سب سے زیادہ لمبا تھا کیونکہ وہ اپنے ہاتھ کے ذریعے کام کرتی تھیں اور (اس

کی آمدن کو) صدقہ کیا کرتی تھیں۔

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنْ فَتْحِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى الْمُسْلِمِينَ عِنْدَ كَوْنِ الصَّحَابَةِ فِيهِمْ أَوْ التَّابِعِينَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ اللہ تعالیٰ ان مسلمانوں کو فتح نصیب کرے گا

6665-إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير طلحة بن يحيى، فمن رجال مسلم. وهو مكرر

الحديث رقم "3314"

جن کے درمیان کوئی صحابی یا تابعی موجود ہوگا

6666 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُو فِيهِ فِتْنَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيَقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيَقَالُ: نَعَمْ، فَيَفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُو فِيهِ فِتْنَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَيَقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيَقَالُ: نَعَمْ، فَيَفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُو فِيهِ فِتْنَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيَقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحَبَهُمْ؟ فَيَقَالُ: نَعَمْ، فَيَفْتَحُ لَهُمْ

✽✽ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں بہت سے لوگ جنگ میں شریک ہونے کے لئے آئیں گے تو یہ دریافت کیا جائے گا: کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص موجود ہے جو نبی اکرم ﷺ کا صحابی ہو تو جواب دیا: جائے گا جی ہاں تو ان لوگوں کو فتح نصیب ہوگی پھر لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں بہت سے لوگ جنگ کرنے کے لئے جائیں گے تو دریافت کیا جائے گا: کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جو نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کے ساتھ رہا ہو تو جواب دیا: جائے گا جی ہاں تو ان لوگوں کو بھی فتح نصیب ہوگی پھر ان لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا بہت سے لوگ جنگ میں حصہ لینے کے لئے جائیں گے تو دریافت کیا جائے گا: کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص موجود ہے جو صحابہ کے شاگردوں کے ساتھ رہا ہو تو ان لوگوں کو بھی فتح نصیب ہوگی۔

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنْ وَصْفِ مَوْتِ أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ

سیّدہ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے انتقال کی کیفیت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

6667 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ سَعِيدٍ بْنِ سِنَانِ الطَّائِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ، وَكَانَتْ أُمُّ حَرَامٍ تَحْتُ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا، فَأَطْعَمَتْهُ، ثُمَّ

6666-إسناده صحيح، إبراهيم بن بشار: هو الرمادي، حافظ روى له أبو داود والترمذی، ومن قوله من رجال الشيخين.

وهو مكرر. "4768"

6667-إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" 2/464 - 465 في الجهاد: باب الترغيب في الجهاد. وقد

تقدم تخريجه عند الحديث رقم "4608" فانظره هناك.

جَلَسْتُ تَفْلِي رَأْسَهُ، فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اسْتَقِظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، قَالَتْ: فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي، عَرَضُوا عَلَيَّ غَزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ، يَرَكِبُونَ نَجْعَ هَذَا الْبَحْرِ، مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ - يَشْكُ أَيُّهُمَا -، قَالَتْ: فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، اذْعُ اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَدَعَا لَهَا، ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ، ثُمَّ اسْتَقِظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، قَالَتْ: فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي، عَرَضُوا عَلَيَّ غَزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَا، قَالَ فِي الْأَوَّلِ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اذْعُ اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ، فَرَكِبْتُ أَمْ حَرَامِ الْبَحْرِ فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، فَصُرِعْتُ عَنْ دَائِبَتِهَا حِينَ خَرَجْتُ مِنَ الْبَحْرِ، فَهَلَكْتُ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سیدہ اُمّ حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے جایا کرتے تھے۔ وہ آپ کی خدمت میں کھانا پیش کرتی تھیں۔ سیدہ اُمّ حرام رضی اللہ عنہا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں۔ نبی اکرم ﷺ ایک دن ان کے ہاں تشریف لے گئے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کھانا پیش کیا پھر نبی اکرم ﷺ کے سر سے جوئیں نکالنے لگی۔ اسی دوران نبی اکرم ﷺ سو گئے۔ جب آپ بیدار ہوئے تو آپ ہنس رہے تھے۔ سیدہ اُمّ حرام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے دریافت کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں کو میرے سامنے پیش کیا گیا جو اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لینے کے لئے جائیں گے، اور وہ اس سمندر کی پشت پر یوں سوار ہوں گے جس طرح بادشاہ تخت پر بیٹھے ہیں۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) سیدہ اُمّ حرام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے۔ وہ مجھے بھی ان میں شامل کر لے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کے لئے دعا کر دی پھر آپ نے اپنا سر رکھا اور سو گئے پھر جب آپ بیدار ہوئے تو آپ ہنس رہے تھے۔ سیدہ اُمّ حرام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ میں نے دریافت کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کئے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد میں حصہ لینے کے لئے جائیں گے۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے وہی کلمات ارشاد فرمائے جو پہلے ارشاد فرمائے تھے۔ سیدہ اُمّ حرام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے وہ مجھے بھی ان میں شامل کر لے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پہلے والوں میں شامل ہو۔

(حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں سیدہ اُمّ حرام رضی اللہ عنہا سمندری سفر پر روانہ ہوئیں (جب وہ واپس تشریف لائیں) تو وہ جب سمندر سے باہر آئیں اور اپنی سواری پر سوار ہوئیں تو اس سے نیچے گر گئیں اور ان کا انتقال ہو گیا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ إِخْرَاجِ النَّاسِ أَبَا ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ مِنَ الْمَدِينَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ لوگ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ سے نکال دیں گے
6668 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي حَرْبٍ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّلِيِّ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: (متن حدیث): أَتَانِي نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا نَائِمٌ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ، فَضَرَبَنِي بِرِجْلِهِ، وَقَالَ: أَلَا أَرَاكَ نَائِمًا فِيهِ؟ قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، غَلَبَتْنِي عَيْنِي، قَالَ: فَكَيْفَ تَصْنَعُ إِذَا أُخْرِجْتَ مِنْهُ؟ قُلْتُ: مَا أَصْنَعُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ، أَضْرِبُ بِسَيْفِي؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ ذَلِكَ، وَأَقْرَبُ رُشْدًا؟ تَسْمَعُ وَتُطِيعُ، وَتَنْسَاقُ لَهُمْ حَيْثُ سَافَوْكَ

✽ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ میں اس وقت مسجد نبوی میں سویا ہوا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پاؤں کے ذریعے مجھے مارا اور ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں یہاں سویا ہوا دیکھ رہا ہوں۔ میں نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری آنکھ لگ گئی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا جب تمہیں اس میں سے نکال دیا جائے گا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس وقت مجھے کیا کرنا چاہئے۔ کیا میں اپنی تلوار کے ذریعے لڑائی کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں جو تمہارے لئے اس سے زیادہ بہتر ہو اور ہدایت کے زیادہ قریب ہو تم اطاعت اور فرمانبرداری سے کام لو اور وہ تمہیں جہاں جانے کے لئے کہیں تم وہاں چلے جاؤ۔

ذِكْرُ خَبَرِ ثَانٍ يَصْرَحُ بِصَحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6669 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

6668 - إسناده ضعيف، عم أبي حرب بن أبي الأسود لا يعرف، ولم يرو عنه غيره، وباقي رجال السند ثقات رجال الصحيح، وأخرجه أحمد 5/156 عن علي بن عبد الله، عن معتمر بن سليمان، بهذا السند. وأخرجه مختصرا إلى قوله "غلبتني عيني": الدارمي 1/325 عن سعيد بن المغيرة، عن معتمر، به. وأخرجه باطول مما هنا أحمد 5/144 و6/457 من طريقين عن شهر بن حوشب، عن عبد الرحمن بن غنم وأسماء بنت يزيد، عن أبي ذر ... وشهر ضعيف: ذكر خبر ثان يصرح بصحة ما ذكرناه حديث أبي ذر

6669 - إسناده ضعيف لانقطاعه، فإن ضريب بن نقير لم يدرك أبا ذر ولا سمع منه. إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه. وأخرجه أحمد 5/178 - 179، وأحمد بن منيع في مسنده كما في "مصباح الزجاجة" ورقة 268/1 - عن يزيد بن هارون، عن كهشم بن الحسن، بهذا الإسناد. وأورده الهيثمي بطوله في "المجمع" 5/223 وقال: رواه الطبراني ورجاله رجال الصحيح، إلا أن أسناده ضعيف. نقول: لم يدرك أبا ذر.

أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَيْسِيُّ، عَنْ أَبِي السَّلِيلِ ضُرَيْبِ بْنِ نُقَيْرٍ الْقَيْسِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ أَبُو ذَرٍّ: جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْلُو هَذِهِ الْآيَةَ: (وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ) (الطلاق: ۳)، قَالَ: فَجَعَلَ يُرَدِّدُهَا عَلَيَّ حَتَّى نَعَسْتُ، فَقَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ، لَوْ أَنَّ النَّاسَ كُلَّهُمْ أَحَدَلُوا بِهَا لَكَفَّتْهُمْ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ، كَيْفَ تَصْنَعُ إِذَا أُخْرِجْتَ مِنَ الْمَدِينَةِ؟ قُلْتُ: إِلَى السَّعَةِ وَالِدَّعَةِ أَكُونُ حَمَامًا مِنْ حَمَامِ مَكَّةَ، قَالَ: كَيْفَ تَصْنَعُ إِذَا أُخْرِجْتَ مِنْ مَكَّةَ؟ قُلْتُ: إِلَى السَّعَةِ وَالِدَّعَةِ، إِلَى أَرْضِ الشَّامِ، وَالْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ، قَالَ: فَكَيْفَ تَصْنَعُ إِذَا أُخْرِجْتَ مِنْهَا؟ قُلْتُ: إِذَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ أَخَذْتُ سَيْفِي فَأَضَعُهُ عَلَى عَاتِقِي، فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ تَسْمَعُ وَتُطِيعُ، لِعَبْدٍ حَبَشِيٍّ مُجَدِّعٍ

❁❁ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کرنا شروع کی۔
”جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے راستہ بنا دیتا ہے اور اسے وہاں سے رزق عطا کرتا ہے جہاں اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔“

نبی اکرم ﷺ اس آیت کو دہراتے رہے یہاں تک کہ مجھے اونگھ آ گئی۔ آپ نے فرمایا: اے ابوذر! اگر تمام لوگ اسی کو اختیار کر لیں تو یہی ان کے لئے کافی ہے پھر آپ نے فرمایا: اے ابوذر تم اس وقت کیا کرو گے جب تمہیں مدینہ منورہ سے نکال دیا جائے گا۔ میں نے عرض کی: میں اپنی گنجائش کے مطابق یہ کوشش کروں گا کہ میں مکہ کا کبوتر بن جاؤں (یعنی مکہ منتقل ہو جاؤں) نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم اس وقت کیا کرو گے جب تمہیں مکہ سے بھی نکال دیا جائے گا۔ میں نے عرض کی: میں اپنی گنجائش اور حیثیت کے مطابق کوشش کروں گا کہ میں شام کی سرزمین کی طرف چلا جاؤں اور ارض مقدس کی طرف چلا جاؤں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم اس وقت کیا کرو گے جب تمہیں وہاں سے بھی نکال دیا جائے گا۔ میں نے عرض کی: اس صورت میں اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے میں اپنی تلوار پکڑوں گا اور اسے اپنی گردن میں لٹکالوں گا (اور ان لوگوں سے لڑنا شروع کر دوں گا) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا اس سے زیادہ صحیح یہ نہیں ہے کہ تم ناک کان کٹے ہوئے اس حبشی غلام کی اطاعت و فرمانبرداری کرو (جو حاکم وقت ہوگا)

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ مَوْتِ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

6670 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ مَوْلَى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حُثَيْمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْأَشْتَرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُمِّ ذَرٍّ، قَالَتْ:

(متن حدیث): لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا ذَرٍّ الْوَفَاةُ بَكَيْتُ، فَقَالَ: مَا يَبْكِيكَ؟ فَقُلْتُ: مَا لِي لَا أَبْكِي وَأَنْتَ تَمُوتُ بِفَلَاحٍ مِنَ الْأَرْضِ، وَلَيْسَ عِنْدِي ثَوْبٌ يَسْعُكَ كَفَنًا، قَالَ: فَلَا تَبْكِي وَأَبْشِرِي، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِنَفَرٍ أَنَا فِيهِمْ: لَيَمُوتَنَّ رَجُلٌ مِنْكُمْ بِفَلَاحٍ مِنَ الْأَرْضِ، يَشْهَدُهُ عَصَابَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، وَلَيْسَ مِنْ أَوْلِيكَ النَّفَرِ أَحَدٌ إِلَّا وَقَدْ هَلَكَ فِي قَرْيَةٍ جَمَاعَةٍ، وَأَنَا الَّذِي أَمُوتُ بِفَلَاحٍ، وَاللَّهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِّبْتُ، فَأَبْصِرِي الطَّرِيقَ، قَالَتْ: وَأَنَّى وَقَدْ ذَهَبَ الْحَاجُّ وَانْقَطَعَتِ الطَّرِيقُ، قَالَ: أَذْهَبِي فَبَصِّرِي، قَالَتْ: فَكُنْتُ أَجِيءُ إِلَى كَثِيبٍ، فَأَبْصُرُ، ثُمَّ أَرْجِعُ إِلَيْهِ فَأَمْرِضُهُ، فَبَيْنَمَا أَنَا كَذَلِكَ إِذَا أَنَا بِرِجَالٍ عَلَى رِحَالِهِمْ، كَانَهُمُ الرَّحْمُ، فَأَقْبَلُوا حَتَّى وَقَفُوا عَلَيَّ وَقَالُوا: مَا لِكَ أَمَةٌ لِلَّهِ؟ قُلْتُ لَهُمْ: أَمْرٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَمُوتُ، تُكْفَنُونَهُ؟ قَالُوا: مَنْ هُوَ؟ فَقُلْتُ: أَبُو ذَرٍّ، قَالُوا: صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَتْ: فَفَدَّوْهُ بِأَبَائِهِمْ وَأُمَّهَاتِهِمْ، وَأَسْرَعُوا إِلَيْهِ، فَدَخَلُوا عَلَيْهِ، فَرَحَّبَ بِهِمْ، وَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِنَفَرٍ أَنَا فِيهِمْ: لَيَمُوتَنَّ مِنْكُمْ رَجُلٌ بِفَلَاحٍ مِنَ الْأَرْضِ، يَشْهَدُهُ عَصَابَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَلَيْسَ مِنْ أَوْلِيكَ النَّفَرِ أَحَدٌ إِلَّا هَلَكَ فِي قَرْيَةٍ وَجَمَاعَةٍ، وَأَنَا الَّذِي أَمُوتُ بِفَلَاحٍ أَنْتُمْ تَسْمَعُونَ أَنَّهُ لَوْ كَانَ عِنْدِي ثَوْبٌ يَسْعُنِي كَفَنًا لِي أَوْ لِمَرَاتِي، لَمْ أَكْفَنْ إِلَّا فِي ثَوْبٍ لِي أَوْ لَهَا، أَنْتُمْ تَسْمَعُونَ إِنِّي أَشْهَدُكُمْ أَن يَكْفِنَنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ كَانَ أَمِيرًا أَوْ عَرِيفًا أَوْ بَرِيدًا أَوْ نَقِيبًا، فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ إِلَّا قَارَفَ بَعْضُ ذَلِكَ إِلَّا قَتَى مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: يَا عَمَّ، أَنَا أَكْفِنُكَ لَمْ أُصِبْ مِمَّا ذَكَرْتَ شَيْئًا، أَكْفِنُكَ فِي رِدَائِي هَذَا، وَفِي ثَوْبَيْنِ فِي عَيْتِي مِنْ غَرْلٍ أُمِّي حَاكْتُهُمَا لِي، فَكَفَنَهُ الْأَنْصَارِيُّ فِي النَّفَرِ الَّذِينَ شَهِدُوهُ مِنْهُمْ حُجْرُ بْنُ الْأَدْبَرِ، وَمَالِكُ بْنُ الْأَشْتَرِ فِي نَفَرٍ كُلُّهُمْ يَمَانٌ

❦ سیدہ اُمّ ذرؓ بیان کرتی ہیں جب حضرت ابوذر غفاریؓ کی وفات کا وقت قریب آیا تو میں رونے لگی۔ انہوں نے دریافت کیا: تم کیوں رورہی ہو۔ میں نے کہا: میں کیوں نہ روؤں؟ جبکہ آپ ایک ویرانے میں فوت ہونے لگے ہیں۔ میرے پاس اتنا کپڑا نہیں ہے جو آپ کے کفن کے لئے کافی ہو تو حضرت ابوذر غفاریؓ نے فرمایا: تم نہ روؤ تمہارے لئے خوشخبری ہے کہ

6670- حدیث قوی، إبراہیم بن الأشتر: هو إبراہیم بن مالک بن الحارث، روى عن أبيه وعمر، وروى عنه جمع، وذكره المؤلف في "تقاته" 4/12، وكان من أعيان الأمراء بالكوفة، وأبوہ مالک بن الحارث المعروف بالأشتر روى عنه جمع، وذكره ابن سعد في الطبقة الأولى من تابعي أهل الكوفة، وقال: كان من أصحاب علي، وشهد معه الجمل وصفين ومشاهده كلها، ورواه علي مصر، وقال العجلي: كوفي تابعي ثقة، وذكره المؤلف في "الثقات"، وهو من المخضرمين وروى له النسائي، وأم ذر ذكرها المؤلف في ثقات التابعين 5/593، ويقال: لها صحبة، وترجمها الحافظ في "الإصابة" 4/430، وباقى رجاله من رجال الشيخين غير عبد الله بن عثمان فمن رجال مسلم. يحيى بن سليم: هو الطائفي، ومجاهد: هو ابن جبر. وأخرجه أبو نعيم في "الحلية" 1/169-170 عن أحمد بن محمد بن سنان، عن محمد بن إسحاق الثقفي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/155 عن إسحاق بن عيسى، وابن سعد في "الطبقات" 4/233-234 عن إسحاق بن إسرائيل، والبيهقي 2716 عن يوسف بن موسى، ثلاثتهم عن يحيى بن سليم، به. ورواية أحمد مختصرة.

میں نے نبی اکرم ﷺ کو کچھ لوگوں کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جن میں میں موجود تھا (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں میں سے کسی ایک شخص کا انتقال دیرانے میں ہوگا لیکن اس کی نماز جنازہ میں اہل ایمان کا ایک گروہ شریک ہوگا۔

(حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان لوگوں میں سے ہر ایک شخص کا انتقال آبادی میں ہوا۔ صرف میں دیرانے میں مرنے لگا ہوں۔ اللہ کی قسم! نہ تو میں نے غلط بیانی کی ہے اور نہ ہی میرے ساتھ غلط بیانی کی گئی ہے تم راستے کا جائزہ لیتی رہو۔ سیدہ امّ ذر نے عرض کی: اب تو حاجی رخصت ہو چکے ہیں اور راستے منقطع ہو چکے ہیں حضرت ابوذر غفاری نے فرمایا: تم جاؤ اور جا کے جائزہ لو سیدہ امّ ذر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں ٹیلے کی طرف آئی میں نے جائزہ لیا پھر میں ان کے پاس واپس آئی اور ان کی تیمارداری کرنے لگی۔ ابھی میں ان کی تیمارداری کر رہی تھی کہ اسی دوران کچھ لوگ اپنی سواریوں پر سوار ہو کر وہاں آ گئے۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ پہنچے ہوں۔ وہ لوگ آئے اور میرے پاس آ کر ٹھہر گئے۔ انہوں نے دریافت کیا: اے اللہ کی کنیز تمہارا کیا معاملہ ہے میں نے ان سے کہا ایک مسلمان شخص فوت ہونے لگا ہے کیا تم لوگ اسے کفن دو گے۔ ان لوگوں نے دریافت کیا: وہ کون ہے؟ میں نے جواب دیا: حضرت ابوذر، انہوں نے دریافت کیا: وہ جو نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں۔ میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ سیدہ امّ ذر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں تو ان لوگوں نے یہ کہا ہمارے ماں باپ ان پر قربان ہوں پھر وہ تیزی سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے انہیں خوش آمدید کہا۔ یہ بات بتائی میں نے نبی اکرم ﷺ کو کچھ لوگوں کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ان لوگوں میں میں بھی موجود تھا۔

”تم میں سے کسی ایک شخص کا انتقال دیرانے میں ہوگا لیکن اس کے جنازے میں اہل ایمان کا ایک گروہ شریک ہوگا۔“

(حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے بتایا) ان تمام لوگوں میں سے ہر شخص کا انتقال کسی بستی میں یا لوگوں کے اجتماع میں ہوا۔ صرف میں دیرانے میں مرنے لگا ہوں تم لوگ یہ بات سن لو کہ اگر میرے پاس اتنا کپڑا ہوا جو میرے کفن کے لئے کافی ہو یا میری بیوی کے پاس اتنا کپڑا ہوا تو مجھے صرف میرے یا میری بیوی کے کپڑے میں کفن دیا جائے تم لوگ یہ بات سن لو کہ میں تم لوگوں کو گواہ بنا کے یہ بات کہہ رہا ہوں کہ تم میں سے وہ شخص مجھے کفن دے جو میرا ہو یا عریف ہو یا برید ہو یا نقیب ہو (یعنی کسی نہ کسی عہدے یا مرتبے پر فائز ہو)

(راوی بیان کرتے ہیں) وہاں موجود لوگوں میں سے کوئی بھی شخص ایسا نہیں تھا جو کسی نہ کسی عہدے پر نہ رہا ہو۔ صرف ایک انصاری نوجوان تھا۔ اس نے کہا: اے چچا جان میں آپ کو وہ کفن دوں گا اور وہ چیز شامل نہیں کروں گا جس کا آپ نے ذکر کیا ہے۔ میں آپ کو اپنی اس چادر میں کفن دوں گا اور ان دو کپڑوں میں دوں گا جو میں نے نیچے پہنے ہوئے ہیں جنہیں میری امی نے میرے لئے اپنے ہاتھوں سے کات کر دیا تھا تو اس انصاری نے ان لوگوں کی موجودگی میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو کفنایا جو لوگ وہاں موجود تھے ان میں حضرت حجر بن ادبر اور مالک بن اشتر بن شامل تھے۔ یہ تمام لوگ یمن سے تعلق رکھتے تھے۔

ذِكْرُ اخْبَارِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَوْتِ أَبِي ذَرٍّ

نبی اکرم ﷺ کا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بارے میں اطلاع دینے کا تذکرہ

6671 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ

اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حُثَيْمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْأَشْتَرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُمِّ ذَرٍّ، قَالَتْ:

(متن حدیث): لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا ذَرٍّ الْوَفَاةَ بَكَيْتُ، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكَ؟ فَقُلْتُ: وَمَا لِي لَا أَبْكِي وَأَنْتَ

تَمُوتُ بِفَلَاحَةٍ مِنَ الْأَرْضِ، وَلَيْسَ عِنْدِي ثَوْبٌ يَسْعُكَ كَفَنًا، وَلَا يَدَانِ لِي فِي تَغْيِيكِ، قَالَ: أَبْشِرِي وَلَا تَبْكِي،

فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَمُوتُ بَيْنَ أَمْرَيْنِ مُسْلِمِينَ وَلَدَانِ أَوْ ثَلَاثِ،

فِيضِرَّانَ وَيَحْتَسِبَانِ فَيَرِيَانِ النَّارَ أَبَدًا، وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِنَفَرٍ أَنَا فِيهِمْ:

لَيَمُوتَنَّ رَجُلٌ مِنْكُمْ بِفَلَاحَةٍ مِنَ الْأَرْضِ يَشْهَدُهُ عَصَابَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، وَلَيْسَ مِنْ أَوْلِيكَ النَّفَرِ أَحَدٌ إِلَّا وَقَدْ مَاتَ

فِي قَرْيَةٍ وَجَمَاعَةٍ، فَأَنَا ذَلِكَ الرَّجُلُ، وَاللَّهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِّبْتُ، فَأَبْصِرِي الطَّرِيقَ، فَقُلْتُ: أَنَّى وَقَدْ ذَهَبَ

الْحَاجُّ وَتَقَطَّعَتِ الطَّرِيقُ، فَقَالَ: أَذْهَبِي فَبَصِّرِي، قَالَتْ: فَكُنْتُ أَشْتَدُّ إِلَى الْكُثَيْبِ أَتَبَصَّرُ، ثُمَّ أَرْجِعُ فَأَمْرُضُهُ،

فَبَيْنَمَا هُوَ وَأَنَا كَذَلِكَ إِذَا أَنَا بِرِجَالٍ عَلَى رَحْلِهِمْ كَانَهُمُ الرَّحْمُ تَخُبُّ بِهِمْ رَوَاحِلُهُمْ، قَالَتْ: فَاسْرِعُوا إِلَيَّ

حِينَ وَقَفُوا عَلَيَّ، فَقَالُوا: يَا أَمَةَ اللَّهِ، مَا لَكَ؟ قُلْتُ: أَمْرٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَمُوتُ فَتُكْفِنُونَهُ؟ قَالُوا: وَمَنْ هُوَ؟

قَالَتْ: أَبُو ذَرٍّ، قَالُوا: صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَدَّوْهُ بِأَبَانِهِمْ وَأَمَهَاتِهِمْ،

وَاسْرِعُوا إِلَيْهِ حَتَّى دَخَلُوا عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُمْ: أَبْشِرُوا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

لِنَفَرٍ أَنَا فِيهِمْ: لَيَمُوتَنَّ رَجُلٌ مِنْكُمْ بِفَلَاحَةٍ مِنَ الْأَرْضِ، يَشْهَدُهُ عَصَابَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، وَلَيْسَ مِنْ أَوْلِيكَ النَّفَرِ

رَجُلٌ إِلَّا وَقَدْ هَلَكَ فِي جَمَاعَةٍ، فَوَاللَّهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِّبْتُ أَنَّهُ لَوْ كَانَ عِنْدِي ثَوْبٌ يَسْعُنِي كَفَنًا لِي أَوْ

لَا مِرَاتِي، لَمْ أَكْفَنَّ إِلَّا فِي ثَوْبٍ هُوَ لِي أَوْ لَهَا، إِنِّي أُنْشِدُكُمْ اللَّهُ أَنْ لَا يُكْفِنَنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ كَانَ أَمِيرًا أَوْ عَرِيفًا

أَوْ بَرِيدًا أَوْ نَقِيبًا، فَلَيْسَ مِنْ أَوْلِيكَ النَّفَرِ أَحَدٌ إِلَّا وَقَدْ قَارَفَ بَعْضُ مَا، قَالَ إِلَّا قَتَى مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: أَنَا

أُكْفِنُكَ يَا عَمُّ، أُكْفِنُكَ فِي رِدَائِي هَذَا، وَفِي ثَوْبَيْنِ فِي عَيْتِي مِنْ غَزَلِ أُمِّي، قَالَ: أَنْتَ فَكْفِنِي، فَكَفَّنَهُ

الْأَنْصَارِيُّ فِي النَّفَرِ الَّذِينَ حَضَرُوا، وَقَامُوا عَلَيْهِ وَدَفَنُوهُ فِي نَفَرٍ كُلُّهُمْ يَمَانُ

❀ سیدہ اُمّ ذر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو میں رونے لگی انہوں

نے دریافت کیا: تم کیوں رو رہی ہو۔ میں نے کہا: میں کیوں نہ روؤں جبکہ آپ ایک دیرانے میں مرنے لگے ہیں۔ میرے پاس اتنا

6671- ہو مکرر ما قبلہ۔ أخرجه الحاكم 3/344-346، وعنه البيهقي في "دلائل النبوة" 6/401-402 من طريق

إسماعيل بن إسحاق القاضي، عن علي بن عبد الله المديني، بهذا الإسناد. وأوردته ابن عبد البر في "الاستيعاب" 1/215-217 من

کپڑا بھی نہیں ہے جو آپ کے کفن کے لئے کافی ہو اور آپ کی عدم موجودگی میں میرے لئے رہنا ممکن نہیں ہے تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے لئے خوشخبری ہے تم نہ روؤ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جن بھی دو مسلمان (میاں بیوی) کے دو یا تین بچے فوت ہو جائیں اور وہ دونوں صبر سے کام لیں اور ثواب کی امید رکھیں تو وہ کبھی بھی آگ کو نہیں دیکھیں گے“ (یعنی جہنم میں نہیں جائیں گے)

(حضرت ابوذر غفاری نے یہ بھی بتایا) میں نے نبی اکرم ﷺ کو تین آدمیوں سے یہ فرماتے ہوئے سنا: جن میں میں بھی موجود تھا۔

”تم میں سے کسی ایک شخص کا انتقال ضرور دیرانے میں ہو گا لیکن اس کی نماز جنازہ میں اہل ایمان کا ایک گروہ شریک ہو گا۔“

(حضرت ابوذر غفاری نے فرمایا: ان لوگوں میں سے ہر شخص کا انتقال کسی بستی یا لوگوں کے درمیان ہوا میں ان میں سے ایک شخص باقی رہ گیا ہوں۔ اللہ کی قسم! نہ تو میں نے غلط بیانی کی ہے اور نہ ہی میرے ساتھ غلط بیانی کی گئی ہے تم راستے کا جائزہ لیتی رہو) سیدہ ام ذر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) میں نے کہا: اب تو حاجی رخصت ہو چکے ہیں۔ راستے منقطع ہو چکے ہیں تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جاؤ اور جا کے جائزہ لو سیدہ ام ذر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں تیزی سے چلتی ہوئی ٹیلے کی طرف گئی اور اس بات کا جائزہ لیا اور واپس آ کر ان کی تیمارداری کرنے لگی۔ ابھی میں اور وہ اسی حالت میں تھے اسی دوران کچھ لوگ اپنی سواریوں پر سوار ہو کر آئے۔ یوں جیسے وہ پرندے ہوں۔ ان کی سواریاں انہیں لے کر آئی تھیں۔ سیدہ ام ذر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب وہ لوگ میرے پاس ٹھہرے تو تیزی سے میری طرف آئے انہوں نے کہا: اے اللہ کی کنیز تمہارا کیا معاملہ ہے۔ میں نے کہا: ایک مسلمان شخص کا انتقال ہونے لگا ہے۔ کیا آپ لوگ اسے کفن دیں گے۔ انہوں نے جواب دیا: وہ کون شخص ہے اس خاتون نے جواب دیا: حضرت ابوذر ان لوگوں نے کہا: وہ جو نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں۔ میں نے جواب دیا: جی ہاں تو انہوں نے کہا: میرے ماں باپ ان پر قربان ہوں پھر وہ تیزی سے چلتے ہوئے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس آ گئے اور ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا تم لوگوں کے لئے خوشخبری ہے۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو کچھ لوگوں سے یہ فرماتے ہوئے سنا: جن میں میں بھی موجود تھا ”تم میں سے ایک شخص دیرانے میں انتقال کرے گا اور اس کے جنازے میں اہل ایمان کا ایک گروہ شریک ہو گا۔“

پھر حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (میرے علاوہ) ان میں سے ہر ایک شخص کا انتقال لوگوں کے درمیان ہوا (اب صرف میں باقی رہ گیا ہوں) اللہ کی قسم! میں نے نہ تو غلط بیانی کی ہے اور نہ ہی میرے ساتھ غلط بیانی کی گئی۔ اگر میرے پاس اتنا کپڑا ہوا جو میرے کفن کے لئے کافی ہو یا میری بیوی کے پاس اتنا کپڑا ہوا تو صرف میرے یا میری بیوی کے کپڑے میں مجھے کفن دیا جائے میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں تم میں سے وہ شخص مجھے کفن نہ دے جو امیر ہو یا عریف ہو یا برید ہو یا نقیب ہو (یعنی سرکاری اہل کار ہو) تو وہاں موجود لوگوں میں سے کوئی شخص ایسا نہیں تھا جو ان میں سے کسی عہدے پر فائز نہ ہو البتہ ایک انصاری نوجوان تھا۔

اس نے کہا: اے چچا جان! میں آپ کو کفن دوں گا۔ میں آپ کو اپنی اس چادر میں کفن دوں گا اور اپنے ان دو کپڑوں میں دوں گا جو میری والدہ نے میرے لئے تیار کئے تھے تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم مجھے کفن دینا تو اس انصاری نے وہاں موجود حاضرین کی موجودگی میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو کفن دیا اور ان کے (غسل وغیرہ) کے معاملات کی دیکھ بھال کی اور انہی لوگوں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو دفن کیا۔ ان سب کا تعلق یمن سے تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَأَنَّ أَوَّلَ فَتْحٍ يَكُونُ لِلْمُسْلِمِينَ بَعْدَهُ فَتْحُ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ مسلمانوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے پہلی فتح

یہ نصیب ہوگی کہ وہ جزیرہ عرب کو فتح کر لیں گے

6672 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الثَّقَلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ

عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَأَلْتُ نَافِعَ بْنَ عُثْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ، قُلْتُ: حَدَّثَنِي هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الدِّجَالَ؟ قَالَ: فَقَالَ: آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْمَغْرِبِ آتَوْهُ لِيُسَلِّمُوا عَلَيْهِ، وَعَلَيْهِمُ الصُّرُوفُ، فَلَمَّا دَنَوْتُ مِنْهُ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: تَغْزُونَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ، فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ عَلَيْكُمْ، ثُمَّ تَغْزُونَ فَارِسَ، فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ عَلَيْكُمْ، ثُمَّ تَغْزُونَ الرُّومَ، فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ عَلَيْكُمْ، ثُمَّ تَغْزُونَ الدِّجَالَ، فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ عَلَيْكُمْ

❀❀ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت نافع بن عتبہ بن ابی وقاص سے دریافت کیا۔ میں نے

کہا: آپ مجھے یہ بات بتائیں کہ آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دجال کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے تو انہوں نے بتایا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت اہل مغرب میں سے کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر تھے۔ وہ اسلام قبول کرنے کے لئے آپ کے پاس آئے تھے۔ انہوں نے اونی لباس پہنا ہوا تھا جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا تو میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

”تم لوگ جزیرہ عرب کے ساتھ لڑائی کرو گے، تو اللہ تعالیٰ اسے تمہارے لئے فتح کر دے گا تم اہل فارس کے ساتھ

6672 - إسناده صحيح، الثَّقَلِيُّ: هو سعيد بن حفص بن عمرو، وهو ثقة روى له النسائي، ومن فوقه ثقات من رجال

الشيخين، غير أن صحابييه نافع عتبة أخرجه حديثه مسلم وحده. عبید اللہ بن عمرو: هو الرقی. وأخرجه أحمد 4/337 و338، وابن أبي شيبة 15/146، ومسلم "2900" في الفتن وأشرط الساعة: باب ما يكون من فتوحات المسلمين قبل الدجال، وابن ماجه "4091" في الفتن: باب الملاحم، والحاكم 4/426 من طرق عن عبد الملك بن عمير، بهذا الإسناد. وقد وهم الحاكم فاستدركه على مسلم، وقدم في روايته قتال الروم على فارس، ولم يذكر ابن ماجه في روايته قتال فارس. وعلقه البخاري في "تاريخه الكبير" 82-81/81 فقال: قال موسى بن إسماعيل: حدثنا أبو عوانة، حدثنا عبد الملك بن عمير، به وانظر. "6809"

لڑائی کرو گے، تو اللہ تعالیٰ اسے تمہارے لئے فتح کر دے گا پھر تم اہل روم کے ساتھ لڑائی کرو گے، تو اللہ تعالیٰ اسے تمہارے لئے فتح کر دے گا پھر تم لوگ دجال کے ساتھ لڑائی کرو گے، تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس پر فتح عطا کرے گا۔“

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنْ فَتْحِ الْيَمَنِ وَالشَّامِ وَالْعِرَاقِ بَعْدَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کے (وصال کے) بعد یمن، شام اور عراق فتح ہوں گے

6673 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): تُفْتَحُ الْيَمَنُ، فَيَأْتِي قَوْمٌ يَسُونُ، فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، وَتُفْتَحُ الشَّامُ، فَيَأْتِي قَوْمٌ فَيَسُونُ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَتُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِي قَوْمٌ فَيَسُونُ، فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ.

(توضیح مصنف): قَالَ الشَّيْخُ: يَسُونُ: أَيْ يَنْسِلُونَ

✽✽ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما حضرت سفیان بن ابوزہیر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو

یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”یمن فتح ہو جائے گا کچھ لوگ تیزی سے چلتے ہوئے آئیں گے وہ اپنے بال بچوں اور اپنے فرمانبرداروں (یعنی غلاموں) کو سوار کر کے ساتھ لے جائیں گے حالانکہ اگر وہ علم رکھتے تو مدینہ ان کے لئے زیادہ بہتر تھا۔ شام فتح ہوگا تو کچھ لوگ تیزی سے چلتے ہوئے آئیں گے اور وہ اپنے بال بچوں اور اپنے پیروکاروں (یعنی غلاموں اور کنیزوں) کو سوار کر کے لے جائیں گے حالانکہ اگر وہ علم رکھتے ہوں تو مدینہ ان کے لئے زیادہ بہتر ہے پھر عراق فتح ہوگا تو کچھ لوگ تیزی سے چلتے ہوئے آئیں گے۔ وہ اپنے بال بچوں اور اپنے فرمانبرداروں (یعنی غلاموں اور کنیزوں) کو سوار کر کے ساتھ لے جائیں گے حالانکہ اگر وہ علم رکھتے ہوں تو مدینہ منورہ ان

6673 - إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ" 2/887 - 888 في الجامع: باب ما جاء في سكنى المدينة والخروج منها. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 5/220، والبخاري "1875" في فضائل المدينة: باب من رغب عن المدينة، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 4/19، والطبراني "6408"، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" "1112" بتحقيقنا، والبعثي "2018" والحديث عند بعضهم مختصر. وأخرجه عبد الرزاق "17159"، وأحمد 5/220، والحميدي "865"، ومسلم "1388" في الحج: باب الترغيب في المدينة عند فتح الأمصار، والنسائي في "الكبرى"، والطبراني "6407" و"6409" و"6410" و"6411" و"6412"، والطحاوي "1113"، والبيهقي في "الدلائل" 6/320، والبعثي "2018" من طرق عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد. زاد الطبراني في إحدی رواياته "6411" قال عروة: ثم لقيت سفیان بن أبی زهیر عند موته، فأخبرني بهذا الحديث، وفي بعض طرق الحديث: "ثم تفتح الشام، ثم تفتح العراق."

کے لئے زیادہ بہتر ہے۔

شیخ فرماتے ہیں: لفظ یسوں کا مطلب تیزی سے چلتے ہوئے آنا ہے۔

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنْ فَتْحِ الْمُسْلِمِينَ الْحِيرَةَ بَعْدَهُ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کے (وصال ظاہری) کے بعد مسلمان حیرہ فتح کر لیں گے
6674 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَلَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ
 الْعَدَنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ:
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مُثِلْتُ لِي الْحِيرَةُ كَأَنْيَابِ الْكِلَابِ، وَأَنْكُمْ سَتَفْتَحُونَهَا، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: هَبْ لِي يَا
 رَسُولَ اللَّهِ ابْنَةُ بُقَيْلَةَ، فَقَالَ: هِيَ لَكَ، فَأَعْطَوْهُ إِيَّاهَا فَجَاءَ أَبُوهَا فَقَالَ: أَتَبِعُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: بِكُمْ؟ اخْتِكُمْ
 مَا شِئْتُمْ، قَالَ: بِأَلْفٍ دِرْهَمٍ، قَالَ: قَدْ أَخَذْتُهَا، فَقِيلَ لَهُ: لَوْ قُلْتَ ثَلَاثِينَ أَلْفًا؟ قَالَ: وَهَلْ عَدَدُ أَكْثَرُ مِنْ أَلْفٍ
 ❀❀ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”حیرہ میرے سامنے کتے کے دانوں کی طرح کی شکل میں پیش کیا گیا تم لوگ عنقریب اسے فتح کر لو گے ایک صاحب
 کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! بقیلہ کی بیٹی مجھے ہیبت کر دیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ تمہاری ہوئی۔
 لوگوں نے وہ لڑکی اس شخص کو دیدی پھر اس لڑکی کا باپ آیا اور بولا کیا تم اسے فروخت کرو گے۔ اس نے جواب دیا: جی ہاں اس لڑکی
 کے باپ نے دریافت کیا: کتنے کے عوض میں نے اس سے کہا تم جو چاہو فیصلہ کرو لڑکی کے باپ نے کہا: ایک ہزار درہم کے عوض
 میں اس شخص نے کہا: ٹھیک ہے (بعد میں) اس شخص سے کہا گیا اگر تم تیس ہزار درہم کہہ دیتے (تو یہ مناسب تھا) اس نے کہا: کیا ایک
 ہزار سے زیادہ بھی کوئی عدد ہوتا ہے۔

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنْ فَتْحِ الْمُسْلِمِينَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ بَعْدَهُ

6674- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات من رجال الشيخين غير محمد بن يحيى بن أبي عمر، فمن رجال
 مسلم. سفیان هو ابن عیینة. وأخرجه الطبرانی "183"/17، والبيهقي في "السنن" 9/136، وفي "الدلائل" 6/326 من طرق عن
 مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ، بهذا الإسناد. وفي رواية الطبرانی: "فجاء أخوها" قال الهيثمي في "المجمع" 6/212: رجاله
 رجال الصحيح. قلت: وصاحب القصة هو خريم بن أوس بن حارثة بن لام الطائي، وقد أخرجه من حديثه مطولا الطبرانی في
 "الكبير" "4168"، والبيهقي في "الدلائل" "5/267 - 269"، وابن الأثير في "أسد الغابة" "2/129 - 130"، وفيه أن الذي الشيماء منه
 هو أخوها عبد المسيح بن بقليلة. وأورده الهيثمي في "المجمع" 6/223 وقال: رواه الطبرانی وفيه جماعة لم أعرفهم، وقال الحاكم
 في "المستدرک" "3/327" بعد أن أورد طرفا من أوله، ومن طريقه أخرجه البيهقي: هذا حديث تفرد به رواه الأعراب عن آبائهم،
 وأمثالهم من الرواة لا يضمنون، ووافقه الذهبي.

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ مسلمان (نبی اکرم ﷺ کے وصال ظاہری)

کے بعد بیت المقدس فتح کر لیں گے

6675 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ قَيْصٍ، بِدِمَشْقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زُبَيْرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ بُسْرَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، وَهُوَ فِي خَبَاءٍ مِنْ أَدَمَ، فَجَلَسْتُ فِي فَنَاءِ الْخَبَاءِ، فَسَلَّمْتُ فَرَدًّا، فَقَالَ: ادْخُلْ يَا عَوْفُ، فَقُلْتُ: كَيْلَى؟ فَقَالَ: كُتْلَكَ، فَدَخَلْتُ فَوَافَقْتُهُ يَتَوَضَّأُ وَضُوءَ أَمَكِيئَا، ثُمَّ قَالَ: يَا عَوْفُ، احْفَظْ خَلَاًّا سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ: إِحْدَاهُنَّ مَوْتِي، قَالَ عَوْفُ: فَوَجَمْتُ عَنْهَا وَجَمَةً شَدِيدَةً، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ: إِحْدَى، فَقُلْتُ: إِحْدَى، ثُمَّ قَالَ: فَسُحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، ثُمَّ يَظْهَرُ فِيكُمْ دَاءٌ، ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ فِيكُمْ، حَتَّى يُعْطَى الرَّجُلُ مِنْكُمْ مِائَةَ دِينَارٍ فَيَظُلُّ سَاحِطًا، ثُمَّ فِتْنَةٌ تَكُونُ بَيْنَكُمْ حَتَّى لَا يَبْقَى بَيْتٌ مُؤْمِنٌ إِلَّا دَخَلَتْهُ، ثُمَّ صَلَاحٌ يَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ، فَيَغْدِرُونَ بِكُمْ، فَيَسِيرُونَ إِلَيْكُمْ فِي ثَمَانِينَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا

❀❀ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں غزوہ تبوک کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ چڑے کے بنے ہوئے خیمے میں موجود تھے۔ میں اس کے کنارے پر بیٹھ گیا۔ میں نے سلام کیا تو آپ نے سلام کا جواب دیا۔ آپ نے فرمایا: اے عوف اندر آ جاؤ۔ میں نے عرض کی: سارے کا سارا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سارے کا سارا، میں اندر داخل ہوا تو میں نے آپ کو ٹھہر ٹھہر کر وضو کرتے ہوئے پایا پھر آپ نے فرمایا: اے عوف چھ چیزوں کے بارے میں یاد رکھنا کہ جو قیامت سے پہلے ہوگی۔ ان میں سے ایک میری موت ہے حضرت عوف بیان کرتے ہیں: یہ سن کر مجھے جھکا سا لگا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کہو: ایک، میں نے کہا: ایک پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیت المقدس فتح ہوگا پھر تمہارے درمیان ایک بیماری پھوٹ پڑے گی پھر تمہارے درمیان مال زیادہ ہو جائے گا یہاں تک کہ تم میں سے کسی ایک شخص کو ایک سو درہم دیئے جائیں گے تو وہ پھر

6675-حدیث صحیح، ہشام بن عمار وإن كان فيه كلام - قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير عبد الله بن زبر فمن رجال البخاري. وأخرجه البخاري "3176" في الجزية والمواذعة: باب ما يحذر من الغدر، ومن طريقه البغوي "4248" عن الحميدي، وأبو داود "5000" في الأدب: باب ما جاء في المزاح، عن مؤمل بن الفضل، وابن ماجه "4042" في الفتن: باب أشرط الساعة، والطبراني "70"/18، وابن منده في "الإيمان" "998" عن عبد الرحمن بن إبراهيم بن دحيم، والبيهقي في "السنن" 9/223. وفي "الدلائل" 6/320-321 عن محمد بن المثنى، وفي "الدلائل" أيضا 6/383 عن موسى بن عامر، خمستهم عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد. ورواية أبي داود مختصرة، وزاد الطبراني في إسناده بين عبد الله بن العلاء وبين بسر بن عبيد الله: زيد بن واقد، وهو من المزيدي متصل الأسانيد. وأخرجه من طرق عن عوف بن مالك أحمد 6/22 و27، والطبراني "71"/18 و"72" و"98" و"119" و"122" و"148" و"150"، وابن منده "999" و"1000"

بھی ناراض رہے گا پھر تمہارے درمیان ایسا فتنہ نمودار ہوگا کہ کسی بھی مومن کا گھر باقی نہیں رہے گا مگر یہ کہ وہ فتنہ اس میں داخل ہو جائے گا پھر تمہارے اور بنو امیہ (یعنی اہل روم) کے درمیان صلح ہوگی تو وہ تمہارے ساتھ معاہدے کی خلاف ورزی کریں گے پھر وہ 80 جھنڈوں کے نیچے اکٹھے ہو کر تمہاری طرف (جنگ کرنے کے لئے) چل پڑیں گے، جن کے ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار لوگ ہوں گے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ فَتْحِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى الْمُسْلِمِينَ اَرْضَ بَرَبْرٍ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بربروں کی سرزمین

(مراکش) کی فتح نصیب کرے گا

6676 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ الْمُهْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ، يَقُولُ:

(متن حدیث): قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ اَرْضًا يَذْكُرُ فِيهَا الْفَقِيرَاطُ، فَاسْتَوْصُوا بِأَهْلِهَا خَيْرًا، فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا قَالَ حَرْمَلَةُ: يَعْنِي بِالْفَقِيرَاطِ: أَنَّ قَبِطَ مِصْرَ يُسَمُّونَ أَعْيَادَهُمْ، وَكُلَّ مَجْمَعٍ لَهُمُ الْفَقِيرَاطُ، يَقُولُونَ: نَشْهَدُ الْفَقِيرَاطَ

✽ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”عنقریب تم ایسی سرزمین کو فتح کرو گے جہاں قیراط کا ذکر کیا جائے گا تو تم لوگ وہاں کے رہنے والوں کے ساتھ بھلائی کی تلقین قبول کرو کیونکہ وہ ذمی بھی ہوں گے اور ان کے ساتھ رشتہ داری کا تعلق بھی ہوگا۔“

حرمہ نامی راوی کہتے ہیں: قیراط سے مراد یہ ہے: مصر کے رہنے والے قطبی اپنی اینٹ کے لئے یہ لفظ استعمال کرتے تھے اور اپنے ہر اجتماع کے لئے لفظ قیراط استعمال کرتے تھے وہ یہ کہتے تھے ہم لوگ قیراط میں شریک ہوئے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ تَقْوَى الْمُسْلِمِينَ بِأَهْلِ الْمَغْرِبِ عَلَى أَعْدَاءِ اللَّهِ الْكَفَرَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ اللہ تعالیٰ کے کافر دشمنوں کے خلاف

6676 - إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 5/174، ومسلم "2543" "226" في فضائل الصحابة: باب وصية النبي صلى الله عليه وسلم بأهل مصر، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" 3/123-124، وابن عبد الحكم في "فتوح مصر وأخبارها" ص 2-3، والبيهقي في "السنن" 9/206، وفي "الدلائل" 6/321 من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وزادوا فيه: "... فإذا رأيتم رجلين يقتتلان في موضع لبنة فافرج منها"، قال: فمر ببيعة وعبد الرحمن بن شرحبيل بن حسنة، يتنازعا في موضع لبنة، فخرج منها. وأخرجه أحمد 5/173-174، ومسلم "2543" "227" عن وهب بن جوير بن حازم، عن أبيه، عن حرملة بن عمران، عن أبي بصرة الغفاري، عن أبي ذر. وفيه: "فإن لهم ذمة ورحما، أو قال: ذمة وصهرا".

مسلمان اہل مغرب سے قوت حاصل کریں گے

6677 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هَانٍ حُمَيْدُ بْنُ هَانٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيَّ، وَعَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ، يَقُولَانِ:

(متن حدیث): إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّكُمْ سَتَقْدِمُونَ عَلَى قَوْمٍ جَعَدِ رُءُوسُهُمْ، فَاسْتَوْصُوا بِهِمْ، فَإِنَّهُ قُوَّةٌ لَكُمْ وَبَلَاغٌ إِلَى عَدُوِّكُمْ بِإِذْنِ اللَّهِ - يَعْنِي قِبْطَ مِصْرَ

✽ حضرت ابو عبد الرحمن حبلی اور حضرت عمرو بن حرث بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
”عنقریب تم ایسی قوم کے پاس جاؤ گے جن کے بال گھنگھریالے ہوں گے تو تم ان کے بارے میں تلقین کو قبول کرو کیونکہ وہ تمہارے لئے قوت ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے اذن کے تحت تمہیں دشمن تک پہنچائیں گے۔“
(راوی کہتے ہیں: اس سے مراد مصر کے قبطی ہیں۔)

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنْ فَتْحِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا الْأَمْوَالَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ
اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ اللہ تعالیٰ اس امت میں مسلمانوں کو

مال و دولت میں کشادگی نصیب کرے گا

6678 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَعْبِدِ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ، (متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تَصَدَّقُوا، فَسَيَأْتِي عَلَيْكُمْ يَوْمٌ يَمُرُّ أَحَدُكُمْ

6677- رجالہ ثقات رجال الصبیح الا انه مرسل، ابو عبد الرحمن الحبلی واسمه عبد الله بن زيد - تابعی ثقة، روى له مسلم، واصحاب السنن، وعمرو بن حرث هذا مصری روايته عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسله، قال البخاری فی "تاریخہ" 6/321: عمرو بن حرث عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسل، وقال يحيى بن معين فی "تاریخہ" ص 441: عمرو بن حرث الذي يروى عنه أبو هانء: "استوصوا بالقبط خيرا" هو عمرو بن حرث، ولم يسمع من النبي صلى الله عليه وسلم شيئا، إنما هو رجل من أهل مصر. قلت: وقد أخطأ المؤلف هنا فظنه صحابيا، مع أنه ذكره في كتاب "الثقات" 5/179 في ثقات التابعين، لكنه أخطأ في تقييده بالمخزومي، فذاك آخر، وهو صحابي صغير روى له الجماعة، وذكره المؤلف في "ثقاته" 3/272 في قسم الصحابة. وعبد الله بن يزيد، هو أبو عبد الرحمن المقرء المكي، وحيوة: هو ابن شريح أبو زرعة المصري، وهو في "مسند أبي يعلى" 1473، ومن طريقه أورده ابن الأثير في "أسد الغابة" 4/214. وأورده الهيثمي في "المجمع" 10/64 وقال: رواه أبو يعلى ورجال رجال الصحيح. وأخرجه ابن عبد الحكم في "فتوح مصر وأخبارها" ص 3 عن عبد الملك بن مسلمة، عن ابن وهب، عن أبي هانء الخولاني، به. وأخرجه أيضا عن أبي الأسود، عن ابن لهيعة، عن أبي هانء، به. قلت: ولعمرو بن حرث هذا حديث آخر في التخفيف عن العامل، وقد تقدم عند المؤلف برقم. "4314"

بَصَدَقْتِهِ، فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا، يَقُولُ: فَهَلَّا قَبْلَ الْيَوْمِ، فَمَا الْيَوْمُ، فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهَا

❀ حضرت حارث بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”تم لوگ صدقہ کرو عنقریب تم پر ایسا دن آئے گا جب کوئی شخص اپنا صدقہ لے کر جائے گا تو اسے کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا جو اس سے صدقہ کو قبول کر لے وہ شخص کہے گا: تم آج سے پہلے کیوں نہیں آئے۔ آج تو مجھے اس صدقہ کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔“

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ فَتْحِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى الْمُسْلِمِينَ كَثْرَةَ الْأَمْوَالِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اموال کی کثرت کی

صورت میں کشادگی نصیب فرمائے گا

6679 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمُرْزِيُّ، قَالَ:

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ حُدَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ أَسْأَلُ عَنْ حَدِيثِ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، وَهُوَ إِلَى جَنْبِي لَا آتِيهِ فَأَسْأَلُهُ، فَاتَّيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ،

فَقَالَ: يُعْتِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ يُعْتِ، فَكِرِهْتُ أَشَدَّ مَا كِرِهْتُ شَيْئًا قَطُّ، فَأَنْطَلَقْتُ حَتَّى

كُنْتُ فِي أَقْصَى الْأَرْضِ مِمَّا يَلِي الرُّومَ، فَقُلْتُ: لَوْ آتَيْتُ هَذَا الرَّجُلَ، فَإِنْ كَانَ كَاذِبًا لَمْ يَخَفْ عَلَيَّ، وَإِنْ كَانَ

صَادِقًا اتَّبَعْتُهُ، فَأَقْبَلْتُ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ اسْتَشَرْتُ لِي النَّاسَ، وَقَالُوا: جَاءَ نَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ، جَاءَ عَدِيُّ بْنُ

6678 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي داود - وهو سليمان بن داود بن الجارود

الطيالسي - فمن رجال مسلم. معبد بن خالد هو الجدلي الكوفي. وهو في "مسند الطيالسي" "1239" بنحو هذا اللفظ. وأخرجه

أحمد 4/306، وابن شيبة 3/111، البخاري "1411" في الزكاة: باب الصدقة قيل الرد، و"1424": باب الصدقة باليمين،

و"7120" في الفتن: باب رقم "25"، ومسلم "1011" في الزكاة: باب الترغيب في الصدقة قبل أن لا يوجد من يقبلها، والنسائي

5/77 في الزكاة: باب التحريض على الصدقة، وأبو القاسم البغوي في "الجمديات" "641"، وأبو يعلى "1475"، والطبراني

"3259" و"3260" من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه مختصرا الطبراني "3262" من طريق إسماعيل بن أبان، عن مسعر،

عن معبد بن خالد، به.

6679 - إسناده قوي. إسحاق بن إبراهيم المروزي: هو ابن أبي إسرائيل أبو يعقوب المروزي، وأيوب: هو ابن أبي تيممة

السختياني، ومحمد هو ابن سيرين. وأخرجه ابن الأثير في "أسد الغابة" 4/8 - 9 من طريق عبد الله بن محمد بن عبد العزيز: عن

إسحاق بن إبراهيم المروزي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/377 - 378 عن محمد بن أبي عدي، والبيهقي في "الدلائل"

5/342 عن سليمان بن حرب، كلاهما عن حماد بن زيد، به. وأخرجه الحاكم 4/518 - 519 من طريق عبد الله بن بكير، عن هشام

بن حسان، عن محمد بن سيرين، به، وصححه على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي! مع أن أبا عبيدة بن حذيفة لم يخرج له الشيخان

ولا أحدهما. وأخرجه أحمد 4/257 عن يزيد بن هارون، عن هشام بن حسان، والبيهقي 5/343 من طريق سعيد بن عبد الرحمن،

كلاهما عن محمد بن سيرين، عن أبي عبيدة، عن رجل قال: قلت لعدي بن حاتم: حديث بلغني عنك ...

حَاتِمٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي: يَا عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ، أَسْلِمْتَ تَسْلَمَ، قَالَ: قُلْتُ: إِنَّ لِي دِينًا، قَالَ: أَنَا
أَعْلَمُ بِدِينِكَ مِنْكَ - مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا - أَلَسْتَ تَرَأْسَ قَوْمِكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: أَلَسْتَ تَأْكُلُ الْمِرْبَاعَ؟
قَالَ: قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: فَإِنَّ ذَلِكَ لَا يَحِلُّ لَكَ فِي دِينِكَ، قَالَ: فَتَضَعُغْتُ لِدَلِّكَ، ثُمَّ قَالَ: يَا عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ،
أَسْلِمْتَ تَسْلَمَ فَإِنِّي قَدْ أَطْلُتُ - أَوْ قَدْ أَرَى أَوْ كَمَا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنَّهُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُسَلِّمَ
خَصَاصَةً تَرَاهَا مِنْ حَوْلِي (فَإِنَّكَ تَرَى النَّاسَ عَلَيْنَا إِبَاءً وَاحِدًا، قَالَ: هَلْ آتَيْتَ الْحِيرَةَ؟، قُلْتُ: لَمْ آتِهَا وَقَدْ
عَلِمْتُ مَكَانَهَا، قَالَ) وَتَوَشَّكَ الظُّعِينَةَ أَنْ تَرَحَّلَ مِنَ الْحِيرَةِ بِغَيْرِ جَوَارٍ حَتَّى تَطُوفَ بِالْبَيْتِ، وَلَتَفْتَحَنَّ عَلَيْنَا
كُنُوزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزٍ (قُلْتُ: كِسْرَى بْنُ هُرْمُزٍ؟ قَالَ: كِسْرَى بْنُ هُرْمُزٍ - مَرَّتَيْنِ -)، وَلِكَيْفِضَنَّ الْمَالَ - أَوْ
لِكَيْفِضَ - حَتَّى يَهْمَ الرَّجُلُ مَنْ يَقْبَلُ مِنْهُ مَالَهُ صَدَقَةً، قَالَ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ: فَقَدْ رَأَيْتُ الظُّعِينَةَ تَرَحَّلُ مِنَ الْحِيرَةِ
بِغَيْرِ جَوَارٍ حَتَّى تَطُوفَ بِالْبَيْتِ، وَكُنْتُ فِي أَوَّلِ خَيْلٍ أَغَارَتْ عَلَى الْمَدَائِنِ عَلَى كُنُوزِ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزٍ،
وَأَخْلَفَ بِاللَّهِ لَتَجِئَنَّا الثَّالِثَةَ إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي

❀❀ ابو عبیدہ بن حذیفہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ حدیث کے بارے میں دریافت کر
رہا تھا۔ وہ میرے پہلو میں موجود تھے۔ میں نے ان کے پاس جا کر ان سے دریافت نہیں کیا پھر میں ان کے پاس گیا۔ ان سے
دریافت کیا: تو انہوں نے بتایا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا گیا تو میں آپ کو سب سے زیادہ ناپسند کرتا تھا پھر میں روانہ ہوا یہاں
تک کہ میں زمین کے دور دراز کے حصے میں چلا گیا جواہل روم (کے علاقے) کے قریب تھا۔ میں نے سوچا اگر میں ان صاحب کے
پاس جاؤں تو اگر تو یہ جھوٹے ہوئے تو یہ بات مجھ سے مخفی نہیں رہے گی اور اگر یہ سچے ہوئے تو میں ان کی پیروی کر لوں گا تو میں آگیا۔
جب میں مدینہ منورہ آیا تو لوگ میری طرف جھانک کر دیکھنے لگے۔ انہوں نے کہا: عدی بن حاتم آئے ہیں۔ عدی بن حاتم آئے
ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے عدی بن حاتم تم اسلام قبول کر لو تم سلامت رہو گے میں نے عرض کی: میرا اپنا دین ہے۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے دین کے بارے میں تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ یہ بات آپ نے دو یا تین مرتبہ ارشاد فرمائی پھر
آپ نے فرمایا: کیا تم اپنی قوم کے سردار نہیں ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم مال غنیمت میں
سے چوتھائی حصہ نہیں کھاتے ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو تمہارے دین میں تو یہ تمہارے لئے جائز
نہیں ہے۔ حضرت عدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس بات پر میں شرمندہ ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عدی بن حاتم تم اسلام قبول
کر لو تم سلامت رہو گے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا یہ گمان ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) میں یہ سمجھتا ہوں یا جیسا
بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس لئے اسلام قبول نہیں کر رہے کہ تم میرے ارد گرد ایسے لوگوں کو دیکھ رہے ہو جو ضرورت مند
ہیں۔ عنقریب کوئی عورت حمرہ سے کسی کی پناہ لئے بغیر سوار ہو کر جائے گی یہاں تک کہ بیت اللہ کا طواف کرے گی اور ہمارے لئے
کسرئی بن ہرمز کے خزانے کھول دیئے جائیں گے اور مال عام ہو جائے گا یہاں تک کہ ایک شخص یہ آرزو کرے گا کہ کوئی شخص اس
سے اس کا مال صدقہ کے طور پر قبول کر لے۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ حیرہ سے کسی کی پناہ کے بغیر سوار ہوئی یہاں تک کہ اس نے بیت اللہ کا طواف کیا اور میں اس پہلے لشکر میں شامل تھا جس نے مدائن میں کسریٰ بن ہرمز کے خزانوں پر حملہ کیا تھا اور میں اللہ کے نام کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ وہ تیسری بات بھی ضرور درست ثابت ہوگی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمائی تھی۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ عَرَضِ النَّاسِ صَدَقَةَ الْأَمْوَالِ عَلَى النَّاسِ
فِي آخِرِ الزَّمَانِ وَعَدَمِ مَنْ يَقْبَلُهَا مِنْهُمْ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آخری زمانے میں لوگ اپنے مال کی زکوٰۃ دوسرے لوگوں کے

سامنے پیش کریں گے، لیکن انہیں کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا جو اسے قبول کر لے

6680 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُشْكَانٍ، قَالَ:

حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْرَجُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَكْثُرَ فِيكُمْ الْأَمْوَالُ وَتَفِيضَ حَتَّى يَهْمَ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ مِنْهُ صَدَقَتَهُ، وَحَتَّى يَعْرِضَهُ، وَيَقُولَ الَّذِي يُعْرَضُ عَلَيْهِ: لَا أَرَبَ لِي فِيهِ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تمہارے درمیان مال کی کثرت نہیں ہوگی۔ وہ عام نہیں ہوگا یہاں تک کہ ایک مال کا مالک شخص اس بات کا خواہش مند ہوگا کہ کوئی شخص اس سے اس کا صدقہ قبول کر لے یہاں تک کہ وہ کسی کے سامنے اسے پیش کرے گا تو جس کے سامنے پیش کیا گیا ہوگا وہ یہ کہے گا: اب مجھے اس میں دلچسپی نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَتُهُ أَرَادَ
بِهِ الصَّدَقَةَ الْفَرِيضَةَ دُونَ التَّطَوُّعِ

6680 - حدیث صحیح، محمد بن مشکان ذکرہ المؤلف فی "النفقات" 9/127، وهو متابع، ومن فوقه نقات من رجال

الشيخين. وأخرجه أحمد 2/530 عن علي، عن ورقاء، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "1412" في الزكاة: باب الصدقة قبل الرد، و"7121" في الفتن: باب رقم "25" عن أبي اليمان، عن شعيب بن أبي حمزة، عن أبي الزناد، به. وأخرجه أحمد 2/313، ومسلم 2/701 "61" في الزكاة: باب الترغيب في الصدقة قبل أن لا يوجد من يقبلها، والبيهقي "4244" من طريقين عن أبي هريرة. وهو في "صحيفة همام". "23"

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ”اپنا صدقہ“ اس کے ذریعے فرض صدقہ (یعنی زکوٰۃ) مراد ہے نفلی صدقہ مراد نہیں ہے

6681 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ مَوْلَى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ الْمَالُ وَيَفِضَ، حَتَّى يُخْرِجَ الرَّجُلُ زَكَاةَ مَالِهِ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهَا مِنْهُ

❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک مال کی کثرت اور زیادتی نہیں ہوگی یہاں تک کہ ایک شخص اپنے مال کی زکوٰۃ نکالے گا تو اسے کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا جو اس سے اسے قبول کر لے۔“

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْوَقْتِ الَّذِي يَكُونُ فِيهِ مَا وَصَفْنَا مِنْ سَعَةِ الْأَمْوَالِ

اس وقت کی صفت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جس میں مال کی زیادتی کی وجہ سے وہ صورت حال ہوگی جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

6682 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْجَرِيرِيُّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، قَالَ:

6681- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سهيل بن أبي صالح، فمن رجال مسلم، وروى له البخاري مقرونا وتعليقا. وأخرجه أحمد 2/417، ومسلم 2/701 "60" عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وزاد فيه: "وحتى تعود أرض العرب مروجاً وأنهاراً" زاد أحمد بعد هذا: "وحتى يكثر الهرج" قالوا: وما الهرج يا رسول الله؟ قال: "القتل القتل." وانظر "6651" و"6700"

6682- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي نضرة وهو المنذر بن مالك بن قطعة - فمن رجال مسلم. الجريري: هو سعيد بن إلياس، وسماح إسماعيل بن إبراهيم وهو ابن علي - من الجريري قبل اختلاطه. وأخرجه مسلم "2913" "67" في الفتن: باب لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَتَمَنَّى أَنْ يَكُونَ مَكَانَ الْمَيِّتِ مِنَ الْبَلَاءِ، عَنْ أَبِي حَيْثَمَةَ زهير بن حرب وعلى بن حجر، بهذا الإسناد. وزاد في آخره: قال: "أبي الجريري": قلت لأبي نضرة، وأبي العلاء: أترى أن أنه عمر بن عبد العزيز؟ فقالا: لا. وأخرجه بهذه الزيادة أحمد 3/317 عن إسماعيل ابن علي، به. وأخرجه مسلم "2913"، والبيهقي في "الدلائل" 6/330 من طريق عبد الوهاب، عن سعيد بن إلياس الجريري، به. وأخرجه مختصراً بالمرفوع منه أحمد 3/38 و333، ومسلم "2914" "69" من طريق داود بن أبي هند، عن أبي نضرة، عن أبي سعيد الخدري وجابر. وأخرجه أيضاً أحمد 3/5 و48-49، ومسلم "2914" من طريق داود بن أبي هند، عن أبي نضرة، عن أبي سعيد وحده.

(متن حدیث): كُنَّا عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: يُوشِكُ أَهْلُ الْعِرَاقِ أَنْ لَا يُجَبِّيَ إِلَيْهِمْ قَفِيزٌ وَلَا دِرْهَمٌ، قُلْنَا: مِنْ أَيْ شَيْءٍ ذَلِكَ؟ قَالَ: مِنْ قَبْلِ الْعَجَمِ يَمْنَعُونَ ذَلِكَ، ثُمَّ قَالَ: يُوشِكُ أَهْلُ الشَّامِ أَنْ لَا يُجَبِّيَ إِلَيْهِمْ دِينَارٌ وَلَا مَدْيٌ، قُلْنَا: مِنْ أَيْ ذَلِكَ؟ قَالَ: مِنْ قَبْلِ الرُّومِ؟ ثُمَّ أُسْكِتَ هُنَيْئَةً، ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي خَلِيفَةٌ يَحْشَى الْمَالَ حَشْيًا، لَا يَعْدُهُ عَدًّا

❀❀❀ ابونضرہ بیان کرتے ہیں: ہم حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے۔ انہوں نے فرمایا: عنقریب عراق کی یہ صورت حال ہوگی کہ ان کی طرف (اناج کا) ایک قفیز یا ایک درہم بھی نہیں آئے گا۔ ہم نے دریافت کیا: ایسا کس وجہ سے ہوگا۔ انہوں نے فرمایا: یہ عجمیوں کی طرف سے ہوگا۔ وہ اسے نہیں آنے دیں گے پھر انہوں نے فرمایا: عنقریب اہل شام کی یہ صورت حال ہوگی کہ ان کی طرف ایک دینار اور ایک مد بھی نہیں آئے گا۔ ہم نے دریافت کیا: یہ کس کی طرف سے ہوگا۔ انہوں نے جواب دیا: یہ اہل روم کی طرف سے ہوگا۔ پھر وہ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر انہوں نے ارشاد فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”میری امت کے آخر میں ایسا خلیفہ ہوگا، گنتی کے بغیر مٹھیاں بھر بھر کے مال دے گا۔“

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ بَعْضِ سَعَةِ الدُّنْيَا عَلَى الْمُسْلِمِينَ

مسلمانوں پر ہونے والی دنیا کی کچھ کشادگی کی صفت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

6683 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ عَمْرٍو الْقَيْسِرَانِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا جَابِرُ، أَنْكَحْتَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: اتَّخَذْتُمْ أَنْمَاطًا؟ قُلْتُ: أَتَى لَنَا الْأَنْمَاطُ؟ قَالَ: أَمَّا إِنَّهَا سَتَكُونُ

❀❀❀ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جابر کیا تم نے شادی کر لی ہے۔ میں نے عرض کی: جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے قالین استعمال کیا۔ میں نے عرض کی: ہمارے پاس قالین کہاں سے آئے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب آجائیں گے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْبَعْضِ الْآخِرِ مِنْ سَعَةِ الدُّنْيَا عَلَى الْمُسْلِمِينَ

6683 - حدیث صحیح، ثور بن عمرو القیسرانی ذکرہ المؤلف فی "الثقات" 8/158، وهو متابع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. سفیان هو ابن عیینة. وأخرجه الحمیدي "1227"، والبخاری "5161" فی النکاح: باب الأنماط ونحوها للنساء، ومسلم "2083" "39" فی اللباس والزينة: باب جواز اتخاذ الأنماط، وأبو داود "4145" فی اللباس: باب فی الفرش، والنسائي 6/136 فی النکاح: باب الأنماط، وأبو یعلی "1978" و"2015" من طرق عن سفیان بن عیینة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/294، والبخاری "3631" فی المناقب: باب علامات النبوة فی الإسلام، ومسلم "2083"، والترمذی "2774" فی الأدب: باب ما جاء فی الرخصة فی اتخاذ الأنماط، من طرق عن سفیان الثوری، عن محمد بن المنکدر، به.

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ مسلمانوں کو اس دنیا کی گنجائش میں سے

ایک دوسری قسم کی (نعمتیں) بھی ملیں گی

6684 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِیَّةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدَ، عَنْ أَبِي حَرْبٍ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ الرَّجُلُ إِذَا قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَكَانَ لَهُ بِهَا - يَعْنِي - عَرِيفٌ، نَزَلَ عَلَى عَرِيفِهِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ بِهَا عَرِيفٌ نَزَلَ الصُّفَّةَ، قَالَ: فَكُنْتُ فِيمَنْ نَزَلَ الصُّفَّةَ، قَالَ: فَرَأَقْتُ رَجُلًا فَكَانَ يُجْرِي عَلَيْنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ يَوْمٍ مَدَّةً مِنْ تَمَرٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ، فَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الصَّلَاةِ، فَنَادَاهُ رَجُلٌ مَنَا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَدْ أَحْرَقَ التَّمَرُ بَطُونَنَا، قَالَ: فَمَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَنْبَرِهِ، فَصَعِدَ، فَحَمِدَ اللَّهَ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ ذَكَرَ مَا لَقِيَ مِنْ قَوْمِهِ، قَالَ: حَتَّى مَكَّنْتُ أَنَا وَصَاحِبِي بِضْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا الْبَرَبُرُ - وَالْبَرَبُرُ تَمَرُ الْأَرَاكِ - فَقَدِمْنَا عَلَى إِخْوَانِنَا مِنَ الْأَنْصَارِ وَعَظُمَ طَعَامُهُمُ التَّمَرُ، فَوَاسَوْنَا فِيهِ، وَاللَّهُ لَوْ أَجَدَ لَكُمْ الْخُبْزَ وَاللَّحْمَ، لَا طَعَمْتُمْ كُمُوهَ، وَلَكِنْ لَعَلَّكُمْ تُذَرُّ كُؤُنَ زَمَانًا - أَوْ مِنْ أَدْرَاكِهِ مِنْكُمْ - يَلْبَسُونَ فِيهِ مِثْلَ اسْتَارِ الْكُعْبَةِ، وَيُعْدَى عَلَيْهِمْ، وَيُورَاحُ بِالْجِفَانِ

❦ حضرت طلحہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے جب کوئی شخص مدینہ منورہ آتا۔ اس کا وہاں کوئی دوست ہوتا تو وہ اپنے دوست کے ہاں پڑاؤ کرتا تھا اور اگر اس کا کوئی دوست نہ ہوتا تو وہ صفا کے چبوترے پر پڑاؤ کرتا۔ راوی کہتے ہیں: میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے صفا کے چبوترے پر پڑاؤ کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی طرف سے روزانہ کھجوروں کا ایک مدہ ہماری طرف آیا کرتا تھا۔ ایک دن نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھنے کے بعد سلام پھیرا تو ہم میں سے ایک شخص نے بلند آواز میں آپ کو مخاطب کیا اور اس نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کھجوروں نے ہمارے پیٹوں کو جلادیا۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ منبر کی طرف تشریف لے گئے۔ آپ اس پر چڑھے آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی۔ پھر آپ نے اپنی قوم کی طرف سے پیش آنے والی (مشکلات) کا ذکر کیا، یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے اور میرے ساتھی پر دس سے زیادہ دن ایسے بھی گزرے کہ ہمارے پاس کھانے کے لئے صرف بریر ہوتا تھا (راوی کہتے ہیں): بریر سے مراد بیلو کا بھل ہے۔

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) پھر ہم اپنے انصاری بھائیوں کے پاس آئے تو ان کی زیادہ تر خوراک کھجور ہوتی تھی۔ انہوں نے اس بارے میں ہمارا ساتھ دیا۔ اللہ کی قسم! اگر مجھے تمہارے لئے روٹی اور گوشت ملے تو میں وہ بھی کھلاؤں گا اور عنقریب تمہیں ایک

6684 - إسناده صحيح على شرط مسلم، غير أن صحابي الحديث لم يخرج له واحد من أصحاب الكتب الستة، وليس له غير هذا الحديث. خالد: هو ابن عبد الله الواسطي. وأخرجه الطبراني "8161" عن عبدان بن أحمد، عن وهب بن بقية، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/487، والطبراني "8160"، والبيزار "3673" من طريق عن داود بن أبي هند، به. وأخرجه من طريق أحمد: ابن الأثير في "أسد الغابة" 3/90 - 91.

ایسا زمانہ ملے گا۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) تم میں سے جو شخص اس زمانے تک پہنچے گا تو لوگ اس میں کعبہ کے پردوں جیسا (عمدہ لباس) پہنیں گے اور صبح شام ان کے پاس پیالوں میں (مختلف قسم کی کھانے کی چیزیں) آئیں گی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ فَتَحَ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا الدُّنْيَا عَلَى الْمُسْلِمِينَ
إِنَّمَا يَكُونُ ذَلِكَ بِعَقِبِ جَدَبٍ يَلْحَقُهُمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جب اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو دنیا میں کشادگی

عطا کرے گا تو یہ انہیں لاحق ہونے والی قحط سالی کے بعد ہوگا

6685 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: (متن حدیث): رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا، وَارْدَفَنِي خَلْفَهُ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ، أَرَأَيْتَ إِنْ أَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ شَدِيدٌ حَتَّى لَا تَسْتَطِيعَ أَنْ تَقُومَ مِنْ فِرَاشِكَ إِلَى مَسْجِدِكَ، كَيْفَ تَصْنَعُ؟ قَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: تَعَقَّفْ، قَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ، أَرَأَيْتَ إِنْ أَصَابَ النَّاسَ مَوْتُ شَدِيدٌ حَتَّى يَكُونَ الْيَتِيمُ بِالْعَبْدِ، كَيْفَ تَصْنَعُ؟ قَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: اصْبِرْ، يَا أَبَا ذَرٍّ، أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتَّى تَعْرِقَ حِجَارَةُ الزَّيْتِ - مَوْضِعُ بِالْمَدِينَةِ - مِنَ الدِّمَاءِ، كَيْفَ تَصْنَعُ؟ قَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: اقْعُدْ فِي بَيْتِكَ، وَأَغْلِقْ عَلَيْكَ بَابَكَ، قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَتْرَكَ؟ قَالَ: فَأَنْتَ مَنْ أَنْتَ مِنْهُ، فَكُنْ فِيهِمْ، قَالَ: فَأَخَذَ سِلَاحِي؟ قَالَ: إِذَا تَشَارَكْتُمْ فِيهِ، وَلَسَكِنْ إِنْ خَشِيتَ أَنْ يَرَوْعَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ، فَأَلْقِ طَرَفَ رِدَائِكَ عَلَى وَجْهِكَ يَبُوءُ بِأَنِّمِكَ وَإِنِّمِهِ

✽✽ حضرت ابو زر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ گدھے پر سوار آئے۔ آپ نے اپنے پیچھے مجھے بلالیا پھر آپ نے فرمایا: اے ابو زر تمہارا کیا خیال ہے اگر لوگوں کو اتنی شدید بھوک لاحق ہو جائے کہ تم اس بات کی بھی استطاعت نہ رکھو کہ اپنے بستر سے اٹھ کر مسجد تک جاسکو تو پھر تم کیا کرو گے۔ حضرت ابو زر نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم بیچ کے رہنا پھر آپ نے فرمایا: اے ابو زر تمہارا کیا خیال ہے اگر لوگوں کو ایسی زبردست موت لاحق ہو یہاں تک کہ گھربندے کے ساتھ ہو تو پھر تم کیا کرو گے حضرت ابو زر نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم صبر سے کام لینا (پھر آپ نے فرمایا:) اے ابو زر تمہارا کیا خیال ہے اگر لوگ ایک دوسرے کو قتل کرنا شروع کر

6685 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن الصامت، فمن رجال مسلم. إسناده

بن إبراهيم: هو ابن راهويه، وأبو عمران الجوني: هو عبد الملك بن حبيب الأزدي. وأخرجه أحمد 5/49 عن مرحوم بن عبد العزيز،

بهذا الإسناد. وهو مكرر الحديث. "5960"

دیں یہاں تک کہ اجازت کی جگہ (خون سے) بھر جائے۔ (راوی کہتے ہیں:) یہ مدینہ منورہ میں ایک جگہ ہے تو پھر تم کیا کرو گے۔ حضرت ابوذر نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے گھر میں بیٹھے رہنا اور اپنا دروازہ بند کر لینا۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ کی کیا رائے ہے۔ اگر مجھے پھر بھی نہ چھوڑا جائے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ان کے پاس چلے جانا جن کے ساتھ تمہارا تعلق ہے (یعنی اپنے قبیلے چلے جانا) اور ان کے درمیان رہنا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: کیا میں اپنا ہتھیار سنبھال لوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس صورت میں تم اس بارے میں ان لوگوں کے حصے دار بن جاؤ گے اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ تلوار کی چمک تمہیں خوف زدہ کر دے گی تو تم اپنی چادر کا کنارہ اپنے چہرے پر رکھ لینا تو وہ شخص تمہارے اور اپنے گناہ کا وبال اٹھائے گا (جو تمہیں قتل کرے گا)

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنْ آدَاءِ الْعَجَمِ الْجِزْيَةِ إِلَى الْعَرَبِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ عجم کے رہنے والے عربوں کو جزئیہ ادا کریں گے

6686 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ:

حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: (متن حدیث): مَرَضَ أَبُو طَالِبٍ، فَاتَتْهُ قُرَيْشٌ وَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ وَعِنْدَ رَأْسِهِ مَقْعَدُ رَجُلٍ، فَقَامَ أَبُو جَهْلٍ فَقَعَدَ فِيهِ، فَشَكُّوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي طَالِبٍ، فَقَالُوا: إِنَّ ابْنَ أَحِيكَ يَقْعُ فِي آلِهَتِنَا، قَالَ: مَا شَأْنُ قَوْمِكَ يَشْكُونَكَ يَا ابْنَ أَحِي؟ قَالَ: يَا عَمَّ، إِنَّمَا أَرَدْتُهُمْ عَلَى كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ تَدِينُ لَهُمْ بِهَا الْعَرَبُ، وَتُؤَدِّي إِلَيْهِمْ بِهَا الْعَجَمُ الْجِزْيَةَ، فَقَالَ: وَمَا هِيَ؟ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَقَامُوا فَقَالُوا: أَجْعَلِ الْأِلَهَةَ إِلَهًا وَاحِدًا؟ قَالَ: وَنَزَلَتْ: (ص وَالْقُرْآنِ ذِي الذِّكْرِ) (ص: 1) إِلَى قَوْلِهِ (إِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ عَجَابٌ) (ص: 5)

6686- یحییٰ بن عمارہ، وقیل: ابن عباد، وقیل: اسمه عباد، لم یوثقه غیر المؤلف، وتفرّد عنه الأعمش، روى له الترمذی والنسائی، وباقی السند رجاله ثقات رجال الشيخین غیر مسدد، فمن رجال البخاری، یحییٰ: هو ابن سعید القطان، وسفیان: هو الثوری. وأخرجه الترمذی بإثر الحدیث "3232" فی التفسیر: باب ومن سورة ص، عن محمد بن بشار بن دار، والنسائی فی التفسیر كما فی "التحفة" 4/456 عن إبراهیم بن محمد التیمی، وابن جریر الطبری فی "تفسیره" 23/125 عن ابن وکیع، ثلاثتهم عن یحییٰ بن سعید، بهذا الإسناد. وقال الترمذی: هذا حدیث حسن. وأخرجه الطبری 23/125 من طریق معاویة بن هشام، والواحدی فی "أسباب النزول" ص 246، والحاکم 2/432 من طریق محمد بن عبد الله الأسدی، كلاهما عن سفیان، به. وصحح الحاکم إسناده، ووافقه الذهبی! وأخرجه الترمذی "3232" من طریق أبی أحمد الزبیری، والنسائی فی "الکبری"، والطبری 23/125 - 126 من طریق عبد الرحمن بن مهدی، كلاهما عن سفیان، عن الأعمش، عن یحییٰ، به، سماه الترمذی: یحییٰ بن عباد، ولم ینسبه النسائی ولم یذكر الطبری فی سنده ابن عباس. وأخرجه أحمد 1/362، والنسائی فی "الکبری"، والطبری 23/125 من طریق أبی أسامة حماد بن أسامة، عن الأعمش، عن عباد "زاد أحمد: ابن جعفر"، عن سعید بن جبیر، به. وأورده السیوطی فی "الدر المنثور" 7/142 وزاد نسبه إلى ابن أبی شیبہ، وعبد بن حمید، وابن المنذر، وابن أبی حاتم، وابن مردویه.

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جناب ابوطالب بیمار ہو گئے قریش ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ بھی ان کی عیادت کرنے کے لئے ان کے پاس تشریف لائے۔ ان کے سرہانے کے قریب ایک آدمی کے بیٹھنے کی جگہ تھی۔ ابو جہل اٹھا اور وہاں بیٹھ گیا ان لوگوں نے جناب ابوطالب کو نبی اکرم ﷺ کی شکایت کی اور بولے آپ کے بھتیجے! ہمارے معبودوں پر تنقید کرتے ہیں۔ جناب ابوطالب نے کہا: اے میرے بھتیجے کیا وجہ ہے کہ آپ کی قوم کے افراد آپ کی شکایتیں لگا رہے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے چاچا جان! میں انہیں ایک کلمے پر اکٹھا کرنا چاہتا ہوں جس کی وجہ سے عرب ان کے ماتحت ہوں گے۔ عجمی انہیں جزیہ ادا کریں گے۔ انہوں نے دریافت کیا: وہ کون سا کلمہ ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تو وہ لوگ کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے کہا: کیا تم مختلف معبودوں کی جگہ ایک ہی معبود بنانا چاہتے ہو۔ راوی کہتے ہیں: تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

”ص“ قرآن کی قسم ہے جو نصیحت کرنے والا ہے۔“

یہ آیت یہاں تک ہے ”بے شک یہ بہت حیران کن چیز ہے۔“

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ فَتْحِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا كُنُوزِ آلِ كِسْرَى عَلَى الْمُسْلِمِينَ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ اللہ تعالیٰ آل کسری کے خزانے مسلمانوں کے لیے

کھول دے گا (یعنی مسلمانوں کو ان پر فتح عطا کرے گا)

6687- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَطَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ، قَالَ:

حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ،

(متن حدیث): أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ حَدَّثَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لَيَفْتَحَنَّ

6687- إسناده حسن على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سماك بن حرب، فمن رجال مسلم، وهو صدوق

حسن الحديث. وأخرجه الطبرانی "1902" عن سليمان بن الحسن، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/103، ومسلم "2919" في

الفتن: باب لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُوتَ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ ...، من طريق محمد بن جعفر، والحاكم 4/515 من طريق آدم بن أبي

إياس، كلاهما عن شعبة، به، وصححه الحاكم على شرط مسلم مستدركا عليه، ووافقه الذهبي! وأخرجه أحمد 5/100 و104،

ومسلم "2919" "78"، والطبرانی "1878" و"1915" و"2020"، والبيهقي في "الدلائل" 4/388-389 و389 من طرق عن

سماك، به. زاد بعضهم فيه عن جابر أنه قال: فكنتم فيهم، فأصابني ألف درهم. وأخرجه أحمد 5/86 و87 و88 و89، ومسلم

"1822" في الإمارة: باب الناس تبع لقریش والخلافة في قریش، والطبرانی "1804" و"1805" من طريق عامر بن سعد بن أبي

وقاص، والطبرانی أيضا "1878" من طريق عبد الملك بن عمير، كلاهما عن جابر بن سمرة. وأخرجه أحمد 5/100 و104، ومسلم

"2919" "78"، والطبرانی "1878" و"1915" و"2020"، والبيهقي في "الدلائل" 4/388-389 و389 من طرق عن سماك،

به. زاد بعضهم فيه عن جابر أنه قال: فكنتم فيهم، فأصابني ألف درهم. وأخرجه أحمد 5/86 و87 و88 و89، ومسلم "1822" في

الإمارة: باب الناس تبع لقریش والخلافة في قریش، والطبرانی "1804" و"1805" من طريق عامر بن سعد بن أبي وقاص، والطبرانی

أيضا "1878" من طريق عبد الملك بن عمير، كلاهما عن جابر بن سمرة.

كَتَرَ آلِ كِسْرَى الْأَبْيَضَ - أَوْ قَالَ فِي الْأَنْصِ - عَصَابَةَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ
 ﴿﴾ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:
 ”مسلمانوں کا ایک گروہ کسری کے خاندان والوں کے خزانے کو ضرور فتح کرے گا۔“

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا تَكُونُ أحوَالُ النَّاسِ عِنْدَ فَتْحِ خَزَائِنِ فَارِسَ عَلَيْهِمُ
 اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ جب فارس کے خزانے لوگوں کے لیے فتح ہو جائیں گے
 اس وقت ان کی حالت کیا ہوگی

6688 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَلَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا
 ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ حَدَّثَهُ: أَنَّ يَزِيدَ بْنَ رِبَاحٍ، حَدَّثَهُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
 بْنِ عَمْرٍو، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:
 (متن حدیث): إِذَا فَتَحْتَ عَلَيْكُمْ خَزَائِنَ فَارِسَ وَالرُّومِ، أَيُّ قَوْمٍ أَنْتُمْ؟ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ:
 نَكُونُ كَمَا أَمَرَنَا اللَّهُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَتَنَافَسُونَ، ثُمَّ تَتَحَاسَدُونَ، ثُمَّ تَتَدَابَرُونَ، ثُمَّ
 تَتَبَاغِضُونَ، ثُمَّ تَنْطَلِقُونَ إِلَى مَسَاكِينِ الْمُهَاجِرِينَ، فَتَحْمِلُونَ بَعْضُهُمْ عَلَى رِقَابِ بَعْضٍ
 ﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”جب تمہارے لئے فارس اور روم کے خزانے فتح کر دیئے جائیں تو تم لوگ کیسی حالت میں ہو گے۔ حضرت
 عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ہم ویسے ہی ہوں گے جیسے اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے
 ارشاد فرمایا: تم لوگ ایک دوسرے کے مقابلے میں آ جاؤ گے ایک دوسرے سے حسد رکھو گے۔ ایک دوسرے سے پیٹھ
 پھیرو گے ایک دوسرے سے بغض رکھو گے پھر تم عنقریب غریب مہاجرین کی طرف جاؤ گے اور ان میں سے کچھ کو
 دوسروں کی گردنوں پر سوار کر دو گے۔“

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بَأَنَّ كِسْرَى إِذَا هَلَكَ يَهْلِكُ مُلْكُهُ بِهِ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ جب کسری ہلاک ہو جائے گا تو اس کی حکومت بھی قیامت کے
 دن تک ختم ہو جائے گی

6688-إسناده صحيح على شرط مسلم . عمرو بن الحارث: هو المصري . وآخرجه مسلم "2962" في أول كتاب الزهد،
 وابن ماجه "3996" في الفتن: باب فتنة المال، عن عمرو بن سواد، عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد وفيه: "أو غير ذلك،
 تنافسون".

6689 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: (مَنْ حَدَّثَ): إِذَا هَلَكَ كِسْرَى، فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ، وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرٌ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا هَلَكَ كِسْرَى، فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ أَرَادَ بِهِ بَارِزِيهِ، وَهِيَ الْإِرَاقُ، وَقَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرٌ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ يُرِيدُ بِهِ بَارِزِيهِ وَهِيَ الشَّامُ، لَا أَنَّهُ لَا يَكُونُ كِسْرَى بَعْدَهُ، وَلَا قَيْصَرٌ ﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب کسریٰ مر جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا جب قیصر مر جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم لوگ ان دونوں کے خزانے اللہ کی راہ میں ضرور خرچ کرو گے۔“

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان جب کسریٰ مر جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا۔ اس کے ذریعے آپ کی مراد اس کی سرزمین ہے وہ عراق کی سرزمین ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان جب قیصر مر جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا۔ اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ اس کی سرزمین میں ایسا نہیں ہوگا اور وہ سرزمین شام ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ ان کے بعد کوئی کسریٰ یا کوئی قیصر نہیں ہوگا۔

6689-حدیث صحیح، ابن ابی السری - وهو محمد بن المتوکل - قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه الشافعي 2/186، والحميدي "1094"، وأحمد 2/240، ومسلم "2918" "75" في الفتن: باب لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُوتَ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ ...، والترمذي "2216" في الفتن: باب مَا جَاءَ إِذَا ذَهَبَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" "509"، والبيهقي في "السنن" 9/177، وفي "الدلائل" 4/393، والبخاري "3728" من طرق عن سفیان بن عیینة، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "20814"، وأحمد 2/233، والبخاري "3618" في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، و"6630" في الإيمان والنذور: باب كيف كانت يمين النبي صلى الله عليه وسلم، ومسلم "2918" من طرق عن الزهري، به. وأخرجه عبد الرزاق "20815"، ومن طريقه أحمد 2/313، والبخاري "3027" في الجهاد: باب الحرب خدعة، ومسلم "2918" "76"، والبخاري "3729" عن معمر، عن همام بن منبه، عن أبي هريرة، وهو في "صحيفة همام" "30". وأخرجه أحمد 2/501 من طريق محمد، والبخاري "3120" في فرض الخمس: من باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "أحلت لكم الغنائم"، من طريق شعيب بن أبي حمزة، كلاهما عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة. وأخرجه الطيالسي، "2580" وأحمد، "2/467" والطحاوي في "مشكل الآثار" "510" عن شعيب، عن يعلى بن عطاء عن أبي علقمة مولى بني هشام عن أبي هريرة. وأخرجه الطحاوي في "المشكّل" "508" من طريق الحارث بن أبي ذياب، عن عمه، عن أبي هريرة.

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6690 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مُصْعَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخُزَاعِيُّ،

قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ أَبَدًا، وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرٌ فَلَا قَيْصَرٌ بَعْدَهُ أَبَدًا، وَأَيُّمَ اللَّهِ

لَتَفْقَنَّ كُنُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

✽✽✽ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب کسری مر جائے گا تو اس کے بعد کبھی کسری نہیں ہوگا جب قیصر مر جائے گا تو اس کے بعد کبھی قیصر نہیں ہوگا۔ اللہ کی قسم! ان دونوں کے خزانے اللہ کی راہ میں ضرور خرچ کئے جائیں گے۔“

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ حَسْرِ الْفُرَاتِ عَنْ كَنْزِ الذَّهَبِ الَّذِي يَقْتُلُ النَّاسَ عَلَيْهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ دریائے فرات سونے کے خزانے کو ظاہر کرے گا

جس پر لوگ ایک دوسرے سے لڑائی کریں گے

6691 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا

زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): سَيَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَخْسِرُ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَيَقْتُلُ عَلَيْهِ النَّاسُ، فَيَقْتُلُ مِنْ

6690- إسناده صحيح على شرط مسلم. سفیان: هو الثوري. وأخرجه البخاري "3619" في المناقب: باب علامات النبوة

في الإسلام، عن قبيصة بن عقبة، عن سفیان الثوري، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/92 و99، والبخاري "3121" في فرض الخمس: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "أحلت لكم الغنائم"، و"6629" في الأيمان والنذور: باب كيف كان يمين النبي صلى الله عليه وسلم؟ ومسلم "2919" و"77" في الفتن: باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل ...، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" 511 و"512"، والبيهقي 9/177 من طرق عن عبد الملك بن عمير، به.

6691- إسناده صحيح على شرط الصحيح. وأخرجه أحمد 2/332 عن حسن بن موسى، عن زهير بن معاوية، بهذا الإسناد.

وأخرجه عبد الرزاق "20804"، وأحمد 2/306، ومسلم "2894" و"29" في الفتن: باب لا تقوم الساعة حتى يخسر الفرات عن جبل من ذهب، والبعثي "4240" من طرق عن سهيل بن أبي صالح، به. زاد بعضهم فيه: "ويقول كل رجل منهم: لعلي أكون أنا الذئب، أنا..."

6693 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسُرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا

❀❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”عنقریب دریائے فرات سونے کے خزانے کو ظاہر کرے گا تو جو شخص وہاں موجود ہو وہ اس میں سے کچھ نہ لے۔“

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هَذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے:

اس روایت کو نقل کرنے میں خبیب بن عبد الرحمن نامی راوی منفرد ہے

6694 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَمْدَانَ بْنِ مُوسَى التُّسْتَرِيُّ بِعَدَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسُرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا

❀❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”عنقریب دریائے فرات سونے کے خزانے کو ظاہر کرے گا جو شخص وہاں موجود ہو وہ اس میں سے کچھ بھی نہ لے۔“

6695 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَمْدَانَ فِي عَقِبِهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَشْجِيُّ، حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: يَحْسُرُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ

6693-إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو سعيد الأشج: هو عبد الله بن سعيد بن حصين الكندي. وأخرجه البخاري "7119" في الفتن: باب خروج النار، وأبو داود "4313" في الملاحم: باب في حصر الفرات عن كنز، والترمذي "2569" في صفة الجنة: باب رقم "26"، والبخاري "4239" عن أبي سعيد الأشج، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "2894" "30" عن سهل بن عثمان، عن عقبة بن خالد السكوني، به.

6694-إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو مكرر ما قبله. قلت: والسبب في النهي عن الأخذ منه لما ينشأ عن أخذه من الفتنة والقتال عليه.

6695-إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخاري "7119"، وأبو داود "4314"، والترمذي "2570" عن الأشج، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "2894" "31" عن سهل بن عثمان، عن عقبة بن خالد، به.

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”سونے کے پہاڑ کو ظاہر کرے گا“

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هَذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو نقل کرنے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ منفرد ہیں

6696 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرٍو، بِالْفُسْطَاطِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْعَلَاءِ الزُّبَيْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي إِسْحَاقُ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ نُوْفَلٍ: أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ نُوْفَلٍ أَخْبَرَهُ، عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (مُتَن حَدِيث): لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَحْسُرَ الْفَرَاتُ عَنْ تَلٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَيَقْتُلُ عَلَيْهِ النَّاسُ فَيَقْتُلُ تِسْعَةَ أَغْشَارِهِمْ.

❀❀ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دریائے فرات سونے کے ٹیلے کو ظاہر نہیں کرے گا جس پر لوگ ایک دوسرے سے جنگ کریں گے اور ہر دس میں سے نو آدمی مارے جائیں گے۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ الْقَوْمَ يَقْتُلُونَ عَلَى مَا وَصَفْنَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَتَمَكَّنُوا مِمَّا يَقْتُلُونَ عَلَيْهِ
اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ لوگ جو اس چیز پر ایک دوسرے سے جنگ کریں گے جس کا ہم نے

6696-- إسناده ضعيف، إسحاق بن إبراهيم الزبيدي قال النسائي: ليس بثقة إذا روى عن عمرو بن الحارث، وعمرو بن الحارث - وهو الحمصي - لم يوثقه غير المؤلف، وإسحاق مولى المغيرة مجهول الحال لم يوثقه غير المؤلف 6/46 أيضا. الزبيدي: هو محمد بن الوليد بن عامر الحمصي، ومحمد بن مسلم: هو ابن شهاب الزهري. وعلقه البخاري في "التاريخ الكبير" 1/388 فقال: وقال إسحاق بن العلاء، فذكره بهذا الإسناد، مختصرا إلى قوله "ثم ذهب". وقوله فيه "فيقتل تسعة أعشارهم" رواية شاذة، والصواب "من كل مئة تسع وتسعون" كما تقدم. وأخرجه أحمد وابنه عبد الله 5/139، ومسلم "2895" في الفتن: باب لا تقوم الساعة حتى يحسر الفرات عن جبل من ذهب، من طرق عن خالد بن الحارث، عن عبد الحميد بن جعفر، عن أبيه، عن سليمان بن يسار، عن عبد الله بن الحارث بن نوفل، قال: كنت واقفا مع أبي بن كعب فقال: لا يزال الناس مختلفة أعناقهم في طلب الدنيا، فقلت: أجل. قال: إني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: "يوشك الفرات أن يحسر عن جبل من ذهب، فإذا سمع به الناس، ساروا إليه، فيقوموا من عنده، لأن تركنا الناس يأخذون منه ليذهبن به كله، قال: "فيقتلون عليه، فيقتل من كل مئة تسعة وتسعون" وذكره البخاري في "تاريخه" 1/388 عن قيس بن حفص، عن خالد بن الحارث، به. وأخرجه عبد الله بن أحمد في زيادته 5/139 و140 من طريقين عن عبد الله بن حمران الحميراني، عن عبد الحميد بن جعفر، به.

ذکر کیا ہے وہ جس چیز پر جنگ کریں گے وہ اس میں سے کچھ بھی حاصل نہیں کر سکیں گے

6697 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (مَنْ سَارِقٌ تَقِيَهُ الْأَرْضُ أَفْلَاحٌ كَيْدُهَا أَمْثَالُ الْأُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، قَالَ: فَيَجِيءُ السَّارِقُ فَيَقُولُ: فِي هَذَا قُطِعْتُ، وَيَجِيءُ الْفَاتِلُ فَيَقُولُ: فِي هَذَا قُتِلْتُ، وَيَجِيءُ الْفَاطِعُ فَيَقُولُ: فِي هَذَا قُطِعْتُ رَحِمِي، وَيَدْعُوهُ لَا يَأْخُذُونَ مِنْهُ شَيْئًا

❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”زمین اپنے جگر کے ٹکڑوں کو اگل دے گی جیسے وہ سونے اور چاندی کے ستون ہوتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر ایک چور آئے گا اور کہے گا: اس کی وجہ سے میرا ہاتھ کاٹا گیا ایک قاتل آئے گا اور کہے گا: اس وجہ سے میں نے قتل کیا۔ رشتہ داری کے حقوق کو پامال کرنے والا آئے گا اور کہے گا: اسی وجہ سے میں نے رشتہ داری کے حقوق کو پامال کیا لیکن وہ لوگ اسے چھوڑتے رہیں گے اور اس میں سے کچھ بھی نہیں لیں گے۔“

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ أَمْنِ النَّاسِ عِنْدَ ظُهُورِ الْإِسْلَامِ فِي جَزَائِرِ الْعَرَبِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ جزیرہ عرب میں اسلام کے ظہور کے وقت

لوگ امن کی حالت میں ہوں گے

6698 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ، عَنْ حَبَابٍ، قَالَ:

(مَنْ سَارِقٌ تَقِيَهُ الْأَرْضُ أَفْلَاحٌ كَيْدُهَا أَمْثَالُ الْأُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، قَالَ: فَيَجِيءُ السَّارِقُ فَيَقُولُ: فِي هَذَا قُطِعْتُ، وَيَجِيءُ الْفَاتِلُ فَيَقُولُ: فِي هَذَا قُتِلْتُ، وَيَجِيءُ الْفَاطِعُ فَيَقُولُ: فِي هَذَا قُطِعْتُ رَحِمِي، وَيَدْعُوهُ لَا يَأْخُذُونَ مِنْهُ شَيْئًا

6697-إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير واصل بن عبد الأعلى، فمن رجال مسلم. ابن فضيل: هو محمد بن فضيل بن غزوان، وأبو حازم: هو سلمان أبو حازم الأشجعي. وهو في "مسند أبي يعلى" ورقة 285/2، وفيه: "في هذا قطعت يدي". وأخرجه مسلم "1013" في الزكاة: باب الترغيب في الصدقة قبل أن لا يوجد من قبلها، والترمذي "2208" في الفتن: باب رقم "36" عن واصل بن عبد الأعلى، بهذا الإسناد. وقرن مسلم في روايته مع واصل أبا كريب ومحمد بن يزيد الرفاعي، وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه.

6698-إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد، فمن رجال البخاري. يحيى: هو ابن سعيد القطان، وإسماعيل: هو ابن أبي خالد، وقيس: هو ابن أبي حازم. وأخرجه البخاري "6943" في الإكراه: باب من اختار الضرب والقتل والهوان على الكفر، والطبراني "3638" عن مسدد، بهذا الإسناد. وقد تقدم الحديث عند المؤلف برقم "2897"

فَيُؤْتِي بِالْمِنْشَارِ فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ، فَيَجْعَلُ يَنْصَفِينَ، وَيُمَشِّطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ فِيمَا دُونَ عَظْمِهِ وَلَحْمِهِ، فَمَا يَنْصَرِفُهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَاللَّهُ لَيَسْتَمَنَّ هَذَا الْأَمْرَ حَتَّى يَسِيرَ الرَّكْبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ، لَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ وَالذَّنْبَ عَلَى غَنَمِهِ، وَلَكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ

❀❀ حضرت خباب بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں (قریش کی طرف سے پیش آنے والی مشکل صورت حال) کی شکایت کی۔ نبی اکرم ﷺ اس وقت خانہ کعبہ کے سائے میں اپنی چادر کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم نے عرض کی: آپ ہمارے لئے مدد کی دعا کیوں نہیں کرتے۔ آپ ہمارے لئے دعا کیوں نہیں کرتے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے کے لوگوں میں سے کسی شخص کو پکڑا جاتا تھا۔ اس کے لئے زمین کو کھودا جاتا تھا۔ اس کے بعد اس شخص کو اس میں ڈال دیا جاتا تھا پھر ایک آرا لایا جاتا تھا۔ اسے اس کے سر پر رکھا جاتا تھا۔ اس شخص کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جاتا تھا اور لوہے کی بنی ہوئی کنگھی لاکر اس کی ہڈیوں اور گوشت کے اندر تک پھیری جاتی تھی لیکن یہ چیز بھی ان کو ان کے دین سے نہیں پھیر سکی۔ اللہ کی قسم! یہ معاملہ ضرور مکمل ہوگا یہاں تک کہ ایک سوا شخص صناعاء سے چلے گا اور حضرموت جائے گا۔ اسے صرف اللہ تعالیٰ کا خوف ہوگا یا اپنی بکریوں کے حوالے سے بھیڑیے کا خوف ہوگا لیکن تم لوگ جلد بازی چاہتے ہو۔

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنِ إِظْهَارِ اللَّهِ الْإِسْلَامَ فِي أَرْضِ الْعَرَبِ وَجَزَائِرِهَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ اللہ تعالیٰ عرب کی سرزمین

اور اس کے جزائر پر اسلام کو غلبہ عطا کر دے گا

6699 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَاصِمٍ الْأَنْصَارِيُّ بِدِمَشْقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ الْمُقَدَّادَ بْنَ الْأَسْوَدِ، يَقُولُ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لَا يَبْقَى عَلَى الْأَرْضِ بَيْتٌ مَدْرٍ وَلَا

6699- إسناده صحيح، محمود بن خالد ثقة، روى له أصحاب السنن غير الترمذی، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير سليمان بن عامر فمن رجال مسلم وحده. ابن جابر: هو عبد الرحمن بن يزيد بن جابر. وأخرجه أحمد 6/4، والطبرانی "601"/20، وابن منده في "الإيمان" 1084 من طرق عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد. وزاد في آخره "إما يعزهم الله، فيجعلهم من أهلها، أو يذلهم الله فيدينون لها"، وعند الطبرانی "وإما يذلهم، فيؤدوا الجزية". وأخرجه بهذه الزيادة ابن منده "1084"، والبيهقي في "سننه" 9/181 من طريق الوليد بن يزيد، والحاكم 4/430 من طريق محمد بن شعيب بن شابور، كلاهما عن ابن جابر، به. ووقع في المطبوع من "المستدرک" "فلا يدينوا لها" وهو تحريف، وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي! وانظر "6701" وبيت المدر: هم أهل المدن والقرى، والوبر: هم أهل البوادي. وفي الباب عن تميم الدار عن أحمد 4/103، والطبرانی "1280"، وابن منده "1085"، والحاكم 4/430 - 431، والبيهقي 9/81، وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي.

وَبَرَّ إِلَّا أَذْخَلَهُ اللَّهُ الْإِسْلَامَ بَعْدَ عَزِيزٍ أَوْ بَدَلٍ ذَلِيلٍ

﴿﴾ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”روئے زمین پر موجود ہر کچے اور کچے گھر کے اندر اللہ تعالیٰ اسلام کو داخل کر دے گا خواہ (اس گھر کے اندر رہنے والا شخص) کوئی طاقتور شخص ہو یا کوئی کم تر شخص ہو۔“

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ كَوْنِ الْعُمَرَاءِ وَكَثْرَةِ الْأَنْهَارِ فِي أَرْضِ الْعَرَبِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ عرب کی سرزمین پر آبادی اور نہروں کی کثرت ہوگی

6700- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ مَوْلَى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ،

قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ الْهَرَجُ، وَحَتَّى تَعُودَ أَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوجًا وَأَنْهَارًا

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک ہرج کی کثرت نہیں ہوگی اور جب تک عرب کی سرزمین پر چراگا ہوں اور نہروں (کی کثرت نہیں ہوگی)۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ الْمُرَادَ مِنْ هَذَا الْخَبَرِ ادْخَالَ اللَّهِ كَلِمَةَ الْإِسْلَامِ بَيُوتَ الْمَدَرِ
وَالْوَبَرِ لَا الْإِسْلَامَ كُلَّهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اس بات سے مراد یہ ہے: اللہ تعالیٰ اسلام کے کلمے کو ہر کچے اور کچے گھر

میں داخل کر دے گا اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ اسلام مکمل طور پر داخل ہو جائے گا

6701- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي

الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ الْمُقَدَّادَ بْنَ الْأَسْوَدِ،

6700- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سهيل وهو ابن أبي صالح - فقد روى له البخاري

مقروناً وتعليقاً، واحتج به مسلم والباقر. وأخرجه أحمد 2/370 - 371 عنه محمد بن الصباح، عن إسماعيل بن زكريا، عن سهيل

بن أبي صالح، بهذا الإسناد، ولفظه: "لا تقوم الساعة حتى تعود أرض العرب مروجاً وأنهاراً، وحتى يسير الراكب بين العراق ومكة

لا يخاف إلا ضلال الطريق، وحتى يكثر الهرج" قالوا: وما الهرج يا رسول الله؟ قال: "القتل". وانظر تخريج الحديث رقم 6681

6701- إسناده صحيح على شرط الصحيح. وهو مكرر. "6699" وأخرجه ابن منده في "الإيمان" 1084 عن محمد بن

إبراهيم بن مروان، عن أحمد بن معلى، عن عبد الرحمن بن إبراهيم دحيم، بهذا الإسناد.

یَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): لَا يَبْقَى عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ بَيْتٌ مَدْرٍ وَلَا وَبَرٍ إِلَّا أَدْخَلَ عَلَيْهِمْ كَلِمَةَ الْإِسْلَامِ بِعِزِّ عَزِيزٍ،

أَوْ بِذَلِّ ذَلِيلٍ

✽✽ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”روئے زمین پر موجود کوئی کچا یا پکا گھریا نہیں رہے گا جس میں اللہ تعالیٰ نے اسلام کے کلمے کو داخل نہ کیا ہو خواہ وہ (گھر) کسی طاقت ور شخص کا ہو یا کسی کم تر شخص کا ہو۔“

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ اتِّبَاعِ هَذِهِ الْأُمَّةِ سَنَنَ مَنْ قَبْلَهُمْ مِنَ الْأُمَمِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ یہ امت اپنے سے پہلی امتوں کے طریقوں کی پیروی کرے گی

6702 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَوْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ سِنَانَ بْنَ أَبِي سِنَانَ الدَّوْلِيِّ، وَهُمْ حُلَفَاءُ بَنِي الدَّبَلِ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ، يَقُولُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَمَّا افْتَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ مَكَّةَ خَرَجَ بِنَا مَعَهُ قَبْلَ هَوَازِنَ، حَتَّى مَرَرْنَا عَلَى سِدْرَةِ الْكُفَّارِ،

سِدْرَةَ يَعْكُفُونَ حَوْلَهَا وَيَدْعُونَهَا ذَاتَ أَنْوَاطٍ، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ أَنْوَاطٍ كَمَا لَهُمْ ذَاتَ أَنْوَاطٍ،

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، إِنَّهَا السَّنَنُ هَذَا كَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ لِمُوسَى (اجْعَلْ لَنَا

إِلَهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ، قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ) (الأعراف: 138)، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكُمْ

لَتَرْكَبُنَّ سَنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ

✽✽ حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے

مکہ فتح کر لیا تو آپ ہمیں ساتھ لے کر ہوازن کی طرف روانہ ہوئے یہاں تک کہ جب ہم کفار کے پیری کے درخت کے پاس سے

6702 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر حرملة وهو ابن یحیی - لمن رجال مسلم. یونس:

هو ابن یزید الأیلی. وأخرجه عبد الرزاق "20763"، وأحمد "5/218"، والحمیدی "848"، وابن أبی شیبہ "15/101"، والطیالسی

"1346"، والترمذی "2180" فی الفتن: باب ما جاء "لترکبن سنن من کان قبلکم"، والنسائی فی التفسیر کما فی "التحفة"

"11/112"، وأبو یعلی "1441"، والطبرانی "3290" و"3291" و"3292" و"3293" و"3294"، وابن أبی عاصم فی "السنن"

"76" من طرق عن الزهري، بهذا الإسناد. وعند الترمذی وأبی یعلی أن ذلك کان عند خروجهم إلى خیبر، وهو خطأ صوابه "حنین"

"وقد جاء فی نسخة الترمذی التي اعتمدها المبارك فوری فی شرحه: حنین، والله أعلم بالصواب." وقال الترمذی: هذا حدیث

حسن صحیح. وقوله: "اجعل لنا ذات أنواط" قال ابن الأثیر فی "النهاية" 5/128: هی اسم شجرة بعینها كانت للمشركین یطوفون

بها یسلاخهم: ای یعلقونها بها، ویعکفون حولها، فسالوه أن یجعل لهم مثلها، فنهاهم عن ذلك، وأنواط: جمع نوط، وهو مصدر سعى به المَنوط.

گزرے یہ وہ پیری کا درخت تھا جس کے ارد گرد وہ لوگ جمع کیا کرتے تھے وہ لوگ اسے ذات انواط کہتے تھے تو ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ہمارے لئے بھی کوئی ذات انواط مقرر کر دیں جس طرح کفار کا ذات انواط ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ اکبر! یہ تو وہی ہو گیا جس طرح نبی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا۔

”آپ ہمارے لئے بھی کوئی معبود بنادیں جس طرح ان لوگوں کا معبود ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا: تم لوگ ایک ایسی قوم ہو جو جاہل ہو۔“

پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقے پر ضرور عمل کرو گے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَنَنْ مِّن قَبْلِكُمْ أَرَادَ بِهِ أَهْلَ الْكِتَابِينَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کے یہ فرمان: ”اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقوں“ اس

کے ذریعے آپ ﷺ کی مراد و قسم کے اہل کتاب (یہودی اور عیسائی ہیں)

6703 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ مَوْلَى ثِقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهَلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَتَتَّبِعَنَّ سَنَنَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِيرٍ، وَذُرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتَّىٰ لَوْ سَلَكَوا جُحْرَ صَبِيٍّ لَسَلَكَهُمْوهُ، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَمَنْ؟

❀❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”تم لوگ اپنے سے پہلے لوگوں کی بالشت کے ساتھ بالشت اور گز کے ساتھ گز کے مطابق ضرور پیروی کرو گے یہاں

تک کہ اگر وہ لوگ گوہ کے بل تک گئے تھے تو تم بھی وہاں ضرور جاؤ گے۔ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کیا

یہودیوں اور عیسائیوں (کی ہم پیروی کریں گے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اور کس کی؟

6703 - إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن يحيى الذهلي فمن رجال البخاري.

ابن أبي مريم: هو سعيد بن الحكم بن أبي مريم، وأبو غسان: هو محمد بن مطرف. وأخرجه أبو إسحاق إبراهيم بن محمد راوى "الصحيح" عن مسلم - عن محمد بن يحيى الذهلي، بهذا الإسناد. وقد ذكر فى "صحيح مسلم" 4/2055 فى العلم بإثر رواية مسلم التى قال: وحدثننا عدة من أصحابنا عن سعيد بن مريم. وأخرجه البخارى "3456" فى أحاديث الأنبياء: باب ما ذكر عن بنى إسرائيل، ومسلم "2669" فى العلم، باب اتباع سنن اليهود والنصارى، وابن أبي عاصم فى "السنن" "74" من طرق عن سعيد بن أبي مريم، به. وأخرجه الطيالسى "2178"، وأحمد 3/34 و89، البخارى "7320" فى الاعتصام: باب قول النبى صلى الله عليه وسلم: "لتبعن سنن من كان قبلكم"، ومسلم "2669"، والبيهقى "4196" من طرق عن زيد بن أسلم، به. وأخرجه أحمد 3/94 وابن أبي عاصم "75" عن عبد الرزاق، عن معمر، عن زيد بن أسلم، عن رجل، عن أبي سعيد الخدرى.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَقُوعِ الْفِتَنِ نَسْأَلُ اللَّهَ السَّلَامَةَ مِنْهَا

فتنوں کے واقع ہونے کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

ہم ان کے حوالے سے اللہ تعالیٰ سے سلامتی کے طلب گار ہیں

6704 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (مَنْ حَدَّثَ: بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فِتْنًا كَقَطْعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُضْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُضْبِحُ كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا، يَبِيعُ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا) ❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”ایسے فتنوں کے آنے سے پہلے (نیک) اعمال میں جلدی کرو جو تاریک رات کے گھڑوں کی مانند ہوں گے جن میں آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا اور شام کے وقت کافر ہوگا یا صبح کے وقت کافر ہوگا اور شام کے وقت مومن ہوگا۔ وہ دنیا کے ساز و سامان کے عوض میں اپنے دین کو فروخت کر دے گا۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ الْفِتْنََ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا قَصْدُ الْعَرَبِ بِتَوَقُّعِهَا دُونَ غَيْرِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ فتنے جن کا ہم نے ذکر کیا ہے

نبی اکرم ﷺ کا مقصود یہ ہے: وہ فتنے عربوں میں رونما ہوں گے دوسرے لوگ مراد نہیں ہیں

6705 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ مَوْلَى ثِقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ ثَوْرٍ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، (مَنْ حَدَّثَ: ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: وَيَلُّ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَدْ أَقْتَرَبَ مِنْ فِتْنَةٍ عَمِيَاءَ صَمَاءَ بِكَمَاءَ، الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي، وَيَلُّ لِلْسَّاعِي فِيهَا مِنَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)

6704 - إسناده صحيح على شرط مسلم، القعنبي: هو عبد الله بن مسلمة بن قعنب. وأخرجه الترمذی "2195" في الفتن: باب ما جاء "ستكون فتن كقطع الليل المظلم" والفریابی في "صفة المنافق" "101" عن قتيبة بن سعيد، عن عبد العزيز بن محمد الدروردي، بهذا الإسناد. وقال الترمذی: هذا حديث صحيح. وأخرجه ابن أبي عاصم في "الزهد" "218" عن ابن كاسب، عن عبد العزيز بن محمد، وابن أبي حازم، عن العلاء، به. وأخرجه أحمد 2/304 و372 و523، ومسلم "118" في الإيمان: باب الحث على المبادرة بالأعمال قبل تظاهر الفتن، والفریابی "102" و"103" و"102" و"103"، والبيهقي "4223" من طرق عن العلاء، به. وأخرجه بنحوه أحمد 2/390 و391، والفریابی "102" و"103"، والبيهقي "4223" من طرق عن العلاء، به.

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: عربوں کے لئے اس شرکی وجہ سے بربادی ہے جو قریب آپکا ہے وہ اندھے گونگے بہرے فتنے کی شکل میں ہے جس میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا کھڑا ہوا شخص چلنے والے سے بہتر ہوگا۔ چلنے والا شخص دوڑنے والے سے بہتر ہوگا اور اس میں دوڑنے والے کے لئے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے بربادی ہے۔

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنِ الْأَمَارَاتِ الَّتِي تَظْهَرُ قَبْلَ وَقُوعِ الْفِتَنِ

ان نشانیوں کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو فتنوں کے واقع ہونے سے پہلے نمودار ہوں گی

6706 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَلَمٍ، بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ خَالِدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الزَّيْدِيَّ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ، قَالَ:

(متن حدیث): لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمَ لَصَحَّحْتُمْ قَلِيلًا، وَلَكَيْتُمْ كَثِيرًا، يَظْهَرُ النِّفَاقُ، وَتُرْفَعُ الْأَمَانَةُ، وَتُقَبَضُ الرَّحْمَةُ، وَيَتَّهَمُ الْأَمِينُ، وَيُؤْتَمَنُ غَيْرُ الْأَمِينِ، آتَاخُ بِكُمْ الشَّرَفُ الْجُونُ، قَالُوا: وَمَا الشَّرَفُ الْجُونُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: فِتْنٌ كَقَطْعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”اگر تم وہ بات جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم لوگ تھوڑا بھسا کرو اور زیادہ رو یا کرو۔ نفاق ظاہر ہو جائے گا۔ امانت کو اٹھا

6705 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر عبد العزیز بن محمد الدراوردی، فقد روی له البخاری تعلیقاً ومقروناً واحتج به مسلم. أبو الغيث: هو سالم أبو الغيث المدني مولى ابن مطيع. وأورده السيوطي في "الجامع الكبير" ص 874، ونسبه إلى نعيم بن حماد في "الفتن". وأخرجه مختصراً أحمد 2/282، والبخاری "3601" في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، و"7081" و"7082" في الفتن: باب تكون فتنة القاعد فيها خير من القائم، ومسلم "2886" في الفتن: باب نزول الفتن كمواقع القطر، والبخاری "4229" من طرق عن أبي هريرة رفعه بلفظ: "ستكون فتن القاعد فيها خير من القائم، والقائم فيها خير من الماشي، والماشي فيها خير من الساعي، من تشرف لها تستشرفه، فمن وجد ملجأ أو معاذاً، فليعد، به". وأخرج أبو داود "3264" في الفتن: باب في كف اللسان، من طريق خالد بن عمران، عن عبد الرحمن بن البيلماني، عن عبد الرحمن بن هرمز، عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "ستكون فتنة صماء بكماء عمياء، من أشرف لها استشرفت له، وإشراف اللسان فيها كوقوع السيف". وعبد الرحمن بن البيلماني ضعيف.

6706 - خالد بن عبد الله الزبدي، ويقال: الزبدي، ترجم له البخاری 3/165، وابن أبي حاتم 3/340، وروی عنه اثنان وذكره المؤلف في "الثقات" 6/259، وأبو عثمان: هو الأصبحي كما جاء مقيداً في "المستدرک"، قيل: اسمه عبيد بن عمرو، وقيل: ابن عمير، روی عنه جمع، وذكره ابن يونس في "تاريخه"، ولم يذكر فيه جرحاً، له ترجمة في "التهذيب" 7/71 - 72، و"تعجيل المنفعة" ص 502 - 503، وباقي رجال السند من رجال الشیخین غیر حرملة، فمن رجال مسلم. وأخرجه الحاكم 4/579 عن أبي العباس محمد بن يعقوب، عن الربيع بن سليمان، عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد، وصحح إسناده ووافقه الذهبي! وتعرف فيه "الشرف الجون" إلى: "السرف والحبوب".

لیا جائے گا۔ رحمت کو قبض کر لیا جائے گا۔ امین شخص پر تہمت لگائی جائے گی اور جو شخص امین نہیں ہوگا اسے امین بنایا جائے گا اور شرف جو ن تم لوگوں کو بٹھا دیں گے۔ انہوں نے دریافت کیا: یا رسول اللہ ﷺ! شرف جو ن سے مراد کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایسے فتنے جو تاریک رات کے ٹکڑوں کی مانند ہوں گے۔“

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ تَمَنِّيِ الْمُسْلِمِينَ حُلُولَ الْمَنَآيَا بِهِمْ عِنْدَ وَقُوعِ الْفِتَنِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ فتنوں کے وقوع کے وقت مسلمان یہ آرزو کریں گے: کاش وہ مرجاتے

6707 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ سَنَانٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ

أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ: يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کوئی شخص قبر کے پاس سے گزرتے ہوئے یہ نہیں سوچے گا کہ کاش

(اس مردے) کی جگہ میں ہوتا۔“

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ مُصَالِحَةِ الْمُسْلِمِينَ الرُّومَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ مسلمان اہل روم کے ساتھ صلح کر لیں گے

6708 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

6707 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" 1/241 في الجنائز: باب جامع الجنائز. ومن طريق مالك

أخرجه أحمد 2/236، والبخاری 7115 في الفتن: باب لا تقوم الساعة حتى يغبط أهل القبور، ومسلم 4/2231 53 في الفتن:

باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل ... وأخرجه البخاری 7121 في الفتن: باب رقم 25 في أثناء حديث مطول،

عن أبي اليمان، عن شعيب بن أبي حمزة، عن أبي الزناد، به. وأخرجه أحمد 2/530

6708 - إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح، غير ذي مخبر، فقد أخرج له أبو داود وابن ماجه، وذو مخبر ويقال:

ذو مخمر، وكان الأوزاعي لا يرى إلا مخمر بميمين، كان فيمن قدم من الحبشة إلى النبي صلى الله عليه وسلم، وكانوا اثنين

وسعين رجلا. ولزم النبي يخدمه، وعده بعضهم في مواليه، ثم نزل الشام، وله حديث آخر في سنن أبي داود 445 في نومهم عن

صلاة الصبح ... وأخرجه أبو داود 4293 في الملاحم: باب ما يذكر من ملاحم الروم، عن مؤمل بن الفضل. وأخرجه مختصرا

ومطولا أحمد 4/91 عن محمد بن مصعب القرقساني، وأبو داود 267 في الجهاد: باب في صلح العدو، و 4292، وابن ماجه

4089 في الفتن: باب الملاحم، والطبرانی 4230 من طريق عيسى بن يونس، والحاكم 4/421 من طريق بشر بن بكر،

ثلاثتهم، عن الأوزاعي، بهذا الإسناد. وفي رواية عيسى بن يونس وبشر بن بكر أن جبیر بن نفیر قال لخالد بن معدان: انطلق بنا إلى

ذی مخبر ويقال: مخمر - وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 4/91 و 5/409 عن روح، عن الأوزاعي، عن حسان بن

عطية، عن خالد بن معدان، عن ذي مخمر. وأخرجه الحاكم 4/421 من طريق محمد بن كثير المصيصي، عن الأوزاعي، عن حسان

بن عطية، عن ذي مخمر. وصححه إسناده ووافقه الذهبي! مع أن حسان بن عطية لم يدرك ذا مخمر ولم يسمع منه. وأخرجه الطبرانی

مختصرا ومطولا 4229 و 4231 و 4232 و 4233 من طرق عن ذي مخبر. وانظر ما بعده.

الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ حَسَّانِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ ذِي مَخْضَرٍ ابْنِ أَبِي النَّجَّاشِيِّ،

(متن حدیث): أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: تَصَالِحُونَ الرُّومَ صَلَحَ آمِنًا حَتَّى تَغْزُوا أَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِنْ وَرَائِهِمْ فَتَنْصَرُّوْنَ وَتَغْنَمُونَ وَتَنْصَرِفُونَ حَتَّى تَنْزِلُوا بِمَرْجٍ ذِي ثُلُولٍ، فَيَقُولُ قَائِلٌ مِنَ الرُّومِ: غَلَبَ الصَّلِيبُ، وَيَقُولُ قَائِلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ: بَلَى اللَّهُ غَلَبَ فَيَتَوَرَّ الْمُسْلِمُونَ إِلَى صَلِيبِهِمْ وَهُوَ مِنْهُ غَيْرُ بَعِيدٍ فَيَدْفَعُهُ، وَتَشُورُ الرُّومُ إِلَى كَاسِرِ صَلِيبِهِمْ، فَيَضْرِبُونَ عُنُقَهُ، وَيَتَوَرَّ الْمُسْلِمُونَ إِلَى أَسْلِحَتِهِمْ فَيَقْتَتِلُونَ، فَيَكْرِمُ اللَّهُ تِلْكَ الْعِصَابَةَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِالشَّهَادَةِ، فَتَقُولُ الرُّومُ لِصَاحِبِ الرُّومِ: كَفَيْنَاكَ الْعَرَبَ، فَيَجْتَمِعُونَ لِلْمَلْحَمَةِ، فَيَأْتُونَكُمْ تَحْتَ ثِمَانَيْنِ غَايَةٍ تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا

❀❀ حضرت ذی مخریجؓ جو نجاشی کے بھتیجے ہیں وہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بیان کرتے ہوئے

سنا:

”تم لوگ اہل روم کے ساتھ صلح کرو گے جو امن والی ہوگی یہاں تک کہ تم اور وہ لوگ مل کر ایک ایسے دشمن کے ساتھ جنگ کریں گے جو ان کے علاوہ ہوگا تو تم لوگوں کی مدد کی جائے گی۔ تم لوگ مال غنیمت حاصل کرو گے پھر تم لوگ واپس آؤ گے یہاں تک کہ تم ٹیلوں والی چراگاہ میں پڑاؤ کرو گے تو اہل روم میں سے ایک شخص کہے گا: صلیب غالب آئی ہے اور مسلمانوں میں سے ایک شخص کہے گا: بلکہ اللہ تعالیٰ نے غلبہ عطا کیا ہے تو وہ مسلمان ان کی صلیب کی طرف بڑھے گا جو اس سے زیادہ دور نہیں ہوگی اور وہ اسے توڑ دے گا تو رومی اپنے صلیب کو توڑنے والے شخص کی طرف بڑھیں گے اور اس کی گردن اڑا دیں گے مسلمان اپنے اسلحے کی طرف جائیں گے اور لڑائی شروع کر دیں گے تو مسلمانوں کے گروہ کو اللہ تعالیٰ شہادت کے ذریعے عزت عطا کرے گا۔ اہل روم رومیوں کے بادشاہ سے کہیں گے ہم عربوں کے ساتھ مقابلہ کرنے کے لئے کافی ہیں پھر وہ زبردست جنگ کے لئے اکٹھے ہوں گے اور 80 جھنڈوں کے نیچے اکٹھے ہو کر تمہاری طرف آئیں گے جن میں سے ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار لوگ ہوں گے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُؤْهِمُ بَعْضَ الْمُسْتَمِيعِينَ أَنَّ حَسَّانَ بْنَ عَطِيَّةَ سَمِعَ هَذَا الْخَبَرَ مِنْ مَكْحُولٍ
اس روایت کا تذکرہ جس نے سماع کرنے والے بعض افراد کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ حسان بن

عطیہ نے یہ روایت مکحول سے سنی ہے

6709 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَلَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

6709 - إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله. الوليد: هو ابن مسلم. وأخرج ابن ماجه بإثر الحديث "4089" عن عبد الرحمن

بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وانظر حديث عوف بن مالك المتقدم عند المؤلف برقم "6675".

حَدَّثَنَا الزُّبَيْدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ، قَالَ: مَالَ مَكْحُولٍ إِلَى خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، وَمِلْنَا مَعَهُ، فَحَدَّثَنَا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ، أَنَّ ذَا مَخْبَرٍ ابْنَ أَخِي النَّجَاشِيِّ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): سَتَصَالِحُونَ الرُّومَ صَلَاحًا آمِنًا، حَتَّى تَغْزُوا أَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِنْ وَرَائِهِمْ، فَتَنْصَرُونَ وَتَسْلَمُونَ وَتَغْنَمُونَ، حَتَّى تَنْزِلُوا بِمَرْجٍ، فَيَقُولُ قَائِلٌ مِنَ الرُّومِ: غَلَبَ الصَّلِيبُ، وَيَقُولُ قَائِلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ: بَلَى اللَّهُ غَلَبَ، وَيَتَدَاوُلُونَهَا وَصَلِيْبُهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ غَيْرُ بَعِيدٍ فَيُتَوَرُّ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَقْدُقُهُ، وَيَتَوَرَّوْنَ إِلَى كَاسِرِ صَلِيْبِهِمْ فَيَضْرِبُونَ عُقْقَهُ، وَيَتَوَرُّ الْمُسْلِمُونَ إِلَى أَسْلِحَتِهِمْ فَيَقْتَتِلُونَ، فَيَكْرِمُ اللَّهُ تِلْكَ الْعِصَابَةَ بِالشَّهَادَةِ، فَيَأْتُونَ مِلَكَهُمْ فَيَقُولُونَ: كَفَيْنَاكَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ، فَيَجْتَمِعُونَ لِلْمَلْحَمَةِ، فَيَأْتُونَ تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا

❁❁ حضرت ذی مخبر رضی اللہ عنہ جو نجاشی کے بھتیجے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم لوگ غنقریب اہل روم کے ساتھ امن والی صلح کرو گے یہاں تک کہ تم اور وہ مل کر ایسے دشمن کے ساتھ جنگ کریں گے جو ان سے پرے ہوگا تو تم لوگوں کی مدد کی جائے گی تم لوگ سلامت رہو گے اور مال غنیمت حاصل کرو گے یہاں تک کہ تم لوگ ایک چراگاہ میں پڑاؤ کرو گے تو اہل روم میں سے ایک شخص یہ کہے گا: صلیب غالب آئی ہے۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص کہے گا: بلکہ اللہ تعالیٰ نے غلبہ عطا کیا ہے تو وہ لوگ آپس میں لڑ پڑیں گے۔ ان لوگوں کی صلیب مسلمانوں سے زیادہ دور نہیں ہوگی۔ مسلمانوں کا ایک شخص اس کی طرف بڑھے گا اور اسے توڑ دے گا تو وہ لوگ صلیب کو توڑنے والے شخص کی طرف بڑھیں گے اور اس کی گردن اڑا دیں گے تو مسلمان اپنے اسلحے کی طرف آئیں گے اور پھر لڑائی شروع کر دیں گے تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو شہادت سے سرفراز کرے گا وہ رومی اپنے بادشاہ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: جزیرہ عرب پر (حملہ کرنے کے لئے) ہم آپ کا ساتھ دینے کے لئے کافی ہیں۔ پھر وہ جنگ کے لیے اکٹھے ہوں گے اور 80 جھنڈوں تلے (اکٹھے ہو کر آئیں گے جن میں سے ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار لوگ ہوں گے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ اللَّهَ جَلَّ وَعَلَا يَنْزِعُ صِحَّةَ عُقُولِ النَّاسِ عِنْدَ وَقُوعِ الْفِتَنِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ فتنوں کے وقوع کے وقت اللہ تعالیٰ لوگوں کی عقلیں الگ کر لے گا

6710 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَرَّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ يُونُسَ، وَثَابِتٍ، وَحُمَيْدٍ، وَحَبِيبٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ حِطَّانِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ الْهَرَجُ، قَالُوا: يَارَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْهَرَجُ؟ قَالَ: الْقَتْلُ، قَالُوا: أَكْثَرُ مِمَّا نَقْتُلُ؟ قَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ قَتْلِكُمُ الْمُشْرِكِينَ، وَلَكِنْ قَتْلُ بَعْضِكُمْ بَعْضًا، قَالَ: وَمَعَنَا عُقُولُنَا؟ قَالَ: إِنَّهُ لَتَنْزِعُ عُقُولَ أَهْلِ ذَلِكَ الزَّمَانِ

﴿﴾ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”قیامت سے پہلے ہرج ہرج ہوگا لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہرج سے مراد کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قتل و غارت کرنا۔ لوگوں نے عرض کی: اس سے زیادہ ہوگا، جو ہم نے قتل کئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ تمہارا مشرکین کو قتل کرنا نہیں ہے، بلکہ ایک دوسرے کو قتل کرنا ہوگا۔ لوگوں نے دریافت کیا: (اس وقت) کیا ہماری عقلیں ہمارے پاس ہوں گی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس زمانے کے لوگوں کی عقلیں الگ کر لی جائیں گی۔“

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَمَّا يَظْهَرُ فِي النَّاسِ مِنَ الشَّحِّ عِنْدَ وَقُوعِ الْفِتَنِ بِهِمْ
اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ لوگوں میں فتنوں کے وقوع کے وقت

لوگوں کے درمیان بخل عام ہو جائے گا

6711- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ

6710- إسناده صحيح على شرط الصحيح. وأخرجه البيهقي في "دلائل النبوة" 6/528 من طريقين عن أبي العباس محمد بن يعقوب، عن عباس بن محمد الدوري، عن يونس بن محمد المؤدب، بهذا الإسناد. زاد في آخره "قال أبو موسى: والذي نفسي بيده لا أجد لي ولكم إن أدر كناها إلا أن نخرج منها كما دخلناها، ولم نصب فيها دما ولا مالا". وأخرجه بهذه الزيادة أحمد 4/391 - 392 و414 من طريق حماد بن سلمة، عن علي بن زيد، عن حطان الرقاشي، به. وزاد في الحديث "إننا لنقتل كل عام أكثر من سبعين ألفا" وقال في آخره "إنه لتسزع عقول أهل ذلك الزمان، ويخلف له هباء من الناس، يحسب أكثرهم أنهم على شيء وليسوا على شيء" وعلى بن زيد وهو ابن جدهان - ضعيف. وأخرجه أحمد 4/406، وابن أبي شعبة 15/105 - 106، وابن ماجه "3959" في الفتن: باب الثبت في الفتنة، من طريقين عن الحسن، حدثنا أسيد بن المتشمس، عن أبي موسى. وفيه "ليس بقتل المشركين، ولكن يقتل بعضهم بعضا، حتى يقتل الرجل جاره وابن عمه وذا قرابته". وهذا إسناده صحيح. وأورد السيوطي في "الجامع الكبير" ص 325، وزاد نسبه إلى الطبراني وابن عساكر.

6711- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم. حميد: هو ابن عبد الرحمن بن عوف الزهري. وأخرجه مسلم 4/205 "11" في العلم: باب رفع العلم وقبضه، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "6037" في الأدب: باب حسن الخلق والسخاء وما يكره من البخل، ومسلم "11/4"، عن أبي اليمان، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، به، وعلقه البخاري أيضا بإثر الحديث "7061" عن شعيب. وعن الليث وابن أخى الزهري، عن الزهري. وأخرجه أحمد 2/233، وابن أبي شعبة 15/64، والبخاري "7061" في الفتن: باب ظهور الفتن، ومسلم "12/4"، وابن ماجه "4052" في الفتن: باب ذهاب القرآن والعلم، عن عبد الأعلى، عن معمر، عن الزهري، عن سعيد بن المسيب، مرسلا. وأخرجه بنحوه أحمد 2/530 عن علي، عن ورقاء، عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة. وانظر الحديث "6651" و"6717" وقوله: "ينقص العلم" أي: يموت أهله، فكلما مات عالم في بلد ولم يخلفه غيره نقص العلم من تلك البلد، وفي رواية "ويقبض العلم". وفي رواية للبخاري ومسلم: "وينقص العمل" قال ابن أبي حمزة: نقص العمل الحسى ينشأ عن نقص الدين ضرورة، وأما المعنوي، فيحسب ما يدخل من الخلل بسبب سوء المطعم، وقلة المساعد على العمل، والنفس ميالة إلى الراحة، وتحن إلى جنسها، ولكن شياطين الإنس الذين هم أضر من شياطين الجن. وقوله: "ويلقى الشح" فالمراد: إلقاءه في قلوب الناس على اختلاف أحوالهم حتى يخل العالم بعلمه، فيترك التعليم والفتوى، ويخل الصانع بصناعته حتى يترك تعليم غيره، ويخل الفنى بماله حتى يهلك الفقير، وليس المراد وجود أصل الشح، لأنه لم يزل موجودا.

وَهَبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ، وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ، وَتَظْهَرُ الْفِتْنُ، وَيُلْقَى الشُّعْ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ، قَالُوا وَمَا الْهَرْجُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الْقَتْلُ الْقَتْلُ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”زمانہ سمٹ جائے گا علم کم ہو جائے گا فتنے ظاہر ہوں گے بخل عام ہوگا اور ہرج کثرت سے ہوگا۔ لوگوں نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! ہرج سے مراد کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قتل، قتل۔“

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَمَّنْ يَكُونُ هَلَاكُ أَكْثَرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى أَيْدِيهِمْ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ اس امت کی اکثریت کی ہلاکت انہی کے ہاتھوں

(یعنی انہی کے بعض افراد کے ہاتھوں) ہوگی

6712- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): هَلَاكُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيِ غِلْمَانٍ سَفَهَاءٍ مِنْ قُرَيْشٍ.

قَالَ: فَقَالَ مَرْوَانُ: وَالْغِلْمَانُ هَؤُلَاءِ.

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”میری امت کی ہلاکت قریش کے بے وقوف لڑکوں کے ذریعے ہوگی۔“

(راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث سن کر) مروان نے کہا: لڑکے تو پھر یہی لوگ ہیں (جو آج کل کے

حکمران ہیں)

6712- إسناده صحيح على شرط الشيخين. شيبان: هو ابن عبد الرحمن النحوي. وأخرجه بنحوه أحمد 2/324، والبخاري 3605 في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، و"7058" في الفتن: باب قول النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هَلَاكُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيِ غِلْمَانٍ سَفَهَاءٍ"، والبيهقي في "الدلائل" 6/464-465 من طرق عن عمرو بن يحيى بن سعيد الأموي، عن جده قال: كنت مع مروان وأبي هريرة، فسمعت أبا هريرة يقول: سمعت الصادق المصدق يقول: "هَلَاكُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيِ غِلْمَانٍ مِنْ قُرَيْشٍ" فقال مروان: غِلْمَانُ؟ قال أبو هريرة: إن شئت أن أسميهم بني فلان وبني فلان.

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنْ وَصْفِ أَقْوَامٍ يَكُونُ فِسَادُ هَذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى أَيْدِيهِمْ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو ان اقوام کی صفت کے بارے میں ہے

جن کے ذریعے اس امت میں خرابی پیدا ہوگی

6713 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سَلَمٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِصَامٍ بْنُ

يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ ظَالِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ لِمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ: حَدَّثَنِي حَبِيبُ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ:

(متن حدیث): إِنَّ فِسَادَ أُمَّتِي عَلَى يَدَيِ أُغْلِلِمَةِ سُفْهَاءٍ مِنْ قُرَيْشٍ

✽✽ مالک بن ظالم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مروان بن حکم سے یہ کہتے ہوئے سنا: میرے

محبوب حضرت ابو القاسم صادق مصدوق رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے۔

”میری امت میں فساد قریش کے بے وقوف لڑکوں کے ذریعے ہوگا۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ حَدُوثِ وَقَعِ السَّيْفِ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ

يَبْقَى إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جب اس امت میں مسلمانوں کے درمیان میں تلوار واقع ہو جائے گی

تو وہ قیامت کے قائم ہونے تک باقی رہے گی

6714 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ

هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ،

(متن حدیث): أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ اللَّهَ زَوَى لِي الْأَرْضَ حَتَّى رَأَيْتُ مَشَارِقَهَا

6713 - حدیث صحیح، محمد بن عیصام بن یزید و ابوہ مترجمان عند الحدیث رقم "4587"، ومالك بن ظالم لم يرو عنه

غير سماك بن حرب، ولم يوثقه غير المؤلف. 5/387 سفیان: هو الثوري. وأخرجه أحمد 2/288 عن زيد بن الحباب، عن سفیان،

بهذا الإسناد. بلفظ: "هلاک اُمّی ...". وعلقه البخاری فی "التاریخ الکبیر" 7/309 عن ابن أبی شیبہ، عن ابن مہدی، عن سفیان،

به. وقال فيه: ابن ظالم، ولم يسمه. وأخرجه أحمد 2/304 و485، ومن طريقه الحاكم 4/527 عن عبد الرحمن بن مہدی، والحاكم

أيضا من طريق يحيى بن سعيد، كلاهما عن سفیان، به، بلفظ: "إن فساد اُمّی ...". وقال فيه: "عبد الله بن ظالم" ثم ساق الحاكم

بسندہ إلى عمرو بن علی أنه قال: الصحیح مالک بن ظالم. وأخرجه الطیالسی "2508"، وأحمد 2/299 و328، والحاكم 4/527

عن شعبه، والنسائی فی الفتن من "الکبری" كما فی "التحفة" 10/313، وابن حبان فی "الثقات" 5/387 - 388 من طریق أبی

عوانة، كلاهما عن سماك بن حرب، عن مالك بن ظالم، به. رواية شعبه بلفظ: "هلاک اُمّی"، ورواية أبی عوانة: "فساد اُمّی". وعلقه البخاری فی "التاریخ" 7/309 عن عمرو بن مرزوق، عن شعبه، به. وانظر ما قبله.

وَمَغَارِبَهَا، وَأَعْطَانِي الْكَزْبَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ، وَإِنَّ مُلْكَ أُمِّي سَيَبْلُغُ مَا رَوَى لِي مِنْهَا، وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي
لَأُمْتِي أَنْ لَا يَهْلِكَهُمْ بَسَنَةٌ عَامَّةٌ، وَأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَيَهْلِكَهُمْ، وَلَا يُلْبِسَهُمْ شَيْعًا وَيَذْبُقَ
بَعْضُهُمْ بَأْسَ بَعْضٍ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي إِذَا أَعْطَيْتُ عَطَاءً فَلَا مَرَدَّ لَهُ، إِنِّي أَعْطَيْتُكَ لِأُمْتِكَ أَنْ لَا يَهْلِكُوا
بَسَنَةً عَامَّةً، وَأَنْ لَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَيَسْتَبِيحَهُمْ، وَلَكِنْ أَلْبِسَهُمْ شَيْعًا، وَلَوْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مِنْ
بَيْنِ أَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُونُ بَعْضُهُمْ يَهْلِكُ بَعْضًا، وَبَعْضُهُمْ يُفْنِي بَعْضًا، وَبَعْضُهُمْ يَسْبِي بَعْضًا، وَإِنَّهُ سَيَرْجِعُ قَبَائِلُ
مِنْ أُمْتِي إِلَى التُّرْكِ، وَعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَإِنَّ مِنْ أَخَوِي مَا أَخَافُ عَلَى أُمْتِي الْأَرْمَةِ الْمُضْلِيْنَ، وَإِنَّهُمْ إِذَا وَضِعَ
السَّيْفُ فِيهِمْ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَإِنَّهُ سَيَخْرُجُ مِنْ أُمْتِي كَذَّابُونَ دَجَالُونَ قَرِيبًا مِنْ ثَلَاثِينَ، وَإِنِّي
خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ، لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمْتِي عَلَى الْحَقِّ مَنْصُورَةٌ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: الصَّوَابُ الشَّرْكَ

❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو لپیٹ دیا، یہاں تک کہ میں نے زمین کے مشرقی اور مغربی حصوں کو
دیکھ لیا اس نے مجھے سرخ اور سفید دو خزانے عطا کئے (اور یہ چیز عطا کی) کہ میری امت کی حکومت وہاں تک پہنچ
گی، جہاں تک میرے لئے زمین کو لپیٹا گیا ہے میں نے اپنے پروردگار سے اپنی امت کے لئے دعا مانگی کہ وہ انہیں
عمومی قحط کے ذریعے ہلاکت کا شکار نہ کرے اور وہ ان پر ایسا دشمن مسلط نہ کرے جو دوسری قوم سے تعلق رکھتا ہو کہ
وہ دشمن انہیں ہلاکت کا شکار کر دے اور وہ انہیں گروہوں میں تقسیم نہ کرے کہ وہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے
لگیں، تو پروردگار نے فرمایا: اے محمد! جب میں کسی کو کچھ عطا کروں، تو اسے روکنے والا کوئی نہیں ہے میں نے
تمہاری امت کو یہ چیز عطا کی کہ وہ عمومی قحط کے ذریعے ہلاکت کا شکار نہیں ہوں گے اور میں ان پر ایسا دشمن مسلط
نہیں کروں گا جو دوسری قوم سے تعلق رکھتا ہوگا، جو انہیں ختم کر دے گا البتہ میں انہیں مختلف گروہوں میں تقسیم کر
دوں گا، یہاں تک کہ زمین سے دور دراز کے لوگ اکٹھے ہوں گے وہ ایک دوسرے کو ہلاکت کا شکار کریں گے ایک
دوسرے کو فنا کریں گے ایک دوسرے کو قیدی بنائیں گے (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) میری امت کے کچھ قبائل
ترکیوں اور بتوں کی پرستش کرنے والوں کی طرف واپس جائیں گے اور مجھے اپنی امت کے بارے میں سب سے
زیادہ اندیشہ گمراہ کرنے والے حکمرانوں کا ہے، جب ان کے درمیان تلوار رکھ دی جائے گی، تو پھر وہ قیامت تک

6714-إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي أسماء وهو عمرو بن مرثد الحاربي - فمن
رجال مسلم، وكذا صحابيہ ثوبان، أبو قلابة: هو عبد الله بن زيد الجرمي. وأخرجه مسلم "2889" في الفتن: باب هلاك هذه الأمة
بعضهم ببعض، عن أبي خيثمة زهير بن حرب، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم أيضا، والبيهقي في "السنن" 9/181 من طرق عن معاذ
بن هشام، به. وأخرجه ابن ماجه "3952" في الفتن: باب ما يكون من الفتن، عن هشام بن عمار، عن محمد بن شعيب بن شابور، عن
سعيد بن بشير، عن قتادة، به. وسألتني برقم "7138" من طريق أبيوب السخيتاني، عن أبي قلابة.

ان سے اٹھائی نہیں جائے گی اور عنقریب میری امت میں تیس کے قریب جھوٹے کذاب ظاہر ہوں گے میں خاتم الانبیاء ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر گامزن رہے گا اور اس کی مدد کی جاتی رہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے گا۔

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (روایت میں صحیح لفظ ”شُرک“ ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ أَوَّلَ مَا يَظْهَرُ مِنْ نَقْضِ عُرَى الْإِسْلَامِ

مِنْ جِهَةِ الْأَمْرَاءِ فَسَادُ الْحُكْمِ وَالْحُكَّامِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ اسلام کی رسی کے ٹوٹنے میں جو چیز سب سے پہلے ظاہر ہوگی

وہ امراء میں سے ہوگی جب حکومت اور حکام میں فساد آجائے گا

6715 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَرْوَزِيُّ،

قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْمُهَاجِرِ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَتَنْقُضَنَّ عُرَى الْإِسْلَامِ عُرْوَةُ عُرْوَةٍ، فَكُلَّمَا انْتَقَضَتْ عُرْوَةٌ تَشَبَّثَ النَّاسُ بِأَلْتِي تَلِيهَا،

فَأَوَّلُهُنَّ نَقْضًا: الْحُكْمُ وَآخِرُهُنَّ الصَّلَاةُ

❁❁ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”عنقریب اسلام کی رسیوں کو ایک ایک کر کے توڑ دیا جائے گا جب بھی ان میں سے کوئی ایک رسی ٹوٹے گی لوگ اس

کے بعد والی کو مضبوطی سے تھامیں گے ان میں ٹوٹنے کے اعتبار سے سب سے پہلی حکم (یعنی فیصلہ کرنا) ہوگا اور سب

سے آخری نماز ہوگی۔“

6715-إسناده قوى، عبد العزيز بن إسماعيل روى عنه جمع، ووثقه المؤلف 7/110، وقال ابن أبي حاتم 5/377: سألت أبي

عنه، فقال: ليس به بأس، وباقي رجاله ثقات. إسحاق بن إبراهيم المروزي. هو ابن كامجرا. وأخرجه أحمد 5/251، ومن طريقه

الطبراني "7486"، والحاكم 4/92 عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد. وقد وقع عند الحاكم "عبد العزيز، عن إسماعيل بن عبيد

الله، وقال: عبد العزيز هذا هو ابن عبيد الله بن حمزة بن صهيب، وإسماعيل: هو ابن عبيد الله بن المهاجر، والإسناد كله صحيح

ولم يخرجاه، وتعبه الذهبي بقوله: عبد العزيز ضعيف. قلت: وهذا وهم مبين وقعا فيه رحمهما الله، فقد تحرف عليهما "عبد العزيز

بن إسماعيل" إلى "عبد العزيز عن إسماعيل" فظنا أنهما اثنان. وأورده الهيثمي في "المجمع" 7/281 ونسبه إلى أحمد والطبراني،

وقال: رجالهما رجال الصحيح. وفي الباب عن فيروز الديلمي عند أحمد 4/232 مرفوعا ولفظه: "لتنقضن الإسلام عروة عروة، كما

ينقض الحبل قوة قوة" وإسناده قوى.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ الْأَمَارَةِ الَّتِي إِذَا ظَهَرَتْ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ سُلِطَ الْبَعْضُ مِنْهَا عَلَى بَعْضٍ
اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو اس نشانی کے بارے میں ہے کہ جب وہ اس امت میں ظاہر ہو
گی، تو ان میں سے کچھ کو دوسروں پر مسلط کر دیا جائے گا

6716 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ يَحْيَى
الْقُرْقَسَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ سَوْطٍ، عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ قَيْسٍ،
(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا مَشَتْ أُمَّتِي الْمُطِيطَاءُ، وَخَدَمَتْهُمْ فَارِسُ
وَالرُّومُ سُلِطَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ

❀❀ سیدہ خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

”جب میری امت اتراتے ہوئے پر چلے گی اور اہل فارس اور اہل روم ان کے خدمت گزار بن جائیں گے تو ان میں
سے کسی ایک کو دوسروں پر مسلط کر دیا جائے گا (یعنی امت باہمی اختلافات کا شکار ہو جائے گی)۔“

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ نَقْصِ الْعِلْمِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ الْمُصْطَفَى
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ظُهُورِ الْفِتَنِ فِي أُمَّتِهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ اس امت میں فتنوں کے ظہور کے وقت نبی اکرم ﷺ

جس علم پر (عمل پیرا تھے) وہ کم ہو جائے گا

6717 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ السَّجِسْتَانِيُّ أَبُو بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ

6716- حدیث صحیح، إسناده ضعيف، عثمان بن يحيى القرقساني لم يوثقه غير المؤلف 8/455، ومؤمل بن إسماعيل
سواء الحفظ، وقد انفرد المؤلف بإخراج هذا الحديث عن خولة بنت قيس. وأخرجه ابن المبارك في "الزهد" 187، رواية نعيم بن
حماد، والترمذی "2261" فی الفتن: باب رقم "74"، والعقيلي في "الضعفاء" 4/162، وابن عدى في "الكامل" 6/2335،
والبيهقي في "الدلائل" 6/525، والبعثي "4200" من طريق موسى بن عبيدة، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عَمْرٍو، رَفَعَهُ. وَفِي
آخِرِهِ: "سَلَطَ اللَّهُ شَرَارَهَا عَلَى خِيَارِهَا" وَمُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ضَعِيفٌ لِأَسِيْمَا فِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ. وَأَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ أَيْضًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
إِسْمَاعِيلِ الْوَاسِطِيِّ، عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عَمْرٍو، وَهَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ، رَجَالُهُ ثِقَاتٌ.
وَأَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي "الدَّلَائِلِ" 6/525 مِنْ طَرِيقِ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: ذَكَرَ سَفِيَّانٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى يَحْنَسُ
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ... فَذَكَرَهُ هَكَذَا مَرَّةً، وَقَالَ فِي آخِرِهِ: "سَلَطَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ." وَأَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي
"الْأَوْسَطِ" 132 مِنْ طَرِيقِ يَحْيَى بْنِ بَكِيرٍ، عَنْ ابْنِ لَهْيَعَةَ، عَنْ عِمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ يَحْنَسُ "حَرْفٌ فِي
الْمَطْبُوعِ إِلَى: مَجْلَزُ "مَوْلَى الزَّبِيرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. قَالَ الْهَيْثَمِيُّ فِي "الْمَجْمَعِ" 10/237: وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ!

بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ، وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ، وَتَظْهَرُ الْفِتْنُ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيْ

هُوَ؟ قَالَ: الْقَتْلُ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”زمانہ سٹ جائے گا علم کم ہو جائے گا فتنے ظاہر ہوں گے ہرج کثرت سے ہوگا۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول

اللہ! ہرج سے مراد کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قتل۔“

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنْ تَقَارُبِ الْأَسْوَاقِ وَظُهُورِ كَثْرَةِ الْكُذِبِ

عِنْدَ رَفْعِ الْعِلْمِ الَّذِي وَصَفْنَاهُ قَبْلُ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ علم کا وہ اٹھنا جس کا ذکر ہم نے اس سے پہلے کیا ہے

اس زمانے میں بازار سٹ جائیں گے اور بکثرت جھوٹ کا ظہور ہوگا

6718 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): يَبُوشِكُ أَنْ لَا تَقُومَ السَّاعَةُ حَتَّى يُقْبَضَ الْعِلْمُ، وَتَظْهَرَ الْفِتْنُ، وَيَكْثُرَ الْكُذِبُ، وَيَتَقَارَبُ

الزَّمَانُ، وَتَقَارَبَ الْأَسْوَاقُ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ، قِيلَ: وَمَا الْهَرْجُ؟ قَالَ: الْقَتْلُ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک علم قبض نہیں کر لیا جائے گا فتنے ظاہر نہیں ہوں گے جھوٹ کی کثرت

نہیں ہوگی زمانہ سٹ نہیں جائے گا (بازار) قریب نہیں ہو جائیں گے اور ہرج کثرت سے نہیں ہوگا عرض کی گئی: ہرج

سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قتل۔“

6717 - إسناده قوى، عبسة: هو ابن خالد الأيلي، صدوق روى له البخاري مقرونا، وباقي رجاله ثقات من رجال الشيخين

غير أحمد بن صالح فمن رجال البخاري. وهو مكرر. "6711" يونس: هو ابن يزيد الأيلي. وأخرجه أبو داود "4255" في الفتن: باب ذكر الفتن ودلائلها، عن أحمد بن صالح، بهذا الإسناد. وعلقه البخاري في الفتن بإثر الحديث "7061" عن يونس، به.

6718 - إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سعيد بن سمعان فقد روى له البخاري في "رفع اليدين" وأصحاب

السنن غير ابن ماجه وهو ثقة. عثمان بن عامر: هو ابن فارس العبدي. وأخرجه أحمد 2/519 عن عثمان بن عمر، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَتَّى يُقْبَضَ الْعِلْمُ أَرَادَ بِهِ ذَهَابَ مَنْ يُحَسِّنُ عِلْمَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَنَّ عِلْمَهُ يُرْفَعُ قَبْلَ قِيَامِ السَّاعَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ”یہاں تک کہ علم کو قبض کر لیا جائے گا“ اس کے ذریعے آپ ﷺ کی مراد یہ ہے: وہ لوگ رخصت ہو جائیں گے جو نبی اکرم ﷺ کے علم سے اچھی طرح واقف تھے اس سے یہ مراد نہیں ہے: قیامت قائم ہونے سے پہلے وہ علم اٹھا لیا جائے گا

6719 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى مِنْ كِتَابِهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا مِنَ النَّاسِ، وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعُلَمَاءَ بَعْلِمِهِمْ، حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمٌ اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسَاءَ جُهَالًا، فَسَلُّوا، فَافْتَرَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”بے شک اللہ تعالیٰ علم کو یوں قبض نہیں کرے گا کہ لوگوں سے اٹھالے گا بلکہ وہ علماء کو ان کے علم سمیت قبض کر لے گا“ یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو پیشوا بنالیں گے ان سے مسائل دریافت کئے جائیں گے تو وہ لوگ علم نہ ہونے کے باوجود جواب دیں گے وہ لوگ گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔“

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِوَصْفِ رَفْعِ الْعِلْمِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ قَبْلُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے: علم کو اٹھائے جانے کی

وہی صورت ہوگی، جو ہم اس سے پہلے نقل کر چکے ہیں

6720 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ أَرْكَانٍ الْفَرَّغَانِيُّ، بِدِمَشْقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي عَبْلَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُرَشِيِّ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ،

6719 - إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين. أبو الربيع الزهراني: هو سليمان بن داود العتكي. وهو في "صحيح مسلم" "2673" "13" في العلم: باب رفع العلم وقبضه، وظهور الجهل والفتن في آخر الزمان، عن أبي الربيع العتكي، بهذا الإسناد. وقد تقدم الحديث عند المؤلف برقم "4571" فانظر تمة تخريجه هناك.

6720 - إسناده صحيح، رجال ثقات رجال الصحيح غير الربيع بن سليمان، فقد روى له أصحاب السنن وهو ثقة. وهو مكرر

"4572".

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ يَوْمًا، فَقَالَ: هَذَا أَوَانٌ يَرْفَعُ الْعِلْمُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ لَبِيدُ بْنُ زَيْدٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، يَرْفَعُ الْعِلْمُ، وَقَدْ أَثْبَتَ وَوَعَنَهُ الْقُلُوبُ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ كُنْتُ لَا حَسْبَكَ مِنَ أَفْقِهِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، ثُمَّ ذَكَرَ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى عَلَى مَا فِي أَيْدِيهِمْ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ، قَالَ: فَلَقِيتُ شَذَادَ بْنَ أَوْسٍ، فَحَدَّثَنِي بِحَدِيثِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، فَقَالَ: صَدَقَ عَوْفٌ، أَلَا أَدُلُّكَ بِأَوَّلِ ذَلِكَ؟ يَرْفَعُ الْخُشُوعُ، حَتَّى لَا تَرَى خَاشِعًا

❀❀ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے آسمان کی طرف دیکھا اور فرمایا: یہ وہ وقت ہے جس میں علم کو اٹھایا جائے گا انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب جن کا نام لبید بن زیاد تھا۔ انہوں نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ! کیا علم کو اٹھایا جائے گا حالانکہ یہ ثابت ہو چکا ہے اور ذہنوں نے اسے محفوظ کر لیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تو تمہارے بارے میں یہ سمجھتا تھا کہ تم اہل مدینہ کے سب سے سمجھدار شخص ہو پھر نبی اکرم ﷺ نے اس بات کا ذکر کیا کہ یہودیوں اور عیسائیوں کے پاس اللہ کی کتاب موجود تھی (لیکن اس کے باوجود وہ گمراہ ہو گئے)

راوی کہتے ہیں: پھر میری ملاقات حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے انہیں حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ حدیث سنائی تو انہوں نے فرمایا حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے سچ بیان کیا ہے کیا میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف کروں کہ سب سے پہلے کون سا علم اٹھایا جائے گا؟ سب سے پہلے خشوع و خضوع کو اٹھایا جائے گا اور پھر تمہیں ایک بھی شخص ایسا نہیں ملے گا جو خشوع و خضوع والا ہو۔

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ بِأَنَّ الدُّنْيَا يَمْلِكُهَا مَنْ لَا حَظَّ لَهُ فِي الْآخِرَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ دنیا کا مالک وہ شخص ہوگا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا

6721 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

6721- إسناده صحيح، الوليد بن عبد الملك روى عنه جمع منهم أبو حاتم، أبو زرعة الرازيان، وقال ابن أبي حاتم 9/10: سألت أبي عنه فقال: صدوق، وذكره المؤلف في "تقاته" 9/227 وقال: مستقيم الحديث إذا روى عنه الثقات، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه الطبراني في "الأوسط" 632 عن أحمد بن علي الأبار، عن الوليد بن عبد الملك الحراني، بهذا الإسناد. ولفظه: "لا تلعب الأيام والليالي حتى يكون أسعد الناس بالدنيا لكع بن لكع". قال الهيثمي في "المجمع" 7/325: رواه الطبراني في "الأوسط" ورجاله رجال الصحيح غير الوليد بن عبد الملك بن مسروح وهو ثقة. وفي الباب عن أبي هريرة عند أحمد 2/316 و358، وعن حذيفة عند أحمد 5/389، والترمذي "2209"، وعن أبي بردة بن نيار عند أحمد 3/466، والطبراني في "الكبير" "512/22"، وعن عمر بن الخطاب في "الأوسط" للطبراني، وعن أم سلمة عند الطبراني في "الكبير" "711/23" وانظر "المجمع" 7/325 326.

(متن حدیث): لَا تَقْضِيَ الدُّنْيَا حَتَّى تَكُونَ عِنْدَ لُكْعِ بْنِ لُكْعٍ

✽✽ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک وہ کیمینوں کی اولاد کیمینوں کے پاس نہیں ہوگی۔“

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنْ خَوْضِ النَّاسِ فِي الْأَغْلُوطَاتِ مِنَ الْمَسَائِلِ الَّتِي أُغْضِيَ لَهُمْ عَنْهَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ لوگ ان پیچیدہ مسائل کے بارے میں

غور و فکر کریں گے جن کے حوالے سے ان لوگوں سے چشم پوشی کی گئی

6722 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَزَالُونَ يُسْتَفْتَوْنَ حَتَّى يَقُولَ أَحَدُهُمْ: هَذَا اللَّهُ خَلَقَ الْخَلْقَ، فَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ؟

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”مسل سوالات پوچھے جاتے رہیں گے یہاں تک کہ ایک شخص یہ کہے گا اللہ تعالیٰ نے تو مخلوق کو پیدا کیا ہے تو اللہ

تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے۔“

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَمَّا يَظْهَرُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ مِنَ الْمُتَحِلِّينَ لِلْعِلْمِ

وَالْمُفْتِينَ فِيهِ مِنْ غَيْرِ عِلْمٍ، وَلَا اسْتِحْقَاقٍ لَهُ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ فَتْنِهِمْ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آخری زمانے میں ایسے لوگ ظاہر ہوں گے جو علم نہ ہونے

کے باوجود علم کے دعوے دار ہوں گے اور علم کے حوالے سے فتویٰ دیں گے حالانکہ انہیں اس کا استحقاق نہیں ہوگا

6723 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مُصْعَبٍ بِمَرَوْ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

6722 - حدیث صحیح، ابن ابی السری قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 2/317، وابن منده فی

"الإيمان" 356 عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وهو فی "صحيفة همام" 94. وأخرجه من طرق وبالألفاظ، يزيد بعضهم على

بعض، عن أبي هريرة: أحمد 2/282 و331 و387 و539، والحميدي 1153، والدارمي فی "الرد على الجهمية" ص 9، و10،

والبخاری 3276 فی بدأ الخلق: باب صفة إبليس وجنوده، ومسلمك 134 و"135" فی الإيمان: باب بيان الوسوسة فی

الإيمان وما يقوله من وجدها، وأبو داود 4721 فی السنة: باب فی الجهمية، والنسائي فی "اليوم والليلة" 661 و"662"

و"663"، والطبرانی فی "الدعاء" 1265 و"1266" و"1267" و"1268"، وابن السني 625، وابن منده فی "الإيمان" 252 و

و"253" و"254" و"355" و"357" و"358" و"359" و"360" و"361" و"362" و"363" و"364"، واللالكائي فی "السنة"

"925" و"926"، والغبوي 61 و"62" وفي بعض الطرق: "فمن وجد من ذلك شيئا فليقل: آمنت بالله"، وفي بعضها: "فإذا بلغ

ذلك، فليستعذ بالله وليسته."

عَبْدُ الْحَكَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْزِعُ الْعِلْمَ مِنَ النَّاسِ أَنْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنْهُمْ بَعْدَ إِذْ آعَظَاهُمُوهُ وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعُلَمَاءَ، فَإِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمٌ اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤَسَاءَ جُهَالًا، يَسْتَفْتُونَهُمْ فَيَقْتُونُ بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَيَضِلُّونَ وَيَضِلُّونَ ❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں سے علم کو یوں جدا نہیں کرے گا کہ ان سے علم کو اٹھائے جبکہ اس نے ان لوگوں کو علم عطا کیا ہو بلکہ وہ علماء (کی روحوں) کو قبض کرنے کے ذریعے (علم کو اٹھائے گا) یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو پیشوا بنالیں گے وہ ان سے مسائل دریافت کریں گے تو وہ علم نہ ہونے کے باوجود جواب دیں گے وہ لوگ دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے اور خود بھی گمراہ ہوں گے۔“

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنِ الْأَمَارَةِ الَّتِي إِذَا ظَهَرَتْ فِي الْعُلَمَاءِ زَالَ أَمْرُ النَّاسِ عَنْ سُنَنِهِ

اس نشانی کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو علماء میں ظاہر ہوگی

تو لوگوں کا معاملہ ان کے طریقے سے زائل ہو جائے گا

6724 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ صَالِحٍ الْيَشْكُرِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ الْوَاسِطِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ الْعَطَارِدِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَهُوَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ:، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَزَالُ أَمْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ مُوَالِمًا - أَوْ مُقَارِبًا - مَا لَمْ يَتَكَلَّمُوا فِي الْوِلْدَانِ وَالْقَدَرِ.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: الْوِلْدَانُ أَرَادَ بِهِ أَطْفَالُ الْمُشْرِكِينَ

6723 - إسناده حسن، محمد بن عجلان: صلقی روی له البخاری تعلیقاً، ومسلم متابعة، وباقی رجالہ ثقات. وانظر

الحديث "4571"، و. "6719"

6724 - إسناده صحيح، يزيد بن صالح اليشكري ذكره المؤلف في "الثقات" 9/275 وابن أبي حاتم في "الجرح والتعديل"

9/272 وقال: سمعت أبي يقول: هو مجهول، قلت: جهالة لا تضر هنا، فقد تابعه فيه محمد بن أبان الواسطي الثقة، ومن فوقهما ثقات من رجال الشيعين. أبو رجاء العطاردي: هو عمران بن ملحان. وأخرجه الحاكم 1/33 عن أبي بكر بن عبد الله، عن الحسن بن سفيان، بهذا الإسناد. وقال: هذا حديث صحيح على شرط الشيعين ولا نعلم له علة، ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي. وأخرجه الطبراني في "الكبير" 12764 عن أسلم بن سهل الواسطي، وعلي بن سعيد الرازي، كلاهما عن محمد بن أبان الواسطي، به. وأخرجه الحاكم 1/33 عن طريق أبي داود السخيني في "القدر" عن سليم بن حرب، وشيبان بن أبي شيبة، كلاهما عن جرير، به. وأخرجه البزار 2180 عن محمد بن معمر، عن أبي عاصم الضحاك بن مخلد، عن جرير بن حازم، به، وقال: قد رواه جماعة فوقوه على ابن عباس. قال الهيثمي في "المجمع" 7/202: رجال البزار رجال الصحيح، وزاد نسبه إلى الطبراني في "الأوسط".

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے منبر پر یہ بات بیان کی نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اس امت کا معاملہ ہمیشہ میمانہ روی کے ساتھ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) چلتا رہے گا جب

تک وہ بچوں اور تقدیر کے بارے میں بحث نہیں کریں گے۔“

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (یہاں بچوں سے مراد مشرکین کے بچے ہیں (یعنی یہ بحث کہ آخرت میں ان کا انجام کیا ہو

(۶

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَظْهَرُ فِي النَّاسِ مِنْ حُسْنِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ مِنْ غَيْرِ عَمَلٍ بِهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ لوگوں میں یہ بات ظاہر ہوگی کہ وہ اچھے طریقے سے

قرآن پڑھیں گے، لیکن اس پر عمل نہیں کریں گے

6725- حَدَّثَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ

سَوَادَةَ، عَنْ وَهَّابِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَعْنُ نَقْرَهُ، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، كِتَابُ

اللَّهِ وَاحِدٌ، وَلِيَكُمُ الْأَخْمَرُ وَالْأَبْيَضُ وَالْأَسْوَدُ، لِقُرْؤِهِ قَبْلَ أَنْ يَفْرَأَهُ الْقَوَامُ يَقْرَؤُونَهُ كَمَا يَقْرَؤُونَ السَّهْمَ

﴿﴾ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے ہم تلاوت کر رہے تھے نبی

اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر طرح کی حمد و ثناء اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب ایک ہی ہے تمہارے اندر سرخ، سفید

اور سیاہ لوگ موجود ہیں تم لوگ اس کی تلاوت کرتے رہو اس سے پہلے کہ وہ لوگ اس کو پڑھنا شروع کر دیں جو اس کی یوں قیمت

لگائیں گے جس طرح حصے کی قیمت لگائی جاتی ہے۔

ذِكْرُ مَا يَظْهَرُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ مِنْ قِلَّةِ النَّظَرِ فِي جَمْعِ الْمَالِ مِنْ حَيْثُ كَانَ

اس بات کا تذکرہ آخری زمانے میں یہ بات ظاہر ہوگی کہ لوگ مال اکٹھا کرتے وقت

اس بات کا وہ بیان نہیں رکھیں گے کہ وہ کہاں سے حاصل ہوا ہے

6726- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ

6725- حدیث صحیح، وهو مكرر الحديث. "761"

6726- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 2/452، والبخاری "2059" فی البیوع: باب من لم یال من

حيث كسب المال، و "2083": باب قول الله: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ مَتَاعًا مُضَاعَفَةً)، والنسائي 7/243 فی البیوع:

باب اجتناب الشبهات فی الكسب، والبيهقي فی "السنن" 5/264، وفي "دلائل النبوة" 6/535، والبيهقي "2033" من طرق عن ابن

أبي ذئب، بهذا الإسناد.

الْبِرُّوعِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ، عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لِكَيْتَيْنِ زَمَانٌ لَا يُبَالَى الْمَرْءُ بِمَا أَخَذَ الْمَالُ: بِحَلَالٍ أَوْ حَرَامٍ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”عنقریب ایسا زمانہ آئے گا جب آدمی اس بات کی پروا نہیں کرے گا کہ اس نے کس طرح سے مال حاصل کیا ہے حلال طور پر یا حرام طور پر۔“

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنْ مُبَادَرَةِ الْمَرْءِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ بِالْيَمِينِ وَالشَّهَادَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آخری زمانے میں لوگ قسم اٹھانے

اور گواہی دینے کی طرف جلدی کریں گے

6727 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبٍ بْنُ أَبِي كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي قَوْمٌ يَسْبِقُ آيْمَانُهُمْ

شَهَادَتُهُمْ، وَشَهَادَتُهُمْ آيْمَانُهُمْ

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”سب سے بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں پھر ان کے بعد والے ہیں پھر ان کے بعد والے ہیں پھر وہ لوگ آئیں گے جن کی قسم گواہی سے پہلے ہوگی اور گواہی قسم سے پہلے ہوگی۔“

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَمَّا يَظْهَرُ فِي النَّاسِ مِنَ الْمُسَابَقَةِ فِي الشَّهَادَاتِ وَالْإِيمَانِ الْكَاذِبَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ لوگوں میں یہ بات ظاہر ہوگی کہ وہ گواہی دینے میں اور

6727-إسناده حسن، عاصم: هو ابن أبي النجود، وهو صدوق وحديثه في "الصحيحين" مقرون، وباقي السند من رجال

الصحيح غير محمد بن وهب بن أبي كريمة فقد روى له النسائي. محمد بن سلمة: هو الحراني، وأبو عبد الرحيم: هو خالد بن أبي يزيد الحراني. وأخرجه أحمد 4/267 و276 و277، والبخاري 2767، وابن أبي عاصم في "السنة" 1477، والطحاوي في "مشكل الآثار" 3/177، وأبو نعيم في "الحلية" 2/87 و4/125 من طرق عن عاصم بن أبي النجود، بهذا الإسناد. وقد زيد في بعض طرق الحديث الشعبي مقرونا مع خيثمة بن عبد الرحمن. وأورده الهيثمي في "المجمع" 10/17 وقال: رواه أحمد والبخاري والطبراني في "الكبير" و"الأوسط" وفي طرقهم عاصم ابن بهدلة وهو حسن الحديث، وبقيته رجال أحمد رجال الصحيح. وانظر التعليق على الحديث المتقدم برقم "5075"

جھوٹی قسم اٹھانے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کریں گے

6728 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ بَسْتَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يَزِيدَ بْنِ الْبَرَاءِ الْغَسَوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِالْحَبَابَةِ، قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامِي فِيكُمْ الْيَوْمَ، فَقَالَ: أَحْسِنُوا إِلَى أَصْحَابِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَقْشُوا الْكَذِبَ، حَتَّى يَشْهَدَ الرَّجُلُ عَلَى الْيَمِينِ لَا يُسْأَلُهَا، فَمَنْ أَرَادَ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزِمِ الْجَمَاعَةَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ، وَهُوَ مِنَ الْإِثْنَيْنِ أَبْعَدُ، وَلَا يَخْلُونَ أَحَدُكُمْ بِالْمَرْأَةِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ ثَاِلُهُمَا، وَمَنْ سَرَتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ ❀❀ حضرت جابر بن سرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ”جبابہ“ کے مقام پر ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: آج جس جگہ میں تمہارے درمیان کھڑا ہوں اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے ساتھیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا پھر ان کے بعد والوں کے ساتھ پھر ان کے بعد والوں کے ساتھ پھر ان کے بعد والوں کے ساتھ پھر جھوٹ عام ہو جائے گا یہاں تک کہ آدمی ایسی قسم پر گواہی دے گا جس کے بارے میں اس سے مطالبہ نہیں کیا گیا ہوگا تو جو شخص جنت میں جانا چاہتا ہے وہ (مسلمانوں کی) جماعت کو لازم پکڑے کیونکہ شیطان ایک شخص کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ دو آدمیوں سے زیادہ دور ہوتا ہے اور کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ تہائی میں ہرگز نہ رہے کیونکہ ان دونوں کے ساتھ تیسرا شیطان ہوگا اور جس شخص کو اچھائی اچھی لگتی ہو اور برائی بری لگتی ہو وہ مومن ہے۔

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ بِظُهُورِ السَّمَنِ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ عِنْدَ ظُهُورِ الْكَذِبِ وَعَدَمِ الْوَفَاءِ فِيهِمْ
اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ اس امت میں جھوٹ کے ظہور کے وقت

اور وعدہ وفانہ کرنے کے وقت موٹا پاٹا ظاہر ہوگا

6729 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُلَيْيَ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامِ الْبَزَّارُ، وَعَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): خَيْرُ أُمَّتِي الْقُرْنُ الَّذِي يُعْثُ فِيهِمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ - ثُمَّ اللَّهُ أَعْلَمُ أَذْكَرَ الثَّلَاثِ أَمْ لَا -

6728 - حدیث صحیح، عبد اللہ بن محمد بن یزید الغنوی، ذکرہ المؤلف فی الثقات 8/368 وقال: من أهل البصرة، يروى عن عبد الأعلى والبصريين، حدثنا عنه أحمد بن يحيى بن زهير وغيره، قلت: وقد تويع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. عبد الأعلى: هو ابن عبد الأعلى. وقد تقدم الحديث عند المؤلف برقم "4576" و"5586"

فَمِنْ يَنْشَأُ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ، وَيَنْذِرُونَ وَلَا يُؤْفُونَ، وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ، وَيَقْسُو فِيهِمُ التَّيْمَنَ ﴿٢٢﴾ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”میری امت میں سب سے بہتر وہ زمانہ ہے جس میں مجھے معوث کیا گیا پھر اس کے بعد والوں کا ہے (راوی کہتے ہیں:) اللہ بہتر جانتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے تیسرے کا ذکر کیا یا نہیں کیا (اور پھر فرمایا) پھر وہ لوگ آئیں گے کہ وہ کوئی ایسی دیں گے حالانکہ ان سے کوئی ایسی نہیں مانگی گئی ہوگی اور وہ نذر مانیں گے لیکن اسے پورا نہیں کریں گے وہ خیانت کریں گے انہیں امین نہیں بنایا جائے گا اور ان کے درمیان موٹا پامام ہوگا۔“

ذَكَرُ الْبَيَانِ بَانَ عَلَى الْمَرْءِ عِنْدَ ظَهْوَرِ مَا وَصَفْنَا لَزُومَ نَفْسِهِ
وَالْإِقْبَالَ عَلَى شَأْنِهِ دُونَ الْخَوْضِ فِيهَا فِيهِ النَّاسُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جس چیز کا ہم نے ذکر کیا ہے اس کے ظہور کے وقت آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنا خیال رکھے اور اپنے معاملات کی طرف متوجہ رہے اس بارے میں مشغول نہ ہو کہ لوگوں کی کیا صورت حال ہے

6730 - (سند حدیث) أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

6729 - إسناده صحيح على شرط مسلم، ورجاله رجال الشيخين غير علف بن هشام البزار، فمن رجال مسلم، وتمامه عبد الواحد بن غياث ثقة روى له أبو داود، وأبو عوانة، هو وضاح بن عبد الله البشكري، وأخرجه الطبراني في "الكبير" 527/18 عن محمد بن فضال البصري، عن عبد الواحد بن غياث، بهذا الإسناد، وأخرجه أحمد 4/440، ومسلم 2535/215 في فضائل الصحابة: باب فضل الصحابة ثم الذين يلونهم، وأبو داود 4657 في السنة: باب فضل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، والترمذي 2222 في الفتن: باب ما جاء في القرن الثالث، والطبراني 18/527 من طرق عن أبي عوانة، به، وأخرجه الطيالسي 852، وأحمد 4/426، ومسلم 2535/215، والطحاوي في "مشكل الآثار" 3/176، والطبراني 18/526 و"528" و"529"، والبيهقي في "السنن" 10/160، والبخاري في "شرح السنة" 3858 من طرق عن قتادة، به، وأخرجه أحمد 4/427 و436، والبخاري 2651 في الشهادات: باب لا يشهد على شهادة جور إذا شهد، و"3650" في فضائل الصحابة: باب فضائل أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، ومن صحب النبي أو رآه من المسلمين فهو من أصحابه، و"6428" في الرقاق: باب ما يحل من زهرة الدنيا والغنائس فيها، و"6695" في الأيمان والنذور: باب إثم من لا يفي بالنذر، ومسلم 2535/214، والنسائي 7/17-18 في الأيمان والنذور: باب الوفاء بالنذر، والطبراني 18/580 و"581" و"582"، والبيهقي في "السنن" 10/123، وفي "الدلائل" 6/552، والبخاري 3857 من طريق زهيد بن مضرب، عن عمران بن حصين، ومسانئ عند المؤلف مختصراً برقم 7229 من طريق هلال بن يساف، عن عمران.

6730 - إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر 5950 و"5951".

(متن حدیث): كَيْفَ أَنْتَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو لَوْ بَقِيتَ فِي حَقَالَةٍ مِنَ النَّاسِ؟ قَالَ: وَذَلِكَ مَا هُمْ بِأَرْسُولِ اللَّهِ؟ قَالَ: ذَلِكَ إِذَا مَرَجَتْ عَنْهُمْ وَأَمَانَتُهُمْ، وَصَارُوا هَكَذَا وَشَبَكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، قَالَ: فَكَيْفَ بَيْنَ بَارِسُورِ اللَّهِ؟ قَالَ: تَعْمَلُ بِمَا تَعْرِفُ، وَتَدْعُ مَا تُنْكِرُ، وَتَعْمَلُ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ، وَتَدْعُ عَوَامَ النَّاسِ ﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اے عبد اللہ بن عمرو! اس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا جب تم بچے کچے (یعنی کینے) لوگوں میں باقی رہ جاؤ گے انہوں نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہوں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب ان لوگوں کے عہد اور ان کی امانتیں اختلاط کا شکار ہو جائیں گے اور وہ لوگ اس طرح ہو جائیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی انگلیاں ایک دوسرے سے پیوست کر کے یہ بات ارشاد فرمائی۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! پھر مجھے کیا کرنا چاہئے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم وہ کام کرو جسے تم نیکی سمجھو اور اس چیز کو چھوڑ دو جسے تم منکر قرار دو اور تم صرف اپنی ذات کے لئے کام کرو اور عام لوگوں کو (ان کے حال پر) چھوڑ دو۔“

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ فِرْقِ الْبِدْعِ وَأَهْلِهَا فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو اس امت میں (پیدا ہونے والے)

بدعتی فرقوں اور ان کے ماننے والوں کے بارے میں ہے

6731- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ الْيَهُودَ افْتَرَقَتْ عَلَى إِحْدَى وَسِتِّينَ فِرْقَةً

وَالنَّصَارَى عَلَى مِثْلِ ذَلِكَ، وَتَفْتَرِقُ هَذِهِ الْأُمَّةُ عَلَى ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ فِرْقَةً

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”بے شک یہودی 71 فرقوں میں تقسیم ہوئے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) 72 فرقوں میں تقسیم ہوئے اور

عیسائی بھی اسی طرح ہوئے اور یہ قوم 73 فرقوں میں تقسیم ہوگی۔“

6731- إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عمرو وهو ابن علقمة بن وقاص الليثي - فقد روى له

البخاري مقرونا ومسلم متابعه، وهو مصلوق حسن الحديث. وأخرجه الترمذي "2640" في الإيمان: باب ما جاء في التفرق هذه الأمة، عن الحسن بن حوث، والحاكم 1/128 من طريق يوسف بن عيسى، كلاهما عن الفضل بن موسى، بهذا الإسناد. قال

الترمذي: حديث حسن صحيح وقد تقدم الحديث عند المؤلف برقم "6247"

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ خُرُوجِ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى الْعِرَاقِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا عراق کی طرف تشریف لے گئیں

6732 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، وَعَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا أَقْبَلَتْ عَائِشَةُ، مَرَّتْ بِبَعْضِ مِيَاهِ بَنِي عَامِرٍ طَرَقْتَهُمْ لَيْلًا، فَسَمِعَتْ نُبَاحَ الْكِلَابِ،

فَقَالَتْ: أَيُّ مَاءٍ هَذَا؟ قَالُوا: مَاءُ الْحَوَآبِ، قَالَتْ: مَا أَظُنُّنِي إِلَّا رَاجِعَةً، قَالُوا: مَهْلًا يَرْحَمُكَ اللَّهُ، تَقْدَمِينَ

فِئْرَاكِ الْمُسْلِمُونَ، فَيُضْلِحُ اللَّهُ بِكَ، قَالَتْ: مَا أَظُنُّنِي إِلَّا رَاجِعَةً، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ، يَقُولُ: كَيْفَ يَأْخُذُ كُنْ تَنْبُحُ عَلَيْهَا كِلَابُ الْحَوَآبِ

قیس بیان کرتے ہیں: جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا عراق کی طرف آئیں تو ان کا گزر بنو عامر کے پانی کے چشموں کے

پاس سے ہوا انہوں نے رات کے وقت وہاں پڑاؤ کیا اور کتوں کے بھونکنے کی آواز سنی تو انہوں نے دریافت کیا: یہ پانی کون سا ہے۔

لوگوں نے بتایا: یہ آب حواب ہے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میرا خیال ہے مجھے واپس چلے جانا چاہئے۔ لوگوں نے کہا: بھڑ جائیں

اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے آپ آگے بڑھیں تاکہ مسلمان آپ کو دیکھ لیں اللہ تعالیٰ آپ کی وجہ سے کوئی بہتری کی صورت پیدا کر دے

گا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میرا خیال ہے مجھے واپس چلے جانا چاہئے کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا

ہے:

”تم (یعنی ازواج مطہرات) میں سے کسی ایک کا کیا عالم ہوگا جب اس پر ”حواب“ کے کتے بھونکیں گے۔“

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ خُرُوجِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِلَى الْعِرَاقِ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے عراق کی طرف تشریف لے جانے کا تذکرہ

6733 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

6732 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. إسماعيل: هو ابن أبي خالد، وقيس: هو ابن أبي حازم. وأخرجه أحمد 6/52

و97، وابن أبي شيبة 15/259 - 260، وأبو يعلى "4868"، والبخاري "3275"، وابن عدی فی "الكامل" 4/1627، والحاكم

3/120، والبيهقي فی "الدلائل" 6/410 من طرق عن إسماعيل بن أبي خالد، بهذا الإسناد. وأورده الهيثمي فی "المجمع" 7/234

وقال: رواه أحمد وأبو يعلى والبخاري، ورجال أحمد رجال الصحيح. وله شاهد من حديث ابن عباس عند البخاري "3273" و"3274"،

قال الهيثمي: رجاله ثقات. وقال: "مهلاً يرحمك الله ..."، هو الزبير بن العوام كما وقع في بعض طرق الحديث، وفي أخرى طلحة

والزبير.

6733 - إسناده حسن، عبد الملك بن أعين هو الكوفي مولی بنی شبیان، قال الحافظ: فی "التقريب": صدوق، شيعی له فی

"الصحيحين" حديث واحد متابعه وباقی السند من رجال الصحيح. سفیان هو ابن عيينة. وأخرجه الحميدى "53"، وأبو يعلى

"491"، والبخاري "2571" من طرق عن سفیان، بهذا الإسناد. وذباب السيف: حده.

سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَعْيَنَ، عَنْ أَبِي حَرْبٍ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ الدَّؤَلِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ وَقَدْ وَضَعْتُ رِجْلِي فِي الْغُرُزِ، وَأَنَا أُرِيدُ الْعِرَاقَ، لَا تَأْتِ أَهْلَ الْعِرَاقِ، فَإِنَّكَ إِنْ أَتَيْتَهُمْ أَصَابَكَ ذُبَابُ السَّيْفِ بِهَا، قَالَ عَلِيٌّ: وَآيَمَ اللَّهُ لَقَدْ قَالَهَا لِي رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أَبُو الْأَسْوَدِ: فَقُلْتُ فِي نَفْسِي مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ رَجُلًا مُحَارِبًا يُحَدِّثُ النَّاسَ بِمِثْلِ هَذَا

❀❀ ابو اسود دؤلی بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی جب میں نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا میں عراق جانا چاہتا تھا تو عبداللہ بن سلام نے مجھ سے کہا: آپ اہل عراق کے پاس نہ جائیں، کیونکہ اگر آپ ان کے پاس جائیں گے تو وہاں تلوار کی دھار آپ کو بھی لگ سکتی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہی بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مجھ سے ارشاد فرمائی تھی۔

ابو اسود کہتے ہیں: میں نے دل میں سوچا میں نے آج کے دن کی طرح کا ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو جنگ جو بھی ہو اور لوگوں کے ساتھ اس طرح بات چیت بھی کرتا ہو جس طرح یہ کرتے ہیں (ان کی مراد حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے)

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ قَضَاءِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا وَقُعَّةِ الْجَمَلِ
بَيْنَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ کے اس فیصلے کے بارے میں ہے

جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے درمیان واقعہ جمل کی صورت میں سامنے آیا

6734 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتُلَ فِتْنَانِ عَظِيمَتَانِ، بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ دَعَاؤُهُمَا وَاحِدَةٌ

6734 - إسناده صحيح على شرطهما. إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه الحنظلي، وهو في "صحيفة همام" وأخرجه أحمد 2/313، والبخاري 3609 في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، ومسلم 17/42214 في الفتن: باب إذا توجه المسلمان بسيفيهما، والبيهقي 8/172، والبقوي 4244، من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/530 من طريق ورقاء، والبخاري 7121 في الفتن: باب رقم: 25، والبيهقي في "الدلائل" 6/418 من طريق شعيب بن أبي حمزة، والبخاري 3935 في استئابة المرتدين: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "لا تقوم الساعة حتى تقتل فتنان دعواهما واحدة" من طريق سفیان بن عیینة، ثلاثهم عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة. وأخرجه البخاري 3608 في المناقب، والبيهقي في "الدلائل" 6/418 عن أبي اليمان الحكم بن نافع، عن شعيب بن أبي حمزة، عن الزهري، عن أبي سلمة بن عبد الرحمن، عن أبي هريرة.

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دو بڑے گروہ ایک دوسرے کے ساتھ جنگ نہیں کریں گے ان کے درمیان ایک بڑی لڑائی ہوگی اور ان دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہوگا۔“

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ قَضَاءِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا وَقَعَةَ صِفِّينَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ
اللہ تعالیٰ کے اس فیصلے کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو مسلمانوں کے درمیان

جنگ صفین کی صورت میں سامنے آیا

6735 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو عَمْرٍو الْحِمْيَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ عَوْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَكُونُ فِي أُمَّتِي فِرْقَتَانِ تَمْرُقُ بَيْنَهُمَا مَارِقَةٌ، تَقْتُلُهَا أَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”میری امت میں دو گروہ ہوں گے ان کے درمیان لڑائی ہوگی اور اس لڑائی میں وہ گروہ کامیاب ہوگا جو حق کے زیادہ قریب ہوگا۔“

6735-إسناده صحيح على شرط مسلم. عوف: هو ابن أبي جميلة الأعرابي، وأبو نضرة: هو المنذر بن مالك بن قطعة. وأخرجه أحمد 3/25 عن يحيى القطان، بهذا الإسناد. وأخرجه أيضا أحمد 3/79 عن محمد بن جعفر، والبيهقي في "السنن" 8/187 من طرق إسحاق بن يوسف الأزرق، كلاهما عن عوف الأعرابي، به. وأخرجه الطيالسي "2165"، وأحمد 3/32 و48، ومسلم "150" "1064" في الزكاة: باب ذكر الخوارج وصفاتهم، وأبو داود "4667" في السنة: باب ما يدل على ترك الكلام في الفتنة، وأبو يعلى "4667"، والبيهقي في "السنن" 8/170، وفي "الدلائل" 5/188 - 6/424 من طريق القاسم بن الفضل السجستاني، وأخرجه أحمد 3/45 و64، ومسلم "1064" "152" من طريق داود بن أبي هند، وأخرجه عبد الرزاق "18658"، وأحمد 3/95، والبخاري "2555" من طريق علي بن زيد، أربعتهم عن أبي نضرة، به. وفي طريق علي بن زيد زيادة في أول الحديث "لا تقوم الساعة حتى تقتل فئتان عظيمتان دعواهما واحدة." وأخرجه أحمد 3/82، ومسلم "1064" "153"، وأبو يعلى "1274" والبيهقي في "السنن" 8/170، وفي "الدلائل" 6/424 من طريق حبيب بن أبي ثابت، عن الضحاک بن شراحيل المشرقي، عن أبي سعيد. وأخرجه أبو يعلى "1008" من طريق مجالد، عن أبي الوداك، عن أبي سعيد الخدري، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "يقتل المارقين أحب الفئتين إلى الله، وأقرب الفئتين من الله." ومجالد وهو ابن سعيد - ليس بالقوي، والنظر. "6740" قلت: ثم إن عليا رضي الله عنه رحل بجيشه طالبا الشام، فالتقى بجيشه معاوية بصفين بين الشام والعراق، فكانت بينهم موقعة عظيمة وآل الأمر بمعاوية ومن معه عند ظهور علي عليهم إلى طلب التحكيم، فكان ما كان.

ذَكَرَ الْخَبَرَ الدَّالَّ عَلَى أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ كَانَ فِي تِلْكَ الْوَقْعَةِ عَلَى الْحَقِّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے:

اس واقعے میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ حق پر تھے

6736- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَهْلٍ بِوَاسِطٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دَاوُدَ

الطَّرَازِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَوْفٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَقْتُلُ عَمَارًا الْفِتْنَةَ الْبَاغِيَّةَ

❦ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا۔“

ذَكَرُ الْإِخْبَارِ عَنْ خُرُوجِ الْحَرُورِيَّةِ الَّتِي خَرَجَتْ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ

حروریوں (یعنی خارجیوں) کے ظہور کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

جنہوں نے اسلام کے آغاز میں ظہور کیا

6736- حدیث صحیح، الفضل بن داود الطرازى: ذكره ابن أبي حاتم في "الجرح والتعديل 7/62" وكنهه أبو الحسن

الواسطى، وقال: روى عن أبي قتبة مسلم بن قتيبة، روى عنه أبو زرعة، وترجمه أسلم بن سهل المعروف بحشيل في "تاريخ واسط" ص 217-218، وسماه فضل بن داود بن سليمان بن داود بن درهم أبو الحسن، وهو من شيوخي وساق له من روايته عن عبد

الصمد بن عبد الوارث حديث ثوبان فبين قاء فالطر، وروى عنه أيضا حديثا آخر في الصفحة 66 من روايته عن مؤمل بن إسماعيل، ولم يقع لي فضل بن داود هذا في ثقات المؤلف، ومن قوله ثقات من رواة الشيخين غير أم الحسن، واسمها خيرة، مولاة أم سلمة،

فقد روى لها مسلم وأصحاب السنن. عبد الصمد: هو ابن عبد الوارث، وعوف: هو ابن أبي جميلة الأعرابي. وأخرجه الطبراني في

"الكبير" 858/23 عن أسلم بن سهل بحشيل الواسطى، عن فضل بن داود، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن سعد في "الطبقات"

3/251-252 عن إسحاق بن الأزرق، والطبراني 853/23 من طريق عثمان بن الهيثم وهوذة بن خليفة ثلاثهم عن عوف

الأعرابي، زاد ابن سعد: قال عوف: ولا أحسبه إلا قال: "وقاتله في النار". وأخرجه الطيالسي 1598، وأحمد

289/300 و315، وابن سعد 3/252، ومسلم 73/2916 في الفتن: باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر أخيه ...،

والنسائي في "فضائل الصحابة" 170، والطبراني 852/23 و"854" و"855" و"856"، والبيهقي في "السنن" 8/189، في

"الدلائل" 6/420 من طرق عن الحسن، به، وبعضهم يذكر فيه قصة. وأخرجه مسلم 2916، والبيهقي في "السنن" 8/189 من طريق خالد الحذاء، عن سعيد والحسن ابني أبي الحسن، عن أمهما، به. وأخرجه أحمد 6/311، ومسلم 72/2916،

والطبراني 873/23 و"874"، والبيهقي 8/189، والبخاري 3952 من طريق شعبة، عن خالد الحذاء، عن سعيد بن أبي الحسن، عن أمه. وانظر: "7077" وفي الباب غير واحد من الصحابة، بلغ عددهم قرىبا من ثلاثين نفسا، وقد نص على توأته هذا الحديث ابن عبد البر في "الاستيعاب" 2/474، والحافظ ابن حجر في "الإصابة" 2/506، وغيرهما.

6737 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ

يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): يَخْرُجُ قَوْمٌ فِيكُمْ تَحْقِرُونَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ، وَصِيَامَكُمْ مِنْ صِيَامِهِمْ، وَعَمَلَكُمْ مَعَ

عَمَلِهِمْ، يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، تَنْظُرُ فِي النَّصْلِ، فَلَا تَرَى شَيْئًا، وَتَنْظُرُ فِي الْقِدْحِ، فَلَا تَرَى شَيْئًا، وَتَنْظُرُ فِي الرِّيشِ، فَلَا تَرَى شَيْئًا، وَتَسْمَارِي فِي الْفُوقِ

❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”تمہارے درمیان ایسی قوم نمودار ہوگی کہ تم ان کی نمازوں کے سامنے اپنی نمازوں کو ان کے روزوں کے سامنے اپنے روزوں کو ان کے عمل کے سامنے اپنے عمل کو کم تر سمجھو گے وہ لوگ قرآن کی تلاوت کریں گے، لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ دین سے یوں خارج ہو جائیں گے جس طرح تیر نشانے کے پار ہو جاتا ہے جب تم اس کے پھل کو دیکھو گے تو تمہیں وہاں کوئی (نشان) نظر نہیں آئے گا جب تم اس کے پچھلے حصے کو دیکھو تو تمہیں کچھ نظر نہیں آئے گا جب تم اس کے پروں کو دیکھو گے تو تمہیں کچھ نظر نہیں آئے گا البتہ اس کے فوق (نامی حصے) کے بارے میں تمہیں شک ہوگا (کہ یہاں کچھ لگا ہوا ہے)“

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ بَانَ الْحُرُورِيَّةِ هُمْ مِنْ شِرَارِ الْخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ حروریہ (یعنی خارجی فرقے کے لوگ) مخلوق کے بدترین لوگ ہیں

6738 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْحُسَيْنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ:

6737- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" 1/204 - 205 في القرآن: باب ما جاء في القرآن. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 3/60، والبخاري "5085" في فضائل القرآن: باب من رأى بقاء القرآن أو تأكل به أو فجر به، والنسائي في "فضائل القرآن" "114" وأخرجه البخاري "6931" في استنباط المرتدين: باب قتل الخوارج والملحد بعد إقامة الحجة عليهم، ومسلم "1064" "147" في الزكاة: باب ذكر الخوارج وصفاتهم، والبيهقي "2553" عن محمد بن المثنى، عن عبد الوهاب الثقفي، عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وفيه عندهم "عن أبي سلمة وعطاء بن يسار". وأخرجه مختصراً ابن أبي شيبة 15/329، وعبد الرزاق "18649"، والبخاري "3610" في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، و"6163" في الأدب: باب ما جاء في قول الرجل "ويلك"، "6933" في استنباط المرتدين: باب من ترك قتال الخوارج للأنف، ولئلا ينفر الناس عنه، ومسلم "1064" "148"، والسنائي في التفسير كما في "التحفة" 3/493، والبيهقي في "الدلائل" 6/427، والبيهقي "2552" من طرق عن الزهري، عن أبي سلمة، به. وقد قرن بعضهم فيه مع أبي سلمة الضحاک الهمداني، وكلهم ذكر في الحديث قصة ذي الخويصرة. وانظر الحديث رقم "6741" وأخرجه ابن أبي شيبة 15/315_316، وعنه ابن ماجه "169" في المقدمة: باب ذكر الخوارج، من طريق محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، به.

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هَلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِنَّ بَعْدِي مِنْ أُمَّتِي - أَوْ سَيَكُونُ بَعْدِي مِنْ أُمَّتِي - قَوْمٌ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُونَ حَلَاقِمَهُمْ، يُخْرِجُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يُخْرِجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، ثُمَّ لَا يَعُودُونَ فِيهِ، هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ ❀❀❀ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”بے شک میرے بعد میری امت میں (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو قرآن کی تلاوت کریں گے، لیکن وہ ان کے حلق سے آگے نہیں جائے گا وہ لوگ دین سے یوں نکل جائیں گے جس طرح تیر نشانے کے پار ہو جاتا ہے اور پھر وہ دین میں واپس نہیں آئیں گے وہ مخلوق اور کائنات کے بدترین فرد ہوں گے۔“

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِقَتْلِ الْحُرُورِ إِذَا خَرَجَتْ تُرِيدُ شَقَّ عَصَا الْمُسْلِمِينَ

حروریوں کو قتل کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ جب وہ خروج کریں

اور چاہیں کہ مسلمانوں کی لاٹھی کو توڑ دیں

6739 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ

الْأَعْمَشِ، عَنْ حَيْثَمَةَ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ:

(متن حدیث): إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا: فَلَا تَخْرُجُوا مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ، وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّمَا الْحَرْبُ خُدْعَةٌ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حَدِيثُوا الْأَسْنَانَ، سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لَا يُجَاوِزُ إِيْمَانَهُمْ تَرَاقِيَهُمْ، فَإِنَّمَا لَقَيْتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ، فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

6738-إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في "صحيحه" "1067" في الزكاة: باب الخوارج شر الخلق والخلق، عن

شيبان بن أبي شيبة - وهو فروخ - بهذا الإسناد . زاد في آخره: فقال ابن الصامت: فلقيت رافع بن عمرو الغفاري، أخا الحكم الغفاري، ما حديث سمعته من أبي ذر: كذا وكذا؟ فذكرت له هذا الحديث، قال: وَأَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وأخرجه ابن أبي عاصم في "السنن" "921"، والبيهقي في "الدلائل" 6/429 عن شيبان بن أبي شيبة، به، وقرن البيهقي في روايته هدية بن خالد بشيبان . وأخرجه الطيالسي "448" عن شعبة وسليمان بن المغيرة، به، وعنده في أوله: "إن ناسا من أمتي سيماهم التحليق ... وليس فيه: ثم لا يعودون فيه." وأخرجه أحمد 5/31، وابن أبي شيبة 15/306، وابن ماجه "170" في المقدمة: باب في ذكر الخوارج، وابن أبي عاصم "922"، والطبراني "4461"، والحاكم 3/444، ووافقه الذهبي ! وفي طرق الحديث أيضا أن سيماهم التحليق.

✽ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر میں تمہیں نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے کوئی حدیث بیان کروں تو میرے لیے آسمان سے نیچے گر جانا اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کی طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کروں اور جب میں اپنے اور تمہارے درمیان کسی بارے میں تمہارے ساتھ بات کروں تو جنگ دھوکہ دہی کا نام ہے میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”آخری زمانے میں کچھ ایسے لوگ آئیں گے جن کی عمریں کم ہوں گی عقل کم ہوگی وہ لوگ مخلوق میں سب سے بہتر شخص کی احادیث بیان کریں گے لیکن وہ دین سے یوں نکل جائیں گے جس طرح تیرنشانے کے پار ہو جاتا ہے ان کا ایمان ان کے حلق سے آگے نہیں جائے گا تمہارا جہاں کہیں ان سے سامنا ہو تو انہیں قتل کرنا کیونکہ انہیں قتل کرنے کا قیامت کے دن اس شخص کو اجر ملے گا جو انہیں قتل کرے گا۔“

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ خُرُوجِ أَهْلِ النَّهْرَوَانِ عَلَى الْإِمَامِ وَشَقِّ عَصَا الْمُسْلِمِينَ
اہل نہروان کا خلیفہ وقت کے خلاف خروج کرنے اور مسلمانوں کی لاشی کو توڑنے کا تذکرہ

6740 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ

سُرَيْجٍ النَّقَّالُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

6739 - إسناده صحيح على شرط الشيخين . سفيان: هو الثوري، وخشمة: هو ابن عبد الرحمن بن أبي سبرة . وأخرجه

البخاري "3611" في المنائب: باب علامات النبوة في الإسلام، "5057" في فضائل القرآن: باب إثم من رأى بقرأة القرآن أو
تأكل به أو فجر به، وأبو داود "4767" في السنة: باب في قتل الخوارج، والبيهقي في "السنن" 8/187 - 188 عن محمد بن
كثير، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/131، ومسلم "1066" "154" في الزكاة: باب التحريض على قتل الخوارج، والنسائي
7/119 في تحريم الدم: باب من شهر سيفه ثم وضعه في الناس، من طريق عبد الرحمن بن مهدي، عن سفيان، به . ولم يذكر النسائي
صدر الحديث . وأخرجه أحمد 1/81 و113، والبخاري "6930" في استتابة المرتدين: باب قتل الخوارج والملحد بن بعد إقامة
الحجة عليهم، ومسلم "1066" "154"، وأبو القاسم البغوي في "الجمعيات" "2689"، وأبو يعلى "261" و"324"، والبيهقي في
"الدلائل" 6/430، وأبو محمد البغوي في "شرح السنة" "2554" من طرق عن الأعمش، به . وأخرجه الطيالسي "168" من طريق
شمر بن عطية، وأحمد 1/156 من طريق أبي إسحاق السبعي، كلاهما عن سويد بن غفلة، به . ورواية أحمد مختصرة .

6740 - حديث صحيح، الحارث بن سريج: هو النقَّال، مختلف فيه، وذكره المؤلف في "النفقات" 8/138، وقال: أصله من

خوارزم، سكن بغداد، يروي عن المحمَّد بن سليمان وأهل العراق، حدثنا عنه أحمد بن الحسن بن عبد الجبار وغيره من شيوخنا،
قلت: ورواه ابن معين في رواية، وقال أبو الفتح الأزدی: تكلموا فيه حسداً، وخضعه ابن معين في رواية، والنسائي وابن عدي
وغيرهم، وقد توبع، ومن فوقه نفقات من رجال الشيخين غير أبي نضرة - وهو المنذر بن مالك بن قطعة - فمن رجال مسلم . 6741 -
إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله نفقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم، وهو في "صحيحه" "1064"
"148" في الزكاة: باب ذكر الخوارج وصفاتهم، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد . وقرن بحرملة أحمد بن عبد الرحمن الفهري .
وأخرجه البخاري "6163" في الأدب: باب ما جاء في قول الرجل "ويلك"، والبيهقي في "الدلائل" 6/427 - 428 من طريق
الأوزاعي، عن ابن شهاب الزهري، به . وانظر . "6738"

الْخُدْرِي:

(متن حدیث): اَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ نَاسًا يَكُونُونَ فِي أُمَّتِهِ، يَخْرُجُونَ فِي فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ، سِيَمَاهُمْ التَّحْلِيقُ، هُمْ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ أَوْ هُمْ مِنْ شَرِّ الْخَلْقِ، تَقْتُلُهُمْ أَذْنَى الطَّائِفَتَيْنِ إِلَى الْحَقِّ ❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کچھ لوگوں کا ذکر کیا جو آپ ﷺ کی امت میں ہوں گے وہ کچھ لوگوں کے درمیان نکلیں گے ان کی مخصوص نشانی سرمند وانا ہوگی اور وہ بدترین لوگ ہوں گے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) وہ مخلوق میں بدترین ہوں گے اور انہیں وہ گروہ قتل کرے گا جو حق کے زیادہ قریب ہوگا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الشَّيْءِ الَّذِي يُسْتَدَلُّ بِهِ

عَلَى مُرُوقِ أَهْلِ النَّهْرِ وَإِنْ مِنَ الْإِسْلَامِ

اس چیز کی صفت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جس کے ذریعے

یہ استدلال کیا جاسکتا ہے اہل نہروان اسلام سے نکل گئے تھے

8741 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قَبِيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ

وَهَبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَالضَّحَّاكُ الْمِشْرَقِيُّ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُقْسِمُ قَسَمًا إِذَا جَاءَهُ ذُو الْخَوْبِصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِمْ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اغْدِلْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْلَكَ، وَمَنْ يَغْدِلُ إِذَا لَمْ اَغْدِلْ؟، قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، انْذَنْ لِي فِيهِ أَضْرِبُ عُنُقَهُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُهُ، فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ، وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ، يَقْرَأُ وَنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيهِمْ، يَمْرُؤُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يُنْظَرُ إِلَى نَصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى رِصَالِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى نَصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ - وَهُوَ الْقَدْحُ - ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى قَدِيدِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ سَبَقَ الْقُرْآنَ وَالْدَّمَ، آيَتُهُمْ رَجُلٌ أَسْوَدَ إِحْدَى عَصَدَيْهِ مِثْلُ نَذْيِ الْمَرَاةِ، وَمِثْلُ الْبُضْعَةِ تَدْرَدَرُ، يَخْرُجُونَ عَلَى حِينِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَأَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ، وَأَنَا مَعَهُ فَأَمَرَ بِذَلِكَ الرَّجُلِ فَأُلْتِمِسَ، فَوُجِدَ، فَأَتَيْتُ بِهِ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلَى نَعْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي نَعْتُ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ موجود تھے نبی اکرم ﷺ کچھ

تقسیم کر رہے تھے اسی دوران بنو تیم سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ذو خویصرہ آیا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ انصاف سے کام

لیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو اگر میں عدل سے کام نہیں لوں گا، تو پھر کون عدل کرے گا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے اس کے بارے میں اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو، کیونکہ اس کے کچھ ایسے ساتھی بھی ہوں گے کہ تم ان کی نمازوں کے سامنے اپنی نمازوں کو ان کے روزوں کے سامنے اپنے روزوں کو حقیر سمجھو گے، وہ لوگ قرآن کی تلاوت کریں گے، لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا وہ لوگ اسلام سے یوں نکل جائیں گے، جس طرح تیر نشانے کے پار ہو جاتا ہے، جب اس کے پھل کا جائزہ لیا جاتا ہے تو وہاں کچھ نہیں ملتا جب اس کے کونے کا جائزہ لیا جاتا ہے، تو وہاں کچھ نہیں ملتا جب اس کے رصاف (تیر کے پھل کو تانت باندھنے کی جگہ) کا جائزہ لیا جاتا ہے، تو وہاں کچھ نہیں ملتا جب اس کے نطی (تیر کے پیکان اور پر کے درمیان کا حصہ) کا جائزہ لیا جاتا ہے، تو وہاں کچھ نہیں ملتا جو گوبر اور خون پر سبقت لے گیا ہو (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں کی مخصوص نشانی ایک سیاہ فام شخص ہے جس کا ایک بازو عورت کی چھاتی کی مانند ہوگا اور وہ تھر تھراتے ہوئے گوشت کے ٹکڑے کی مانند ہوگا وہ لوگ لوگوں کے درمیان اختلاف کے وقت ظاہر ہوں گے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں: ہم نے یہ بات نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کے ساتھ جنگ کی تھی میں اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے بارے میں حکم دیا کہ اسے تلاش کیا گیا، وہ شخص مل گیا جب اسے لایا گیا اور میں نے اس کا جائزہ لیا تو وہ بالکل ویسا ہی تھا، جس طرح نبی اکرم ﷺ نے اس کا حلیہ بیان کیا تھا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ قَتْلِ هَذِهِ الْأَمَةِ ابْنِ ابْنَةِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس امت کے نبی اکرم ﷺ کے نواسے (حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ)

کو قتل (شہید) کرنے کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

6742 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ قُرُوخَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ

زَادَانَ، قَالَ: قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اسْتَأْذَنَ مَلِكُ الْقَطْرِ رَبَّهُ أَنْ يَزُورَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَذِنَ لَهُ، فَكَانَ فِي يَوْمٍ أَمَّ

سَلَمَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْفِظِي عَلَيْنَا الْبَابَ، لَا يَدْخُلُ عَلَيْنَا أَحَدٌ، فَبَيْنَمَا هِيَ عَلَى الْبَابِ إِذْ

جَاءَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ فَطْفَرُ، فَافْتَحَ الْبَابَ، فَدَخَلَ، فَجَعَلَ يَتَوَثَّبُ عَلَى ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ، وَجَعَلَ النَّبِيُّ يَتَلَكَّمُهُ وَيُقَبِّلُهُ، فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ: اتَّحِبُّهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَمَا إِنَّ أَمَّتَكَ سَتَقْتُلُهُ، إِنْ شِئْتَ

أَرَيْتَكَ الْمَكَانَ الَّذِي يُقْتَلُ فِيهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقَبِضْ قَبْضَةً مِنَ الْمَكَانِ الَّذِي يُقْتَلُ فِيهِ، فَأَرَاهُ آيَاهُ، فَجَاءَهُ بِسَهْلَةٍ

أَوْ تَرَابٍ أَحْمَرَ، فَأَخَذَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَتْهُ فِي ثَوْبِهَا.

قَالَ ثَابِتٌ: كُنَّا نَقُولُ إِنَّهَا كَرُمَاءُ

❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ بارش کے فرشتے نے اپنے پروردگار سے اجازت مانگی کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو تو پروردگار نے اسے اجازت دیدی۔ نبی اکرم ﷺ اس دن سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے (سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے) فرمایا دروازے کا خیال رکھنا کوئی بھی شخص اندر نہ آئے تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا ابھی دروازے پر موجود تھیں کہ اسی دوران حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ (جو بچے تھے) وہ آگئے انہوں نے دروازہ کھولا اور اندر آگئے وہ نبی اکرم ﷺ کی پشت مبارک پر چڑھنے لگے نبی اکرم ﷺ انہیں ساتھ لپٹانے لگے اور ان کا بوسہ لینے لگے۔ فرشتے نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: کیا آپ ﷺ ان سے محبت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: جی ہاں۔ فرشتے نے کہا: لیکن آپ ﷺ کی امت تو انہیں شہید کر دے گی اگر آپ ﷺ چاہیں تو میں آپ ﷺ کو وہ جگہ دکھا سکتا ہوں جہاں انہیں شہید کیا جائے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے تو اس فرشتے نے اس جگہ کی مٹھی بھر مٹی لی جہاں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا جانا تھا اور وہ نبی اکرم ﷺ کو دکھائی وہ فرشتہ نرم (یعنی باریک) مٹی لے کر آیا تھا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) سرخ مٹی لایا تھا۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے وہ مٹی لے لی اور اسے اپنے کپڑے میں رکھ لیا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ قِتَالِ الْمُسْلِمِينَ الْعَجَمَ مِنْ أَهْلِ خَوْزٍ وَكِرْمَانَ
خوز اور کرمان سے تعلق رکھنے والے عجمیوں کے ساتھ مسلمانوں کے جنگ
کرنے کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

6743 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ:

6742- حدیث حسن، إسناده ضعيف، عمارة بن زاذان مختلف فيه ضعفه الدارقطني وابن عمار الموصلي والساجي، وقال الأثرم عن أحمد: يروى عن ثابت عن أنس من أكبر، وقال البخاري: ربما يضطرب في حديثه، وقال الآجوري عن أبي داود: ليس بذاك، وقال أبو حاتم: يكتب حديثه ولا يحتج به ليس بالمتين، ووثقه المؤلف والعجلي ويعقوب بن سفيان ورواية عن أحمد، وقال ابن معين: صالح، وقال أبو زرعة: لا بأس به، وقال ابن عدی: هو عندی لا بأس به ممن يكتب حديثه، وباقي رجال السند رجال الصحيح. وأخرجه أبو يعلى "3402"، والطبراني "2813" من طرق عن شيان بن فروخ، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/242 و265، والبخاري "2642"، والطبراني "2813"، والبيهقي في "الدلائل" 6/469، وكذا أبو نعيم "492" من طرق عن عمارة بن زاذان، به. وأورده الهيثمي في "المجمع" 9/187 ونسبه إلى أحمد وأبي يعلى والبخاري وقال: عمارة بن زاذان وثقه جماعة وفيه ضعف، وبقي رجال أبي يعلى رجال الصحيح. وفي الباب عن علي عند أحمد 1/85، وفي سننه نجى لم يوثقه غير المؤلف. وعن أم سلمة عند ابن أبي شيبة 98_15/97، والطبراني "2817" و"2819" و"2820" و"2821"، وقال الهيثمي: 9/189: ورجال أحد أسانيد الطبراني ثقات. وعن أبي أمامة عند الطبراني في "الكبير" "8096" وحسن إسناده الذهبي في "السير" 3/289، وقال الهيثمي 9/189: ورجالهم موثقون، وفي بعضهم ضعف. وعن عائشة أو أم سلمة عند أحمد 6/294، ورجالهم ثقات رجال الشيخين. وعن أم الفضل بنت الحارث، عند الحاكم 177_3/176 وفي سننه انقطاع وضمف. وعن أبي الطفيل عند الطبراني، وحسن إسناده الهيثمي. 9/190

أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (مَنْ حَدَّثَنَا بِمَا نَقُولُ فِي السَّاعَةِ حَتَّى تَقَاتِلُوا خُوزَ وَكِرْمَانَ قَوْمًا مِنَ الْأَعَاجِمِ، حُمِرَ الْوُجُوهُ، فَطَسَ الْأَنْوَفُ، صَغَارَ الْأَعْيُنُ كَأَنَّ وَجُوهَهُمُ الْمَجَانُ الْمَطْرَقَةُ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم عجمیوں سے تعلق رکھنے والی دو قوموں خوز اور کرمان کے ساتھ جنگ نہیں کرو گے ان کے چہرے سرخ ہوں گے ناک چپٹے ہوں گے آنکھیں چھوٹی ہوگی اور ان کے چہرے چڑے کی ڈھالوں کی مانند ہوں گے۔“

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنْ قِتَالِ الْمُسْلِمِينَ أَعْدَاءَ اللَّهِ التُّرْكِ

مسلمانوں کا اللہ تعالیٰ کے دشمن ترکوں سے جنگ کرنے کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

6744 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: (مَنْ حَدَّثَنَا بِمَا نَقُولُ فِي السَّاعَةِ حَتَّى تَقَاتِلُوا قَوْمًا صَغَارَ الْأَعْيُنُ كَأَنَّ وَجُوهَهُمُ الْمَجَانُ الْمَطْرَقَةُ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم اس قوم کے ساتھ جنگ نہیں کرو گے جن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی اور ان کے چہرے چڑے کی بنی ہوئی ڈھالوں کی مانند ہوں گے۔“

6743 - حدیث صحیح، ابن ابی السری قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وهو في "صحيفة همام" "126"، و"المصنف" لعبد الرزاق. "20782" وفي "المصنف" في آخر الحديث زيادة "نعالمهم الشعر" ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 2/319، والبخاري "3590" في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، والبيهقي في "السنن" 9/176، وفي "الدلائل" 6/336، والبقوي. "4244" وذكر البخاري في حديثه الزيادة التي في "المصنف". وأخرجه بنحوه أحمد 2/530، وابن أبي شيبة 5/92، والحميدي "1101"، والبخاري بعد الحديث "2929" في الجهاد: باب قتال الذين ينتحلون الشعر، و"3587" في المناقب، ومسلم "2912" "64" في الفتن: باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل ...، وابن ماجه "4097" في الفتن: باب الترك، والبيهقي في "السنن" 9/175-176، والبقوي "4242" من طريق أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة. وأخرجه أيضا البخاري "2928" في الجهاد: باب قتال الترك، من طريق صالح بن كيسان، والبقوي "4243" من طريق جعفر بن ربيعة، كلاهما عن الأعرج، به. وأخرجه مسلم "66" "2912" من طريق قيس بن أبي حازم عن أبي هريرة.

6744 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه الحنظلي، وسفيان: هو ابن عيينة. وأخرجه أحمد 2/239، وابن أبي شيبة 15/92، والحميدي "1100"، والبخاري "2929" في الجهاد: باب قتال المسلمين الذين ينتحلون الشعر، ومسلم "62" "2912" في الفتن: باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل ...، وأبو داود "4304" في الملاحم: باب في قتال الترك، والترمذي "2215" في الفتن: باب ما جاء في قتال الترك، وابن ماجه "4096" في الفتن: باب الترك ...، من طرق عن سفيان بن عيينة. بهذا الإسناد.

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنْ وَصْفِ لِبَاسِ الْقَوْمِ الَّذِينَ وَصَفْنَا نَعْتَهُمْ

ان لوگوں کے لباس کی صفت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جن کا حلیہ ہم نے بیان کیا ہے

6745 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ مَوْلَى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث) لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ التُّرُكَ قَوْمًا وَجُوهُهُمْ كَالْمَجَانِ الْمُطْرَقَةِ، يَلْبَسُونَ الشَّعْرَ، وَيَمْشُونَ فِي الشَّعْرِ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک مسلمان ترکوں کے ساتھ جنگ نہیں کریں گے جو ایک ایسی قوم ہے جن کے چہرے چمڑے کی بنی ہوئی ڈھالوں کی مانند ہیں وہ لوگ بالوں (سے بنا ہوا) لباس پہنتے ہیں اور بالوں سے بنے ہوئے جوتے پہنتے ہیں۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشُونَ

فِي الشَّعْرِ يُرِيدُ بِهِ أَنَّهُمْ يَنْتَعِلُونَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کے یہ فرمان: ”وہ بالوں میں چلتے ہیں“

اس سے آپ ﷺ کی مراد یہ ہے: وہ بالوں سے بنے ہوئے جوتے پہنتے ہیں

6746 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَزْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

6745-إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سهيل بن أبي صالح، فمن رجال مسلم، وروى له البخاري مقرونا وتعليقا. وأخرجه مسلم "65" "2912" في الفتن: باب لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ ... ، وأبو داود "4303" في الملاحم: باب في قتال الترك، والنسائي 6/44-45 في الجهاد: باب غزوة الترك والحبيشة، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد.

6746-إسناده صحيح على شرط مسلم، رجال ثقات رجال الشيخين غير حزملة بن يحيى، فمن رجال مسلم. يونس: هو ابن يزيد الأيلي. وأخرجه مسلم "63" "2912" في الفتن: باب لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فيتمنى أن يكون مكان السميت من البلاء، عن حزملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "20781"، وعنه أحمد 2/271 عن معمر، عن الزهري، به. والترسة: جمع الترس.

(متن حدیث): لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلَكُمْ أُمَّةٌ يَتَّبِعُونَ الشَّعَرَ، وَجُوهُهُمْ مِثْلُ الْمَجَانِ الْمَطْرَقَةِ وَهِيَ

الْبَرَسَةُ

❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تمہارے ساتھ ایک ایسا گروہ جنگ نہیں کرے گا جو بالوں کے جوتے پہنتے ہیں اور ان کے چہرے ڈھالوں کی مانند ہوں گے۔“

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْمَوْضِعِ الَّذِي يَكُونُ ابْتِدَاءُ قِتَالِ الْمُسْلِمِينَ إِيَّاهُمْ فِيهِ
اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو اس جگہ کی صفت کے بارے میں ہے

جہاں مسلمانوں کی ان لوگوں کے ساتھ جنگ کا آغاز ہوگا

6747 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِلْيَ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مَعْنٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا صَغَارَ الْأَعْيُنِ كَانَ أَعْيُنُهُمْ حَدَقُ الْجَرَادِ، عِرَاصُ

الْوَجُوهِ كَانَ وَجُوهُهُمُ الْمَجَانُ الْمَطْرَقَةُ، يَجِيءُ وَنَ حَتَّى يَرْبُطُوا خِيُولَهُمْ بِالنَّخْلِ

❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم ایسی قوم کے ساتھ جنگ نہیں کرو گے جن کی آنکھیں چھوٹی ہوگی ان

کی آنکھیں نڈی کی پتلیوں کی طرح ہوگی ان کے چہرے چوڑے ہوں گے یوں جیسے وہ چمڑے سے بنی ہوئی ڈھالوں

کے ہوتے ہیں جب وہ لوگ آئیں گے تو اپنے گھوڑوں کو کھجور کے درختوں کے ساتھ باندھ دیں گے۔“

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنْ وَصْفِ قِتَالِ الْمُسْلِمِينَ التُّرُكِ بَارِضِ النَّخْلِ

کھجوروں کی سرزمین پر مسلمانوں کے ترکوں کے ساتھ جنگ کرنے کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

6748 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مَسْرُودٍ، عَنْ عَبْدِ

الْوَارِثِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمَهَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

6747 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم. وأخرجه أحمد 3/31، وابن ماجه "4099" فی الفتن: باب الترك، عن عمار بن

محمد ابن أخت سفیان الثوری، عن الأعمش، بهذا الإسناد، وزاد بعد قوله فيه "كان وجوههم المجان المطرقة": يتعلمون الشعر، ويتخذون الدرق. قال البوصیری فی "مصباح الزجاجة" ورق 258/2: هذا إسناد حسن، عمار بن محمد مختلف فيه. قلت: هو

متابع.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): إِنْ نَاسًا مِنْ أُمَّتِي يَنْزِلُونَ بِحَاطِطٍ يُسَمُّونَهُ الْبُصْرَةَ، عِنْدَهَا نَهْرٌ يُقَالُ لَهُ دِجْلَةُ، يَكُونُ لَهُمْ عَلَيْهَا جَسْرٌ، وَيَكْثُرُ أَهْلُهَا، وَيَكُونُ مِنْ أَمْصَارِ الْمُهَاجِرِينَ، فَإِذَا كَانَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ جَاءَ بَنُو قَنْطُورَاءَ أَقْوَامٌ عِرَاضُ الْجَوْهَرِ حَتَّى يَنْزِلُوا عَلَى شَاطِئِ النَّهْرِ، فَيَقْتَرِفُوا أَهْلُهَا عَلَى ثَلَاثِ فُرُقٍ، فَأَمَّا فِرْقَةٌ فَتَأْخُذُ أَذْنَابَ الْإِبِلِ وَالْبَرِيَّةِ فَيَهْلِكُونَ، وَأَمَّا فِرْقَةٌ فَيَأْخُذُونَ لَأَنفُسِهِمْ وَيَكْفُرُونَ، وَأَمَّا فِرْقَةٌ فَيَجْعَلُونَ ذُرَارِيَهُمْ خَلْفَ ظُهُورِهِمْ، وَيَقَاتِلُونَهُمْ وَهُمْ الشُّهَدَاءُ

❀❀ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”میری امت کے کچھ لوگ ایک باغ میں پڑاؤ کریں گے جس کا نام بصرہ ہوگا اس کے پاس ایک دریا ہوگا جس کا نام دجلہ ہوگا اس پر ایک پل ہوگا وہاں کے رہنے والے لوگ زیادہ ہوں گے اور وہ مہاجرین کے شہروں میں سے ہوگا جب آخری زمانہ آئے گا تو بنو قنطوراء آئیں گے یہ وہ قوم ہے جن کے چہرے چوڑے ہوں گے یہاں تک کہ وہ دریا کے ایک کنارے پر پڑاؤ کریں گے تو وہاں کے لوگ تین حصوں میں تقسیم ہو جائیں گے ایک گروہ اونٹوں کی دم اور جانوروں کی دم پکڑے گا وہ لوگ ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے ایک گروہ اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کریں گے اور کفر کریں گے ایک گروہ اپنے بال بچوں کو اپنی پشت کے پیچھے رکھیں گے اور وہ ان کے ساتھ لڑائی کرے گا یہ لوگ شہداء ہوں گے۔“

ذَكَرُ الْإِخْبَارِ عَنْ ظُهُورِ أَمَارَاتِ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ فِي الْمُسْلِمِينَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ زمانہ جاہلیت کی نشانیاں مسلمانوں میں بھی ظہور پذیر ہوں گی

6749 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

6748 - سعيد بن جهمان، قال البخاری: فی حدیثه عجائب، وقال أبو حاتم: یکتب حدیثه ولا یحتج به، وقال الساجی: لا

یتابع علی حدیثه، ووثقه حیی بن معین وأبو داود. قلت: وقد اختلف علیه فیہ. وأخرجه أبو داود "4306" فی الملاحم: باب فی ذکر البصرة، عن محمد بن یحیی فارس، عن عبد الصمد بن عبد الوارث بن سعید، عن أبیه، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/44 - 45 عن أبی النصر هاشم بن القاسم، عن حشرج بن نباتة القیسی، عن سعید بن جهمان، عن عبد الله بن أبی بکر، عن أبیه. وأخرجه أيضا 5/45 عن سریق، عن حشرج، عن سعید بن جهمان، عن عبد الله أو عیید الله بن أبی بکر، عن أبیه.

6749 - حدیث صحیح، ابن أبی السری قد تويع، ومن فوقه ثقات من رجال الشیخین، وهو فی "المصنف" لعبد الرزاق

"20795"، ولفظ قول معمر عنده: وسمعت غیر الزهری یقول: علی ذلك الحجر بیت بنی الیوم. ومن طریق عبد الرزاق أخرجه أحمد 2/271، ومسلم "2906" فی الفتن: باب لا تقوم الساعة حتی تعبد دوس ذا الخلصة، وابن أبی عاصم فی "السنن" "77"، والبقوی "4285" وأخرجه البخاری "7116" فی الفتن: باب تغیر الزمان حتی تعبد الأوثان، من طریق شعب بن أبی حمزة، وابن أبی عاصم "78" من طریق محمد بن أبی عتیق، كلاهما عن الزهری، بهذا الإسناد.

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَضْطَرِبَ أَلْيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِي الْخَلَصَةِ وَكَانَتْ صَنَمًا تَعْبُدُهَا دَوْسٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَيْكَالَةً قَالَ مَعْمَرٌ: إِنَّ عَلَيْهِ الْأَنْ بَيْتًا مَيْنًا مَغْلَقًا

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دوس قبیلے کی عورتوں کی سرین ذوالخلصہ کے ارد گرد گھومے گی نہیں۔“
(راوی کہتے ہیں: یہ ایک بت تھا زمانہ جاہلیت میں دوس قبیلے کے لوگ اس کی عبادت کرتے تھے یہ بت ”بیکالہ“ کے مقام پر تھا۔

معمر نامی راوی کہتے ہیں: اب اس جگہ پر ایک عمارت تعمیر ہوئی ہے جو بند ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ انْقِطَاعِ الْحَجِّ إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آخری زمانے میں بیت اللہ کا حج کرنے کا سلسلہ منقطع ہو جائے گا
6750 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَتَادَةُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عُبَيْةٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يُحَجَّ الْبَيْتُ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک حج ختم نہیں ہو جائے گا۔“

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بَأَنَّ الْكَعْبَةَ تُخَرَّبُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آخری زمانے میں خانہ کعبہ کوڑھا دیا جائے گا

6751 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا إِسْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ، بِطَرَسُوسَ، وَعُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بِمَنْبِجَ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَحْيَى الْبُلْخِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

6750 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. يحيى بن سعيد. هو القطان. وهو في "مسند أبي يعلى". "991" وأخرجه

الحاكم 4/453 من طريق آدم بن أبي إياس وعبد الرحمن بن مهدي، كلاهما عن شعبة، بهذا الإسناد. وعلقه البخاري "1593" في الحج: باب قول الله تعالى: (جَعَلَ اللَّهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ ...)، عن عبد الرحمن بن مهدي، عن شعبة، به موقوفًا. وقلت: وقد صح من طرق عن قتادة عن عبد الله بن أبي عتبة، عن أبي سعيد الخدري، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أن البيت يحج ويعتمر بعد خروج ياجوج وماجوج، وسيأتي عند المؤلف برقم "6832"

(متن حدیث): یُخَرَّبُ الْكَعْبَةُ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ.

(توضیح مصنف): السُّوَيْقَتَيْنِ: الْكِسَاءَتَيْنِ

❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جسہ سے تعلق رکھنے والا دو چادروں والا شخص خانہ کعبہ کو ڈھادے گا۔“

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سَوَيْقَتَيْنِ سے مراد دو چادریں ہیں۔)

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ تَخْرِيبِ الْحَبَشَةِ الْكَعْبَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ حبشی خانہ کعبہ کو ڈھادیں گے

6752- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ،

قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَخْنَسِ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مَلِيكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ أَسْوَدَ أَفْحَجَ يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا - يَعْنِي الْكَعْبَةَ -

❁ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”گویا کہ میں اس وقت بھی اس سیاہ فام شخص کی طرف دیکھ رہا ہوں جس کے دونوں زانوؤں کے درمیان فاصلہ ہوگا جو

خانہ کعبہ کا ایک پتھر اکھاڑ رہا ہے (راوی کہتے ہیں: اس سے مراد خانہ کعبہ ہے۔“

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْعَدَدِ الَّذِي تُخَرَّبُ الْكَعْبَةُ بِهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ خانہ کعبہ کو کتنی مرتبہ ڈھایا جائے گا

6753- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قُحْطَبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قُرْعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ

6751- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حامد بن يحيى البلخي، وهو ثقة حافظ روى له أبو داود. سفیان

هو: ابن عيينة. وأخرجه الحميدى "1146"، وابن أبي شيبة 15/47، والبخارى "1591" فى الحج: قول الله تعالى: (جَعَلَ اللَّهُ

الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ ...)، ومسلم "2909" "57" فى الفتن: باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر

الرجل ...، والنسائى 5/216 فى المناسك: باب بناء الكعبة، وفى التفسير كما فى "التحفة" 10/9، والبيهقى فى "السنن" 4/340

من طرق عن سفیان بن عيينة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/310 من طريق معمر، والبخارى "1596" فى الحج: باب هدم

الكعبة، ومسلم "2909" "58" من طريق يونس بن يزيد، كلاهما عن الزهري، به. وأخرجه أحمد 2/417، ومسلم "2909" "59"

عن قتبية بن سعيد، عن عبد العزيز الدراوردي، عن ثور بن يزيد، عن سالم أبي الغيث، عن أبي هريرة.

6752- إسناده صحيح، على شرط الشيخين. ابن أبي مليكة: هو عبد الله بن عبيد الله بن أبي مليكة. وهو فى "مسند أبي

يعلى" "2537" و. "2753" وأخرجه البخارى "1595" فى الحج: باب هدم الكعبة، عن عمرو بن على، عن يحيى بن سعيد، بهذا

الإسناد.

حَبِيبٍ، عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: (متن حدیث): قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَمِعُوا مِنْ هَذَا الْبَيْتِ، فَإِنَّهُ قَدْ هُدِمَ مَرَّتَيْنِ،

وَيُرْفَعُ فِي الثَّالِثَةِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اس گھر سے نافع حاصل کر لو کیونکہ اسے دو مرتبہ منہدم کیا جائے گا اور تیسری مرتبہ اٹھایا جائے گا۔“

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنِ اسْتِحْلَالِ الْمُسْلِمِينَ الْخَمْرَ وَالْمَعَارِزِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آخری زمانے میں مسلمان شراب

اور آلات موسیقی کو حلال قرار دیں گے

6754 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ، وَأَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ أَنَّ سَمْعًا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): لَيَكُونَنَّ فِي أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْحَرِيرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَارِزَ

❀❀ حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد

6753 - إسناده صحيح. وأخرجه ابن خزيمة في "صحيحه" 2506، والبخاري 1072، وأبو نعيم في "أخبار أصفهان" 1/202 - 20 عن الحسن بن قزعة، بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم 1/441 من طريق عمرو بن عون، عن سفيان بن حبيب، به، وصححه على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي! مع أن سفيان بن حبيب لم يخبرنا له شيئاً، وإنما أخرج له البخاري في "الأدب المفرد" وأصحاب السنن. وأورده الهيثمي في "المجمع" 3/206 وقال: رواه البزار والطبراني في "الكبير"، ورجاله ثقات. وقال ابن خزيمة: قوله "ويرفع في الثالثة" يريد بعد الثالثة، إذ رفع ما قد هدم محال، لأن البيت إذا هدم لا يقع عليه اسم بيت إذا لم يكن هناك بناء.

6754 - حديث صحيح، هشام بن عمار مع كونه ثقة، فقد كبر، فصار يلقن، لكنه لم ينفرد به، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه الحافظ ابن حجر في "تغليق التعليق" 5/17 - 18 بإسناده إلى المؤلف. وأخرجه الطبراني "3417"، والبيهقي 3/273 و10/221، والحافظ في "التعليق" 5/18 و19 من طرق هشام بن عمار، به. وفيه "أبو عامر وأبو مالك" على الشك، وزادوا في آخره "ولينزلن أقوام إلى جنب علم، يروح عليهم بسارحة لهم، فيأتيهم رجل لحاجته، فيقولون ارجع إلينا غدا، فيبيتهم الله عز وجل فيضع العلم، ويمسح آخرين قردة وخنازير إلى يوم القيامة". وعلقه البخاري بطوله في "صحيحه" 5590 "في الأشربة: باب ما جاء فيمن يستحل الخمر ويسميه بغير اسمه، فقال: وقال هشام بن عمار، فساقه بهذا الإسناد. وأخرجه بطوله أيضا البيهقي 3/272، وابن حجر في "التغليق" 5/19 من طريق الإسماعيلي، عن الحسن بن سفيان، عن عبد الرحمن بن إبراهيم، هو دحيم، عن بشر بن بكر التتيسي، عن ابن جابر، به. وأخرجه مختصراً "4039" في اللباس: باب ما جاء في الخنز، ومن طريقه ابن حري في "التغليق" 5/20 عن عبد الوهاب بن نجدة، عن بشر بن بكر، به، ولفظه "ليكونن من أمتي أقوام يستحلون الخنز والحري" وذكر كلاماً، قال: "يمسح منهم آخرون قردة وخنازير إلى يوم القيامة"، وانظر الحديث رقم "6761" الآتي عند المؤلف.

فرماتے ہوئے سنا:

”میری امت میں ایسے لوگ ضرور ہوں گے جو ریشم، شراب اور آلات موسیقی کو حلال قرار دیں گے۔“

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ نَفَى كَوْنَ الْخُسْفِ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے

جو اس بات کا قائل ہے: اس امت میں زمین میں دھسنے کا عذاب نہیں ہوگا

6755 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ بْنُ الرِّيَّانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا

إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَائِشَةُ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَغْزُو جَيْشُ الْكُفَّةِ، حَتَّى إِذَا كَانُوا بَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ، خُسِفَ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، قَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَفِيهِمْ سَوَاهُمْ، وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ؟ قَالَ: يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، ثُمَّ يَبْعَثُونَ عَلَى نِيَابَتِهِمْ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک لشکر خانہ کعبہ پر حملہ کرنے کے لئے آئے گا، جب وہ کھلے میدان میں پہنچیں گے تو ان کے آگے والے اور پیچھے والے (لوگوں کو) زمین میں دھسا دیا جائے گا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ! ان کے درمیان کچھ ایسے لوگ بھی تو ہوں گے جو ان کے علاوہ ہوں گے جن کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہوگا، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان سب کو دھسا دیا جائے گا پھر ان کی نیت کے مطابق انہیں (قیامت کے دن) زندہ کیا جائے گا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هَذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے:

6755 - "إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن بكار بن الريان، فمن رجال مسلم.

وأخرجه أبو نعيم في "الحلية" 5/11 عن أحمد محمد بن أحمد الجرجاني، عن الحسن بن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو نعيم أيضا 5/11 من طريق أبي بكر بن الجعد، عن محمد بن بكار، به. وأخرجه البخاري "2118" في البيوع: باب ما ذكر في الأسواق، عن محمد بن الصباح، عن إسماعيل بن زكريا، به. وأخرجه بنحوه أحمد 6/105، ومسلم "2884" في الفتن: باب الخسف بالجيش الذي يؤم البيت، من طريقين عن القاسم بن الفضل الحداني عن محمد بن زياد، عن عبد الله بن الزبير، عن عائشة قالت: عبث رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقلنا: يا رسول الله، صنعت شيئا في منامك لم تكن تفعله، فقال: "إن ناسا من أمي يؤمون بالبيت برجل من قریش، قد لجأ بالبيت، حتى إذا كانوا بالبيداء خسف بهم" فقلنا يا رسول الله إن الطريق قد يجمع الناس. قال: "نعم فيهم المستبصر والمجبور وابن السبيل، يهلكون مهلكا واحدا، ويصدرون مصادر شتى، يبعثهم الله على نياتهم." واللفظ لمسلم. وأخرجه بنحوه أحمد 6/259 من طريق أبي عمران الجوني، عن يوسف بن سعد، عن عائشة.

اس روایت کو نقل کرنے میں نافع بن جبیر نامی راوی منفرد ہے

6756 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ

مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنِ ابْنِ الْقُبَيْطَةِ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنطَلَقْتُ اَنَا، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ، وَالْحَارِثُ بْنُ رَبِيعَةَ، حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ، فَقَالُوا: يَا أُمَّ سَلَمَةَ، أَلَا تَحَدِّثُنَا عَنِ الْخَسَفِ الَّذِي يُخَسَفُ بِالْقَوْمِ؟ قَالَتْ: بَلَى، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَعُودُ عَائِدٌ بِالْبَيْتِ، فَيَبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ، حَتَّى إِذَا كَانُوا بَيْنَدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ، قَالَتْ: قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ، مَنْ كَانَ كَارَهَا؟ قَالَ: يُخَسَفُ مَعَهُمْ، وَلَكِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى مَا كَانَ فِي نَفْسِهِ، قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ: فَقُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ: إِنَّهَا، قَالَتْ بَيْنَدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ، قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: وَاللَّهِ إِنَّهَا لَبَيْنَدَاءُ الْمَدِينَةِ

ابن قبطیہ بیان کرتے ہیں: میں، عبداللہ بن صفوان اور حارث بن ربیعہ، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے ان لوگوں نے کہا: اے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا آپ ہمیں لوگوں کو زمین میں دھنسائے جانے والی روایت بیان نہیں کریں گی انہوں نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”ایک شخص بیت اللہ کی پناہ لے گا پھر اس کی طرف ایک لشکر روانہ کیا جائے گا یہاں تک جب وہ کھلے میدان میں پہنچیں گے تو انہیں دھنسا دیا جائے گا۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی جو شخص مجبوری کے عالم میں (ان کے ساتھ آیا ہوگا) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انہیں بھی اس کے ساتھ دھنسا دیا جائے گا البتہ قیامت کے دن اسے اسی حالت میں زندہ کیا جائے گا جو اس کے ذہن میں خیال تھا۔“

عبدالعزیز نامی راوی کہتے ہیں: میں نے ابو جعفر (شاید اس سے مراد امام محمد الباقری ہیں) سے دریافت کیا: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہے: زمین کے کھلے حصے میں، تو امام ابو جعفر نے جواب دیا: اللہ کی قسم! اس سے مراد مدینہ منورہ کا چٹیل میدان ہے۔

ہے۔

6756-إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير ابن القبطية: واسمه عبيد الله، فمن رجال مسلم. وأخرجه الطبراني 23/734 عن أبي خليفه، بهذا الإسناد. وقال فيه: "عن المهاجر بن القبطية". قلت: قال الدارقطني في "العلل": أن عبيد الله بن القبطية كان يلقب بالمهاجر، وقد جعلهما ابن أبي حاتم اثنين ونقل عن أي زرة 8/260 أنه سئل عن مهاجر المكي - وهو ابن القبطية - فقال: ثقة، وكذلك ابن حبان جعلهما اثنين، فقال في ترجمة المهاجر من "الثقات" 5/426: أحسبه أخا عبيد الله بن القبطية. وأخرجه مسلم 5/2882 في الفتن وأشرط الساعة: باب الخسف بالجيش الذي يؤم البيت، عن أحمد بن يونس، عن زهير بن معاوية، به. وسماه "عبيد الله بن القبطية". وأخرجه بنحوه أحمد 6/290، وابن أبي شيبة 15/43 - 44، ومسلم 4/2882، وأبو داود 4289 في المهدى، والطبراني 23/984، والحاكم 4/429 من طريق جرير بن عبد الحميد، عن عبد العزيز بن رفيع، به. وسماه "عبيد الله بن القبطية". وأخرجه بنحوه مختصرا الترمذي 2171 في الفتن: باب رقم 10، وابن ماجه 4065 في الفتن: باب جيش البيداء، من طرق عن سفيان بن عيينة، عن محمد بن سوقة، عن نافع بن جبیر، عن أم سلمة.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِأَنَّ الْقَوْمَ الَّذِينَ يُخَسَفُ بِهِمْ
إِنَّمَا هُمْ الْقَاصِدُونَ إِلَى الْمَهْدِيِّ فِي زَوَالِ الْأَمْرِ عَنْهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے: وہ لوگ جنہیں زمین میں دھنسا دیا جائے گا
یہ وہ لوگ ہوں جو امام مہدی پر حملہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں گے تاکہ ان کی حکومت کو ختم کر دیں

6757 - (سند حدیث) أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ رِفَاعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ صَالِحِ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَكُونُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ، فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ مِّنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ، فَيَأْتِيهِ نَاسٌ مِّنْ أَهْلِ مَكَّةَ، فَيَخْرِجُونَهُ وَهُوَ كَارِهٌ، فَيَأْبَعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، فَيَبْعُونَ إِلَيْهِ جَيْشًا مِّنْ أَهْلِ الشَّامِ، فَإِذَا كَانُوا بِالنَّبِيِّاءِ خَسَفَ بِهِمْ، فَإِذَا بَلَغَ النَّاسُ ذَلِكَ آتَاهُ أَهْلُ الشَّامِ وَعِصَابَةُ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَيَأْبَعُونَهُ، وَيَنْشَأُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ، أَخْوَالُهُ مِنْ كُلِّبٍ، فَيَبْعُ إِلَيْهِمْ جَيْشًا، فَيَهْزِمُونَهُمْ، وَيُظْهِرُونَ عَلَيْهِمْ، فَيَقْسِمُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَأْخُذُهُمْ، وَيَعْمَلُ فِيهِمْ بَسْنَةً نَّبِيَّهُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيُلْقِي الْإِسْلَامَ بِجَرَانِهِ إِلَى الْأَرْضِ، يَمُكُّ سَبْعَ سِنِينَ.

❀❀ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خلیفہ کے انتقال کے وقت اختلاف رونما ہوگا، تو اہل مدینہ میں سے قریش سے تعلق رکھنے والا ایک شخص مکہ کی طرف جائے گا اہل مکہ سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ ان کے پاس آئیں گے اور وہ اسے نکلنے پر مجبور کریں گے حالانکہ اسے یہ بات پسند نہیں ہوگی پھر وہ رکن اور مقام کے درمیان اس سے بیعت لیں گے پھر اہل شام سے ایک لشکر اس کی طرف بھیجا جائے گا وہ لوگ بیداء کے مقام پر پہنچیں گے تو انہیں زمین میں دھنسا دیا جائے گا جب لوگوں تک اس بات کی اطلاع پہنچے گی تو اہل شام کے ابدال اور اہل عراق کا ایک گروہ ان کے پاس آئیں گے اور اس کی بیعت کریں

6757 - محمد بن یزید بن رفاعہ وإن كان ضعيفا قد توبع، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. صالح أبو الخليل: هو صالح بن أبي مریم الضبعي. وهو في "مسند أبي يعلى" ورقة 322 وأخرجه أحمد 6/316 عن عبد الصمد وحرمی، وأبو داود "4286" في كتاب المهدي، من طريق معاذ بن هشام، ثلاثهم عن هشام بن عبد الله، بهذا الإسناد. وفي إسنادهما "عن صاحب له عن أم سلمة" وقال عبد الصمد في حديثه: "سبع سنين". وقال الطبراني في "الكبير" 23/931، وفي "الأوسط" 1175 "من طريقين عن عبيد الله بن عمرو، عن معمر، عن قتادة، عن مجاهد، به. ولم يذكر فيه صالحا أبا الخليل، وقال فيه: "سبع سنين أو تسع سنين، ووقع في المطبوع من "الكبير": "أو ست سنين"، وفي آخره: قال عبد الله بن عمرو: فحدثت به ليثا، فقال: حدثني به مجاهد. وأخرجه عبد الرزاق "20769" عن معمر، عن قتادة، يرفعه، إلى النبي صلى الله عليه وسلم، فذكره مرسلًا. وأخرجه مختصرا ابن أبي شعبة 15/45 - 46، وأبو داود "4288"، والطبراني "23/930"، والحاكم 4/431 من طريقين عن أبي العوام عمران بن دوار، عن قتادة، عن صالح أبي الخليل، عن عبد الله بن الحارث بن نوفل، ن أم سلمة.

گے پھر قریش سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نکلے گا، جس کا نہیال بنو کلب سے ہوگا وہ ان کی طرف ایک لشکر بھیجے گا وہ لوگ اسے پسپا کر دیں گے اور اس پر غالب آجائیں گے وہ ان کا مال لوگوں کے درمیان تقسیم کرے گا اور ان کے بارے میں اپنے نبی کی سنت کے مطابق عمل کرے گا۔ وہ شخص سات سال تک زمین میں رہے گا۔ وہ دنیا میں اسلام کو مستحکم کر دے گا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ نَفَى كَوْنَ الْمَسْخِ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے: اس

امت میں (شکلوں کو) مسخ کیے جانے (کا عذاب نہیں ہوگا)

6758 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مَجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي حَاتِمُ بْنُ حُرَيْثٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ:

(متن حدیث): تَذَكَّرْنَا الْإِطْلَاءَ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَنَمٍ، فَتَذَكَّرْنَا فَقَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: يَشْرَبُ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ، يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا، يُضْرَبُ عَلَى رُءُوسِهِمْ بِالْمَعَارِيفِ وَالْقَيْنَاتِ، يَخْسِفُ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ، وَيَجْعَلُ مِنْهُمْ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: اسْمُ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ الْحَارِثُ بْنُ مَالِكٍ، وَقَدْ قِيلَ: إِنَّ أَبَا مَالِكٍ الْأَشْعَرِيَّ اسْمُهُ كَعْبُ بْنُ عَاصِمٍ

❁ مالک بن ابومریم بیان کرتے ہیں: ہم طلاء کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے اسی دوران عبدالرحمن بن غنم ہمارے پاس آئے ہم نے یہ گفتگو شروع کی تو انہوں نے بتایا: حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”میری امت کے کچھ لوگ شراب پییں گے، لیکن وہ اس کا نام دوسرا رکھ دیں گے ان کے سرہانے آلات موسیقی بجائے جائیں گے اور گانے والیاں ہوں گی اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو زمین میں دھنسا دے گا اور ان میں سے کچھ لوگوں کو بندروں اور

6758 - إسناده ضعيف، مالك بن أبي مريم لم يرو عنه غير حاتم بن حريث، ولم يوثقه غير المؤلف، وقال ابن حزم: لا يدري من هو، وقال الذهبي: لا يعرف. وأخرجه أحمد 5/432، وعنه أبو داود "3688" في الأشربة: باب في الداذي، عن زيد بن الحباب بهذا الإسناد، مختصرا بقصة الخمر وأخرجه بتمامه البخاري في "التاريخ الكبير 1/305"، والطبراني "3419"، والبيهقي 10/221 من طريق عبد الله بن صالح، وابن ماجه "420" في الفتن: باب العقوبات، من طريق معن بن عباس، والبيهقي 8/295 من طريق ابن وهب، ثلاثهم عن معاوية بن صالح، به. وعلقه البخاري في "تاريخه" 7/222 فقال: وقال لي أبو صالح - وهو عبد الله بن صالح - عن معاوية بن صالح، به مختصرا بقصة الخمر.

خزیریوں کی شکل میں تبدیل کر دے گا۔“

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کا نام حارث بن مالک ہے اور ایک قول کے مطابق حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کا نام کعب بن عامر ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ نَفَى كَوْنَ الْقَذْفِ فِي هَذِهِ الْأَمَّةِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جس نے اس امت میں (پتھر) برسائے جانے (کا عذاب ہونے) کی نفی کی ہے

6759 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْرَةَ الزُّبَيْرِيُّ،

عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكُونَ فِي أُمَّتِي خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ

✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک میری امت میں زمین میں دھنسائے جانے، شکلیں تبدیل ہونے اور پتھر برسائے جانے (کا عذاب نازل نہیں ہوگا)“

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ مِنْ أَمَارَةِ آخِرِ الزَّمَانِ مُبَاهَاةَ النَّاسِ بِزُخْرَفَةِ الْمَسَاجِدِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آخری زمانے کی نشانیوں میں یہ بات بھی شامل ہوگی لوگ مساجد کی تزئین و آرائش میں ایک دوسرے پر فخر کریں گے

6760 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ،

عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ *

✽ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک لوگ مساجد (کی تعمیر) میں ایک دوسرے کے مقابلے میں فخر کا اظہار

6759 - إسناده حسن. وهذا الحديث مما تفرد المؤلف بإخراجه من حديث أبي هريرة. وفي الباب عن عبد الله بن مسعود

وسهل بن سعد وعبد الله بن عمرو عند ابن ماجه "4059" و"4060" و"4062"، وعن عبد الله بن عمر عند الترمذی

"2152" و"2153"، وابن ماجه "4061"، وقال الترمذی: حسن صحيح غريب.

6760 - إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير عبد الله بن معاوية فقد روى له أصحاب السنن غير الترمذی، وهو

ثقة، وهو مكرر الحديث رقم. "1615"

نہیں کریں گے۔“

ذَكَرُ الْإِخْبَارِ بَانَ مِنْ أَمَارَةٍ آخِرِ الزَّمَانِ اشْتِغَالَ النَّاسِ بِحَدِيثِ الدُّنْيَا فِي مَسَاجِدِهِمْ
اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آخری زمانے کی نشانیوں میں یہ بات بھی شامل ہے کہ لوگ

مساجد میں دنیاوی گفتگو میں مصروف رہا کریں گے

6761- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ
النَّضْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو التَّيِّقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): سَيَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يَكُونُ حَدِيثُهُمْ فِي مَسَاجِدِهِمْ لَيْسَ لِلَّهِ فِيهِمْ حَاجَةٌ
(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَبُو التَّيِّقِ هَذَا هُوَ: أَبُو التَّيِّقِ الْكَبِيرُ اسْمُهُ عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ مِنْ أَهْلِ حِمصٍ، وَأَبُو التَّيِّقِ الصَّغِيرُ هُوَ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْيَزَنِيُّ، وَهُمَا جَمِيعًا حِمصِيَّانِ نَفَقَتَانِ
✽✽✽ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”آخری زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے جو مساجد میں دنیاوی گفتگو کریں گے ان کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہوگا۔“

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوتقی نامی راوی ابوتقی کبیر ہے اس کا نام عبدحمید بن ابراہیم ہے یہ حمص سے تعلق رکھتا ہے
جب کہ ابوتقی صغیر کا نام ہشام بن عبدالملک یزنی ہے اور یہ دونوں راوی حمص سے تعلق رکھتے ہیں یہ دونوں ثقہ ہیں۔

6761-إسناده ضعيف، أبو التقي - واسمه عبد الحميد بن إبراهيم - وثقه المؤلف هنا وذكره في الثقات وروى عنه جمع،
وقال النسائي: ليس بشيء، وقال في موقع آخر ليس بثقة، وقال الذهبي في "الكاشف": ضعف، وقال ابن أبي حاتم 6/8: سألت
محمد بن عوف الحمصي عنه، فقال: كان شيخا ضريرا لا يحفظ، وكنا نكتب من نسخه الذي كان عند إسحاق بن زهير لا بن سالم
فنجمله إليه ونلقنه فكان لا يحفظ الإسناد، ويحفظ بعض المتن، فيحدثنا، وإنما حملنا على الكتاب عنه شهوة الحديث، وكان إذا
حدث عنه محمد بن عوف، قال: وجدت في كتاب ابن سالم حديثا به أبو التقي. وقال أبو حاتم: كان في بعض قرى حمص، فلم
أخرج إليه، وكان ذكر أنه سمع كتب عبد الله بن سالم من الزبيدي إلا أنه ذهب كبته، فقال: لا أحفظها، فأرادوا أن يعرضوا عليه،
فقال: لا أحفظها، فلم يزلوا به حتى لان، ثم قدمت حمص بعد ذلك بأكثر من ثلاثين سنة، فإذا قوم يروون عنه هذا الكتاب، وقالوا:
عرض عليه كتاب ابن زهير ولقنوه فحدثهم به، وليس هذا عندى بشيء رجل لا يحفظ وليس عنده كتب. وأخرجه الطبراني
"10452"، وابن عدي في "الكامل" 2/493 من طريق محمد بن صدران، عن بزيع أبي الخليل الخصاف، عن الأعمش، بهذا
الإسناد، بلفظ "سيكون في آخر الزمان قوم يجلسون في المساجد حلقا حلقات، أمامهم الدنيا، فلا تجالسوهم فإنه ليس لله فيهم
حاجة"، قال ابن عدي: وحديث الأعمش لا أعلم يرويه غير بزيع أبي الخليل. وأورده الهيثمي في "المجمع" 2/24 ونسبه إلى
الطبراني وقال: وفيه بزيع أبو الخليل ونسب إلى الوضع. وأورده ابن حبان في "المجروحين" 1/199 في ترجمة بزيع هذا، وقال:
بأني عن الثقات بأشياء موضوعة، كانه المتعمد لها.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُنْقِصُ الْخَيْرَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آخری زمانے میں بھلائی کم ہو جائے گی

6762 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

عِيسَى بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ حَذِيفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ، فَرَأَيْتُ أَحَدَهُمَا، وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ

حَدَّثَنَا: أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ، وَنَزَلَ الْقُرْآنُ فَعَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ وَعَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ

ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا، قَالَ: يَنَامُ الرَّجُلُ نَوْمَةً، فَتَقْبُضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ، فَيَنْقُيْ أَثَرَهَا مِثْلَ أَثَرِ الْوَكْتِ، ثُمَّ

يَنَامُ الرَّجُلُ نَوْمَةً، فَتَقْبُضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَنْقُيْ أَثَرَهَا مِثْلَ أَثَرِ الْمَجْلِ كَمَجْمَرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رَجُلِكَ فَتَرَاهُ

مُتَبَيِّرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ، فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ وَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ حَتَّى يُقَالَ: إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا

أَمِينًا، وَحَتَّى يُقَالَ لِلرَّجُلِ: مَا أَجَلَدَهُ وَأَطْرَفَهُ وَأَعْقَلَهُ، وَلَيْسَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ خَيْرٍ، وَلَقَدْ أَتَى

عَلَى زَمَانٍ وَمَا أَبَالَى إِلَيْكُمْ بَابِعْتُهُ، لَئِنْ كَانَ مُؤْمِنًا لَيُرَدِّدْنَاهُ عَلَيَّ دِينَهُ، وَلَئِنْ كَانَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا لَيُرَدِّدْنَاهُ عَلَيَّ

سَاعِيهِ، فَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ أَبَايَعُ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں دو باتیں بتائی تھیں ان میں سے ایک میں نے دیکھ لی

ہے اور دوسری کا انتظار کر رہا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں یہ بتایا کہ امانت لوگوں کے دلوں کے اندر نازل ہوئی اور قرآن نازل ہوا

تو انہوں نے قرآن کا علم حاصل کیا اور سنت کا علم حاصل کیا پھر نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اس کے اٹھائے جانے کے بارے میں بتایا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص سوئے گا تو اس کے دل سے امانت کو قبض کر لیا جائے گا یہاں تک کہ اس کا تھوڑا سا نشان باقی رہ

جائے گا جو دھبے کے نشان کی مانند ہوگا پھر وہ شخص سوئے گا تو اس کے دل سے امانت کو اٹھا لیا جائے گا یہاں تک کہ اس کا اتنا نشان

باقی رہ جائے گا جتنا اس آبلے کا ہوتا ہے جو کسی انگارے کے تہارے پاؤں پر لگنے کی وجہ سے ہوتا ہے تمہیں وہ پھولا ہوا محسوس ہوتا

ہے، لیکن اس کے اندر کچھ نہیں ہوتا لوگ ایک دوسرے کے ساتھ خرید و فروخت کریں گے، لیکن کوئی بھی شخص امانت ادا نہیں کرے گا

یہاں تک کہ یہ بات کہی جائے گی بنو فلاں میں ایک امین آدمی ہے یہاں تک کہ ایک شخص کے بارے میں یہ کہا جائے گا وہ کتنا تیز کتنا

سمجھ دار کتنا عقل مند ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی بھلائی نہیں ہوگی۔

6762 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه مسلم "143" في الإيمان: باب الأمانة والإيمان من بعض القلوب

وعرض الفتن على القلوب، والبيهقي 10/122 عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "424"، وأحمد 5/383،

والبخاري "6497" في الرقاق: باب رفع الأمانة، "7076" في الفتن: باب إذا بقي في حثالة من الناس، و"7276" في الاعتصام:

باب الإقتداء بسنن رسول الله صلى الله عليه وسلم، ومسلم "143"، والترمذي "2179" في الفتن: باب ما جاء في رفع الأمانة،

وابن ماجه "4053" في الفتن: باب "4053" في الفتن: باب ذهاب الأمانة، والبيهقي 10/12 من طرق عن الأعمش، به.

(حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) مجھ پر ایک ایسا زمانہ آیا کہ میں اس کی پرواہ نہیں کرتا تھا کہ میں کس کے ساتھ خرید و فروخت کر رہا ہوں، کیونکہ اگر وہ مومن ہوگا تو اس کا دین میرے ساتھ دھوکہ دہی سے باز رکھے گا اور اگر وہ یہودی یا عیسائی ہوگا تو کو تو وال اسے (ایسا کرنے سے) باز رکھے گا لیکن اب تو میں صرف فلاں اور فلاں کے ساتھ لین دین کرتا ہوں۔

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنِ اعْتِدَاءِ النَّاسِ فِي الدُّعَاءِ وَالطَّهْوَرِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آخری زمانے میں لوگ دعا کرنے

اور طہارت حاصل کرنے میں حد سے تجاوز کریں گے

6763 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ

سَلَمَةَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ الْمُغَفَّلِ، ابْنًا لَهُ وَهُوَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْقَصْرَ الْأَبْيَضَ عَنْ يَمِينِ الْجَنَّةِ، قَالَ: يَا بُنَيَّ، إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ الْجَنَّةَ، وَتَعَوَّذْ بِهِ مِنَ النَّارِ، فَاتَى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يَعْتَدُونَ فِي الدُّعَاءِ، وَالطَّهْوَرِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے انہوں نے اپنے بیٹے کو یہ کہتے ہوئے سنا۔

”اے اللہ میں تجھ سے جنت کے دائیں طرف میں محل کا سوال کرتا ہوں تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بیٹے جب تم نے مانگنا ہو تو اللہ تعالیٰ سے جنت مانگو اور جہنم سے اس کی پناہ مانگو کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”آخری زمانے میں ایسے لوگ آئیں گے جو دعا مانگنے اور طہارت کے حصول میں حد سے تجاوز کریں گے۔“

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ مَنْ لَمْ يُحْكَمْ صِنَاعَةُ الْحَدِيثِ

أَنَّ أَحَدَايَ الرَّوَايَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا وَهُمُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) جو روایات ہم نے پہلے نقل کی ہیں ان دو روایات میں سے کسی روایت میں وہم پایا جاتا ہے

6764 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ

سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَعَامَةَ،

6763 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة فمن رجال الشيخين غير حماد بن سلمة فمن رجال مسلم، وقد سمع من الجريري واسمه سعيد بن إياس - قبل الاختلاط. أبو العلاء: هو يزيد بن عبد الله بن الشخير.

وانظر ما بعده.

(متن حدیث): اَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُغْفَلِ، سَمِعَ اَبْنَا لَهُ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْقَصْرَ الْاَبَیضَ عَنْ یَمِیْنِ الْجَنَّةِ اِذَا دَخَلْتُهَا، قَالَ: اَیُّ بَنَیْ، سَلِ اللّٰهَ الْجَنَّةَ، وَتَعَوَّذْ بِهِ مِنَ النَّارِ، فَاِنِّیْ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: سَیَكُونُ فِیْ هَذِهِ الْاُمَّةِ قَوْمٌ یَّعْتَلُونَ فِی الدُّعَاءِ، وَالطُّهُورِ (توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاسِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعَ هَذَا الْعَبْرَ الْجَرِیْرُیَّ، عَنْ یَزِیدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِیْرِ، وَابْنِ نَعَامَةَ، فَالطَّرِیْقَانِ جَمِیعًا سَحْفُو طَانِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے انہوں نے اپنے ایک بیٹے کو دعا میں یہ کہتے ہوئے

سنا۔

”اے اللہ! میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ جب میں جنت میں داخل ہوں تو مجھے جنت کے دائیں طرف سفید محل ملے تو حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے میرے بیٹے تم اللہ تعالیٰ سے جنت مانگو اور جہنم سے اس کی پناہ مانگو میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”عنقریب اس امت میں ایسے لوگ آئیں گے جو دعا مانگنے اور طہارت حاصل کرنے میں حد سے تجاوز کریں گے۔“

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت جریری نے یزید بن عبداللہ کے حوالے سے اور ابو نعیم کے حوالے سے سنی ہے تو یہ دونوں طرق محفوظ ہیں۔

ذَكَرُ الْاِخْبَارِ عَنْ تَمَنَّى الْمُسْلِمِينَ رُؤْيَا الْمُصْطَفَى صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آخری زمانے میں لوگ نبی اکرم ﷺ کا

دیدار کرنے کی آرزو کریں گے

6765 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مَثْبُوءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

6764 - کامل بن طلحة روى له أبو داود في "المسائل"، وهو ثقة وثقه أحمد والدارقطني، وذكره المؤلف في الثقات، وأبو نعامة وقيس بن عباد - ثقة حديثه عند أصحاب السنن، ومن فوقهما ثقات من رجال الصحيح. وأخرجه الطبراني في "الدعاء" "59" عن أحمد بن بشير الطيالسي، عن كامل بن طلحة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/87 و5/55، وابن أبي شيبة 10/288، وأبو داود "96" في الطهارة: باب الإسراف في الماء وابن ماجه "3864" في الدعاء: باب كراهية الاعتداء في الدعاء، والطبراني "59"، والحاكم 1/162 و540 من طرق عن حماد بن سلمة، به. قال الذهبي في الموضع الأول: فيه إرسال، بينما وافق الحاكم على تصحيحه في الموضع الثاني. وأخرجه أحمد 4/86، والطبراني "58" من طرق عن حماد بن سلمة، عن يزيد الرقاشي، عن أبي نعامة، به. ويزيد الرقاشي وإن كان ضعيفا متابع. وانظر ما قبله. وفي الباب عن سعد بن أبي وقاص عند أحمد 1/172 و183، وابن أبي شيبة 10/288، وأبو داود "1480"، والطبراني في "الدعاء" "55" و"56"، وفيه راو مبهم لم يسم.

(متن حدیث): وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أَحَدِكُمْ يَوْمٌ لَا يَرَانِي، ثُمَّ لَأَنْ يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ

وَمَالِهِ

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم میں سے کسی ایک شخص پر کوئی ایسا دن ضرور آئے گا جب وہ مجھے نہیں دیکھے گا حالانکہ اس وقت اس کا میری زیارت کرنا اس کے نزدیک اس کے اہل خانہ اور مال سے زیادہ محبوب ہوگا۔“

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَمَّا يَظْهَرُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ مِنَ الْكُذِبِ فِي الرِّوَايَاتِ وَالْأَخْبَارِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آخری زمانے میں روایات نقل کرنے میں

اور اطلاعات دینے میں جھوٹ ظاہر ہوگا

6766 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ

وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي هَانِئٍ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): سَيَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ نَاسٌ مِمَّنْ أُتِيَ يُحَدِّثُونَكُمْ مَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ،

6765 - إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "صحيفة همام"، 29، ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 2/313،

ومسلم "2364" في الفضائل: باب فضل النظر إليه صلى الله عليه وسلم وتمنيه، والبيهقي في "الدلائل" 6/536، والبخاري "3842" وأخرجه أحمد 2/449، 504، والبخاري "3589" في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، من طريقين عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة. وأخرجه مسلم "2832" في الجنة: باب فيمن يود رؤية النبي صلى الله عليه وسلم بأهله وماله، ومن طريقه البخاري "3843" عن قبيصة بن سعيد، عن يعقوب بن عبد الرحمن، عن سهيل بن أبي صالح، عن أبيه، عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "من أشد أمتي لي خناس يكونون بعدى، يود أحدهم لو رآني بأهله وماله."

6766 - إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير مسلم بن يسار وهو المصري، أبو عثمان الطنبلي - وهو تابعي،

روى عنه جمع ووثقه المؤلف 5/390، والذهبي في "الكاشف"، وقال الدارقطني: يعتبر به، وخرج حديثه البخاري في "الأدب المفرد"، ومسلم في مقدمة "صحيفة" وأصحاب السنن غير النسائي، وقول الحافظ في "التقريب" فيه: مقبول، غير مقبول. أبو الطاهر: هو أحمد بن عمرو بن السرح، وأبو هانئ الخولاني: هو حميد بن هانئ. وأخرجه مسلم "6" في المقدمة: باب النهي عن الرواية عن الضعفاء، والاحتياط في تحملها، والبيهقي في "الدلائل" 6/550، والبخاري "107" من طريق أبي عبد الرحمن عبد الله بن يزيد المقرئ، والحاكم 1/103 من طريق عبد الله بن وهب، كلاهما عن سعيد بن أبيوب، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم. ووافقه الذهبي. وأخرجه بنحوه مسلم "7" عن حرملة بن يحيى، عن ابن وهب، عن أبي شريح وهو عبد الرحمن بن شريح - عن شراحيل بن يزيد، عن مسلم بن يسار، عن أبي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "يكون في آخر الزمان دجالون كذابون، يأتونكم من الأحاديث بما لم تسمعوا أنتم ولا آبائكم، فإياكم وإياهم، لا يضلونكم ولا يفتنونكم."

فَيَاكُمْ وَيَا هَهُ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”آخری زمانے میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو میری امت سے تعلق رکھتے ہوں گے وہ تمہیں ایسی باتیں بتائیں گے جو تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمہارے آباؤ اجداد نے سنی ہوں گی تو تم اپنا خیال رکھنا اور ان سے بچ کے رہنا۔“

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنْ ظُهُورِ الزَّيْنِ وَكَثْرَةِ الْجَهْرِ بِهِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آخری زمانے میں زناء کا ظہور ہوگا اور وہ کھلم کھلا ہوگا

6767 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ:

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ بْنُ حَنِيفٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَسَافِدُوا إِلَى الطَّرِيقِ تَسَافِدُ الْحَمِيرِ قُلْتُ: إِنَّ ذَاكَ لَكَايْنٌ؟ قَالَ:

نَعَمْ لَيَكُونَنَّ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم لوگ راستے میں اس طرح صحبت نہیں کرو گے جس طرح گدھا کرتا

ہے۔“

(راوی بیان کرتے ہیں) میں نے دریافت کیا: کیا ایسا ہوگا تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں ایسا ضرور ہوگا۔

6767- إسناده صحيح، إبراهيم بن الحجاج السامي ثقة روى له النسائي، ومن فوفه ثقات من رجال الشيخين غير عثمان بن

حكيم وهو ابن عباد بن حنيف - فمن رجال مسلم. وأخرجه: البزار "3408" عن محمد بن عبد الرحيم، عن عفان، عن عبد الواحد بن زياد، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 15/64 عن عبدة بن سليمان، عن عثمان بن حكيم، به. وأورده الهيثمي في "المجمع" 7/327، وقال: رواه البزار والطبراني، ورجال البزار رجال الصحيح. قلت: وقد تحرف لفظ الحديث في المطبوع من "المجمع" إلى "حتى ينشأ تمد في الطروب مد الحمير" وهو تحريف جد قبيح. وأخرج الحاكم 4/455 - 456 من طريق عمران القطان، عن قتادة، عن عبد الرحمن بن آدم، عن عبد الله بن عمرو موقوفا عليه. قال: لا تقوم الساعة حتى يبعث الله رجلا لا تدع أحدا في قلبه مشقال ذرة من تقى أو نهى إلا لبضته، ويلحق كل قوم بما كان بعد آبائهم في الجاهلية، ويبقى عجاج من الناس لا يأمرؤن بمعروف ولا ينهون عن منكر، يتأكحون في الطرق كما تتأكح البهائم، فإذا كان، اشتد غضب الله على أهل الأرض، فاقام الساعة. وأخرجه بنحوه الحاكم أيضا 4/457 من طريق أبي مجلز، عن قيس بن عباد، عن عبد الله بن عمرو، موقوفا عليه، وصححه على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي. وفي الباب عن النواس بن سمعان عند أحمد 182_181/4، ومسلم "2937" "110"، والترمذي "2240"، وابن ماجه "2240"، وهو حديث طويل في الدجال، وفي آخره "وبقي شرار الناس، يتهاجون فيها تهاج الحمير فعليهم تقوم الساعة."

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ قَلِيلِ الرِّجَالِ، وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آخری زمانے میں مردوں کی تعداد

کم ہوگی اور عورتوں کی تعداد زیادہ ہوگی

6768 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَامُ بْنُ

يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): أَنَّهُ قَالَ يَوْمًا: أَلَا أَحَدَيْتُكُمْ بِحَدِيثٍ لَا يُحَدِّثُكُمْ بِهِ أَحَدٌ بَعْدِي سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ أَوْ مِنْ شَرَائِطِ السَّاعَةِ، أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ، وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ، وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ، وَيُظْهَرَ الزِّنَى، وَيَقِلَّ الرِّجَالُ، وَتَكْثُرَ النِّسَاءُ، حَتَّى يَكُونَ لِلْخَمْسِينَ امْرَأَةً قِيمٌ وَاحِدٌ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے انہوں نے ایک دن فرمایا کیا میں تمہیں ایسی حدیث بیان نہ کروں کہ وہ حدیث تمہیں میرے بعد کوئی بیان نہیں کرے گا میں نے وہ نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہے۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

”قیامت اس وقت قائم نہیں ہوگی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) قیامت کی نشانیوں میں یہ بات بھی شامل ہے کہ علم کو اٹھالیا جائے گا جہالت کی کثرت ہوگی شراب پی جائے گی زنا عام ہوگا اور مرد کم ہو جائیں گے عورتیں زیادہ ہو جائیں گی یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا نگران ایک مرد ہوگا۔“

6768 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أبو نعيم في "الحلية" 2/342 عن أبي أحمد محمد بن أحمد، عن الحسن بن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو يعلى "2892" عن هذبة بن خالد، به. وأخرجه أحمد 3/289 عن بهز، والبخاري "6808" في الحدود: باب إثم الزنى، عن داود بن شبيب، وأبو يعلى "2892" كلاهما من طرق عن همام بن يحيى، به. وأخرجه عبد الرزاق "20801"، والطيالسي "1984"، وأحمد 3/176 و202 و273، والبخاري "81" في العلم: باب رفع العلم وظهور الجهل، و"5231" في النكاح: باب يقل الرجال ويكثر النساء، و"5577" في الأشرية: باب قول الله تعالى: (إنما الخمر والميسر والأنصاب والأزلام رجس من عمل الشيطان فاجتنبوه لعلكم تفلحون)، ومسلم "9" و"2671" في العلم: باب رفع العلم وقبضه، والترمذي "2205" في الفتن: باب ما جاء في أشرط الساعة، وابن ماجه "4045" في الفتن: باب أشرط الساعة، وأبو يعلى "2901" و"2931" و"2961" و"3040" و"3062" و"3070" و"3085" و"3178"، وأبو نعيم في "الحلية" 2/342 من طرق عن قتادة به. وأخرجه أحمد 3/151، والبخاري "80" في العلم: باب رفع العلم وظهور الجهل، ومسلم "8" و"2671"، والنسائي في العلم كما في "التحفة" 1/438، والبيهقي في "الدلائل" 6/543 من طرق عن عبد الوارث، عن أبي التياح، عن أنس. ولم يذكرها فيه في آخره "ويقل الرجال، ويكثر النساء حتى يكون للخمسين امرأة القيم الواحد."

ذَكَرُ الْإِخْبَارِ عَنْ كَثْرَةِ مَا يَتَّبِعُ الرِّجَالُ مِنَ النِّسَاءِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آخری زمانے میں زیادہ عورتیں مرد کے پیچھے ہوں گی

6769 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ،

قَالَ: حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَيَأْتِيَنَّ زَمَانٌ يَطُوفُ الرَّجُلُ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ، ثُمَّ لَا يَجِدُ أَحَدًا يَأْخُذُهَا مِنْهُ، وَيَرَى

الرَّجُلُ تَتْبَعُهُ امْرَأَةٌ مِنْ قَلِيلَةِ الرِّجَالِ، وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”عنقریب ایسا زمانہ آئے گا جس میں آدمی سونے کا صدقہ لے کر چکر لگائے گا لیکن اسے کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا جو

اس سے وہ سونا لے اور آدمی دیکھے گا کہ اس کے پیچھے چالیس عورتیں ہیں ایسا مردوں کی کمی اور عورتوں کی کثرت کی وجہ

سے ہوگا۔“

ذَكَرُ الْإِخْبَارِ عَنِ الْمَطَرِ الشَّدِيدِ الَّذِي يَكُونُ

فِي آخِرِ الزَّمَانِ الَّذِي يُتَعَدَّرُ الْكُنُّ مِنْهُ فِي الْبُيُوتِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آخری زمانے میں شدید ترین بارشیں ہوں گی

جس کے ذریعے کسی بھی گھر کو بچانا ممکن نہیں ہوگا

6770 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا بِسَامُ بْنُ يَزِيدَ النَّقَالُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ،

عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُمِطَرَ السَّمَاءُ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بُيُوتُ الْمَدَرِ، وَلَا يَكُنُّ مِنْهُ إِلَّا

بُيُوتُ الشَّعْرِ

6769 - إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "مسند أبي يعلى" 2/ ورقة 341 وأخرجه البخاري "1414" في

الزكاة: باب الصدقة قبل الرد، ومسلم "1012" في الزكاة: باب الترغيب في الصدقة قبل أن لا يوجد من يقبلها، عن أبي كريب

محمد بن العلاء، بهذا الإسناد، وقرن مسلم بابي كريب عبد الله بن براء الأشعري.

6770 - حديث صحيح، بسام بن يزيد النقاش روى عنه جمع، ووثقه المؤلف في "الثقات" 8/ 155، وقال الذهبي في

"الميزان" 1/ 308: هو وسط في الرواية، وقال الأزدي يتكلم فيه أهل العراق، وله ترجمة عند الخطيب في "تاريخه" 7/ 127 -

128، وقد توبع ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح. وأخرجه أحمد 2/ 262 عن أبي كامل وعفان، كلاهما عن حماد بن سلمة، بهذا

الإسناد. وأورده الهيثمي في "المجمع" 7/ 331، ونسبه إلى أحمد وقال: رجاله رجال الصحيح.

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک آسمان سے ایسی بارش نازل نہیں ہوگی جس سے مٹی کے بنے ہوئے کسی بھی گھر کو بچایا نہیں جاسکے گا صرف بالوں کے بنے ہوئے مکانات کو بچایا جاسکے گا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ الْمَدِينَةَ تُحَاصِرُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ عَلَى أَهْلِهَا وَقَاطِنِيهَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آخری زمانے میں مدینہ منورہ کا

وہاں کے رہنے والوں اور رہائشیوں سمیت محاصرہ کر لیا جائے گا

6771- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَارِثٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَوْسُفُ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يُحْصَرُوا بِالْمَدِينَةِ حَتَّى يَكُونُوا أَبْعَدَ مَسَالِحِهِمْ سَلَاخَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”عنقریب مسلمانوں کو مدینہ منورہ میں محصور کر دیا جائے گا یہاں تک کہ ان کے دشمن سے بچنے کی سب سے زیادہ دور جگہ ”سلاح“ ہوگی (جو خیر کے قریب ہے)

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ انْجِلَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ عَنْهَا عِنْدَ وَقُوعِ الْفِتَنِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ فتنوں کے وقوع کے وقت اہل مدینہ

مدینہ منورہ چھوڑ کر چلے جائیں گے

6772- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَدِينَةِ: لَيْتُرُكْنَهَا أَهْلُهَا عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ،

6771- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن المنذر الحزامي فمن رجال

البخاري. وأخرجه الطبراني في "الأوسط" كما في "النكت الطراف" 6/124 لابن حجر - عن محمد بن الربيع - حدثنا حرملة وأبو

مصعب - كلاهما عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وهو في "فوائد يحيى بن معين" رواية أبي بكر المروزي، عن يحيى، عن عثمان بن

صالح، عن ابن وهب، به. وهو في "سنن أبي داود" 4250 في الفتن: باب ذكر الفتن ودلائلها، و4299 في السلام: باب في

السبيل من الملاحم. قال أبو داود: حدثت عن ابن وهب، به. وفي الباب عن أبي هريرة عند أحمد 2/402. وفي سننه عبد الله بن

عمر النخعي، وقد ضعف.

مُدَلَّلَةٌ لِلْعَوَافِي: السَّبَاعِ وَالطَّيْرِ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مدینہ کے بارے میں فرمایا: یہاں کے رہنے والے لوگ اس میں موجود تمام تر بھلائی کے باوجود اسے چھوڑ جائیں گے اور یہاں درندے آئیں گے (راوی کہتے ہیں: لفظ ”عوانی“ سے مراد درندے اور پرندے ہیں۔)

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6773- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ

مَالِكٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يُونُسَ بْنِ جِمَاسٍ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَتَتَرَكَنَّ الْمَدِينَةَ عَلَى أَحْسَنِ مَا كَانَتْ، حَتَّى يَدْخُلَ الْكَلْبُ فَيَغْدَى عَلَى بَعْضِ سَوَارِي

الْمَسْجِدِ، أَوْ عَلَى الْمِنْبَرِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَلِمَنْ تَكُونُ الشَّمَارُ ذَلِكَ الزَّمَانُ؟ قَالَ: لِلْعَوَافِي: الطَّيْرِ وَالسَّبَاعِ.

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”مدینہ منورہ کو اس کی تمام تر خوبی کے باوجود چھوڑ دیا جائے گا‘ یہاں تک کہ ایک کتا آئے گا اور مسجد کے کسی ستون کے

6772- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم

"1389" "498" في الحج: باب في المدينة: حين يتركها أهلها، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/385،

ومسلم "1389" "498" من طريقين عن أبي صفوان عبد الله بن عبد الملك يقيم ابن جريج، عن يونس بن يزيد، به. وأخرجه مسلم

"499" "1389" من طريق عقيل بن خالد، عن ابن شهاب، به. وفي آخره عنده "ثم يخرج راعيها من مزينة، يريدان المدينة، يتعان

بغضهما، فيجدانها وحشا، حتى إذا بلغا ثنية الوداع، خرا على وجوههما". وبهذه الزيادة أخرجه أحمد 2/234 من طريق معمر،

والبخاري "1874" في فضائل المدينة: باب من رغب عن المدينة، من طريق شعيب بن أبي حمزة، كلاهما عن الزهري، به، إلا أنهما

قالا في أول الزيادة: "وأخر من يحشر راعيها ...".

6773- يوسف بن يونس بن حماس، قال في "تعجيل المنفعة" ص 458: روى عنه عمه، عن أبي هريرة، وعن عطاء بن يسار،

وسعيد بن المسيب، وسليمان بن يسار، روى عنه مالك وابن جريج، واختلف على مالك في سند حديثه، فقال القعنبي عن مالك: أنه

بلغه عن أبي هريرة فذكره معضلا، وقال يحيى بن يحيى الليثي عن مالك: عن حماس، ولم يسمه، وقال معمر بن عيسى عن مالك: عن

يونس بن يوسف، فقلبه، وقال عبد الله بن يوسف التنيسي عن مالك: عن يوسف بن سنان، أبدا يونس فسماه سنانا، وكذا قال أبو

مصعب عن مالك، قال البخاري: والأول أصح. قلت: وذكره المؤلف في "الثقات" 7/633 - 634، وقال: كان من أهل المدينة...

ثقة، وذكر مخالفة عبد الله بن يوسف لأصحاب مالك في تسمية والده، ووقع فيه سفيان، والمعروف سنان، وعمه لم أجد له ترجمة،

وذكر المؤلف في ترجمة يوسف أنه روى عن أبيه، عن أبي هريرة، وترجم لأبيه أيضا في "الثقات" 5/555 فقال: يونس بن حماس،

يروى عن أبي هريرة، روى عنه ابنه يوسف بن يونس. وهو في "الموطأ" برواية يحيى الليثي 2/888 في الجامع: باب ما جاء في

سكنى المدينة والخروج منها. قوله: "فيغذى" أي: يبول دفعة بعد دفعة. وانظر ما قبله وما بعده.

پاس (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) منبر کے پاس کچھ کھائے گا۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس زمانے میں پھلوں کو کون استعمال کرے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: درندے (راوی کہتے ہیں:) اس سے مراد پرندے اور درندے ہیں۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ مَدِينَةَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّى
عَنْهَا النَّاسُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ حَتَّى تَبْقَى لِلْعَوَافِي

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کا شہر آخری زمانے میں لوگوں سے خالی ہو جائے گا
یہاں تک یہاں صرف درندے باقی رہ جائیں گے

6774- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي عَاصِمٍ النَّبِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ أَبِي عَرِيبٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرَّةٍ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهِ عَصَا، وَأَقْنَاءُ مُعَلَّقَةٌ فِي الْمَسْجِدِ، فَنُتِمْسِكُ بِهَا حَشَفٌ، فَطَعَنَ بِذَلِكَ الْعَصَا فِي ذَلِكَ الْقِنْوِ، ثُمَّ قَالَ: لَوْ شَاءَ رَبُّ هَذِهِ الصَّدَقَةِ، فَتَصَدَّقَ بِأَطْيَبِ مِنْهَا، إِنَّ صَاحِبَ هَذِهِ الصَّدَقَةِ لَيَأْكُلُ الْحَشَفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ: أَمَا وَاللَّهِ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ لَتَذَرُنَّهَا لِلْعَوَافِي، هَلْ تَذَرُونَّ مَا الْعَوَافِي؟، قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: الطَّيْرُ وَالسَّبَاعُ

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے آپ ﷺ کے دست مبارک میں ایک عصا تھا اس وقت مسجد میں (کھجوروں کے) کچھ گچھے لٹکے ہوئے تھے جن میں سے ایک گچھا ہلکی قسم کی کھجوروں کا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس عصا کے ذریعے اس گچھے کو مارا اور یہ ارشاد فرمایا: یہ صدقہ کرنے والا شخص اگر چاہتا تو اس سے زیادہ پاکیزہ کھجوریں بھی صدقہ کر سکتا تھا یہ صدقہ کرنے والا شخص قیامت کے دن ہلکی قسم کی کھجوریں کھائے گا پھر نبی اکرم ﷺ

6774- إسناده حسن، صالح بن أبي عريب روى عنه جمع، وذكره المؤلف في الثقات 6/457، وروى له أصحاب السنن غير الترمذی، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح، غير عمرو بن أبي عاصم فقد روى له ابن ماجه وهو ثقة. وأخرجه عمر بن شبة في "تاريخ المدينة" 1/281، والطبرانی "99"/18 عن أبي عاصم النبيل، بهذا الإسناد، وفيه "لتدعنها للعوافي أربعين عاما" وقد نسبها الحافظ في "الفتح" 4/108 إلى عمر بن شبة وقال: إسناده صحيح. وأخرجه أحمد 27/6/23، وأبو داود "1607" في الزكاة: باب ما لا يجوز عن الثمرة في الصدقة، والنسائي 5/43 - 44 في الزكاة: باب قوله عز وجل "ولا تيسموا الخبيث منه تنفقون"، وابن ماجه "8121" في الزكاة: باب النهي أن يخرج الصدقة شر ماله، من طرق عن يحيى بن سعيد القطان، عن عبد الحميد بن جعفر، به. ولم يذكر أحد فيه قصة المدينة، غير أحمد في الموضع الأول، وسقط من إسناده عنده فيه "يحيى بن سعيد". وفي الباب في قصة تعدد في المسجد، عن البراء بن عازب عند الترمذی "2987"، وابن ماجه "1822"، وقال الترمذی: هذا حديث حسن غريب

ہماری طرف متوجہ ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! اے اہل مدینہ تم لوگ (اس مدینہ منورہ کو) درندوں کے لئے چھوڑ جاؤ گے کیا تم لوگ جانتے ہو عوفی سے مراد کیا ہے ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پرندے اور درندے (مراد ہیں)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ سَتَكُونَ الْمَدِينَةَ خَيْرًا لِّأَهْلِهَا مِنَ الْإِنْجِلَاءِ عَنْهَا لَوْ عَلِمُوهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ مدینہ منورہ وہاں رہنے والوں کے لئے اس کو چھوڑ کر

جانے سے زیادہ بہتر ہوگا اگر انہیں اس بات کا علم ہو

6775 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَنْفَى الْمَدِينَةُ شِرَارَهَا كَمَا يَنْفَى الْكَبِيرُ حَبَثَ الْحَدِيدِ، قَالَ: وَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَدْعُو الرَّجُلُ قَرِيْبَهُ وَحَمِيْمَهُ إِلَى الرَّخَاءِ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک مدینہ منورہ اپنے بدترین لوگوں کو اس طرح باہر نہیں نکال دے گا جس طرح بھٹی لوہے کی میل (یعنی زنگ) کو ختم کر دیتی ہے۔“

نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا جب کوئی شخص اپنے رشتے دار یا اپنے دوست کو خوشحالی کی طرف بلائے گا حالانکہ اگر ان لوگوں کو علم ہو تو مدینہ ان کیلئے زیادہ بہتر ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ الْمَدِينَةَ تُعَمَّرُ ثَانِيًا بَعْدَ مَا وَصَفْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: مدینہ منورہ کو دوبارہ آباد کیا جائے گا

جو اس صورت حال کے بعد ہوگا جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

6776 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ بْنُ ذَرِيحٍ، بِغُكْبَرَاءَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمُ بْنُ جُنَادَةَ، قَالَ:

6775 - إسناده صحيح على شرط مسلم. وانظر الحديث رقم. 3734

6776 - إسناده ضعيف، جنادة بن سلم والد سلم، ضعفه أبو حاتم وأبو زرعة الرازيان، وأشار الذهبي في "الكاشف" إلى ضعفه، وقال الساجي: حدث عن هشام بن عروة حديثاً منكراً، ووثقه المؤلف وكذا شيخه ابن خزيمة. وأخرجه الترمذی في "سننه" 3919 في المناقب: باب فضل المدينة، وفي "العلل الكبير" 2/945 عن سلم بن جنادة، بهذا الإسناد. وقال الترمذی في "السنن": هذا الحديث حسن غريب لا نعرفه من حديث جنادة عن هشام بن عروة، وتعجب محمد بن إسماعيل من حديث أبي هريرة هذا.

حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (مَنْ حَدَّثَ عَنْهُ): أَخْرَجَ قَرْيَةً فِي الْإِسْلَامِ خَرَابًا الْمَدِينَةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”مسلمانوں کی آخری برباد ہونے والی بستی مدینہ منورہ ہوگی۔“

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنْ وُجُودِ كَثْرَةِ الزَّلَازِلِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آخری زمانے میں بکثرت زلزلے رونما ہوں گے

6777 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرٍ بْنُ يُونُسَ، بِدِمَشْقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، قَالَ:

حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَرْطَاةُ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ: حَدَّثَنِي ضَمْرَةُ بْنُ حَبِيبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ نَفِيلٍ السَّكُونِيَّ، قَالَ:

(مَنْ حَدَّثَ عَنْهُ): كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوحِي إِلَيْهِ، فَقَالَ: إِنِّي غَيْرُ لَا بَيْتٍ فِيكُمْ، وَلَسْتُمْ لَا بَيْتِينَ بَعْدِي إِلَّا قَلِيلًا، وَسَتَأْتُونِي أَفْنَادًا، يَفْنَى بَعْضُكُمْ بَعْضًا، وَبَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَوْتَانِ شَدِيدٌ، وَبَعْدَهُ سَنَوَاتُ الزَّلَازِلِ

حضرت سلمہ بن نفیل سکونی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ کی طرف وحی نازل ہو رہی تھی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں زیادہ عرصہ تمہارے درمیان نہیں رہوں گا اور تم لوگ بھی میرے بعد زیادہ عرصہ نہیں رہو گے تم لوگ عنقریب ایسی صورت حال کا شکار ہو گے جس میں ایک دوسرے کو فنا کر دے گا اور قیامت سے پہلے دو شدید قسم کی عام اموات ہوں گی اور اس کے بعد کچھ سال زلزلے آتے رہیں گے۔

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنْ نَفْيِ تَغْيِيرِ قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ عِنْدَ خُرُوجِ الدَّجَالِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آخری زمانے میں دجال کے خروج کے وقت

6777 - إسناده صحيح. أبو المغيرة: هو عبد القدوس بن الحجاج الخولاني. وأخرجه أحمد 4/104 عن أبي المغيرة، بهذا الإسناد. وقال في أوله: "كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ، هَلْ آتَيْتَ بِطَعَامٍ مِنَ السَّيِّدِ؟" قال: "نعم"، قال: "وماذا؟" قال: "بمسخنة" في "المسند" "بسحنة"، والمسحنة: قدر يسخن فيها الطعام، قال: فهل كان فيها فضل عنك؟ قال: "نعم"، قال: فما فعل به؟ قال: رفع، وهو يوحى إلى أنى مكفوت غير لابت، فذكره. وأخرجه بهذه الزيادة أبو يعلى 2/ورقة 317، ومن طريقه ابن الأثير في "أسد الغابة" 2/435 من طريق مبشر، والطبراني "6356" من طريق الحكم بن نافع، كلاهما عن أَرْطَاةِ بْنِ الْمُنْذِرِ، به. وقال الهيثمي في "المجمع" 7/306: رجاله ثقات. وأخرج هذه الزيادة وحدها البزار "2422" عن سلمة بن شبيب وإبراهيم بن هانء، كلاهما عن أبي المغيرة، به. وأخرجه مختصرا إلى قوله "يفنى بعضكم بعضا" في حديث مطول: أحمد 4/104، والنسائي 6/214 - 215 في أول كتاب الخيل، والطبراني "6357" من طريق الوليد بن عبد الرحمن الجرشى عن جبير بن نفير، عن سلمة بن نفيل السكوني ... وانظر حديث وثالة بن الأسقع المتقدم عند المؤلف برقم "6646"

مسلمانوں کے دلوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی

6778 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَّاقَةَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: (مَنْ حَضَرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا قَبْلِي إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرْتُ قَوْمَهُ الدَّجَالَ، وَإِنِّي أَنْذَرُكُمْ هُوَ، قَالَ: لَوْ صَفَّ لَنَا، وَقَالَ: لَعَلَّهُ أَنْ يُنْذِرَ كَهَ بَعْضُ مَنْ رَأَى، أَوْ سَمِعَ كَلَامِي، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قُلُونَا يَوْمَئِذٍ مِثْلَهَا الْيَوْمَ؟ فَقَالَ: أَوْ خَيْرٌ

❀ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”مجھ سے پہلے ہر نبی نے اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا ہے اور میں بھی تمہیں اس سے ڈرا رہا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے ہمارے سامنے اس کا حلیہ بیان کیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہو سکتا ہے اس تک کوئی ایسا شخص پہنچ جائے جس نے میری زیارت کی ہو یا اس نے میرا کلام سنا ہو۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس دن ہمارے قلوب آج کے دن کی مانند ہوں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس سے بھی بہتر ہوں گے۔“

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ عَزَّةِ الدِّينِ وَإِظْهَارِهِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ

اس زمانے میں دین کے غلبے اور اس کے اظہار کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

6779 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عَمِّي، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(مَنْ حَضَرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا قَبْلِي إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرْتُ قَوْمَهُ الدَّجَالَ، وَإِنِّي أَنْذَرُكُمْ هُوَ، قَالَ: لَوْ صَفَّ لَنَا، وَقَالَ: لَعَلَّهُ أَنْ يُنْذِرَ كَهَ بَعْضُ مَنْ رَأَى، أَوْ سَمِعَ كَلَامِي، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قُلُونَا يَوْمَئِذٍ مِثْلَهَا الْيَوْمَ؟ فَقَالَ: أَوْ خَيْرٌ

❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

6778 - إسناده ضعيف، عبد الله بن سراقه لم يرو عنه عبد الله بن شقيق، ولم يوثقه غير المؤلف والمجلى، وقال البخاري: لا يعرف له سماع من أبي عبيدة. وذكره ابن كثير في "النهاية" 1/153، ونسبه لأحمد وأبي داود والترمذي، وقال: ولكن في إسناده غرابة، ولعل هذا كان قبل أن يبين له صلى الله عليه وسلم من أمر الدجال ما بين في ثاني الحال. وأخرجه أحمد 1/195 عن عفان بن مسلم، بهذا الإسناد، وقرن بعفان عبد الصمد. وأخرجه أبو داود "4756" في السنة: باب في الدجال، والحاكم 4/542 - 543 عن ميسرة بن إسماعيل، والترمذي "2243" في الفتن: باب ما جاء في الدجال، عن عبد الله بن معاوية الجمحي، كلاهما عن حماد بن سلمة، به. وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب من حديث أبي عبيدة بن الجراح. وعلقه البخاري في "تاريخه" 5/97، فقال بعد أن ساقه مختصراً: قاله موسى، عن حماد بن سلمة، به. وأخرجه مختصراً أحمد 1/195، والحاكم 4/542 عن محمد بن جعفر، عن شعبة، عن خالد الحذاء، به. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک ایک سجدہ دنیا اور اس میں موجود ساری چیزوں سے زیادہ بہتر نہیں ہو گا۔“

ذِكْرُ أَنْذَارِ الْأَنْبِيَاءِ أَمَمَهُمُ الدَّجَالُ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَتِهِ

انبیاء کرام ﷺ کا اپنی امتوں کو دجال سے ڈرانے کا تذکرہ ہم اس کے فتنے سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں
6780 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا مُحَاضِرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الدَّجَالَ، وَإِنِّي سَائِبِنُ لَكُمْ شَيْئًا تَعْلَمُونَ أَنَّهُ كَذَلِكِ، إِنَّهُ أَغْوَرٌ، وَإِنْ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَغْوَرَ، وَإِنَّهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَافِرٌ يَقْرَأُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ وَغَيْرِ كَاتِبٍ
 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”ہر نبی نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے اور میں تمہارے سامنے کچھ ایسی چیزیں بیان کروں گا جس سے تمہیں پتہ چل جائے گا کہ یہی (دجال) ہے وہ کانا ہوگا حالانکہ تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہوگا جسے ہر مومن پڑھ لے گا خواہ وہ پڑھا لکھا ہو یا نہ ہو۔“

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنْ تَحْذِيرِ الْأَنْبِيَاءِ أَمَمَهُمُ فَتْنَةُ الْمَسِيحِ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْهُ

انبیاء کرام ﷺ کا اپنی امتوں کو دجال کے فتنے سے ڈرانے کا تذکرہ ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں
6781 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بِسْطَامٍ، بِالبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْعَبَّاسِ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ الْعَقِيلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

6779 - إسناده صحيح على شرط البخارى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبيد الله بن سعد فمن رجال البخارى. عم عبيد الله بن سعد: هو يعقوب بن إبراهيم بن سعد الزهرى المدنى. وأخرجه بأطول مما هنا: البخارى "3448" فى أحاديث الأنبياء: باب نزول عيسى بن مريم حاكما بشرى محمد صلى الله عليه وسلم، من طرق عن يعقوب بن إبراهيم بن سعد، بهذا الإسناد، ولفظه "والذى نفسى بيده، ليوشكن أن ينزل فيكم ابن مريم عدلا، فيكسر الصليب، ويقتل الخنزير، ويضع الحرب، ويفيض المال حتى لا يقبله أحد، حتى تكون السجدة الواحدة خير من الدنيا وما فيها." وسأيتى هذا الحديث عند المؤلف برقم "6818"، وليس فيه قوله "حتى تكون السجدة ...".

6780 - إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محاضر - وهو ابن مورع الهمداني - فقد روى له البخارى تعليقا، ومسلم حديثا واحدا متابعة، وهو صدوق. وانظر الحديث "6785"، القطعة الأخيرة منه.
 6781 - إسناده قابل للتحسين لو سلم من عننة الحسن، فإن محمد بن مروان العقيلي صدوق له أوهام، وباقي رجاله ثقات. وهذا الحديث لم أجده عند غير المؤلف.

مُغْفَلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا إِلَّا حَذَرَ أُمَّتَهُ الدَّجَالَ، وَإِنِّي أَنْذِرُكُمْوه، وَإِنَّهُ كَانَتْ فِيكُمْ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”ہر نبی نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے میں بھی تم لوگوں کو اس سے ڈرا رہا ہوں وہ تمہارے درمیان ہی ظاہر ہو گا۔“

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الدَّجَالَ إِذَا خَرَجَ يَكُونُ مَعَهُ الْمِيَاهُ وَالطَّعَامُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے:

جب دجال نکلے گا تو اس کے ساتھ پانی اور کھانا ہوگا

6782 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا سَأَلَ أَحَدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَالِ أَكْثَرَ مَا سَأَلْتُهُ، فَقَالَ: إِنَّهُ لَنْ يَضُرَّكَ

، قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، يَزْعُمُونَ أَنَّ مَعَهُ الْآنَهَارَ وَالطَّعَامَ، قَالَ: هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ

❀❀ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کے بارے میں کسی نے اتنے سوالات نہیں

کئے جتنے سوالات میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا میں نے عرض کی:

اے اللہ کے نبی لوگ یہ کہتے ہیں: اس کے ساتھ نہریں اور کھانا ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سب کے باوجود وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حقیر ترین ہوگا۔

ذِكْرُ رُؤْيَا الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنِ صَيَّادٍ بِالْمَدِينَةِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ منورہ میں ابن صیاد کو دیکھنے کا تذکرہ

6783 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

أَبُو مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:

6782 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. هو ابن أبي إسحاق السبيعي. وأخرجه أحمد

4/246 و248 و252، والبخاری "7122" فی الفتن: باب ذکر الدجال، ومسلم "2152" فی الآداب: باب جواز قوله لغير ابنه "يا

بنی" و"2939" فی الفتن: باب فی الدجال وهو أهون على الله عز وجل، وابن ماجه "4083" فی الفتن: باب فی فتنة الدجال

وخرج عيسى ابن مريم وخرج يساجوج ومامجوج، والطبرانی "950" و"20" و"951" و"952" و"954" و"955" و"956" و

"957" و"958"، وابن منده فی "الإيمان" "1030" و"1031"، والبيهقي "4260" من طرق عن إسماعيل بن أبي خالد، بهذا

الإسناد. وانظر الحديث رقم "6800"

(متن حدیث): كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبَاءً، فَقَالَ: هُوَ الدَّخُّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْسَأْ، فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ، قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: دَعْنِي فَأَضْرِبْ عُنُقَهُ، قَالَ: لَا إِنْ يَكُنِ الَّذِي تَخَافُ فَلَنْ تَسْتَطِيعَ قَتْلَهُ ❀❀

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ چلتا ہوا جا رہا تھا نبی اکرم ﷺ کا گزرا ابن صیاد کے پاس سے ہوا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہارے لئے ایک بات ذہن میں سوچی ہے اس نے جواب دیا: وہ درخ ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دفع ہو جاؤ، تم اپنی اوقات سے آگے نہیں بڑھ سکو گے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ ﷺ مجھے موقع دیجئے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں اگر تو یہ وہی ہے جس کا تمہیں اندیشہ ہے تو پھر تم اسے قتل نہیں کر سکو گے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْعَرْشِ الَّذِي كَانَ يَرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ فِي تِلْكَ الْأَيَّامِ تحت کی اس صفت کا تذکرہ جو ابن صیاد نے ان دنوں میں دیکھا تھا

6784 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ:

حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:

(متن حدیث): لَقِيَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ صَيَّادٍ، وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، قَالَ: وَابْنُ صَيَّادٍ مَعَ الْعِلْمَانِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟، قَالَ: أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ: آمَنْتُ بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَرَى؟، قَالَ: أَرَى عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ، فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَرَى عَرْشَ إِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ، قَالَ: أَنْظُرْ مَا تَرَى؟، قَالَ: أَرَى صَادِقِينَ وَكَاذِبِينَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لُبْسَ عَلَى نَفْسِهِ فَدَعَاهُ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی ملاقات ابن صائد سے ہوئی نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے راوی کہتے ہیں: ابن صائد اس وقت لڑکوں کے ساتھ (کھیل رہا تھا) نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت کیا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں اس نے دریافت کیا: کیا آپ اس

6783 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه، وأبو معاوية: هو محمد بن خازم الضرير، وأخرجه مسلم "86" "2924" في الفتن: باب ذكر ابن صياد، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد، وقرن بإسحاق بن إبراهيم محمد بن عبد الله بن نمير وأبا كريب. وأخرجه أحمد 1/380 عن أبي معاوية، به. وأخرجه بنحوه مسلم أيضا "85" "2924" والطحاوي في "مشكل الآثار" 4/99 من طرق عن جرير، عن الأعمش، عن أبي وال، به.

6784 - إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو نضرة: هو المنذر بن مالك بن قطة. وأخرجه مسلم "2926" في الفتن: باب ذكر ابن صياد، عن محمد بن عبد الأعلى، بهذا الإسناد. وقرن بمحمد يحيى بن حبيب. وأخرجه في حديث مطول أحمد 3/368 الطحاوي في "مشكل الآثار" 4/96 - 97، والبقوى "4274" من طريق إبراهيم بن طهمان، عن أبي الزبير، عن جابر بن عبد الله.

بات کی گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اللہ تعالیٰ اور اس کے (حقیقی اور سچے) رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم کیا دیکھتے ہو اس نے جواب دیا: میں پانی پر تخت دیکھتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں سمندر پر ایلیس کا تخت نظر آتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم اس بات کا جائزہ لو کہ تم کیا دیکھتے ہو؟ اس نے جواب دیا: میں کچھ سچے اور کچھ جھوٹے لوگوں کو دیکھتا ہوں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کا معاملہ مشتبہ ہو چکا ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے اسے چھوڑ دیا۔

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنِ الْوَقْتِ الَّذِي وُلِدَ فِيهِ الدَّجَالُ

اس وقت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جس میں دجال پیدا ہوگا

6785 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا

ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، أَخْبَرَهُ:

(متن حدیث): أَنَّ عُمَرَ انْطَلَقَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ قَبْلَ ابْنِ صَيَّادٍ، حَتَّى وَجَدُوهُ يَلْعَبُ مَعَ الصَّبْيَانِ عِنْدَ أَطْمِ بْنِ مَغَالَةَ، وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ، فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ لِابْنِ صَيَّادٍ: أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ، فَرَفَصَهُ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ: آمَنْتُ بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ، ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ: مَاذَا تَرَى؟ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ، قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُلِطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَبَأْتُ لَكَ خَبَأً، فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: هُوَ الدُّخُّ، فَقَالَ لَهُ

6785 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم، وهو في

"صحيحه" "2930" "2931" في الفتن: باب ذكر ابن صياد، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "1354" و"1355" في الجنائز: باب إذا أسلم الصبي فمات هل يصلى عليه، وهل يعرض على الصبي الإسلام؟ "3337" في أحاديث الأنبياء: باب قول الله عز وجل (ولقد أرسلنا نوحا إلى قومه) عن عبدان، عن عبد الله بن المبارك، عن يونس، به. وهو في الموضع الأول عنده إلى قوله صلى الله عليه وسلم: "لو تركته بين" وفي الموضع الثاني القسم الأخير منه. وأخرجه بتمامه ومقطعا عبد الرزاق "20817" و"20819" و"20820"، وأحمد 2/148 و149، والبخاري "3055" و"3056" و"3057"، وفي الجهاد: باب كيف يعرض الإسلام على الصبي، و"6618"، في القدر: باب يحول بين المرأة وقلبها، ومسلم "2930" "97"، وأبو داود "4329" في الملاحم: باب في خبر ابن صائد، والترمذي "2235" في الفتن: باب ما جاء في علامة الدجال، و"2249": باب ما جاء في ذكر ابن صائد، والبغوي "4255" من طريق معمر. وأخرجه البخاري "2638" في الشهادات: باب شهادة المختبء، و"6173" و"6174" و"6175" في الأدب: باب قول الرجل للرجل: اخسأ، وفي "الأدب المفرد" "958"، والبغوي "4270" من طريق شعيب بن أبي حمزة، وعلقه أيضا البخاري "3033" في الجهاد: باب ما يجوز من الاحتيال والحذر مع من يخشى معرفته، ووصله الإسماعيلي في "مستخرج" - كما في "التفليق" 3/456 - من طريق عقيل بن خالد، وأخرجه أحمد 2/148 - 149 والبخاري "7127" في الفتن: باب ذكر الدجال، ومسلم "96" "2930"، وابن منده في "الإيمان" "1040" و"1041" من طريق صالح بن كيسان، أربعتهم "معمر" "شعيب وعقيل وصالح" عن الزهري به.

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحْسَا، فَلَنْ تَعْدَوْ قَدْرَكَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: دَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَضْرِبُ عُنُقَهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ: إِنْ أَذْرَكْتَهُ فَلَنْ تُسَلِّطَ عَلَيْهِ، وَإِنْ لَمْ تَذْرِكْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ
 قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: قَالَ سَالِمٌ: وَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: انْطَلَقَ بَعْدَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبَى بْنُ كَعْبٍ إِلَى النَّخْلِ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ، حَتَّى إِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ النَّخْلَ طَفِقَ يَتَّقَى بِجُدُوعِ النَّخْلِ وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَسْمَعَ مِنْ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ، فَرَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشٍ فِي قُطَيْفَةٍ لَهُ فِيهَا زَمْزَمَةٌ، فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُولَ اللَّهِ وَهُوَ يَتَّقَى بِجُدُوعِ النَّخْلِ، فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ: لَوْ تَرَ كَيْبِهِ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ فِي النَّاسِ، فَأَتْنِي عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَالَ، فَقَالَ: إِنِّي أَنْذِرُكُمْ هُوَ، مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ، لَقَدْ أَنْذَرَ نُوْحٌ قَوْمَهُ، وَلِكَيْنِي أَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ: تَعَلَّمُوا أَنَّهُ أَعْوَرٌ، وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ کچھ لوگوں سمیت ابن صیاد کی طرف گئے یہاں تک کہ ان حضرات نے اسے بنو مغالہ کی عمارت کے قریب دوسرے بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے پایا ان دنوں ابن صیاد بالغ ہونے کے قریب تھا اسے یہ پتہ نہیں چل سکا یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے اس کی پشت پر اپنا ہاتھ مارا پھر نبی اکرم ﷺ نے ابن صیاد سے کہا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو میں اللہ کا رسول ہوں۔ ابن صیاد نے کہا: کیا آپ اس بات کی گواہی دیتے ہیں میں اللہ کا رسول ہوں تو نبی اکرم ﷺ نے اسے پرے کرتے ہوئے کہا میں اللہ اور (اس کے سچے) رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں پھر نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت کیا: تم کیا چیز دیکھتے ہو۔ ابن صیاد نے کہا: میرے پاس ایک سچا اور ایک جھوٹا آتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا تم پر معاملہ خلط ملط ہو گیا ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت کیا: میں نے تمہارے لئے ایک بات سوچی ہے۔ ابن صیاد نے کہا: وہ دغ ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا تم دفع ہو جاؤ تم اپنی اوقات سے آگے نہیں بڑھ سکو گے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ! آپ ﷺ مجھے موقع دیجئے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا اگر تم اس تک پہنچ بھی گئے تو اس پر غالب نہیں آ سکو گے اور اگر تم اس تک نہ پہنچے تو پھر اسے قتل کرنے میں تمہارے لئے کوئی بھلائی نہیں ہے۔

ابن شہاب کہتے ہیں: سالم نے یہ بات بیان کی ہے میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بات ارشاد کرتے ہوئے سنا: اس کے بعد نبی اکرم ﷺ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کھجوروں کے اس باغ کی طرف تشریف لے گئے جس میں ابن صیاد موجود تھا۔ جب نبی اکرم ﷺ کھجوروں کے باغ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ کھجوروں کی شاخوں سے خود کو چھپانے کی کوشش کرنے لگے آپ ﷺ یہ چاہتے تھے کہ ابن صیاد کے آپ ﷺ کو دیکھنے سے پہلے آپ ﷺ اس کی طرف سے کوئی بات سن لیں۔ جب نبی اکرم ﷺ نے اسے دیکھا تو وہ بستر پر لیٹا ہوا تھا اور اس نے چادر اوڑھی ہوئی تھی جس میں سے بھنبھناہٹ کی آواز آرہی تھی جب

ابن صیاد کی ماں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ کھجوروں کی شاخوں کے پیچھے چھپنا چاہ رہے ہیں تو اس نے ابن صیاد سے کہا: (کہ نبی اکرم ﷺ یہاں موجود ہیں) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم اسے ایسے ہی رہنے دیتی (تو یہ زیادہ بہتر تھا)۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اس کی حمد و ثناء بیان کی پھر آپ ﷺ نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: میں تم لوگوں کو اس سے ڈرا رہا ہوں ہر نبی نے اپنی قوم کو (اس سے) ڈرایا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا ہے، لیکن میں تمہیں اس کے بارے میں ایک ایسی بات بتا رہا ہوں جو کسی بھی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی تم لوگ یہ بات جان لو کہ وہ کانا ہوگا اور بے شک اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْمَلْحَمَةِ الَّتِي تَكُونُ لِلْمُسْلِمِينَ

مَعَ بَنِي الْأَصْفَرِ قَبْلَ خُرُوجِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ

اس گھسان کی لڑائی کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو دجال کے نکلنے سے پہلے

مسلمانوں کی بنو اصف (یعنی اہل مغرب) کے ساتھ ہوگی

6786 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ:

حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): هَاجَتْ رِيحٌ وَنَحْنُ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ، فَغَضِبَ ابْنُ مَسْعُودٍ حَتَّى عَرَفْنَا الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ،

فَقَالَ: وَيَحْكَ، إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ حَتَّى لَا يُقَسَمَ مِيرَاثٌ، وَلَا يُفْرَحَ بِغَيْمَةٍ، ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَى الشَّامِ وَقَالَ:

عَدُوُّ يَجْتَمِعُ لِلْمُسْلِمِينَ مِنْ هَاهُنَا فَيَقْتُلُونَ، فَتَشْتَرِطُ شُرْطَةُ الْمَوْتِ: لَا تَرْجِعُ إِلَّا وَهِيَ غَالِبَةٌ، فَيَقْتُلُونَ حَتَّى

تَغِيبَ الشَّمْسُ فَيَقِيءُ هَوْلَاءُ وَهَوْلَاءُ، وَكُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ تَشْتَرِطُ الْغَدَ شُرْطَةُ الْمَوْتِ: لَا

تَرْجِعُ إِلَّا وَهِيَ غَالِبَةٌ فَيَقْتُلُونَ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ، فَيَقِيءُ هَوْلَاءُ وَهَوْلَاءُ، وَكُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ، وَتَفْنَى

الشُّرْطَةُ ثُمَّ تَشْتَرِطُ الْغَدَ شُرْطَةُ الْمَوْتِ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ: لَا تَرْجِعُ إِلَّا وَهِيَ غَالِبَةٌ، فَيَقْتُلُونَ حَتَّى تَغِيبَ

الشَّمْسُ فَيَقِيءُ هَوْلَاءُ وَهَوْلَاءُ، وَكُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ، ثُمَّ يَلْتَقُونَ فِي الْيَوْمِ الرَّابِعِ، فَيَقَاتِلُونَهُمْ

6786 - إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر ابی قتادہ: وهو العلوی، قبل اسمه تمیم بن نذیر،

وقیل: ابن زبیر، وقیل: اسمه نذیر بن قنفذ، فمن رجال مسلم. وهو في "مسند أبي يعلى" "5253"، وما بين حاصرتين منه. وأخرجه

الطحايسى "392" عن عثمان بن المغيرة، ومهران بن يمعون، وابن فضالة، وابن أبي شيبة 138/15 - 139، واحمد 1/384 -

385 و435، ومسلم "2899" في الفتن: باب إقبال الروم في كثرة القتل عند خروج الدجال، وأبو يعلى "5381"، والحاكم 4/476

- 477 من طريق أبيوب، ومسلم "2899" من طريق سليمان بن المغيرة، خمستهم عن حميد بن هلال، بهذا الإسناد، وصححه

الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي! وأخرجه عبد الرزاق "20812"، ومن طريقه البغوي "4247" عن معمر، عن أبيوب،

عن حميد بن هلال، عن رجل سمعه، عن ابن مسعود.

وَيَهْزِمُونَهُمْ حَتَّى تَبْلُغَ الدَّمَاءُ نَحْرَ الْعَجَلِ، وَيَقْتُلُونَ حَتَّى إِنَّ بَنِي الْأَبِ، كَانُوا يَتَعَادُونَ عَلَى مَائَةٍ، فَيَقْتُلُونَ حَتَّى لَا يَبْقَى مِنْهُمْ رَجُلٌ وَاحِدٌ، فَأَيُّ مِيرَاثٍ يُقَسِّمُ بَعْدَ هَذَا وَأَيُّ غَنِيمَةٍ يُفْرَحُ بِهَا، ثُمَّ يَسْتَفْتِحُونَ الْقُسْطَنَطِينِيَّةَ، فَيَتِمَّا هُمْ يَقْسِمُونَ الدَّنَانِيرَ بِالنَّرْسَةِ، إِذْ آتَاهُمْ فَرَعُ أَكْبَرُ مِنْ ذَلِكَ: إِنَّ الدَّجَالَ قَدْ خَرَجَ فِي ذَرَارِيكُمْ، فَيَرَفُضُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَيَقْبَلُونَ، وَيَبْتَغُونَ طَلِيعَةَ فَوَارِسَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُمْ يَوْمِنِيذٍ خَيْرُ فَوَارِسِ الْأَرْضِ إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَسْمَاءَهُمْ وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلَهُمْ وَالْوَلَانَ خِيُولَهُمْ

✽✽✽ اسیر بن جابر بیان کرتے ہیں: تیز ہوا چل پڑی ہم اس وقت حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ غصہ میں آگئے یہاں تک کہ ہمیں ان کے چہرے پر غصہ کے آثار محسوس ہو گئے انہوں نے فرمایا تمہارا استیاناں ہو قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک وراثت کی تقسیم ختم نہیں ہو جاتی اور غنیمت کے ذریعے خوش نہیں ہو جاتا پھر انہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے شام کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: اس طرف دشمن مسلمانوں کے لئے اکٹھا ہوگا پھر ان کا آنا سامنا بھی ہوگا اور یہ شرط عائد کی جائے گی کہ مرجائیں گے (لیکن واپس نہیں جائیں گے) تو واپس وہی جائے گا جو غالب ہوگا یہ لوگ لڑائی کرتے رہیں گے یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے گا تو یہ لوگ بھی واپس چلے جائیں گے کوئی بھی غالب نہیں آیا ہوگا اور شرط کا وقت بھی ختم ہو جائے گا پھر اگلے دن موت کی شرط رکھی جائے گی کہ وہی واپس آئے گا جو غالب ہوگا پھر وہ لڑائی کریں گے یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے گا یہ بھی واپس آ جائیں گے اور وہ بھی واپس چلے جائیں گے دونوں میں سے کوئی بھی غالب نہیں آیا ہوگا اور شرط ختم ہو جائے گی پھر اس سے اگلے دن تیسرے دن موت کی شرط عائد کی جائے گی کہ وہی واپس آئے گا جو غالب ہوگا وہ لوگ لڑائی کرتے رہیں گے یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے گا تو وہ گروہ بھی واپس چلا جائے گا یہ بھی واپس چلا جائے گا کوئی غالب نہیں آیا ہوگا پھر چوتھے دن ان کے درمیان لڑائی ہوگی تو یہ ان کے ساتھ لڑائی کرتے ہوئے انہیں پسپا کر دیں گے یہاں تک کہ خون گھوڑوں کی گردن تک پہنچ جائے گا اور لڑائی ہوتی رہے گی یہاں تک کہ ایک ہی باپ کے بیٹے ایک سولوگوں کے ساتھ مقابلہ کریں گے تو وہ مارے جائیں گے یہاں تک کہ ان میں سے صرف ایک شخص باقی رہ جائے گا تو پھر اس کے بعد وراثت کیسے تقسیم ہوگی اور پھر کون سی غنیمت کے ہمراہ خوشی حاصل کی جائے گی پھر لوگ قسطنطنیہ کو فتح کریں گے ابھی وہ دینار اور ڈھالیں تقسیم کر رہے ہوں گے کہ اسی دوران بڑی پریشان کن چیز ان تک آ جائے گی دجال تمہاری اولادوں کے درمیان ظہور پذیر ہوگا تو ان لوگوں کے ہاتھوں میں جو کچھ ہوگا وہ اسے پھینکیں گے اور آ جائیں گے وہ لوگ اپنے گھڑ سواروں کو بھیجیں گے۔ نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: وہ اس دن روئے زمین کے سب سے بہترین سوار ہوں گے میں ان لوگوں کے نام ان کے آباء کے نام ان کے قبائل کے نام اور ان کے گھوڑوں کے رنگوں سے بھی واقف ہوں۔

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْعَلَامَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَظْهَرَانِ عِنْدَ خُرُوجِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ مِنْ وَثَاقِهِ

ان دو علامتوں کی صفت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو دجال کے ظہور کے وقت رونما ہوں گی
6787 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عِيسَى بْنِ التَّيْغِينِ بِبَلَدِ الْمُوَصِّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ
مُوسَى مَوْلَى ابْنِ هَاشِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ كَهْمَسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى
بْنِ يَعْمَرَ،

(متن حدیث): أَنَّهُ، قَالَ لِفَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ: حَدَّثَنِي بَشَىءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ، وَلَا تُحَدِّثْنِي بَشَىءٌ لَمْ تَسْمَعِيهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: نَعَمْ، نُوَدِي بِالصَّلَاةِ
جَامِعَةً، فَاجْتَمَعَ النَّاسُ وَفَزَعُوا، قَالَتْ: فَصَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى
عَلَيْهِ، وَقَالَ: إِنِّي لَمْ أَجْمَعْكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ، وَلَكِنْ حَدِيثٌ حَدَّثَنِيهِ تَمِيمُ الدَّارِيُّ، زَعَمَ أَنَّهُ رَكِبَ الْبَحْرَ
فِي ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ لَحْمٍ وَجَذَامٍ، قَالَ: فَلَعِبَ بِنَا الْبَحْرَ - وَرَبَّمَا، قَالَ: لَعِبَ بِنَا الْمَوْجَ - شَهْرًا ثُمَّ قَذَفَ بِنَا
السَّفِينَةَ إِلَى جَزِيرَةٍ فِي الْبَحْرِ، قَالَ: فَخَرَجْنَا إِلَيْهَا فَلَقِينَا جَارِيَةً تَجْرُ شَعْرَهَا، لَا نَذَرِي مُقْبِلَةً هِيَ أَمْ مُدْبِرَةٌ،
قُلْنَا: مَا أَنْتِ؟ قَالَتْ: أَنَا الْحَسَّاسَةُ، قُلْنَا: أَخْبِرْنَا، قَالَتْ: عَلَيْكُمْ بِصَاحِبِ الدَّيْرِ، وَهُوَ يُخْبِرُكُمْ وَيَسْتَخْبِرُكُمْ،
قَالَ: فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ، فَإِذَا رَجُلٌ - ذَكَرَ مِنْ عَظَمِهِ مَا شَاءَ اللَّهُ - وَهُوَ مُوَقَّعٌ إِلَى حَبْلِ الْحَدِيدِ، قُلْنَا: مَنْ أَنْتَ؟
قَالَ: أَخْبِرُونِي عَمَّا أَسْأَلُكُمْ عَنْهُ، قَالُوا: سَلْنَا، قَالَ: مَا لَعَلَّ نَحْلُ بَيْسَانَ، يُطْعَمُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: يُوشِكُ أَنْ لَا
يُطْعَمَ، ثُمَّ، قَالَ: أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنِ زُعَرَ، بِهَا مَاءٌ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: يُوشِكُ أَنْ لَا يَكُونَ بِهَا مَاءٌ، ثُمَّ، قَالَ:
أَخْبِرُونِي عَنْ هَذَا الرَّجُلِ، هَلْ خَرَجَ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: إِنَّهُ صَادِقٌ فَاتَّبِعُوهُ، قُلْنَا: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا الدَّجَالُ
قَالَ كَهْمَسٌ: فَذَكَرَ ابْنُ بُرَيْدَةَ شَيْئًا لَمْ أَحْفَظْهُ، إِلَّا أَنَّهُ، قَالَ: تَطْوَى لَهُ الْأَرْضُ، وَيَأْتِي عَلَى جَمِيعِهِمْ فِي
أَرْبَعِينَ صَبَاحًا

✽✽✽ یحییٰ بن معمر بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے کہا: مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیں جو آپ نے نبی
اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہو اور آپ مجھے کوئی ایسی بات نہ بتائیں جو آپ نے براہ راست نبی اکرم ﷺ کی زبانی نہ سنی ہو۔ انہوں نے
کہا: ٹھیک ہے یہ اعلان کیا گیا اسٹھے ہو جاؤ! تو لوگ اسٹھے ہو گئے لوگ گھبرا گئے۔ سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی
اکرم ﷺ منبر پر چڑھے آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”میں نے تم لوگوں کو کسی رغبت یا خوف کی وجہ سے جمع نہیں کیا ہے بلکہ ایک واقعہ پیش آیا ہے جو مجھے تمہاری داری نے بیان
کیا ہے وہ یہ کہتا ہے کہ وہ تمہیں افراد جن کا تعلق لحم اور جذام قبیلے سے تھا وہ سمندر میں سفر کر رہے تھے اس نے یہ بیان کیا

ہے کہ سمندر (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) موجیں ہمارے ساتھ کھیل کرنے لگیں ایک ماہ تک ایسا ہوتا رہا پھر ہماری کشتی سمندر میں موجود ایک جزیرے تک پہنچ گئی۔ تمیم داری بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نکل کر اس جزیرے کی طرف گئے تو وہاں ہماری ملاقات ایک لڑکی سے ہوئی جو اپنے بال کھینچ رہی تھی ہمیں نہیں پتہ چلا کہ وہ آ رہی ہے یا جا رہی ہے۔ ہم نے دریافت کیا: تم کون ہو اس نے کہا: میں ”جساسہ“ ہوں ہم نے کہا: تم میں کچھ بتاؤ اس نے کہا: تم لوگ گرجے میں موجود شخص کے پاس چلے جاؤ وہ تمہیں بتائے گا بھی اور تم سے اطلاعات حاصل بھی کرے گا۔ تمیم داری بیان کرتے ہیں: ہم لوگ اس کے پاس گئے تو وہ ایک ایسا شخص تھا اس کے بعد انہوں نے اس کے بڑے ہونے کا ذکر کیا وہ لوہے کی رسی کے ساتھ بندھا ہوا تھا ہم نے دریافت کیا: تم کون ہو اس نے کہا: پہلے تم مجھے اس چیز کے بارے میں بتاؤ جس کے بارے میں میں تم سے سوال کروں گا ان لوگوں نے کہا: تم ہم سے سوال کرو اس نے دریافت کیا: بیسان کے کھجوروں کے باغ کا کیا حال ہے کیا اس کا اناج اب بھی کھایا جاتا ہے ہم نے جواب دیا: جی ہاں۔ اس نے کہا: عنقریب وہ نہیں کھایا جائے گا پھر اس نے دریافت کیا: تم مجھے زغر کے چشمے کے بارے میں بتاؤ کہ کیا اس میں پانی ہے ہم نے جواب دیا: جی ہاں۔ اس نے کہا: عنقریب اس میں پانی نہیں رہے گا پھر اس نے کہا: تم لوگ مجھے ان صاحب کے بارے میں بتاؤ کیا ان کا ظہور ہو گیا ہے ان لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں تو اس نے کہا: بے شک وہ سچے ہیں تم لوگ ان کی پیروی کرو۔ ہم نے دریافت کیا: تم کون ہو اس نے کہا: میں دجال ہوں۔“

تھمس بیان کرتے ہیں: ابن بریدہ نے یہاں کوئی چیز ذکر کی تھی جو مجھے یاد نہیں رہی تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

”اس کے لئے روئے زمین کو لپیٹ دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ تمام روئے زمین کا چکر چالیس دن میں لگالے گا۔“

ذِكْرُ الْعَلَامَةِ الثَّالِثَةِ الَّتِي تَظْهَرُ فِي الْعَرَبِ عِنْدَ خُرُوجِ الدَّجَالِ

مِنْ وَثَاقِهِ كَفَانَا اللَّهُ وَكُلَّ مُسْلِمٍ شَرُّهُ وَفِتْنَتُهُ

اس تیسری علامت کا تذکرہ جو عربوں میں اس وقت ظہور پذیر ہوگی جب دجال اپنی قید سے

نکل آئے گا اللہ تعالیٰ اس کے شر اور اس کے فتنے سے ہمیں اور ہر مسلمان کو بچائے

6788 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سُلَيْمَانَ

الْقُرْفَسَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْقُتَيْبِيُّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ، تَقُولُ:

(متن حدیث): صَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ، فَحَمِدَ اللَّهَ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ:

أُنذِرْكُمْ الدَّجَالَ، فَإِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَهُ أُمَّتُهُ، وَهُوَ كَايِّنٌ فِيكُمْ أَيُّهَا الْأُمَّةُ، إِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا

أُمَّةً بَعْدَكُمْ، إِلَّا إِنْ تَمِيمًا الدَّارِي أَخْبَرَنِي أَنَّ ابْنَ عَمِّ لَهُ وَأَصْحَابَهُ رَكِبُوا بَحْرَ الشَّامِ، فَأَنْتَهَوْا إِلَى جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِهِ، فَإِذَا هُمْ بِدَهْمَاءَ تَجَرُّ شَعْرَهَا، قَالُوا: مَا أَنْتَ؟ قَالَتْ: الْجَسَّاسَةُ أَوْ الْجَائِسَةُ، قَالُوا: أَخْبِرِينَا؟ قَالَتْ: مَا أَنَا بِمُخْبِرِكُمْ عَنْ شَيْءٍ، وَلَا سَائِلِكُمْ عَنْهُ، وَلَكِنْ أَتَوْتُ الدَّيْرَ، فَإِنَّ فِيهِ رَجُلًا بِالْأَشْوَاقِ إِلَى لِقَائِكُمْ، فَاتَّوَا الدَّيْرَ، فَإِذَا هُمْ بِرَجُلٍ مَمْسُوحٍ الْعَيْنِ مُوْتَقٍ فِي الْحَدِيدِ إِلَى سَارِيَةٍ، فَقَالَ: مِنْ أَيْنَ أَنْتُمْ؟ وَمَنْ أَنْتُمْ؟ قَالُوا: مِنْ أَهْلِ الشَّامِ، قَالَ: فَمَنْ أَنْتُمْ؟ قَالُوا: نَحْنُ الْعَرَبُ، قَالَ: فَمَا فَعَلْتَ الْعَرَبُ؟ قَالُوا: خَرَجَ فِيهِمْ نَبِيٌّ بِأَرْضِ تِمَاسَءَ، قَالَ: فَمَا فَعَلَ النَّاسُ؟ قَالُوا: فِيهِمْ مَنْ صَدَّقَهُ، وَفِيهِمْ مَنْ كَذَّبَهُ، قَالَ: أَمَا إِنَّهُمْ إِنْ يُصَدِّقُوهُ وَيَتَّبِعُوهُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، ثُمَّ قَالَ: مَا بَيَّوْتُمْكُمْ؟ قَالُوا: مِنْ شَعْرٍ وَصُوفٍ تَغْزُلُهُ نِسَاؤُنَا، قَالَ: فَضْرَبَ بِيَدِهِ عَلَى فِخْذِهِ، ثُمَّ قَالَ: هَيْهَاتَ، ثُمَّ قَالَ: مَا فَعَلْتَ بُحَيْرَةَ طَبْرِتْ؟ قَالُوا: تَدْفُقُ جَوَانِبَهَا يَصْدُرُ مِنْ آتَاهَا، فَضْرَبَ بِيَدِهِ عَلَى فِخْذِهِ، ثُمَّ قَالَ: هَيْهَاتَ، ثُمَّ قَالَ: مَا فَعَلْتَ عَيْنَ زُعْرَ؟ قَالُوا: تَدْفُقُ جَوَانِبَهَا يَصْدُرُ مِنْ آتَاهَا، قَالَ: فَضْرَبَ بِيَدِهِ عَلَى فِخْذِهِ، ثُمَّ قَالَ: هَيْهَاتَ، ثُمَّ قَالَ: مَا فَعَلَ نَحْلُ بَيْسَانَ؟ قَالُوا: يُؤْتِي جَنَاهُ فِي كُلِّ عَامٍ، قَالَ: فَضْرَبَ بِيَدِهِ عَلَى فِخْذِهِ، ثُمَّ قَالَ: هَيْهَاتَ، ثُمَّ قَالَ: أَمَا إِنِّي لَوْ قَدْ حِلَلْتُ مِنْ وَثَاقِي هَذَا لَمْ يَبْقَ مِنْهَلٍ إِلَّا وَطْنَتُهُ إِلَّا مَكَّةَ، وَطَبِيعَةٌ فَإِنَّهُ لَيْسَ لِي عَلَيْهِمَا سَبِيلٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ سَدَّ طَبِيعَةً، حَرَّمْتُهَا كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا فِيهَا نَقَبٌ فِي سَهْلٍ وَلَا جَبَلٍ إِلَّا وَعَلَيْهِ مَلَكَانِ شَاهِرَا السِّيفِ يَمْنَعَانِ الدَّجَالَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

❀❀ امام فہمی بیان کرتے ہیں: ہم نے سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم ﷺ منبر پر چڑھے آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تم لوگوں کو دجال سے ڈرا رہا ہوں مجھ سے پہلے کے ہر نبی نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا ہے اور وہ تمہارے درمیان ظہور پذیر ہوگا اے امت! بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور تمہارے بعد کوئی اور امت نہیں ہے البتہ تم داری نے مجھے بتایا ہے کہ اس کے چچا زاد اور اس کے ساتھی شام کے سمندر میں سفر کر

6788- حدیث صحیح عبد الملک بن سلیمان القرطاسی ذکرہ المؤلف فی "الثقات" 8/39، وقال: مستقیم الحدیث، وقال العقیلی فی "الضعفاء" 3/24: حدیثہ غیر محفوظ، وعمران بن سلیمان لقمی ذکرہ المؤلف فی "الثقات" 7/241، وكذا البخاری ف تاریخہ 6/426، وابن ابی حاتم 6/299، ولم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا. وأخرجه البخاری "959" 24/، والبیہقی فی "شرح السنة" 4268 "من طريقين عن عبد الله بن جعفر الرقي، عن عيسى بن يونس، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/373-374، والحميدي "364"، وابن أبي شيبة 15/154-156، ومسلم "2942" فی الفتن: باب قصة الجساسة، وأبو داود "4327" فی الملاحم: باب فی خبر الجساسة، وابن ماجه "4074" فی الفتن: باب فتنة الدجال، والطبرانی "956" 24/ و"957" و"960" و"961"، والآجری فی "الشریعة" ص 376-378 و379، وابن منده فی "الإيمان" "1057" و"1059" و"1060"، والبیہقی "4269" من طرق عن الشعبي، به. وبعضهم يزيد فی الحدیث علی بعض. وأخرجه مختصرا أبو داود "4325"، والطبرانی "922" 42/ و"923" من طريقين عن ابن شهاب، عن أبي سلمة، عن فاطمة بنت قيس. وقوله: "يصدر من أتناها"، أي: ينصرف عن السقي، وقد روى في الحديث: كانت له ركوة تسمى الصادر به، لأنه يصدر عنها الرى، ومنه فاصدرنا ركانها، أي: صرفنا رواء، فلم نحتج إلى المقام بها للماء.

رہے تھے وہ کسی جزیرے تک پہنچ گئے وہاں ایک عورت تھی جو اپنے بال کھینچ رہی تھی ان لوگوں نے دریافت کیا: تم کون ہو اس نے کہا: جساسہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جاسسہ۔ ان لوگوں نے کہا: تم ہمیں کسی چیز کے بارے میں بتاؤ اس نے کہا: میں تمہیں کسی چیز کے بارے میں نہیں بتاؤں گی اور نہ ہی کسی چیز کے بارے میں تم سے دریافت کروں گی لیکن تم لوگ عبادت خانے میں چلے جاؤ وہاں ایک شخص ہے جو تم سے ملاقات کا مشتبہ ہے وہ لوگ عبادت خانے میں آئے تو وہاں ایک شخص تھا جس کی آنکھ کافی تھی وہ لوہے کی زنجیروں میں ستون کے ساتھ بندھا ہوا تھا اس نے دریافت کیا: تم لوگ کہاں سے آئے ہو تم لوگ کون ہو۔ ان لوگوں نے جواب دیا: اہل شام سے۔ اس نے دریافت کیا: تم لوگ کون ہو۔ انہوں نے جواب دیا: ہم عربی ہیں۔ اس نے کہا: عربوں کا کیا حال ہے۔ ان لوگوں نے بتایا: ان میں ایک نبی کا ظہور ہوا ہے جو تیماء کی سرزمین سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس نے دریافت کیا: لوگوں کا کیا حال ہے۔ انہوں نے بتایا: ان میں کچھ لوگ وہ ہیں جنہوں نے ان کی تصدیق کی ہے اور کچھ لوگ وہ ہیں جنہوں نے انہیں غلط قرار دیا ہے تو اس نے کہا: اگر وہ ان کی تصدیق کر دیں اور ان کی پیروی کریں تو یہ ان کے حق میں زیادہ بہتر ہے اگر انہیں علم ہو پھر اس نے دریافت کیا: تمہارے گھر کس چیز کے ہیں۔ ان لوگوں نے بتایا: بالوں کے اور اون کے بنے ہوئے جنہیں ہماری عورتیں تیار کرتی ہیں۔ راوی کہتے ہیں: تو اس نے اپنا ہاتھ اپنے زانوں پر مارا پھر بولا یہی پھر اس نے دریافت کیا: بحیرہ طبریہ کا کیا حال ہے۔ انہوں نے بتایا: اس کے کنارے چھلک رہے ہیں اس نے اپنے زانوں پر ہاتھ مارا پھر بولا جلدی کرو پھر اس نے دریافت کیا: زغر کے چشمے کا کیا حال ہے ان لوگوں نے بتایا: اس کے کنارے چھلکتے ہیں جو اس تک آتا ہے وہ سیر ہوتا ہے تو اس نے اپنے زانوں پر ہاتھ مارا اور پھر بولا جلدی کرو پھر اس نے دریافت کیا: بیسان کے نخلستان کا کیا حال ہے۔ ان لوگوں نے کہا: اس کی ٹہنیاں سارا سال پھل دیتی ہیں اس نے پھر اپنے زانوں پر ہاتھ مارا اور بولا: جلدی کرو پھر اس نے کہا: اگر میں اپنی ان بیڑیوں سے آزاد ہو گیا تو کوئی چشمہ ایسا نہیں ہوگا جسے میں روند نہ دوں البتہ مکہ اور طیبہ (یعنی مدینہ منورہ) کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ میرے لئے وہاں جانے کی گنجائش نہیں ہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ طیبہ ہے میں اسے اسی طرح حرم قرار دیتا ہوں جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرام قرار دیا تھا اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے عام زمین اور پہاڑوں میں اس میں داخلے کا جو بھی راستہ ہے اس پر دو فرشتے تعینات ہیں جنہوں نے تلواریں سوتی ہوئی ہیں اور وہ قیامت کے دن تک دجال کو (اس میں داخل ہونے سے) روکنے کے لئے (تیار رہیں گے)

6789 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حُمَيْدٍ الطَّوِيلُ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ ذَاوَدَ بْنِ أَبِي هِنْدَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ،

6789—حدیث صحیح، واحمد بن یحییٰ حمید الطویل ذکرہ المؤلف فی الثقات 8/10، وأرخ وفاته سنة خمس وعشرين ومنتین أو قبلها أو بعدها بقليل. وقد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح. وأخرجه أحمد 6/374 و418 عن يونس بن محمد، و412/6-413 عن عفان بن مسلم، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 12/463، والطبراني "964"/24 من طريق حجاج بن منهال، والطبراني أيضا "964"/24 من طريق أبي عمر الضبر وأبي عمر الحوضي، خستهم عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد.

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ مُسْرِعًا، فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَنُودِيَ فِي النَّاسِ الصَّلَاةَ جَامِعَةً، فَاجْتَمَعَ النَّاسُ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي لَمْ أَدْعُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ نَزَلْتُ، وَلَكِنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ أَخْبَرَنِي أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ فَلَسْطِينَ رَكِبُوا الْبَحْرَ، فَقَذَفْتَهُمُ الرِّيحُ إِلَى جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ، فَإِذَا هُمْ بِدَابَّةٍ لَا يُدْرَى أَذْكَرُ هُوَ أَمْ أُنْثَى مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ، فَقَالُوا: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَتْ: أَنَا الْجَسَّاسَةُ، قَالُوا: أَخْبِرِينَا؟ قَالَتْ: مَا أَنَا بِمُخْبِرَتِكُمْ، وَلَا مُسْتَخْبِرَتِكُمْ، وَلَكِنَّ هَاهُنَا مَنْ هُوَ قَفِيرٌ إِلَيَّ أَنْ يُخْبِرَكُمْ، وَإِلَى أَنْ يَسْتَخْبِرَكُمْ، فَاتُوا الدَّيْرَ، فَإِذَا بِرَجُلٍ مَرِيضٍ مُصَفَّدٍ بِالْحَدِيدِ، فَقَالَ: مَنْ أَنْتُمْ؟ قَالُوا: نَحْنُ الْعَرَبُ، قَالَ: هَلْ يُعْتِ النَّبِيُّ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: فَهَلْ تَبْعَتْهُ الْعَرَبُ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: ذَلِكَ خَيْرٌ لَهُمْ، قَالَ: مَا فَعَلْتَ فَارِسُ؟ قَالُوا: لَمْ يَظْهَرْ عَلَيْهَا، قَالَ: أَمَا إِنَّهُ سَيَظْهَرُ عَلَيْهَا، ثُمَّ قَالَ: مَا فَعَلْتَ عَيْنُ زُغَرٍ؟ قَالُوا: تَدْفُقُ مَلَايَ، قَالَ: فَمَا فَعَلَ نَحْلُ بَيْسَانَ؟ قَالُوا: قَدْ أَطْعَمَ أَوَائِلُهُ، فَوُتِبَ عَلَيْهِ وَثْبَةٌ، حَتَّى خَشِينَا أَنْ سَيَغْلِبَ، فَقُلْنَا: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا الدَّجَالُ، أَمَا إِنِّي سَاطَأُ الْأَرْضَ كُلَّهَا إِلَّا مَكَّةَ وَطَبِيعَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبْشِرُوا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ، هَذِهِ طَبِيعَةُ لَا يَدْخُلُهَا

❁❁ امام شعیب سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ تیزی سے تشریف لائے آپ ﷺ منبر پر چڑھے لوگوں میں یہ اعلان کیا کہ اکٹھے ہو جاؤ تو لوگ اکٹھے ہو گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگوں میں نے تمہیں کسی رغبت یا کسی پریشانی کے نازل ہونے کی وجہ سے نہیں بلایا ہے البتہ تم داری نے مجھے بتایا کہ فلسطین سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ سمندری سفر پر روانہ ہوئے تو ہوانے انہیں سمندر میں موجود کسی جزیرے تک پہنچا دیا وہاں ایک جانور موجود تھا اس کا یہ پتہ نہیں چلتا تھا کہ وہ مذکر ہے یا مؤنث ہے کیونکہ اس کے جسم پر بال بہت زیادہ تھے تو میں نے دریافت کیا: تم کون ہے۔ اس نے جواب دیا: میں جساسہ ہوں ان لوگوں نے کہا: تم ہمیں کسی چیز کے بارے میں بتاؤ تو اس نے کہا: میں تمہیں کسی چیز کے بارے میں نہیں بتاؤں گی نہ ہی تم سے کسی چیز کے بارے میں معلوم کروں گی البتہ وہاں ایک شخص ہے جو اس بات کا محتاج ہے کہ وہ تمہیں کوئی اطلاع دے اور اس بات کا بھی ضرورت مند ہے کہ تم سے کسی چیز کے بارے میں معلوم کرے تو وہ اس عبادت خانے تک آئے وہاں ایک شخص تھا جو لوہے کی زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا۔ اس نے دریافت کیا: تم کون لوگ ہو۔ ان لوگوں نے جواب دیا: ہم عرب ہیں اس نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ مبعوث ہو گئے ہیں۔ ان لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ اس نے دریافت کیا: کیا عربوں نے ان کی پیروی کر لی ہے۔ ان لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں اس نے کہا: یہ ان لوگوں کے حق میں بہتر ہے پھر اس نے دریافت کیا: اہل فارس کا کیا حال ہے۔ ان لوگوں نے بتایا: وہ ابھی اس پر غالب نہیں آئے۔ اس نے کہا: وہ عقیقہ رب اہل فارس پر غالب آ جائیں گے پھر اس نے دریافت کیا: زغر کے چشمے کا کیا حال ہے۔ ان لوگوں نے بتایا: اس کے کنارے بھرے ہوئے ہیں۔ اس نے دریافت کیا: بیسان کے نخلستان کا کیا حال ہے۔ ان لوگوں نے بتایا: وہ پیداوار دے رہا ہے پھر وہ شخص اچھلا یہاں تک کہ ہمیں اندیشہ ہوا کہ وہ غالب آ جائے گا (یعنی اپنے آپ کو چھڑالے گا) ہم نے کہا: تم کون ہو۔ اس نے کہا: میں دجال ہوں میں ساری روئے زمین کو روند دوں گا

البتہ مکہ اور طیبہ (نہیں جاسکوں گا)

(راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کے گروہ تمہیں خوشخبری ہے کہ یہ (مدینہ منورہ) طیبہ ہے وہ (دجال) اس میں داخل نہیں ہوگا۔

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ الْمُبَادَرَةِ

بِالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ قَبْلَ خُرُوجِ الْمَسِيحِ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْهُ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ دجال کے نکلنے سے پہلے

نیک اعمال کی طرف جلدی کر لے، ہم اس (دجال) سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

6790 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ رِيَّاحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): يَبَادِرُوا بِالْعَمَلِ سِتًّا: الدَّجَالَ، وَالْذُّخَانَ، وَدَابَّةَ الْأَرْضِ، وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَأَمْرَ الْعَامَّةِ، وَخَوِيصَةَ أَحَدِكُمْ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”چھ (شایانوں کے ظہور پذیر) ہونے سے پہلے عمل کرو دجال، دھواں، دلبۃ الارض، سورج کا مغرب سے نکلنا۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَأَنَّ هَذَا الْعَدَدَ الْمَذْكُورَ لِلْأَشْيَاءِ الْمُتَوَقَّعَةِ قَبْلَ خُرُوجِ الْمَسِيحِ

لَيْسَ بَعْدَ لَمْ يُرَدِّ بِهِ النَّفْيَ عَمَّا وَرَاءَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ دجال کے خروج سے متوقع طور پر پیش آنے والی اشیاء کے بارے میں

6790 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير زياد بن رباح، فمن رجال مسلم، هو في صحيحه "129" "2947" في الفتن: باب في بقية من أحاديث الدجال، عن أمية بن بسطام، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/324 و407، ومسلم "2947" من طريق همام، عن قتادة، به. وأخرجه الطيالسي "2549"، ومن طريقه أحمد 2/511، والحاكم 4/516 عن عمران القطان، عن قتادة، عن عبد الله بن رباح عن أبي هريرة. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي! قلت: عمران القطان حديثه حسن لا يرقى إلى الصحة. وأخرجه أحمد 2/337 و372، ومسلم "2947" "128"، والبخاري "4249" من طريقين عن العلاء بن عبد الرحمن، عن أبيه، عن أبي هريرة. وفي الباب عن أنس عند ابن ماجه "4056"، وإسناده حسن. وقوله: "بادروا بالأعمال ... أي: أسرعوا بالأعمال الصالحة النافعة قبل وقوع هذه الآيات، قال القاضي فيما نقله عنه القاري في "شرح المشكاة" 5/188: أمرهم أن يبادروا بالأعمال قبل نزول هذه الآيات، لأنها إذا نزلت أدهشهم، وشغلهم عن الأعمال، أو سد عليهم باب التوبة وقبول الأعمال.

مذکورہ تعداد سے یہ مراد نہیں ہے: اس کے علاوہ عدد کی نفی کی جائے

6791 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَرَاثُ الْقَزَازُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غُرْفَةٍ، وَنَحْنُ تَحْتَهَا إِذْ أَشْرَفَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا تَتَذَكَّرُونَ؟ قُلْنَا: نَذْكُرُ السَّاعَةَ، قَالَ: فَإِنَّهَا لَا تَكُونُ حَتَّى يَكُونَ بَيْنَ يَدَيْهَا عَشْرُ آيَاتٍ: طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَالذَّجَالُ، وَالذُّخَانُ، وَعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ، وَالذَّابَّةُ، وَخُرُوجُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ، وَخَسْفُ الْمَشْرِقِ، وَخَسْفُ الْمَغْرِبِ، وَخَسْفُ بَعْزِ بَرِّ الْعَرَبِ، وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ مَوْضِعٍ كَذَا؟ قَالَ: أَحْسَبُهُ، قَالَ: تَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا، وَتَنْزِلُ مَعَهُمْ حَيْثُ يَنْزِلُونَ قَالَ شُعْبَةُ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَرْفَعَهُ

❁❁ حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ بالا خانہ میں موجود تھے ہم اس کے نیچے موجود تھے پھر اسی دوران نبی اکرم ﷺ نے جہانک کرد دریافت کیا: تم لوگ کس بارے میں بات چیت کر رہے ہو۔ ہم نے عرض کی: ہم قیامت کا ذکر کر رہے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک اس سے پہلے دس نشانیاں نمودار نہیں ہوتیں سورج کا مغرب سے نکلنا، دجال، دھواں، حضرت عیسیٰ بن مریم (کا نزول)، دابۃ الارض، یا جوج و ما جوج کا نکلنا، مشرق میں زمین میں دھنسا، مغرب میں زمین میں دھنسا اور جزیرہ عرب میں زمین میں دھنسا اور ایک آگ ہوگی جو فلاں مقام سے نکلے گی (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: وہ ان لوگوں کے ساتھ آرام کرے گی جہاں وہ لوگ آرام کریں گے اور وہ ان کے ساتھ پڑاؤ کرے گی جہاں وہ لوگ پڑاؤ کریں گے۔

شعبہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی کی مانند

6791-إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير أن صحابه وهو حذيفة بن أسيد من رجال مسلم. إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه الحنظلي. وأخرجه أحمد 4/7، ومسلم "2901" و"40" و"41" في الفتن: باب في الآيات التي تكون قبل الساعة، والترمذي 4/478 في الفتن: باب ما جاء في الخسف، والطبراني "3028" من طريق شعبة، بهذا الإسناد. وفي رواية الطبراني أهدل الدخان بريح تلقى في البحر. وأخرجه الطيالسي "1067"، وأحمد 4/6 و7، والحميدي "827"، وابن أبي شيبة 15/163، ومسلم "39" "2901"، وأبو داود "4311" في الملاحم: باب أمارات الساعة، والترمذي "2183"، والنسائي في "الكبرى"، وابن ماجه "4041" في الفتن: باب أشرار الساعة، والطبراني "3029" و"3030" و"3031" و"3032" و"3033"، والبخاري "4250" من طرق عن فرات القزاز، به. وبعضهم رواه مختصراً. وانظر الحديث رقم "6790" وأخرجه الطبراني "3034" من طريق سعيد بن بشير، عن قتادة، عن أبي الطفيل، به. وأخرجه أيضاً الطبراني "3060" من طريق بن أبي ليلى، عن الحكم، عن الربيع بن عميلة، عن حذيفة بن أسيد. وأهدل فيه "النار التي تطرد الناس إلى المحشر" "بريح تسفيهم فطرهم بالبحر."

منقول ہے تاہم اس سند کے ساتھ مرفوع حدیث کے طور پر منقول نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنِ الْمَوْضِعِ الَّذِي يُخْرُجُ مِنْ نَاحِيَّتِهِ الدَّجَالُ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو اس جگہ کے بارے میں ہے جس کے کنارے سے دجال نکلے گا

6792 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ بْنِ وَارَةَ،

قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ سَابِقٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ مُطْرِفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ بِلَالِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): يَخْرُجُ الدَّجَالُ مِنْ هَاهُنَا، وَأَشَارَ نَحْوَ الْمَشْرِقِ.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَوْلُ أَبِي هُرَيْرَةَ: وَأَشَارَ نَحْوَ الْمَشْرِقِ أَرَادَ بِهِ الْبُحْرَيْنِ،

لَأَنَّ الْبُحْرَيْنِ مَشْرِقُ الْمَدِينَةِ، وَخُرُوجُ الدَّجَالِ يَكُونُ مِنْ جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِهَا، لَا مِنْ خُرَاسَانَ، وَالذَّلِيلُ عَلَى صِحَّةِ هَذَا أَنَّهُ مُوثَّقٌ فِي جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبُحْرِ، عَلَى مَا أَخْبَرَ تَمِيمُ الدَّارِيُّ، وَلَيْسَ بِخُرَاسَانَ بَحْرًا وَلَا جَزِيرَةً

✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”دجال اس طرف سے نکلے گا نبی اکرم ﷺ نے مشرق کی طرف اشارہ کر کے (یہ بات ارشاد فرمائی)“

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا: ”نبی اکرم ﷺ نے مشرق کی طرف اشارہ کیا“ اس کے

ذریعے مراد بحرین ہے کیونکہ بحرین مدینہ منورہ کے مشرق میں ہے اور دجال کا ظہور بھی انہی علاقوں میں سے ہوگا خراسان سے نہیں ہوگا اس بات کے صحیح ہونے کی دلیل یہ ہے: دجال سمندر کے کسی جزیرے میں بندھا ہوا ہے جیسا کہ تیمم داری نے اس بارے میں اطلاع دی ہے جبکہ خراسان میں نہ تو کوئی سمندر ہے نہ ہی کوئی جزیرہ ہے۔

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنِ السَّبَبِ الَّذِي يَكُونُ خُرُوجُ الْمَسِيحِ بِهِ

اس سبب کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جس کی وجہ سے دجال نکلے گا

6793 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُنْثَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَوْحُ بْنُ

أَسْلَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ،

6792- بلال بن ابی ہریرہ لم یرو عنه غیر الشعبي، ولم یوثقه غیر المؤلف 4/65، وعمرو بن ابی قیس روی له اصحاب

السنن والبخاری تعليقا، وقال الحافظ في "التقريب": صدوق له أوهام، وباقي رجال السند ثقات. مطرف: هو ابن عبد الله بن الشخير. وأخرجه بنحوه البزار "3383" عن ممد بن المنثى، ن يحيى - وهو القطان - عن مجالد، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْمُحَرَّرِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سئل رسول الله عن الدجال فقال: - أحسبه قال - : "يخرج من نحو المشرق". قال الهيثمي في "المجمع" 7/348: فيه مجالد بن سعيد وهو ضعيف، وقد وثق.

(متن حدیث): أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَأَى ابْنَ صَائِدٍ فِي سَكَّةٍ مِنْ سِكَكِ الْمَدِينَةِ، فَسَبَّهُ ابْنُ عُمَرَ، وَوَقَعَ فِيهِ، فَانْتَفَخَ حَتَّى سَدَّ الطَّرِيقَ، فَضْرَبَهُ ابْنُ عُمَرَ بِعَصَا، فَسَكَنَ حَتَّى عَادَ، فَانْتَفَخَ حَتَّى سَدَّ الطَّرِيقَ، فَضْرَبَهُ ابْنُ عُمَرَ بِعَصَا مَعَهُ، حَتَّى كَسَرَهَا عَلَيْهِ، فَقَالَتْ لَهُ حَفْصَةُ: مَا شَأْنُكَ وَشَأْنُهُ، مَا يُؤْلَعُكَ بِهِ، أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: إِنَّمَا يَخْرُجُ الدَّجَالُ مِنْ غَضَبِي يَغْضِبُهَا.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: رُؤْيُ حَفْصَةَ ابْنِ عُمَرَ، وَضْرَبَهُ حَيْثُ كَانَ يَضْرِبُ الْمَسِيحَ بِالْعَصَا، كَانَ ذَلِكَ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مدینہ منورہ کی کسی گلی میں ابن صائد کو دیکھا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے برا کہا اور اسے ڈانٹنے لگے تو وہ اتنا پھول گیا کہ اس نے راستہ بند کر دیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے عصا کے ذریعے مارا تو اسے سکون آیا یہاں تک کہ وہ واپس اپنی اصل حالت میں آ گیا پھر وہ پھول گیا یہاں تک کہ اس نے راستہ بند کر دیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے پاس موجود عصا پھر اسے مارا یہاں تک کہ اس پر اسے توڑ دیا تو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: تمہارا اور اس کا کیا واسطہ ہے یہ تمہیں کیوں غصہ دلا دیتا ہے کیا تم نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا۔

”دجال اس غضب کی وجہ سے باہر آئے گا جو اسے لاحق ہوگا۔“

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور ان کے مارنے کو دیکھنا اس صورت میں تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی عصا کے ذریعے ماریں گے یہ واقعہ نبی اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ میں پیش آیا تھا۔

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنِ الْعَلَامَةِ الَّتِي يُعْرَفُ بِهَا الدَّجَالُ عِنْدَ خُرُوجِهِ

اس علامت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جس کے ذریعے دجال کو

اس کے خروج کے وقت پہچانا جائے گا

6794 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

6793 - حدیث صحیح، روح بن اسلم وإن كان ضعيفا قد توبع، وباقي رجاله ثقات من رجال الصحيح. وهو في "مسند أبي يعلى" ورقة 327 وأخرجه مسلم "2932" في الفتن: باب ذكر ابن صياد، من طريق هشام بن حسان، عن أيوب، به. وأخرجه الطبراني "336" و"23" و"373" من طريق حفص بن غياث، عن عبد الله وهو ابن عمر - به، ولم يذكر فيه قصة، وقال فيه: "إنما خروج ابن صياد ... " وهو وهم. وأخرجه مطولا أحمد 6/284، ومسلم "2932" و"99" من طريق ابن عون، عن نافع، به. وأخرجه مختصرا أبو يعلى ورقة 326 من طريق سليمان بن أبي كريمة، عن الزهري، عن سالم، عن أبيه، عن حفصة قالت: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "الدَّجَالُ لَا يَخْرُجُ إِلَّا غَضَبِي يَغْضِبُهَا". وأخرجه الطبراني "370" و"23" من طريق صالح بن كيسان، عن الزهري، بهذا الإسناد إلى حفصة قالت: إنا كنا نتحدث أن الدجال يخرج من غضبة يغضبها.

(متن حدیث): إِنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ لَهُ رَءٌ يَقْرُؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ مِنْ أُمَّتِي وَكَاتِبٍ - يَعْنِي الدَّجَالَ -

✽ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ”ک ف ر“ لکھا ہوا ہوگا جسے ہر مومن پڑھے لگا خواہ وہ پڑھا لکھا ہو یا نہ ہو۔“

(راوی کہتے ہیں:) اس سے مراد دجال ہے (یعنی اس کی آنکھوں کے درمیان یہ لکھا ہوگا۔)

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنْ وَصْفِ عَيْنِ الدَّجَالِ الَّتِي هِيَ الْعَوْرَاءُ مِنْ عَيْنَيْهِ

دجال کی آنکھ کی صفت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ اس کی دونوں آنکھوں میں سے جو آنکھ کافی ہوگی

6795 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ،

قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْهَدَيْلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

أَبِي، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَّابٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ كَعْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): الدَّجَالُ عَيْنُهُ خَضِرَاءُ كَزُجَاجَةٍ، وَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

✽ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”دجال کی آنکھیں شیشے کی طرح سبز ہوں گی تم لوگ قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو۔“

6794 - إسناده صحيح على شرط الشيخين، وسماع يزيد بن زريع من سعيد وهو ابن أبي عروبة - قبل اختلاطه. وأخرجه

أحمد 3/206 عن عبد الوهاب، و3/207 عن روح، كلاهما عن سعيد بن أبي عروبة، بهذا الإسناد. وأخرجه بنحوه مطولا ومختصرا

أحمد 3/173 و229 و276 و290، والبخارى "7131" في الفتن: باب ذكر الدجال، و"7408" في التوحيد: باب قول الله تعالى

"ولتصنع على عيني"، ومسلم "102" و"101" و"2933" في الفتن: باب ذكر الدجال وصفه ما معه، وأبو داود "4316" و"4317"

في الملاحم: باب خروج الدجال، والترمذي "2245" في الفتن: باب ما جاء في قتل عيسى ابن مريم الدجال، وأبو يعلى

"3016" و"3017" و"3092" و"3265" من طرق عن قتادة، به. وأخرجه أيضا أحمد 3/115 و201 و228 و249 و250،

ومسلم "2933" و"103"، وأبو داود "3418" من طريقين عن أنس. وقوله: "إن بين عينيه مكتوب" كذا في الأصل و"التقاسيم"

والجادة "مكتوبا" كما وقع في بعض الروايات، ويخرج ما هنا على أن اسم "إن" محذوف تقديره "الدجال" وجملة "بين عينيه

كفر" مبتدأ وخبر في موضع رفع خبر "إن".

6795 - إسناده صحيح، عبد الله بن خباب - هو ابن الأرت المدني حليف بني زهرة - ذكره الطبراني وغيره في الصحابة،

وقال عبد الرحمن بن خراش: أدرك النبي صلى الله عليه وسلم. وروى ابن منده من طريق خالد بن يزيد، عن زكريا بن العلاء، قال:

أول مولود ولد في الإسلام عبد الله بن الزبير، وعبد الله بن خباب، وقال العجلي: ثقة من كبار التابعين، قتله الحرورية، أرسله على

إلهم، فقتلوه، فأرسل إليهم: أقيدونا بعبد الله بن خباب، فقالوا: كيف نقيدك به وكلنا قتله، فنفذ إليهم فقاتلهم، وذكره المؤلف في

نقات التابعين 5/11. وأخرجه الطيالسي "544"، أحمد 5/123 - 124 من طريق شعبة، بهذا الإسناد. وأورده الهيثمي "المجمع"

7/337، ونسبه إلى أحمد وقال رجاله ثقات.

ذَكَرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ خَلْقَةِ الدَّجَالِ وَمَنْ كَانَ يُشَبِّهُ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ

دجال کی شکل و صورت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ اور اس امت میں سے

کون شخص اس کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے (اس کا تذکرہ)

6796- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ الطَّعَنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبيدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ بْنِ مُعَاذٍ، قَالَ:

حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (متن حدیث): أَنَّهُ ذَكَرَ الدَّجَالَ، فَقَالَ: أَعْوَرُ هِجَانٍ أَزْهَرُ، كَانَ رَأْسُهُ أَصْلَةً، أَشَبَّهُ النَّاسَ بِعُبَيْدِ الْعُزَّى بْنِ قُطَيْنٍ، فَإِنْ هَلَكَ الْهَلَكُ، فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: وہ کاٹا اور گورا چٹا ہوگا اس کا سر سانپ کی طرح چھوٹا ہوگا وہ لوگوں میں سے عبدالعزیٰ بن قطن کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے خواہ کتنے ہی لوگ ہلاکت کا شکار ہو جائیں لیکن بہر حال تمہارا پروردگار کا نا نہیں ہے۔

ذَكَرُ الْإِخْبَارِ عَنْ فِرَارِ النَّاسِ مِنَ الْمَسِيحِ عِنْدَ ظُهُورِهِ

دجال کے ظہور کے وقت لوگوں کے اس سے فرار اختیار کرنے کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

6797- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى الْمُعَرَّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ

إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا، يَقُولُ: حَدَّثَنِي أُمُّ شَرِيكِ، أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): لَيُفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَالِ فِي الْجِبَالِ، قَالَتْ أُمُّ شَرِيكِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَأَيْنَ الْعَرَبُ

يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: هُمْ قَلِيلٌ

6796- حدیث صحیح، رجالہ رجال الصحیح، وسماک وإن كانت روايته عن عكرمة فيها اضطراب، قد توبع. وأخرجه

أحمد 15/240 و312-313، والطبرانی "11711" من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه بنحوه ابن أبي شيبة 15/132-133، والطبرانی "11712" من طريقين عن زائدة، عن سمارك، به. وأخرجه الطبرانی أيضا "11843" من طريق هشام بن عمار، حدثنا الوليد بن مسلم، حدثنا شيبان، عن قتادة، عن عكرمة، به. وأورده الهيثمي في "المجمع" 7/337-338 ونسبه إلى أحمد والطبرانی وقال: ورجال الجميع رجال الصحیح، ورواه الطبرانی في "الأوسط" وإسناده ضعيف.

6797- إسناده صحيح على شرط مسلم، وقد صرح ابن جريج بالتحديث عند مسلم وغيره، فانتفت شبهة تدليس. وأخرجه

أحمد 6/462، ومسلم "2945" في الفتن: باب في بقية أحاديث الدجال، والترمذي "3930" في المناقب: باب مناقب في فضل العرب، من طرق عن ابن جريج، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبرانی "249"/25 من طريق إبراهيم بن عقیل بن عقیل، عن أبيه، عن وهب بن منبه، عن جابر بن عبد الله، به. وقيل: أم شريك الأنصارية تزوجها النبي صلى الله عليه وسلم ولم يدخل بها، لأنه كرهه غير الأنصار.

❖ سیدہ ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
 ”کچھ لوگ دجال سے بھاگتے ہوئے پہاڑوں میں چلے جائیں گے سیدہ ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس دن عرب کہاں ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ تھوڑی تعداد میں ہوں گے۔“

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنْ تَبَعِ الدَّجَالِ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهِمْ

دجال کے پیروکاروں کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ ہم ان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں
 6798 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْخُسَيْنِ بْنِ الْخَلِيلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَتَّبِعُ الدَّجَالُ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنْ يَهُودِ أَصْبَهَانَ، عَلَيْهِمُ الطَّيْلَسَةُ

❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اصبہان کے ستر ہزار یہودی دجال کے پیروکار ہوں گے جنہوں نے طیلسی (مخصوص قسم کی چادریں) لی ہوئی ہوں گی۔“

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنْ بَعْضِ الْفِتَنِ الَّتِي يَبْتَلِي اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا الْبَشَرَ بِكَوْنِهِ مَعَ الْمَسِيحِ
 ان بعض فتنوں کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ
 لوگوں کو آزمائے گا اور وہ فتنے دجال کے ساتھ ہوں گے

6799 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُلَيْيَ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ

6798 - إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير عبد الرحمن بن إبراهيم فمن رجال البخاري . وأخرجه مسلم "2944" في الفتن: باب في بقية أحاديث الدجال، عن منصور بن أبي مزاحم، عن يحيى بن حمزة، عن الأوزاعي، بهذا الإسناد.

6799 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير نعيم بن أبي هند، فمن رجال مسلم. أبو خيثمة: هو الزبير بن حرب، وجريز: هو ابن عبد الحميد الضبي، ومغيرة: هو ابن مقسم الضبي . وأخرجه مسلم "2935" "108" في الفتن وأشرط الساعة، عن علي بن حجر وإسحاق بن إبراهيم، كلاهما عن جرير، بهذا الإسناد . وأخرجه بنحوه البخاري "3450" في أحاديث الأنبياء: باب ما ذكر عن بني إسرائيل، و"7130" في الفتن: باب ذكر الدجال، ومسلم "2934" "106" و"107"، والطبراني "642" "17" و"643" و"644"، والبقوي "4259" من طريق عبد الملك بن عمير، وابن أبي شيبة 15/133، ومسلم "2934" "105" من طريق أبي مالك الأشجعي، وابن أبي شيبة 15/134، وأبو داود في الملاحم: باب خروج الدجال، من طريق منصور ثلاثهم عن ربعي بن حراش، به. وكلهم قرن في حديثه بين حذيفة وأبي مسعود سوى أبي مالك الأشجعي ومنصور عند ابن أبي شيبة، وعند بعضهم عن حذيفة مرفوعا.

مُغِیْرَةَ، عَنْ نَعِیْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اجتمع حذیفۃ، وأبو مسعود، فقال حذیفۃ: أنا أعلم بما مع الدجال منه، إن معه نهرًا من نار، ونهرًا من ماء، فالذي يرون أنه نار: ماء، والذي يرون أنه ماء: نار، فمن أدرك ذلك منكم فأراد الماء، فليشرب من الذي يرى أنه نار، فإنه سيجده ماء.

قال أبو مسعود هكذا سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول.

❀❀ ربی بن حراش بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ ایک جگہ اکٹھے ہوئے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں یہ بات جانتا ہوں کہ دجال کے ساتھ کیا چیز ہوگی اس کے ساتھ آگ کی ایک نہر ہوگی اور پانی کی ایک نہر ہوگی جسے لوگ یہ سمجھیں گے کہ وہ آگ ہے وہ درحقیقت پانی ہوگا اور جسے لوگ یہ سمجھیں گے کہ وہ پانی ہے وہ درحقیقت آگ ہوگی تم میں سے جو شخص ایسی صورت حال کو پائے اور وہ پانی پینا چاہتا ہو تو وہ اس میں سے پئے جو اسے آگ لگ رہا ہو وہ پانی کو پالے گا۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ غَيْرَ الْمُتَّبَحَّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ
أَنَّهُ مُضَادٌّ لِّخَبَرِ أَبِي مَسْعُودٍ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ روایت حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول اس روایت کی متضاد ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

6800 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ،

قَالَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: (متن حدیث): قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ بَلِّغْنِي أَنَّ مَعَ الدَّجَالِ جِبَالَ الْخَبَرِ، وَأَنْهَارُ الْمَاءِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ الْمُغِيرَةُ: فَكُنْتُ مِنْ أَكْثَرِ النَّاسِ سُؤَالَ عَنْهُ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ بِالَّذِي يَصُورُكَ.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: انْكَارُ الْمُصْطَفِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُغِيرَةِ بَانَ مَعَ الدَّجَالِ أَنْهَارُ الْمَاءِ لَيْسَ بِضَادٍّ لِّخَبَرِ أَبِي مَسْعُودٍ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ، لِأَنَّهُ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ أَنْ يَكُونَ مَعَ نَهْرٍ

6800 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. جرير: هو ابن عبد الحميد الضبي. وأخرجه مسلم "2152" في الآداب: باب

جواز قوله لغير ابنه "يا بني"، واستجابته للملاطفة، و"2939" في الفتن: باب في الدجال وهو أهون على الله عز وجل، عن إسحاق

بن إبراهيم. بهذا الإسناد. وقد تقدم الحديث عند المؤلف برقم. "6782"

الْمَاءِ يَجْرِي، وَالَّذِي مَعَهُ يَرَى أَنَّهُ مَاءٌ وَلَا مَاءٌ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونَ بَيْنَهُمَا تَصَادُّ

﴿﴾ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھ تک یہ بات پہنچی ہے دجال کے ساتھ روٹیوں کے پہاڑ اور پانی کی نہریں ہوں گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کے باوجود وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں انتہائی بے حیثیت ہوگا۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں دجال کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ سوالات کیا کرتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ پر انکار کرنا کہ دجال کے ساتھ پانی کی نہریں ہوں گی یہ روایت حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کی متضاد نہیں ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں کیونکہ وہ ایسا ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حقیر ہوگا کہ اس کے ساتھ جتے ہوئے پانی کی نہر ہوگی اور جو شخص یہ دیکھے گا کہ وہ پانی ہے وہ پانی نہیں ہوگا اس طرح ان دونوں روایات کے درمیان کوئی تضاد نہیں ہوگا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ الْبَعْضِ الْآخِرِ مِنَ الْفِتَنِ الَّتِي تَكُونُ مَعَ الدَّجَالِ

فتنوں میں سے اس دوسرے فتنے کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو دجال کے ساتھ ہوگا

6801- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا مُعَمَّرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، حَدَّثَهُ، قَالَ:

(متن حدیث): حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الدَّجَالِ، فَقَالَ فِيمَا حَدَّثَنَا: يَأْتِي الدَّجَالُ،

وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ أَنْقَابَ الْمَدِينَةِ، فَيَخْرُجَ إِلَيْهِ رَجُلٌ، وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ - أَوْ مِنْ خَيْرِهِمْ -

فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَهُ فَيَقُولُ الدَّجَالُ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ

قَتَلْتُ هَذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ، أَتَشْكُونَ فِي الْأَمْرِ؟ فَيَقُولُونَ: لَا، فَيَسْلُطُ عَلَيْهِ، فَيَقْتُلُهُ، ثُمَّ يُحْيِيهِ، فَيَقُولُ حِينَ يَحْيَى:

وَاللَّهِ مَا كُنْتُ بِأَشَدَّ بَصِيرَةً فَيْكَ مِنِّي الْآنَ، فَيَرِيدُ قَتْلَهُ الثَّانِيَةَ، فَلَا يُسْلُطُ عَلَيْهِ قَالَ مُعَمَّرٌ: يَرَوْنَ أَنَّ هَذَا

6801- حدیث صحیح، ابن ابی السری قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشیخین. وهو فی "مصنف عبد الرزاق"

"20824"، وعنه أخرج أحمد فی "المسند" 3/36 وأخرجه البخاری "1882" فی فضائل المدینة: باب لا یدخل الدجال المدینة،

من طریق عقیل بن خالد، و"7132" فی الفتن: باب لا یدخل الدجال المدینة، ومسلم "2938" فی الفتن: باب صفة الدجال،

والبغوی فی "شرح السنة" "4258" من طریق شعیب بن أبی حمزة، ومسلم ایضا "2938"، والنسائی فی "الکبری" کما

فی: "الثخفة" 3/293 من طریق صالح بن کیسان، ثلاثهم عن الزهري، به. وأخرجه بنحوه مسلم "2938" "113"، والبغوی

"4262" من طریق قیس بن وهب، عن أبی الودّاع جبر بن نوف، عن أبی سعید الخدری. وأخرجه بنحوه مطولاً أبو یعلی

"1074" و"1366"، والبخاری "3394" من طریقین عن عطیة العوفی، عن أبی سعید. وفيه: أنه یدبحه ثلاثاً ویمنع منه فی الرابعة، وعطیة العوفی ضعیف.

الرَّجُلَ الَّذِي يَقْتُلُهُ الدَّجَالُ ثُمَّ يُحْيِيهِ: الْخَصْرُ.

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں دجال کے بارے میں بتایا آپ ﷺ نے ہمیں اس کے بارے میں جو بتایا اس میں یہ تھا کہ دجال آئے گا اس کے لئے یہ بات ممنوع ہوگی کہ وہ مدینہ منورہ کے کسی راستے میں داخل ہو سکے ایک شخص نکل کر اس کے پاس جائے گا یہ اس دن سب سے بہتر شخص ہوگا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ان لوگوں کے بہترین لوگوں میں سے ایک ہوگا وہ یہ کہے گا میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تم وہی دجال ہو جس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے ہمیں بتایا تھا تو دجال کہے گا تم لوگوں کا کیا خیال ہے اگر میں اسے قتل کر کے پھر زندہ کر دوں تو کیا تمہیں اس معاملے کے بارے میں کوئی شک ہوگا وہ لوگ جواب دیں گے جی نہیں تو دجال کو اس شخص پر تسلط عطا کیا جائے گا وہ اسے قتل کر دے گا پھر وہ اسے زندہ کرے گا وہ زندہ ہوگا تو یہ کہے گا اللہ کی قسم! تمہارے بارے میں جتنی بصیرت مجھے اب حاصل ہے پہلے حاصل نہیں تھی پھر دجال دوبارہ اس شخص کو قتل کرنے کا ارادہ کرے گا لیکن اس پر قابو نہیں پاسکے گا۔

معمر نامی راوی کہتے ہیں: لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ وہ شخص جسے دجال قتل کرے گا اور پھر دوبارہ زندہ کرے گا وہ حضرت خضر علیہ السلام ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ الدَّجَالَ لَا يَفْتَنُ بِهِ كُلَّ النَّاسِ،

وَلَا يُزِيلُ الْإِمَامَةَ عَمَّنْ كَانَتْ لَهُ إِلَى نَزُولِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے دجال کے ذریعے ہر شخص کو آزمائش میں مبتلا نہیں کیا جائے گا اور وہ اس شخص کی امامت کو زائل نہیں کرے گا جسے امامت کا حق حاصل ہوگا یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل کر لیں گے

6802 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَلَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

6802- [إسناده صحيح على شرط البخاري، رجال ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن إبراهيم فمن رجال البخاري. وأخرجه ابن منده في "الإيمان" 413، والبيهقي في "البعث" وابن الأعرابي في "معجمه"، والحافظ ابن حجر في "تغليق التعليق" 4/40 من طرق عن الأوزاعي، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 155 "246" في الإيمان: باب نزول عيسى ابن مريم حاكما بشرية نبينا محمد صلى الله عليه وسلم، عن زهير بن حرب، عن الوليد بن مسلم، حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي ذَنْبٍ، عَنْ أَبِي شِهَابٍ، بِهِ. إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِيهِ "فَأَتَكُمْ مِنْكُمْ" قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: فَقُلْتُ لَابْنِ أَبِي ذَنْبٍ: إِنَّ الْأَوْزَاعِيَّ حَدَّثَنَا عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ "وَأَمَّاكُمْ مِنْكُمْ" قَالَ ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ: تَدْرِي "مَا أَمَّاكُمْ مِنْكُمْ" قُلْتُ: تَخْبِرُنِي، قَالَ: فَأَمَّاكُمْ بِكِتَابِ رَبِّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَسَنَةِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَأَخْرَجَهُ أَحْمَدُ 2/336 عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ، بِهِ بَلْفُظٍ: "وَأَمَّاكُمْ مِنْكُمْ.!" وَأَخْرَجَهُ عِيدُ الرِّزَاقِ "20841"، وَمِنْ طَرِيقِهِ ابْنُ مَنْدَةَ "415" عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنُ خَالِدٍ "3449" فِي أَحَادِيثِ الْأَنْبِيَاءِ: بَابُ نَزُولِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، وَمُسْلِمٌ "244" "155"، وَابْنُ مَنْدَةَ "414"، وَابْنُ خَالِدٍ "424"، وَابْنُ خَالِدٍ "4277" مِنْ طَرِيقِ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، وَمُسْلِمٌ "245" "155" مِنْ طَرِيقِ ابْنِ أَخِي الزُّهْرِيِّ، وَابْنُ مَنْدَةَ "416" مِنْ طَرِيقِ عَقِيلِ بْنِ خَالِدٍ، أَرْبَعُهُمْ عَنْ الزُّهْرِيِّ، بِهِ. قَالَ ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ فِي حَدِيثِهِ: "فَأَمَّاكُمْ مِنْكُمْ"، وَفِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ: "فَأَمَّاكُمْ - أَوْ قَالَ: إِمَامَكُمْ - مِنْكُمْ" عَلَى الشَّكِّ.

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ نَافِعَ بْنَ أَبِي نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ، أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ، وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا جب حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام تمہارے درمیان نزول کریں گے اور امام تم میں سے ہوگا۔“

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ دُخُولِ الدَّجَالِ حَرَمَ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ دجال اللہ تعالیٰ کے حرم میں داخل نہیں ہو سکے گا

6803 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَلَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطُوهُ الدَّجَالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ، لَيْسَ نَقَبٌ مِنْ أَنْقَابِهَا إِلَّا عَلَيْهِ

الْمَلَائِكَةُ صَافِينَ يَخْرُسُونَهَا، فَيَنْزِلُ السَّبْحَةُ، فَيُجْفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ يَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَمُتَافِقٍ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”کوئی بھی شہر ایسا نہیں ہوگا جہاں دجال نہیں پہنچے گا البتہ مکہ اور مدینہ نہیں پہنچ سکے گا وہاں کے ہر راستے پر فرشتے

تکواریں سونت کر ان کی حفاظت کر رہے ہیں وہ شوزدہ سرزمین پر اترے گا تو مدینہ منورہ میں تین مرتبہ زلزلے آئے گا“ تو

6803 - إسنادہ صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن إبراهيم. وأخرجه البخاري

"1881" في فضائل المدينة: باب لا يدخل الدجال المدينة، ومن طريق البغوي "2022" عن إبراهيم بن المنذر، ومسلم "2943"

في الفتن: باب قصة الجساسة، عن علي بن حجر السعدي. كلاهما عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي في

"الكبرى" كما في "الصفحة" 1/83 عن إسحاق بن إبراهيم، عن عمر بن عبد الواحد، عن الأوزاعي، به. وأخرجه أحمد 3/191،

وابن أبي شيبة 12/181 و15/143، ومسلم "2943" من طرق عن حماد بن سلمة، عن إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة، به. غير

أنه قال: فهاتى سبعة الجرف، فيضرب رواقه، وقال: فيخرج غليه كل منافق ومنافقة. وأخرجه مختصراً أحمد 3/238، والبخاري

"7124" في الفتن: باب ذكر الدجال، من طريقين عن شيبان النحوي، عن يحيى بن أبي كثير، عن إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة،

به. ولفظه: "يגיע الدجال حتى ينزل في كل ناحية المدينة، ثم ترجف المدينة ثلاث رجفات، فيخرج إليه كل كافر ومنافق." قلت:

والأنقاب: قال ابن وهب: المراد بها المداعل، وقيل الأبواب، وأصل النقب: الطريق بين الجبلين، وقيل: الأنقاب: الطرق التي

يسلكها الناس، ومنه قوله تعالى: (فَتَقَبَّرُونَهَا إِلَى الْإِلَادِ). والسبحة: الأرض المالحة. والجرف: بضم الجيم والراء: مكان بطريق المدينة

من جهة الشام على ميل، وقيل: على ثلاثة أميال.

ہر کافر اور منافق بھی نکل کر دجال کی طرف چلا جائے گا۔“

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنْ نَفْيِ دُخُولِ الدَّجَالِ مَدِينَةَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نبی اکرم ﷺ کے شہر مدینہ منورہ میں دجال کے داخل ہونے کی نفی کا تذکرہ

6804 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْكَبِيرِ بْنُ عُمَرَ الْخَطَّابِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: (متن حدیث): الْمَدِينَةُ يَأْتِيهَا الدَّجَالُ، فَيَجِدُ الْمَلَائِكَةَ يَحْرُسُونَهَا، فَلَا يَدْخُلُهَا الدَّجَالُ وَلَا الطَّاغُوتُ إِنَّ

شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”مدینہ کے قریب دجال آئے گا تو وہ فرشتوں کو پائے گا: وہ اس کی حفاظت کر رہے ہیں تو دجال مدینہ کے اندر داخل نہیں ہو سکے گا اور نہ ہی طاعون داخل ہو سکے گا اگر اللہ نے چاہا۔“

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنْ وَصْفِ عَدَدِ الْمَلَائِكَةِ الَّتِي تَحْرُسُ حَرَمَ الْمُصْطَفَى
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دُخُولِ الدَّجَالِ إِيَّاهَا

فرشتوں کی ان تعداد کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو نبی اکرم ﷺ کے حرم کی

حفاظت کرتے ہیں تاکہ دجال اس میں داخل نہ ہو سکے

6805 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ بْنُ دَرِيَجٍ، بِعُكْبَرَا، قَالَ: حَدَّثَنَا مَسْرُوقُ بْنُ الْمَرْزُوبَانِ،

قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كَذَّامٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُغْبُ الْمَسِيحِ، لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ

6804 - إسنادہ صحیح علی شرط الشیخین. وأخرجه أحمد 202/3 و 277، البخاری "7134" فی الفتن: باب لا

يدخل الدجال المدينة، و "7473" فی التوحید: باب فی المشیئة والإرادة، والترمذی "2242" فی الفتن: باب ما جاء فی الدجال لا يدخل المدينة، من طریق یزید بن ہارون، بهذا الإسناد. وأخرجه بنحوه أحمد 3/206 من طریق سعید بن ابی عروبہ، و 3/229 من طریق شیخان، كلاهما عن قتادة، عن أنس أن قاتلاً من الناس قال: يا نبي الله أما يرد الدجال المدينة؟ قال: "أما إنه ليمجد إليها، ولكنه يجد الملائكة صافّة بنقابها وأبرابها، يحرسونها من الدجال." غير هذا الطريق برقم "3731"

6805 - حديث صحيح، المزربان والد مسروق روى عنه الثان، ووفقه المؤلف 9/200، وأورده ابن أبي حاتم 8/442، ولم

يذكر فيه جرحاً ولا تعديلاً، وابنه مسروق روى له ابن ماجه، وهو صدوق، وقد تويعا، ومن فوقهما ثقات من رجال الشيخين، وقد

تقدم عند المؤلف من غير هذا الطريق برقم "3731"

﴿﴾ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”مدینہ میں دجال کا غلبہ داخل نہیں ہو سکے گا اس وقت مدینہ منورہ کے سات دروازے ہوں گے جن میں سے ہر دروازے پر دو فرشتے تعینات ہوں گے۔“

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنْ ظُهُورِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ عَلَى مَنْ يَكُونُ مَعَ الدَّجَالِ فِي ذَلِكَ الزَّمَانِ
اس زمانے میں جو شخص دجال کے ساتھ ہوگا اس پر اہل مدینہ کے غالب آنے کی اطلاع کا تذکرہ

6806 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): تَقَالِمُكُمُ الْيَهُودُ، فَتَظْهَرُونَ عَلَيْهِمْ حَتَّى يَقُولَ الْحَجَرُ: يَا مُسْلِمُ، هَذَا يَهُودِيٌّ، وَرَأَيْتِي،

فَأَقْتُلُوهُ

﴿﴾ سالم بن عبد اللہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

”یہودی تمہارے ساتھ جنگ کریں گے تم لوگ ان پر غالب آ جاؤ گے یہاں تک کہ پتھر یہ کہے گا: اے مسلمان یہ میرے پیچھے یہودی موجود ہے تم اسے قتل کر دو۔“

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنِ الْعَلَامَةِ الَّتِي بِهَا يُعْرَفُ نَجَاةُ الْمَرْءِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ
اس علامت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جس کے ذریعے آدمی کے دجال کے فتنے سے نجات پانے کی شناخت ہو سکے گی

6806 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم، وهو في "صحيحه" "2921" "81" في الفتن: باب لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ، لِيَتَمَنَّى أَنْ يَكُونَ مَكَانَ الْمَيِّتِ مِنَ الْبَلَاءِ، عَنْ حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/122، والبخاري "3593" في المناقب: باب في علامات النبوة في الإسلام، من طريق شعيب بن أبي حمزة، وعبد الرزاق "20837"، ومن طريقه الترمذی "2236" في الفتن: باب ما جاء في علامات الدجال، والبقولي "4246" عن معمر، كلاهما عن الزهري، به. وأخرجه مسلم "2921" "80" من طريق عمر بن حمزة، عن سالم، به. وأخرجه البخاري "2925" في الجهاد: باب قتال اليهود، من طريق مالك، ومسلم "2921" "79" من طريق عبيد الله بن عمر، كلاهما عن نافع، عن ابن عمر. قال الحافظ في "الفتح" 6/706: وفي الحديث ظهور الآيات قرب قيام الساعة من كلام الجهاد من شجرة وحجر، وظاهره أن ذلك ينطق حقيقة، ويحتمل المجاز بأن يكون المراد أنهم لا يفقههم الاختباء، والأول أولى. وفي قوله صلى الله عليه وسلم: "تقاتلكم اليهود" جواز مخاطبة الشخص والمراد من هو منه بسبيل، لأن الخطاب كان للصحابة والمراد من يأتي من يعلمهم بدهر طويل، لكن لما كانوا مشتركين معهم في أصل الإيمان ناسب أن يخاطبوا بذلك.

6807 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عِيَّاشٍ، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: (متن حدیث): كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الدَّجَالَ، فَقَالَ: لَفِتْنَةُ بَعْضِكُمْ أَخَوْفَ عِنْدِي مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ، إِنَّهَا لَيْسَتْ مِنْ فِتْنَةٍ صَغِيرَةٍ وَلَا كَبِيرَةٍ إِلَّا تَتَّصِعُ لَفِتْنَةِ الدَّجَالِ، فَمَنْ نَجَا مِنْ فِتْنَةٍ مَا قَبْلَهَا نَجَا مِنْهَا، وَإِنَّهُ لَا يَضُرُّ مُسْلِمًا مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ، مُهْجَأٌ لَهُ، رَ

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے نبی اکرم ﷺ نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: تمہارا (آپس کا اختلاف) میرے نزدیک دجال کے فتنے سے زیادہ خوف زدہ کرنے والا ہے ہر چھوٹا اور بڑا فتنہ دجال کے فتنے کا پیش خیمہ ہوگا جو شخص اس سے پہلے کے فتنے سے نجات پالے گا وہ اس سے بھی نجات پالے گا اور یہ کسی مسلمان کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا کیونکہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان بھجوں میں ”ک ف ر“ (یعنی کافر) لکھا ہوا ہوگا۔

ذَكَرُ الْبَيَانِ بَانَ تَمِيمٍ هُمْ أَشَدُّ هَذِهِ الْأَمَّةِ عَلَى الدَّجَالِ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ الدَّجَالِ
اس بات کے بیان کا تذکرہ اس امت میں سے بنو تميم دجال کے لیے سب سے

زیادہ سخت ہیں، ہم دجال کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

6808 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُقَعَاءِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا أَزَالُ أَحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ بَعْدَ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدِمَ مِنْهُمْ سَبْئٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ عَلَى بَعْضِهِمْ رَقَبَةٌ مِنْ بَنِي إِسْمَاعِيلَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اغْتَفِقَهَا، فَإِنَّهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ، وَجَاءَتْهُ صَدَقَاتُ بَنِي تَمِيمٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا، وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَالِ *

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب سے میں نے نبی اکرم ﷺ کی ربانی تین باتیں سنی ہیں اس کے بعد میں ہمیشہ بنو تميم سے محبت کرتا ہوں ایک مرتبہ ان کے کچھ لوگ قیدی ہو کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لائے گئے ان میں سے ایک

6807-إسناده صحيح، سليمان بن ميسرة روى عنه الأعمش وحبيب بن أبي ثابت، ذكره المؤلف في "الثقات" 6/382، ووقفه ابن معين، والعلجلى، والنسائي كما في "تعجيل المنفعة" ص 168 نقل عن ابن خلفون، وباقى السند ثقات من رجال الشيخين، أبو كريب: هو محمد بن العلاء بن كريب. وأخرجه البزار "3391" عن أبي كريب، بهذا الإسناد. وقال الهيثمي في "المجمع" 7/335: رجاله رجال الصحيح! وأخرجه أيضا "3392" مختصرا من طريق منصور بن أبي الأسود، عن الأعمش، به. وأخرجه كذلك أحمد 5/389 عن وهب بن جرير، عن أبيه، عن الأعمش، عن أبي وإيل، عن حذيفة. وأورده السيوطي في "الجامع الكبير" ص 644، وزاد نسبه إلى الروياني في "مسنده"، والضياء المقدسي في "الجنان".

قیدی بنوا سعلیل سے تعلق رکھتا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے آزاد کرو جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے تعلق رکھتا ہے پھر ایک مرتبہ بنو تمیم کے صدقات آئے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ہماری قوم کے صدقات ہیں اور میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: میری امت میں دجال کے خلاف سب سے زیادہ سخت یہ لوگ ہیں۔

يَكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ فَتْحِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى الْمُسْلِمِينَ عِنْدَ قِتَالِهِمُ الدَّجَالَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ مسلمانوں کے دجال سے ساتھ جنگ کے وقت

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو فتح عطا فرمائے گا

6809 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْدُونَ بْنِ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، قَالَ:

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُثْبَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): تُقَاتِلُونَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ، فَيَفْتَحُهُ اللَّهُ عَلَيْكُمْ، وَتُقَاتِلُونَ فَارِسَ فَيَفْتَحُهُ اللَّهُ عَلَيْكُمْ، ثُمَّ

تُقَاتِلُونَ الدَّجَالَ فَيَفْتَحُهُ اللَّهُ عَلَيْكُمْ

حضرت نافع بن عتبہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”تم لوگ جزیرہ عرب کے ساتھ جنگ کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اسے فتح کر دے گا تم لوگ اہل فارس کے

ساتھ جنگ کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اسے فتح کر دے گا پھر تم لوگ دجال کے ساتھ جنگ کرو گے تو اللہ تعالیٰ

تمہیں اس پر فتح نصیب کرے گا۔“

6808 - إسناده صحيح على شرط الشيخين. إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه الحنظلي، وجريرو: هو ابن عبد الحميد

الضبي. وأخرجه البخاري "2543" في الفتن: باب من ملك العرب رقيقا فوهب وباع وجامع وفدى وسبى الذرية، و"4366" في

المغازي: باب رقم "68"، ومسلم "2525" في فضائل الصحابة: باب من فضائل غفار وأسلم وجهينة ومزينة وتميم ودوس وطىء،

عن زهير بن حرب، وأخرجه البخاري أيضا في الحديث "2543" عن محمد بن سلام، كلاهما عن جرير بن عبد الحميد، بهذا

الإسناد. وأخرجه البخاري "2543" عن محمد بن سلام، ومسلم "2525" عن قتيبة بن سعيد، كلاهما عن جرير بن عبد الحميد، عن

منصور بن مقسم، عن الحارث بن يزيد العكلي، عن أبي زرعة، به. وأخرجه مسلم "2525" عن حامد بن عمر البكرائي، عن مسلمة

بن علقمة المازني، عن داود بن أبي هنيذ، عن الشعبي، عن أبي هريرة، قال: ثلاث خصال سمعتن من رسول الله صلى الله عليه

وسلم في بني تميم، لا أزال أجهن بعد، وساق الحديث بهذا المعنى، غير أنه قال: "هم أشد الناس قتالا في الملاحم"، ولم يذكر

الدجال. وأخرجه بنحوه أحمد 2/390 أحمد 2/390 عن أسود بن عامر، عن سفیان، عن رجل، عن أبي زرعة، عن أبي هريرة قال:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "هذه صدقة قومي، وهم أشد الناس على الدجال" يعني بني تميم، قال أبو هريرة: ما كان قوم

من الأحياء أبغض إلي منهم، فأحببتهم منذ سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول هذا. قلت: وفي سنده جهالة، وقال الحافظ

ابن حجر في "الفتح": وكان ذلك لما كان يقع بينهم وبين قومه في الجاهلية من العداوة.

6809 - إسناده حسن على شرط مسلم، سماك بن حرب حسن الحديث وقد تابعه عبيد الله بن عمرو الرقي، وقد تقدم برقم

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنِ الْبَلَدِ الَّذِي يُهْلِكُ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا الدَّجَالَ بِهِ

اس شہر کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جس میں اللہ تعالیٰ دجال کو ہلاکت کا شکار کرے گا

6810- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): يَأْتِي الْمَسِيحُ مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ، وَهَمَّتْ الْمَدِينَةُ، حَتَّى يَنْزِلَ عِنْدَ أُحُدٍ، ثُمَّ يَغْدُو لِقَاءِ

الشَّامِ، وَهَنَاكَ يَهْلِكُ

❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”دجال مشرق کی طرف سے آئے گا اس کا ارادہ مدینہ منورہ کا ہوگا یہاں تک کہ جب وہ احد پہاڑ کے قریب پڑاؤ

کرے گا تو پھر وہ شام کی طرف روانہ ہو جائے گا اور وہاں وہ ہلاکت کا شکار ہوگا۔“

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنْ قَاتِلِ الْمَسِيحِ وَوَصْفِ الْمَوْضِعِ الَّذِي يَقْتُلُهُ فِيهِ

دجال کے قاتل کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ اور اس مقام کا تذکرہ

جہاں وہ (قاتل) دجال کو قتل کرے گا

6811- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي

6810- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 2/397، ومسلم "1380" في الحج: باب صيانة المدينة من

دخول الطاعون والدجال إليها، والبقوى "2023" من طرق عن إسماعيل بن جعفر، بهذا الإسناد، غير أنهم قالوا فيه: "ثم تصرف

الملكاة وجهه قبل الشام." وأخرجه أحمد 2/407 - 408 من طريق عبد الرحمن بن إبراهيم القاصي المدني، و 457 من طريق

شعبة، كلاهما عن العلاء، به. وزاد في أوله: "الإيمان يمان، والكفر من قبل المشرق، وإن السكنة في أهل الغنم، وإن الرياء والفخر

في أهل الفدادين أهل الوبر وأهل الخيل، ويأتي المسيح من قبل المشرق ..."، والمسيح هو الدجال.

6811- حديث صحيح لغيره، عبد الله بن ثعلبة، ويقال له: عبيد الله بن عبد الله بن ثعلبة، ويقال: عبد الله بن عبيد الله بن

ثعلبة الأنصاري المدني، قال الحافظ في التقریب "شيخ للزهري لا يعرف، واختلف عليه في إسناده حديثه، وباقي رجاله ثقات.

وأخرجه أحمد 3/420 عن هاشم بن القاسم، عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/420 من طريق الأوزاعي،

والطبرانی "1080" 19/ من طريق عبد الرحمن بن إسحاق، كلاهما عن الزهري، به. وأخرجه الترمذی "2244" في الفتن: باب ما

جاء في قتل عيسى ابن مريم الدجال، عن قتيبة بن سعيد، والطبرانی "1075" 19/ من طريق عبد الله بن صالح، كلاهما عن الليث،

به. عند الترمذی "عبيد الله بن عبد الله ثعلبة" وعند الطبرانی "عبيد الله بن عبد الله بن ثعلبة." وقال الترمذی: حسن صحيح!

وأخرجه أحمد 3/420، والحميدي "828"، والطبرانی "1077" 19/ عن سفيان بن عيينة، والطالسي "1227"، والطبرانی

"1079" 19/ عن زمعة بن صالح، والطبرانی "1081" 19/ 19/ من طريق عقيل بن خالد، ثلاثهم عن الزهري، به. وسماه في رواية

أحمد: "عبد الله بن عبيد الله بن ثعلبة"، وقال آخرون: عبيد الله بن عبد الله بن ثعلبة. وأخرجه عبد الرزاق "20835"، ومن طريق

أحمد 3/420 و 4/226 و 390، والطبرانی "1076" 19/

الْأَنْصَارِيِّ مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمِي مَجْمَعُ بْنَ جَارِيَةَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: يَقْتُلُ ابْنُ مَرْيَمَ الدَّجَالَ بِبَابٍ لَدَى

حضرت مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام دجال کو ”باب لد“ کے قریب قتل کر دیں گے۔“

ذِكْرُ قَدْرِ مُكْثِ الدَّجَالِ فِي الْأَرْضِ عِنْدَ خُرُوجِهِ مِنْ وَثَاقِهِ

اس مدت کی مقدار کا تذکرہ جس مدت تک دجال اپنی قید سے نکلنے کے بعد زمین میں ٹھہرا رہے گا

6812 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ:

حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): أَخْبَرْتُكُمْ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّادِقِ الْمَصْدُوقِ، حَدَّثَنَا

رَسُولُ اللَّهِ أَبُو الْقَاسِمِ الصَّادِقِ الْمَصْدُوقِ: إِنَّ الْأَعْوَرَ الدَّجَالَ مَسِيحَ الضَّلَالَةِ يَخْرُجُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ فِي زَمَانٍ اخْتِلَافٍ مِنَ النَّاسِ، وَفُرْقَةٍ، فَيَبْلُغُ مَا شَاءَ اللَّهُ مِنَ الْأَرْضِ فِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا، اللَّهُ أَعْلَمُ مَا مِقْدَارُهَا، اللَّهُ أَعْلَمُ مَا مِقْدَارُهَا - مَرَّتَيْنِ - وَيُنْزِلُ اللَّهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ، فَيَقُومُهُمْ، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكْعَةِ، قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، قَتَلَ اللَّهُ الدَّجَالَ، وَأَظْهَرَ الْمُؤْمِنِينَ.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي هَذَا الْخَبَرِ: فَيَقُومُهُمْ أَرَادَ بِهِ فَيَأْمُرُهُمْ بِالْإِمَامَةِ، إِذِ

الْعَرَبُ تَنْسُبُ الْفِعْلَ إِلَى الْأَمِيرِ، كَمَا تَنْسُبُهُ إِلَى الْفَاعِلِ، كَمَا ذَكَرْنَا فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كِتَابِنَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں تم لوگوں کو وہ بات بتاتا ہوں جو میں نے حضرت صادق صدوق علیہ السلام کی

زبانی سنی ہے: حضرت ابو القاسم صادق و صدوق علیہ السلام نے ہمیں یہ بات بتائی: کہانا دجال جو گمراہی کو لے کر چلنے والا ہے وہ لوگوں کے اختلاف کے زمانے میں مشرق کی طرف سے ظہور کرے گا اور چالیس دن میں جتنا اللہ کو منظور ہوگا زمین کے اس حصے تک پہنچ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی مقدار کے بارے میں بہتر جانتا ہے یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے ارشاد فرمائی پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو نازل کرے گا وہ ان لوگوں کی (یعنی مسلمانوں کی) امامت کریں گے جب وہ رکوع سے سر اٹھائیں گے تو یہ کہیں گے: اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی حمد کو سن لیا جس نے اس کی حمد بیان کی پھر اللہ تعالیٰ دجال کو قتل کروادے گا اور مومنوں کو غلبہ عطا کرے گا۔

6812 - إسناده قوي، رجاله ثقات رجال الصحيح، غير كليب بن شهاب، والد عاصم، فقد روى له أصحاب السنن والبخاري

في "رفع اليدین" وهو صدوق. وأخرجه البزار "3396" عن علي بن المنذر، عن محمد بن فضيل، عن عاصم بن كليب، بهذا الإسناد. وأورده الهيثمي في "المجمع" 7/349، ونسبه إلى البزار، وقال: رجاله رجال الصحيح! غير علي بن المنذر، وهو ثقة.

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں یہ بات مذکور ہے وہ ان کی امامت کریں گے اس کے ذریعے مراد یہ ہے: وہ انہیں امامت کا حکم دیں، کیونکہ عرب بعض اوقات فعل کی نسبت حکم دینے والے کی طرف بھی کر دیتے ہیں جس طرح وہ اس کی نسبت کام کرنے والے کی طرف کرتے ہیں جیسا کہ ہم اپنی کتابوں میں دیگر مقامات پر یہ بات ذکر کر چکے ہیں۔

ذِكْرُ ذَوْبَانَ الدَّجَالِ عِنْدَ رُؤْيَيْهِ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ قَبْلَ قَتْلِهِ إِيَّاهُ

حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے دجال کو قتل کرنے سے پہلے دجال کے انہیں دیکھ کر پگھلنے کا تذکرہ

6813 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَنْزِلَ الرُّومُ بِالْأَعْمَاقِ، أَوْ بِدَابِقٍ، فَيَخْرُجَ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، هُمْ خِيَارُ أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ، فَإِذَا تَصَافَوْا، قَالَتِ الرُّومُ: خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الدِّينِ سَبْوَا مَنَا نَقَاتِلَهُمْ، فَيَقُولُ الْمُسْلِمُونَ: لَا وَاللَّهِ لَا نَخْلِي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا، فَيَقَاتِلُونَهُمْ، فَيَنْهَزُهُمْ ثُلُثٌ لَا يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا، ثُمَّ يُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ وَهُمْ أَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللَّهِ، وَيَبْقَى ثُلُثٌ فَيَقْتَسِمُونَهُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ، فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْسِمُونَ الْغَنَائِمَ، قَدْ عَلَقُوا سُيُوفَهُمْ بِالزَّيْتُونِ، إِذْ صَاحَ فِيهِمُ الشَّيْطَانُ إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِي أَهَالِكُمْ، فَيَخْرُجُونَ، وَذَلِكَ بَاطِلٌ، فَإِذَا جَاؤُوا الشَّامَ خَرَجَ - يَعْنِي الدَّجَالُ - فَبَيْنَمَا هُمْ يُعْدُونَ لِلْقِتَالِ، وَيُسَوُّونَ الصُّفُوفَ، إِذْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ، فَإِذَا رَأَاهُ عَدُوُّ اللَّهِ يَذُوبُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ، وَلَوْ تَرَكُوهُ لَدَابَ حَتَّى يَهْلِكَ، وَلَكِنَّهُ يَقْتُلُهُ اللَّهُ بِيَدِهِ، فَيَرِيهِمْ دَمَهُ بِحَرَّتَيْهِ

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک اہل روم اعماق (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) دابق کے مقام پر پڑاؤ نہیں کریں گے اہل مدینہ میں سے ایک لشکر نکل کر ان کی طرف جائے گا وہ اس وقت میں روئے زمین کے سب سے بہتر لوگ ہوں گے جب وہ صف بندی کر لیں گے تو رومی یہ کہیں گے ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان سے ہٹ جاؤ جنہوں نے ہم میں سے بعض لوگوں کو قیدی بنا لیا ہے ہم ان کے ساتھ جنگ کریں گے تو مسلمان یہ کہیں گے جی نہیں اللہ کی قسم! ہم تمہارے اور اپنے بھائیوں کے درمیان جگہ کو خالی نہیں کریں گے وہ ان کے

6813 - إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير أبي نوري - وهو إبراهيم بن خالد الفقيه صاحب الشافعي - فقد روى

له أبو داود وابن ماجه، وهو ثقة. وأخرجه مسلم "2897" في الفتن: باب في فتح قسطنطينية، وخروج الدجال، ونزول عيسى ابن مريم، عن زهير بن حرب، بهذا الإسناد. والأعماق ودابق موضعان بين حلب وأنطاكية، ومرج دابق اتخذته الخليفة الأموي سليمان بن عبد الملك معسكرا وفيه مات، وفيه أيضا أقام الخليفة العباسي هارون الرشيد، وفيه تغلب السلطان سليم الأول العثماني على المماليك.

ساتھ جنگ کریں گے اور ان میں سے ایک تہائی لوگ پسپا ہو جائیں گے اللہ تعالیٰ ان کی توبہ کبھی قبول نہیں کرے گا ایک تہائی لوگ سہید ہو جائیں گے یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ فضیلت رکھنے والے شہداء ہوں گے اور ایک تہائی لوگ فتح حاصل کرتے ہوئے قسطنطنیہ کو فتح کر لیں گے اب بھی وہ مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے اور اپنی تلواروں کو زیتون کے درختوں سے لٹکا رہے ہوں گے کہ اسی دوران شیطان ان کے درمیان چیخ کر اعلان کرے گا کہ دجال تمہارے پیچھے تمہارے گھر والوں تک پہنچ گیا ہے وہ لوگ نکلیں گے یہ بات جھوٹی ہوگی جب یہ لوگ شام آئیں گے تو دجال نکل آئے گا ابھی وہ لوگ جنگ کی تیاری کر رہے ہوں گے اور صفیں درست کر رہے ہوں گے اسی دوران نماز کے لئے اقامت کہی جائے گی پھر حضرت عیسیٰ بن مریم نزول کر لیں گے جب اللہ کا دشمن (دجال) انہیں دیکھے گا تو یوں پگھلنا شروع ہوگا جس طرح نمک پگھلتا ہے اگر مسلمان اسے چھوڑ دیں تو وہ پھر بھی پگھل جائے گا یہاں تک کہ مرجائے گا لیکن اللہ تعالیٰ اسے ان کے ہاتھ کے ذریعے (یعنی حضرت عیسیٰ بن مریم کے ہاتھ کے ذریعے) قتل کرے گا اور وہ اپنے نیزے پر اس کا خون ان لوگوں کو دکھائیں گے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْأَمْنِ الَّذِي يَكُونُ فِي النَّاسِ بَعْدَ قَتْلِ ابْنِ مَرْيَمَ الدَّجَالِ

امن کی اس صفت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام

کے دجال کو قتل کرنے کے بعد لوگوں کے درمیان ہوگا

6814 - (سند حدیث) : أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ آدَمَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث) : «الْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ، وَأُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى، وَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، وَإِنَّهُ نَازِلٌ فَأَعْرِفُوهُ، فَإِنَّهُ رَجُلٌ يَنْزِعُ إِلَى الْخُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ، كَانَ رَأْسُهُ يَقْطُرُ وَإِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَّةٌ، وَإِنَّهُ يَدُقُّ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَفِيضُ الْمَالَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَإِنَّ اللَّهَ يَهْلِكُ فِي زَمَانِهِ الْمَلِكُ كُلَّهُا غَيْرَ الْإِسْلَامِ، وَيَهْلِكُ اللَّهُ الْمَسِيحَ الضَّالَّ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ، وَيُلْقِي اللَّهُ الْأَمَّةَ حَتَّى يَرْعَى الْأَسَدُ مَعَ الْإِبِلِ، وَالنَّمِرُ مَعَ الْبَقَرِ، وَالذِّئَابُ مَعَ الْغَنَمِ، وَيَلْعَبُ الصَّبِيَّانُ مَعَ الْحَيَّاتِ، لَا يَضُرُّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”انبیاء کرام علاقائی بھائی ہیں ان کی مائیں مختلف ہیں اور میں تمام لوگوں میں عیسیٰ بن مریم کے سب سے زیادہ قریب ہوں وہ نازل ہوں گے تو تم انہیں پہچان لو گے وہ ایک ایسے فرد ہیں جن کا رنگ سرخ اور سفید ہوگا اور ان کے سر سے

6814-إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير عبد الرحمن بن آدم فمن رجال مسلم. وأخرجه

أحمد 2/437 عن عبد الوهاب، والآجری فی "الشریعة" ص 380 من طریق وهب بن جریر، كلاهما عن هشام الدستوائي، بهذا

الإسناد. وانظر الحديث. "2821"

یوں لگے گا جیسے پانی کے قطرے ان کے سر سے ٹپک رہے ہیں اگرچہ ان کا سر گیلیا نہیں ہوگا وہ صلیب کو توڑ دیں گے خنزیر کو مار دیں گے مال کو عام کر دیں گے جزیے کو ختم کر دیں گے اللہ تعالیٰ ان کے زمانے میں اسلام کے علاوہ دین کو ختم کر دے گا اور اللہ تعالیٰ گمراہ اور کانے جھوٹے دجال کو بھی ہلاک کر دے گا پھر اللہ تعالیٰ امن و سکون القاء کرے گا یہاں تک کہ شیر اونٹ کے ساتھ چر رہا ہوگا اور چیتا گائے کے ساتھ اور بھیڑیے بکریوں کے ساتھ چر رہا ہوگا بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے ان میں سے کوئی کسی دوسرے کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔“

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَفْعَلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ بِمَنْ نَجَّاهُ اللَّهُ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ
اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اس شخص کے ساتھ کیا
سلوک کریں گے جسے اللہ تعالیٰ نے دجال کے فتنے سے نجات عطا کی ہوگی

6815 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ قَيْصٍ، بِدَمَشْقٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عَتَبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ، عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (مُتَن حَدِيثٍ): أَنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ يَأْتِي قَوْمًا قَدْ عَصَمَهُمُ اللَّهُ مِنَ الدَّجَالِ، فَيَمْسَحُ وُجُوهُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ

❀❀❀ حضرت نواس بن سمان رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”حضرت عیسیٰ بن مریم ایک قوم کے پاس آئیں گے جنہیں اللہ تعالیٰ نے دجال سے محفوظ رکھا ہوگا تو وہ لوگ جنت میں ان کے درجے کے حساب سے ان کے چہروں کو چھوئیں گے۔“

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ رَفْعِ التَّبَاغُضِ وَالتَّحَاسُدِ وَالشَّحْنَاءِ
عِنْدَ نَزُولِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ

اس بات کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے نزول کے وقت لوگوں کے درمیان سے آپس کا بغض، آپس کا حسد اور آپس کا کینہ ختم ہو جائے گا اللہ تعالیٰ ان پر درود نازل کرے

6815- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح، غير الوليد بن عتبة، فقد روى له أبو داود، وهو ثقة. ابن جابر: هو عبد الرحمن بن يزيد بن جابر الأزدي وهو قطعة من حديث مطول في نزول عيسى ابن مريم وقتله الدجال. وأخرجه مسلم "2937" في الفتن: باب ذكر الدجال وصفته وما معه، من طرق عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد. وقرن مسلم في إحدى طرقه بالوليد بن مسلم عبد الله بن عبد الرحمن بن يزيد بن جابر. وأخرجه أيضا ابن ماجه "4075" في الفتن: باب فتنة الدجال، وخروج عيسى ابن مريم، وخروج ياجوج وماجوج، عن هشام بن

6816 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الْمُقْبَرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَيْسَ زَلَّانُ ابْنِ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا، فَيُكْسِرُ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخَنْزِيرَ، وَلَيَضَعَنَّ الْحِزْيَةَ، وَلَتَسْرَكَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعَى عَلَيْهَا وَلَتَذْهَبَنَّ الشُّحْنَاءُ وَالْتَّبَاغُضُ وَالْتَّحَاسُدُ، وَلَيَدْعُونَ إِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ

❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”حضرت عیسیٰ بن مریم انصاف کرنے والے عادل حکمران کے طور پر نزول کریں گے وہ صلیب کو توڑ دیں گے خنزیر کو مار دیں گے جزیہ کو ختم کر دیں گے اونٹنیوں کو چھوڑ دیا جائے گا (ان کی زکوٰۃ لینے) کی کوشش نہیں کیا جائے گی۔ آپس کا کینہ بغض اور حسد ختم ہو جائے گا وہ لوگوں کو مال کی طرف بلائیں گے، لیکن کوئی اسے قبول نہیں کرے گا۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَأَنَّ نَزُولَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ مِنْ أَعْلَامِ السَّاعَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نازل ہونا

قیامت کی نشانیوں میں سے ایک ہے

6817 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْخَلِيلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ، عَنْ أَبِي يَحْيَى مَوْلَى ابْنِ عَفْرَاءَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ،

6816-إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عمرو بن محمد العنقري، فمن رجال مسلم. إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويذ، والمقبري: هو سعيد بن أبي مریم. وأخرجه أحمد 2/493 - 494، ومسلم "243" "155" في الإيمان: باب نزول عيسى ابن مریم حاكما بشريعة محمد صلى الله عليه وسلم، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" "105" بتحقيقنا، والآجری في "الشریعة" ص 380، وابن منده في "الإيمان" "412"، والبغوی "3276" من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد. به.

6817-عاصم: هو ابن بهدلة صدوق حسن الحديث، وباقي رجاله من رجال الصحيح، لكن رواه سفيان وشعبة وغيرهما، موقوفا على ابن عباس. وأخرجه مطولا الطبرانی "12740" عن إسحاق بن إبراهيم بن أبي حسان الأنماطي، عن هشام بن عمار، بهذا الإسناد. وأخرجه كذلك أحمد 1/317 - 318، عن هاشم بن القاسم، عن شيبان بن عبد الرحمن، به. وأورده الهيثمي في "المجمع" 7/104 ونسبه إلى أحمد والطبرانی، وقال: وفيه عاصم ابن بهدلة، وثقه أحمد وغيره وهو سفيان الحفظ، وبقية رجاله رجال الصحيح. وأخرجه الطبري في "تفسيره" 25/90 من طريق سفيان، عن عاصم بن أبي النجود، به، موقوفا على ابن عباس. وأخرجه أيضا موقوفا عليه 25/90 من طريق شعبة وقيس، عن عاصم، عن أبي رزين، عن ابن عباس. وأخرجه 25/90 من طريق ابن عطية، عن فضيل بن مرزوق، عن جابر، عن ابن عباس قوله.

(متن حدیث): عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ: (وَأَنَّهُ لَعَلَّمُ لِلْسَّاعَةِ) (الزخرف: 61)، قَالَ: نُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ مِنْ قَبْلِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں فرمایا ہے:

”بے شک وہ قیامت کی نشانی ہے۔“

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: اس سے مراد قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ بن مریم کا نزول ہے۔

ذَكَرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ مَنْ لَمْ يُحْكَمْ صِنَاعَةُ الْحَدِيثِ
أَنَّ خَبَرَ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدٍ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ وَهُمْ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) عمرو بن محمد کی نقل کردہ وہ روایت جسے ہم ذکر کر چکے ہیں اس میں وہم پایا جاتا ہے

6818 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (مَتْنُ حَدِيثٍ): وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزَلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا، يَكْسِرُ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخَنَزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيَقْضِي الْمَالَ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: سَمِعَ هَذَا الْخَبَرَ لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَسَمِعَهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، فَالطَّرِيقَانِ جَمِيعًا مَحْفُوظَانِ

✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

6818 - إسنادہ صحیح، رجالہ ثقات رجال الشیخین، غیر یزید ابن موهب وهو ثقة روى له أصحاب السنن غیر الترمذی . وأخرجه أحمد 2/537، والبخاری "2222" فی البیوع: باب قتل الخنزیر، ومسلم "155" "242" فی الإیمان: باب نزول عیسی ابن مریم حاکما بشریعة نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، والترمذی "2233" فی الفتن: باب ما جاء فی نزول عیسی ابن مریم علیہ وسلم، وابن منده فی "الإیمان" "407" من طرق عن الیث بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "20840"، وأحمد 2/240، والحمیدی "1097"، وابن أبی شیبہ 15/144، وأبو القاسم البغوی فی "الجمعیات" "2973"، والبخاری "2476" فی المظالم: باب کسر الصلیب وقتل الخنزیر، و"3448" فی أحادیث الأنبیاء: باب نزول عیسی ابن مریم علیہ السلام، وخروج یاجوج ومأجوج، والطحاوی فی "شرح مشکل الآثار" "103" و"104"، والآجری فی "الشریعة" ص 381_380، وابن منده "408" و"409" و"410" و"411"، وأبو محمد البغوی فی "شرح السنة" "4275" من طرق عن الزهری، به. وانظر الحدیث "6816".

”اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے عنقریب تمہارے درمیان حضرت عیسیٰ بن مریم انصاف کرنے والے اور عدل کرنے والے حکمران کے طور پر نزول کریں گے وہ صلیب کو توڑ دیں گے خنزیر کو قتل کر دیں گے اور جزیے کو ختم کر دیں گے مال کو عام کر دیں گے یہاں تک کہ کوئی شخص اسے قبول نہیں کرے گا۔“

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت لیث بن سعد نے سعید مقبری کے حوالے سے عطاء بن میناء کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی سنی ہے اور انہوں نے یہ روایت زہری کے حوالے سے سعید بن مسیب کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی سنی ہے تو اس کے دونوں طرق محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ إِمَامَ هَذِهِ الْأُمَّةِ عِنْدَ نُزُولِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ يَكُونُ مِنْهُمْ
دُونَ أَنْ يَكُونَ عِيسَى إِمَامُهُمْ فِي ذَلِكَ الزَّمَانِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے نزول کے وقت اس امت کا امام اس امت کا ایک فرد ہوگا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس زمانے میں ان لوگوں کے امام نہیں ہوں گے

6819 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ، فَيَقُولُ آمِينُ لَهُمْ: تَعَالَى صَلِّ لَنَا، فَيَقُولُ: لَا، إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ لِنُكْرِمَةِ اللَّهِ هَذِهِ الْأُمَّةَ

✽✽ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق کی خاطر لڑتا رہے گا اور یہ لوگ قیامت کے دن تک غالب رہیں گے پھر حضرت عیسیٰ بن مریم نزول کریں گے تو ان کا امیر کہے گا: آپ آگے بڑھیں اور ہمیں نماز پڑھائیں وہ فرمائیں گے: جی نہیں تم لوگ ایک دوسرے کے امیر ہو (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) اللہ تعالیٰ اس امت کی عزت افزائی کے لئے ایسا کرے گا۔“

6819- إسناده صحيح. رجاله ثقات رجال الصحيح. غير يوسف بن سعيد بن مسلم المصيصي وهو ثقة حافظ روى له النسائي. حجاج: ابن محمد المصيصي الأعور. وأخرجه أحمد 3/384، ومسلم "156" في الإيمان: باب نزول عيسى ابن مريم حاكما بشريعة نبينا محمد صلى الله عليه وسلم، وابن منده في الإيمان "418" من طرق عن حجاج بن محمد الأعور، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/345 عن موسى، عن ابن لهيعة، عن أبي الزبير، به. وأخرجه بنحوه أبو يعلى "2078" عن حفص الحلواني، عن بهلول بن مروق الشامي، عن موسى بن عبيدة، عن أخيه، عن جابر. وموسى بن عبيدة ضعيف.

ذَكَرُ الْإِخْبَارِ بَانَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ يَحْجُ الْبَيْتَ الْعَتِيقَ بَعْدَ قَتْلِهِ الدَّجَالَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو

قتل کر دینے کے بعد بیت اللہ کا حج کریں گے

6820 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ:

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَيَهْلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ بِفَجِّ الرُّوحَاءِ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا، أَوْ لَيُشَيِّتُهُمَا

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”نہ روحاء“ کے مقام پر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام حج یا شاید عمرے یا شاید ان دونوں کا تلبیہ پڑھیں گے (یہ شک راوی کو ہے)۔

ذَكَرُ الْبَيَانِ بَانَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ إِذَا نَزَلَ يُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى الْإِسْلَامِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام جب نزول کریں گے تو

(غیر مسلم) لوگوں کے ساتھ اسلام کی سر بلندی کے لیے جنگ کریں گے

6821 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدَيْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ

6820- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير حنظلة بن علي الأسلمي فمن رجال مسلم. عبد

الوهاب: هو ابن عبد المجيد بن الصلت الثقفي. وأخرجه عبد الرزاق "20842"، وأحمد 2/240 و272 و513 و540،

والحميدي "1005"، ومسلم "1252" في الحج: باب إهلاك النبي صلى الله عليه وسلم، وابن جرير الطبري في "تفسيره"

"7144"، وابن منده في "الإيمان" "419"، والبيهقي في "السنن" 5/2، والبغوي "4278" من طرق عن الزهري، بهذا الإسناد.

وأخرجه أحمد 2/290 - 291 عن يزيد بن هارون، عن سفيان بن حسين، عن الزهري، به. في حديث طويل. والإهلال: رفع الصوت

بالتلبية، وفتح الروحاء: قال ياقوت: بين مكة والمدينة كان طريق رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى بدر، وإلى مكة عام الفتح، وعام الحج.

6821- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير عبد الرحمن بن آدم فمن رجال مسلم. وأخرجه

أبو داود "4324" في الملاحم: باب خروج الدجال، عن هديبة بن خالد، بهذا الإسناد، وفيه عنده بعض الاختصار. وأخرجه أحمد

2/406، والحاكم 2/595 عن عفان بن مسلم، عن همام، به. وصحح الحاكم إسناده ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 2/437،

والطبري في "تفسيره" "10830" من طريق سعيد بن أبي عروبة، وأحمد 2/437 من طريق شيان النحوي، والطبري "7145" من

طريق الحسن بن دينار، ثلاثهم عن قتادة، به. إلا أن الحسن بن دينار، زاد فيه: "وأنه خليفتي على أمي"، أي عيسى ابن مریم،

والحسن بن دينار متروك، وقد تفرد بهذه الزيادة، وقال ابن كثير في "نهاية البداية" 1/172 بعد أن ذكر رواية الطبري من طريق

سعيد بن أبي عروبة: وهذا إسناد جيد قوي. وأخرجه عبد الرزاق "20845"

بُنْ یَحْیٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ آدَمَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْأَنْبِيَاءُ كُلُّهُمْ إِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ، أُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى، وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ، وَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ إِنَّهُ لَيْسَ بِنَبِيٍّ وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ، وَأَنَّهُ نَازِلٌ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَعْرِفُوهُ، رَجُلٌ مَرْبُوعٌ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ بَيْنَ مَمْصَرَيْنِ كَانَ رَأْسُهُ يَقْطُرُ، وَإِنْ لَمْ يُصْبِهِ بَلَلٌ، فَيَقَابِلُ النَّاسَ عَلَى الْإِسْلَامِ، فَيَدُقُّ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْحَنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيَهْلِكُ اللَّهُ فِي زَمَانِهِ الْمَلَلَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِسْلَامَ، وَيَهْلِكُ الْمَسِيحُ الدَّجَالُ، وَتَقَعُ الْأَمَنَةُ فِي الْأَرْضِ حَتَّى تَرْتَعَ الْأُسْدُ مَعَ الْإِبِلِ، وَالْيَمَارُ مَعَ الْبَقَرِ، وَالذِّئَابُ مَعَ الْغَنَمِ، وَيَلْعَبُ الصَّبْيَانُ بِالْحَيَاتِ، لَا تَضُرُّهُمْ، فَيَمُكُّ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً، ثُمَّ يَتَوَفَّى، فَيَصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ، صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”تمام انبیاء علاتی بھائی ہیں ان کی مائیں مختلف ہیں ان کا دین ایک ہے اور میں لوگوں میں سے سب سے زیادہ عیسیٰ بن مریم کے قریب ہوں کیونکہ میرے اور ان کے درمیان کوئی اور نبی نہیں ہے وہ نزول کریں گے جب تم انہیں دیکھو گے تو انہیں پہچان لو گے وہ ایک ایسے شخص ہیں جن کا رنگ سرخ و سفید ہے ان کا قد درمیانہ ہوگا ان کے سر سے پانی کے قطرے نچتے ہوئے محسوس ہوں گے اگرچہ وہ گیلان میں ہوگا وہ اسلام کے لئے لوگوں کے ساتھ لڑائی کریں گے وہ صلیب کو توڑ دیں گے خنزیر کو مار دیں گے جزیہ کو ختم کر دیں گے اللہ تعالیٰ ان کے زمانے میں اسلام کے علاوہ دیگر تمام مذاہب کو ختم کر دے گا اور مسیح دجال کو ختم کر دے گا اور زمین میں اسن قائم ہو جائے گا یہاں تک کہ شیر اونٹ کے ساتھ، چیتا گائے کے ساتھ، بھیڑ بکریوں کے ساتھ چر رہے ہوں گے، بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے وہ انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین میں چالیس سال تک رہیں گے پھر ان کا انتقال ہو جائے گا مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کریں گے اللہ تعالیٰ کا درود ان پر نزول ہو۔“

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنْ قَدْرِ مُكْثِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي النَّاسِ بَعْدَ قَتْلِهِ الدَّجَالِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام دجال کو

قتل کر دینے کے بعد لوگوں کے پاس کتنا عرصہ مقیم رہیں گے

6822 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ السَّخْتِيَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي

6822 - إسناده قوى، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير الحضرمي بن لاحق فقد روى له أبو داود والنسائي وذكره المؤلف

فی "الثقات"، وقال الحافظ فی "التقريب": بأس به. وأخرجه بنحوه أحمد 6/75 عن سليمان بن داود، عن حرب بن شداد عن يحيى بن كثير، بهذا الإسناد. وأورده الهيثمي فی "المجمع" 7/338، ونسبه إلى أحمد، وقال: رجاله رجال الصحيح غير الحضرمي بن لاحق وهو ثقة.

شَیْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْأَشْبِی، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ الْحَضْرَمِيِّ بْنِ لَاحِقٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي، فَقَالَ: مَا يَبْكِيكَ؟ قَالَتْ: يَارَسُولَ اللَّهِ ذَكَرْتُ الدَّجَالَ، قَالَ: فَلَا تَبْكِينَ، فَإِنْ يَخْرُجُ وَأَنَا حَتَّى أَكْفِيَكُمْوهُ، وَإِنْ مِتُّ، فَإِنْ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، وَإِنَّهُ يَخْرُجُ مَعَهُ الْيَهُودُ، فَيَسِيرُ حَتَّى يَنْزِلَ بِنَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ، وَهِيَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ شِرَارُ أَهْلِهَا، فَيَنْطَلِقُ حَتَّى يَأْتِيَ لَدُنَّ، فَيَنْزِلَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقْتُلُهُ، ثُمَّ يَلْبِثُ عِيسَى فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً، أَوْ قَرِيبًا مِنْ أَرْبَعِينَ سَنَةً إِمَامًا عَدْلًا وَحَكَمًا مُقْسِطًا

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے تو میں رو رہی تھی نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم کیوں رو رہی ہو؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ نے دجال کا ذکر کیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نہ روؤ کیوں کہ اگر وہ ایسے وقت میں نکلا جب میں زندہ ہوا تو میں تم سب کی جگہ اس کے مقابلے میں ہوں گا اور اگر میں مر گیا تو تمہارا پروردگار کا نا نہیں ہے وہ دجال جب نکلے گا تو اس کے ساتھ یہودی ہوں گے وہ چلتا ہوا مدینہ منورہ کے ایک کنارے پر پڑاؤ کرے گا اس زمانے میں مدینہ منورہ کے سات دروازے ہوں گے جن میں سے ہر دروازے پر دو فرشتے تعینات ہوں گے مدینہ منورہ کے بدترین لوگ نکل کر اس کی طرف چلے جائیں گے پھر وہ وہاں سے روانہ ہوگا یہاں تک کہ ”لد“ کے مقام پر آئے گا وہاں حضرت عیسیٰ بن مریم نزول کریں گے وہ اسے قتل کر دیں گے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام چالیس سال تک زمین میں رہیں گے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) چالیس کے قریب تک رہیں گے وہ عادل حکمران انصاف کرنے والے حاکم کے طور پر رہیں گے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَأَنَّ خُرُوجَ الْمَهْدِيِّ إِنَّمَا يَكُونُ بَعْدَ ظُهُورِ الظُّلْمِ

وَالْجَوْرِ فِي الدُّنْيَا وَغَلَبِهِمَا عَلَى الْحَقِّ وَالْجِدِّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ امام مہدی کا ظہور دنیا میں ظلم و ستم کے ظہور کے بعد ہوگا

جبکہ یہ دونوں (یعنی ظلم و ستم) حق اور عدل پر غالب آچکے ہوں گے

6823- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الصَّدِّيقِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

6823- إسنادہ صحیح علی شرط الشیخین، عوف: هو ابن ابی جمیلۃ الاعرابی، وأبو الصدیق: هو بکر بن عمر الناجی. وهو

فی "مسند ابی یعلیٰ". "987" وأخرجه أحمد 3/36، والحاکم 4/557 من طرق عن عوف، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم علی

شرط الشیخین، ووافقه الذہبی. وأخرجه بنحوه أحمد 3/28 و70 من طرق عن ابی الصدیق الناجی، به. وقال فیہ: "یملک سبعا أو

تسعا". ولنظر. "6787" وقال الہیثمی فی "المجمع" 7/314 عن أسانید أحمد وأبی یعلیٰ: رجالہما ثقات.

(متن حدیث): قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَمْلَأَ الْأَرْضُ ظُلْمًا وَعُدُوَانًا، ثُمَّ يَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِي - أَوْ عِزَّتِي - فَيَمْلُؤُهَا قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مِلْنَتْ ظُلْمًا وَعُدُوَانًا

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک زمین ظلم اور دشمنی سے بھر نہیں جاتی پھر میرے اہل بیت میں سے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) میری اولاد میں سے ایک شخص نکلے گا جو زمین کو انصاف اور عدل سے بھر دے گا جس طرح یہ پہلے ظلم اور دشمنی سے بھری ہوئی تھی۔“

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ اسْمِ الْمَهْدِيِّ وَاسْمِ أَبِيهِ ضِدًّا

قَوْلٍ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْمَهْدِيَّ عَيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ

امام مہدی کے نام ان کے والد کے نام کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ یہ بات اس شخص کے

موقف کے خلاف ہے جو اس بات کا قائل ہے: مہدی (سے مراد) حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہیں

6824 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَسْطَامٍ، بِالْأُبُلَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ بْنُ بَخْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زُرِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمْلِكَ النَّاسَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِي، يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي، وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمُ أَبِي، فَيَمْلُؤُهَا قِسْطًا وَعَدْلًا

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک لوگوں کا حکمران میرے اہل بیت سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نہیں بنے گا اس کا نام میرے نام کے مطابق ہوگا اس کے والد کا نام میرے والد کے نام کے مطابق ہوگا وہ زمین کو انصاف

6824 - إسناده حسن، عاصم - وهو ابن أبي النجود - صدوق وحديثه في "الصحيحين" مقرون، واحتج به أصحاب السنن، وباقى السند ثقات من رجال الشيخين. ابن مهدي: هو عبد الرحمن، وسفيان: هو الثوري، وزر: هو ابن حبيش. وأخرجه أحمد 1/377 و430، وأبو داود "4282" في المهدى، والترمذى "2230" في الفتن: باب ما جاء في المهدى، والطبرانى "10218" من طرق عن سفيان الثوري، بهذا الإسناد. وقال الترمذى: حسن صحيح. وأخرجه أحمد 1/376 و448، وأبو داود "4283"، والترمذى "2231"، والطبرانى في "الكبير" "10213" و"10214" و"10215" و"10216" و"10217" و"10219" و"10220" و"10221" و"10222" و"10223" و"10224" و"10225" و"10226" و"10227" و"10228" و"10230"، وفي "الصغير" "1181" من طرق عن عاصم بن أبي النجود، به، وقال الترمذى: هذا حديث حسن صحيح، وصححه الذهبي في "تلخيص المستدرک" 4/442. وأخرجه الطبرانى "10208"، وابن عدی فی "الکامل" 7/2625 من طریق یوسف بن حوشب، عن أبی یزید، الأعور، عن عمرو بن مرة، عن زر بن حبیث، به. ویوسف بن حوشب لا یرفع.

اور عدل سے بھر دے گا۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الْمَهْدِيِّ يُشْبِهُ خُلُقَهُ خُلُقَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ امام مہدی کے اخلاق نبی اکرم ﷺ کے

اخلاق سے مشابہت رکھتے ہوں گے

6825 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَوْنٍ الرَّيَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ:

حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ شُبْرَمَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي، وَخُلُقُهُ خُلُقِي، فَيَمْلَأُهَا قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا

مِلَأْتُ ظُلْمًا وَجَوْرًا

❀❀ حضرت عبداللہ رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”میری امت میں سے ایک شخص نکلے گا جس کا نام میرے نام کے مطابق ہوگا اس کے اخلاق میرے اخلاق کے

مطابق ہوں گے وہ زمین کو انصاف اور عدل سے بھر دے گا جس طرح یہ پہلے ظلم و ستم سے بھری ہوئی تھی۔“

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْمُدَّةِ الَّتِي تَكُونُ لِلْمَهْدِيِّ فِي آخِرِ الزَّمَانِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو اس مدت کے بارے میں ہے کہ

جس مدت میں آخری زمانے میں امام مہدی (کاظہور ہوگا)

6826 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْعَبَّاسِ الْمُرُوزِيُّ، بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ

عَرْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ أَبِي الصَّدِيقِ النَّاجِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

6825 - إسناده ضعيف، عثمان بن شبرمة لم يرو عنه غير ابن فضيل - وهو محمد بن فضيل بن غزوان - ولم يوثقه غير

المؤلف 8/448، وقال البخاري في "التاريخ الكبير" 6/228 بعد أن أورد هذا الحديث: "لا أدري سمع من عاصم أم لا." وأخرجه الطبراني "10229" عن الحسين بن إسحاق التستري، عن واصل بن عبد الأعلى، عن محمد بن فضيل، بهذا الإسناد.

6826 - إسناده حسن مطر الوراق روى له مسلم متابعة والبخاري تعليقا واحتج به الباقر، وهو حسن الحديث، وباقي رجاله

ثقات رجال الشيخين غير الحسن بن عرفة، فقد روى له أصحاب السنن غير أبي داود، وهو ثقة. وأخرجه أحمد 3/17 عن أبي النضر هاشم بن القاسم، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو يعلى "1128" عن قطن بن نسير، عن عدي بن أبي عمارة عن مطر الوراق، به. وقال الهيثمي في "المجمع" 7/314 بعد أن حاسبه على أبي يعلى: وفيه عدي بن أبي عمارة، قال العقيلي: في حديثه اضطراب، وبقيته رجاله رجال الصحيح!

(متن حدیث): لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِي أَقْنَى، يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا كَمَا مِلْنَا قَبْلَهُ ظُلْمًا، يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِينَ.

أَبُو الصَّدِيقِ اسْمُهُ بَكْرٌ بْنُ قَيْسٍ النَّاجِيُّ.

✽✽ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک میرے اہل بیت سے تعلق رکھنے والا ایک شخص حکمران نہیں ہوگا وہ

زمین کو عدل سے بھر دے گا جس طرح اس سے پہلے یہ ظلم سے بھری ہوئی تھی وہ سات سال تک حکمران رہے گا۔“

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوسعید نامی راوی کا نام بکر بن قیس ناجی ہے۔

ذِكْرُ الْمَوْضِعِ الَّذِي يُبَايَعُ فِيهِ الْمَهْدِيُّ

اس جگہ کا تذکرہ جس جگہ پر امام مہدی کی بیعت کی جائے گی

6827 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ

الرَّازِي، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي ذَنْبٍ يَذْكُرُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَبَا قَتَادَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): يُبَايَعُ لِرَجُلٍ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، وَلَنْ يَسْتَحِلَّ هَذَا الْبَيْتَ إِلَّا أَهْلُهُ، فَإِذَا اسْتَحْلَوْهُ، فَلَا

تَسْلُ عَنْ هَلَكَةِ الْعَرَبِ، ثُمَّ تَظْهَرُ الْحَبَشَةُ، فَيَخْرِبُونَهُ خَرَابًا لَا يَعْمُرُ بَعْدَهُ أَبَدًا، وَهُمْ الَّذِينَ يَسْتَخْرِجُونَ كَنْزَهُ

✽✽ سعید بن سمعان بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ ذکر کرتے ہوئے

سنا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایک شخص کی رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کی جائے گی اور یہ گھر صرف اسی کے

6827 - إسنادہ صحیح، رجالہ ثقات رجال الشيخين، غير سعد بن سمعان، فقد روى له أصحاب السنن غير ابن ماجه.

وآخرجه أحمد 2/238، والحاكم 4/452 - 453 عن إسحاق بن سليمان الرازي، بهذا الإسناد. وقال الحاكم: هذا حديث صحيح

على شرط الشيخين ولم يخرجاه، فتعقبه الذهبي بقوله: ما خرجه لابن سمعان شيئا، ولا روى عنه غير ابن ذنب، وقد تكلم فيه.!

قلت: أما قول الذهبي: إن الشيخين لم يخرجا لسعيد بن سمعان شيئا فهذا صحيح، وأما قوله: إنه لم يرو عنه غير ابن ذنب فغير

مسلّم له، فقد روى عنه غيره أبو سعيد سابق بن عبد الله الجزري الرقي كما في "التهذيب"، وقد وثقه النسائي وابن حبان

والدارقطني، وقال الحاكم: تابعي معروف، ولا عبرة بتضعيف الأزدي له، لأنه بدون حجة، والأزدي نفسه قد تكلم فيه، ضعفه

البرقاني وقال: رأيته في جامع المدينة وأصحاب الحديث لا يرفعون به رأسا ويتجنبونه، وقال أبو النجيب الأرموي: رأيته أهل

الموصل يوهنون أبا الفتح الأزدي جدا ولا يعدونه شيئا. انظر "تاريخ بغداد" 2/244. وقد وقع في مختصر الذهبي المطبوع "ولا

روى عنه ابن أبي ذنب" بحذف كلمة "غير" وهو خطأ من الطابع أو الناسخ، وهي ثابتة في مخطوطة مختصر الذهبي التي عند العلامة

أحمد شاكر رحمه الله، كما أنه هو على ذلك في تحقيقه للمسنود 15/36. وخرجه الطيالسي "2373"، وأحمد 2/291 و312

و328 و351، وابن أبي شيبة 15/52 - 53 من طرق عن ابن أبي ذنب، به. وأورده الهيثمي في "المجمع" 3/298، وقال: رواه

أحمد، ورجالہ ثقات.

لئے حلال ہوگا جو اس کا اہل ہو جب وہ اسے حلال قرار دیدیں گے تو پھر تم عربوں کی ہلاکت کے بارے میں نہ پوچھو جسٹی ظاہر ہوں گے وہ اسے برباد کر دیں گے پھر اس کے بعد یہ کبھی آباؤ نہیں ہوگا اور وہی لوگ اس کا خزانہ بھی نکال لیں گے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ كَثْرَةِ خَلْقِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا النَّسْلَ مِنْ أَوْلَادِ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ

اللہ تعالیٰ کا یا جوج و ما جوج کی اولاد میں سے بکثرت مخلوق پیدا کرنے کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ
6828 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ بْنُ أَبِي كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيِّ، عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): إِنَّ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ أَقَلُّ مَا يَتْرُكُ أَحَدُهُمْ لَصُلْبِهِ أَلْفًا مِنَ الذُّرِّيَّةِ، وَإِنَّ مِنْ وَرَائِهِمْ أُمَمًا ثَلَاثَةً: مَنَسْكَ، وَتَاوِيلَ، وَتَارِيسَ لَا يَعْلَمُ عَدَدَهُمْ إِلَّا اللَّهُ
✽✽ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”بے شک یا جوج اور ما جوج میں سے سب سے کم تر وہ شخص ہوگا جس کی پشت سے اس کی اولاد ایک ہزار ہوگی اور ان کے بعد تین گروہ آئیں گے منسک، تاویل اور تاریس ان کی تعداد کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہی ہے۔“

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بَأَنَّ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ مُحَاصَرُونَ

إِلَى وَقْتٍ يَأْذَنُ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا بِخُرُوجِهِمْ

6828 - إسناده ضعيف، أبو إسحاق: هو عمرو بن عبد الله السبيعي، قد اختلط وزيد بن أبي أنيسة لم ينص أحد على أنه قد سمع منه قبل اختلاطه، وقد رواه قدماء أصحاب أبي إسحاق عنه، فلم يذكروا هذا الحرف في حديثه كما سيأتي في التخریج. وأورده السيوطي في "الدر المنثور" 5/455 ونسبه إلى ابن أبي حاتم، عن ابن م. عود قال: أتينا نبي الله صلى الله عليه وسلم يوما وهو في قبة آدم له، فخرج إلينا فحمد الله ثم قال: "أبشركم أنكم ربع أهل الجنة؟" فقلنا: نعم يا رسول الله، فقال: "أبشركم أنكم ثلث أهل الجنة؟" فقلنا: نعم يا نبي الله، قال: "والذي نفسي بيده، إني لأرجو أن تكونوا نصف أهل الجنة، إن مثلكم في سائر الأمم كمثل شعرة بيضاء في جنب ثور أسود، أو شعرة سوداء في جنب ثور أبيض، إن بعدكم ياجوج وماجوج، إن الرجل منهم ليرك بعده من الذرية ألفا فما زاد، وإن وراءكم ثلاث أمم: منسك وتاويل وتاريس لا يعلم عدتهم إلا الله." قلت: وقد أخرجه إلى قوله: "أو شعرة سوداء في جنب ثور أبيض": البخاري "6528"، ومسلم "221" "377"، والترمذي "2547"، وإن ماجه "4283" من طريق شعبة بن الحجاج، والبخاري "6642" من طريق يوسف بن إسحاق بن أبي إسحاق السبيعي، ومسلم "221" "376" من طريق أبي الأحوص، و"221" "378" من طريق مالك بن مغول الكوفي، وابن جرير الطبري في "تفسيره" 17/112 من طريق معمر، خمستهم عن أبي إسحاق السبيعي، عن عمرو بن ميمون الأودي، عن ابن مسعود. فهؤلاء قدماء أصحاب أبي إسحاق روه عنه، فلم يذكروا فيه قصة ياجوج وماجوج. قلت: وهذا هو الصواب إن شاء الله تعالى، وقد اختلط على أبي إسحاق الحديث، فأدخل حديث عبد الله بن عمرو الذي فيه هذا الحرف، في حديث ابن مسعود، فقد رواهما أبو إسحاق جميعا.

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ یا جوج و ما جوج اس وقت تک محصور رہیں گے

جب تک اللہ تعالیٰ انہیں نکلنے کی اجازت نہیں دے گا

6829 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ زُهَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقْدَامِ الْعَجَلِيُّ، قَالَ:

حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ أَبَا رَافِعٍ، حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): يَحْفَرُونَ فِي كُلِّ يَوْمٍ حَتَّى يَكَادُوا أَنْ يَرَوْا شُعَاعَ الشَّمْسِ، فَيَقُولُونَ: نَرْجِعُ إِلَيْهِ غَدًا، فَيَرْجِعُونَ وَهُوَ أَشَدُّ مَا كَانَ حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ مَلَكُوتُهُمْ وَأَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَهُمْ عَلَى النَّاسِ، قَالُوا: نَرْجِعُ إِلَيْهِ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ، فَيَرْجِعُونَ إِلَيْهِ كَهَيْئَةِ مَا تَرَكَوهُ، فَيَحْفَرُونَ، فَيَحْرُجُونَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَيَفِرُّ النَّاسُ مِنْهُمْ إِلَى حُصُونِهِمْ

✽✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”وہ لوگ روزانہ کھودتے ہیں یہاں تک کہ جب سورج کی شعاع کو دیکھتے ہیں (کہ سورج غروب ہونے لگا ہے) تو یہ کہتے ہیں: کل ہم دوبارہ اس کی طرف آئیں گے پھر وہ لوٹ جاتے ہیں تو وہ (دیوار) پہلے سے زیادہ سخت ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ جب ان کی مدت پوری ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ انہیں لوگوں پر بھیجنے کا ارادہ کرے گا تو وہ یہ کہیں گے کہ اگر اللہ نے چاہا تو کل ہم اس کی طرف واپس آئیں گے پھر جب وہ اس کی طرف واپس آئیں گے تو وہ اسی حالت میں ہوگی جس حالت میں اسے چھوڑ کر گئے تھے تو وہ اسے کھود دیں گے اور نکل کر لوگوں پر آ جائیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو لوگ ان سے ڈر کر بھاگتے ہوئے قلعوں کی طرف چلے جائیں گے۔“

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْفِتْنَةِ الَّتِي يَبْتَلِي اللَّهُ عِبَادَهُ بِهَا

عِنْدَ خُرُوجِ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ

اس فتنے کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جس فتنے کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو

6829 - إسنادہ إلى أبي هريرة صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أحمد بن المقدم فمن رجال

البخاري، وفي رفعه نكارة. أبو رافع: هو نفع الصانغ. وأخرجه أحمد 2/510 - 511، وابن ماجه "4080" في الفتن: باب فتنه الدجال وخروج الدجال وخروج عيسى ابن مريم وخروج ياجوج و ماجوج، وابن جرير الطبري في "تفسيره" 16/21 من طريق سعيد بن أبي عروبة، والترمذي "3153" في تفسير القرآن: باب من سورة الكهف، والحاكم 4/488 من طريق أبي عوانة، وأحمد 2/511 من طريق شيبان وهو النحوي - ثلاثهم عن قتادة، بهذا الإسناد. وبعضهم يزيد في الحديث على بعض، وقال الترمذي: حسن غريب، وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي.

آزمائش میں مبتلا کرے گا، اس وقت جب یا جوج و ما جوج کا ظہور ہوگا

6830 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ

إِسْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عَمَرَ بْنِ قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ، ثُمَّ

الْقَافِرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ لَبِيدٍ، أَحَدِ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْعُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: تَفْتَحُ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ، وَيَخْرُجُونَ

عَلَى النَّاسِ، كَمَا، قَالَ اللَّهُ: (وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ) (الأنبياء: 86)، وَيَسْحَارُ الْمُسْلِمُونَ عَنْهُمْ إِلَى

مَدَائِنِهِمْ وَحُصُونِهِمْ، وَيَضُمُونَ إِلَيْهِمْ مَوَاشِيَهُمْ، وَيَشْرَبُونَ مِياهَ الْأَرْضِ، حَتَّى إِنَّ بَعْضَهُمْ لَيَمُرُّ بِذَلِكَ النَّهْرِ،

فَيَقُولُ: قَدْ كَانَ هَاهُنَا مَاءٌ مَرَّةً، حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ إِلَّا فِي حِصْنٍ أَوْ مَدِينَةٍ، قَالَ قَائِلُهُمْ: هَؤُلَاءِ

أَهْلُ الْأَرْضِ قَدْ فَرَعْنَا مِنْهُمْ، بَقِيَ أَهْلُ السَّمَاءِ، قَالَ: ثُمَّ يَهْزُ أَحَدُهُمْ حَرْبَتَهُ، ثُمَّ يَرْمِي بِهَا إِلَى السَّمَاءِ، فَتَرْجِعُ

إِلَيْهِمْ مُحْضَبَةً دَمًا، لِلْبَلَاءِ وَالْفِتْنَةِ، فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى ذَلِكَ يَبْعَثُ اللَّهُ دُودًا فِيْ أَعْنَاقِهِمْ كَنَفِيفِ الْجَرَادِ الَّذِي

يَخْرُجُ فِيْ أَعْنَاقِهِمْ، فَيَضِيقُونَ مَوْتِي حَتَّى لَا يَسْمَعَ لَهُمْ حَسٌّ فَيَقُولُ الْمُسْلِمُونَ: أَلَا رَجُلٌ يَشْرِي لَنَا نَفْسَهُ،

فَيَنْظُرُ مَا فَعَلَ هَؤُلَاءِ الْعَدُوُّ، فَيَتَجَرَّدُ رَجُلٌ مِنْهُمْ لِذَلِكَ مُحْتَسِبًا لِنَفْسِهِ عَلَى أَنَّهُ مَقْتُولٌ، فَيَجِدُهُمْ مَوْتِي

بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ، فَيَنَادِي: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ، أَلَا أَبْشِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ كَفَاكُمْ عَدُوَّكُمْ فَيَخْرُجُونَ عَنْ

مَدَائِنِهِمْ وَحُصُونِهِمْ، وَيُسَرِّحُونَ مَوَاشِيَهُمْ

❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”یا جوج اور ما جوج کو کھول دیا جائے گا تو وہ نکل کر لوگوں پر آئیں گے جس طرح اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اور وہ ہر بلندی سے تیزی سے آئیں گے۔“

مسلمان ان سے بچنے کے لیے اپنے شہروں اور قلعوں کی طرف جائیں گے۔ وہ (یا جوج و ما جوج) اپنے مویشی ساتھ لے کر

آئیں گے (جب مسلمان اپنے مویشی ساتھ لے کر قلعوں کی طرف جائیں گے) وہ (یعنی یا جوج و ما جوج) زمین کا سارا پانی پی

جائیں گے یہاں تک کہ ان میں سے ایک شخص نہر کے پاس سے گزرے گا تو یہ کہے گا کیا یہاں کبھی پانی ہوا کرتا تھا یہاں تک کہ

6830 - إسناده جيد، رجاله ثقات رجال الصحيح، غير ابن إسحاق فقد روى له البخاري تعليقاً ومسلم متابعة واحتج به

الباقون، وهو صدوق وقد صرح بالسماع. وهو في مسند أبي يعلى "1351"، وزاد في آخره "فلا يكون لها، أي: المواشي" رعى

إلا لحومهم، فتشكر "أي: تسمن" كاحسن ما شكرت عن شيء من البيات أصابته قط. "وأخرجه أحمد 3/77 عن يعقوب بن

إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجه "4079" في الفتن: باب فتنة الدجال وخروج عيسى ابن مريم وخروج يا جوج وما جوج،

وأبو يعلى "1144"، والحاكم 4/489 - 490 من طريق يونس بن بكير، عن محمد بن إسحاق، به. وصححه الحاكم على شرط

مسلم، ووافقه الذهبي! وقال البوصري في "مصباح الزجاجة" ورقة 256/2: هذا إسناد صحيح، رجاله ثقات، وقال الحافظ ابن

كثير في "النهاية" 1/181: إسناده جيد. وأخرجه مختصراً جداً من أوله ابن جرير الطبري 17/90 من طريق سلمة، عن محمد بن

إسحاق، به.

لوگوں میں سے ہر شخص کسی قلعے یا شہر کے اندر ہوگا ان میں سے ایک شخص یہ کہے گا اہل زمین سے تو ہم فارغ ہو گئے ہیں اب آسمان والے رہ گئے ہیں پھر ان میں سے ایک شخص اپنا نیزہ لہرائے گا تو اس پر خون لگا ہوا ہوگا۔ یہ آزمائش اور فتنے کے طور پر ہوگا۔ وہ لوگ اب اسی حالت میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ اب ان کی گردنوں میں کیزا پیدا کرے گا جو نطف (اونٹوں اور بکریوں کی ناک میں پیدا ہونے والا کیرا) کی مانند ہوگا۔ وہ ان کی گردنوں میں نکلے گا تو وہ لوگ صبح کے وقت مرے ہوئے ہوں گے یہاں تک کہ ان کی کوئی آہٹ محسوس نہیں ہوگی۔ مسلمان یہ کہیں گے کیا کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو ہمارے لیے اپنی جان کا سودا کرے اور اس بات کا جائزہ لے کہ اس دشمن کا کیا بٹا؟ تو ان میں سے ایک شخص اس کام کے لیے الگ ہوگا وہ اپنے آپ کو اس بات کے لیے تیار کر لے گا کہ وہ قتل ہو جائے گا پھر وہ ان لوگوں کو پائے گا کہ وہ تو مرے ہوئے ہیں اور ایک دوسرے کے اوپر پڑے ہوئے ہیں تو وہ پکار کر کہے گا: اے مسلمانوں کے گروہ! خبردار تمہارے لیے خوش خبری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے دشمن کے لیے تمہاری کفایت کر دی ہے تو لوگ اپنے شہروں اور قلعوں سے نکل آئیں گے اور اپنے مویشیوں کو آزاد کر دیں گے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بَأَنَّ رَدْمَ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ قَدْ فُتِحَ مِنْهُ الْأَنَ الشَّيْءُ الْيَسِيرُ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ یا جوج و ماجوج کی دیوار میں سے تھوڑا سا حصہ اب بھی کھل گیا ہے
6831- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ شُعَيْبِ بْنِ الْبَلْخِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اسْتَيْقِظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَيَلُّ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَدْ اقْتَرَبَ، فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ، وَخَلَقَ بِيَدِهِ عَشْرَةَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنهْلِكَ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ بیدار ہوئے تو آپ ﷺ یہ کہہ رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے عربوں کے لیے اس شر کی وجہ سے بربادی ہے جو قریب آچکا ہے۔ آج یا جوج و ماجوج کی دیوار کا اتنا حصہ کھل گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے صفر کا حلقہ بنایا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم لوگ ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے؟ جب کہ ہمارے درمیان نیک لوگ بھی موجود ہوں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! جب برائیاں بڑھ جائیں گی (تو نیک لوگوں سمیت سب ہلاکت کا شکار ہوں گے)

6831-إسناده صحيح على شرط الشيخين. سفيان: هو ابن عيينة، والحديث حديث زينب بنت جحش، غير أن المؤلف هنا

وأبا عوانة اسقطا زينب بنت جحش من السند، نبه على ذلك الحافظ بن حجر في "الفتح". 13/12 وقد تقدم الحديث عن زينب عند

المؤلف برقم "327"، من طريق يونس بن يزيد الأبله عن ابن شهاب، به، فانظر تخريجه هناك.

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنْ نَفْيِ انْقِطَاعِ الْحَجِّ بَعْدَ خُرُوجِ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ یا جوج و ماجوج کے ظہور کے بعد بھی حج کرنا منقطع نہیں ہوگا

6832 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّورَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَيَحْجَنَّ هَذَا الْبَيْتَ، وَلَيَعْتَمِرَنَّ بَعْدَ خُرُوجِ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ

✽ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”یا جوج و ماجوج کے نکلنے کے بعد بھی اس بیت اللہ کا حج بھی کیا جائے گا اور عمرہ بھی کیا جائے گا۔“

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنْ تَتَابُعِ الْآيَاتِ وَتَوَاتُرِهَا إِذَا ظَهَرَتْ فِي الْأَرْضِ أَوَائِلُهَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ جب زمین میں پہلی نشانی نمودار ہوگی تو پھر نشانیاں

یکے بعد دیگرے تواتر کے ساتھ رونما ہونے لگیں گی

6833 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): خُرُوجُ الْآيَاتِ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ تَتَابُعٌ كَمَا تَتَابُعُ الْخُرُوجُ

✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

6832-إسناده حسن، عمران القطان وهو ابن دوار - صدوق له أصحاب السنن، وقد تويع، وباقي السند رجاله ثقات رجال الصحيح. وهو في "مسند أبي يعلى". "1030" وأبو داود: هو سليمان بن داود الطيالسي. وأخرجه أحمد 3/27-28، وابن خزيمة "2507" عن أبي داود الطيالسي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/27 و48 و64، وابن خزيمة "2507" والحاكم 4/453 من طريق أبان بن يزيد العطار، والبخاري "1593" في الحج: باب قوله تعالى: (جَعَلَ اللَّهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَذْيَ وَالْقَلَائِدَ ...)، من طريق الحجاج بن الحجاج، كلاهما عن قتادة، به.

6833-والد أبي الربيع الزهراني: هو داود الزهراني البصري، لم يرو عنه غير ابنه الربيع واسمه سليمان - ولم يوثقه غير المؤلف 8/234، والهيثمي في "المجمع" وباقي رجال السند ثقات رجال الشيخين. وأورده الهيثمي في "مجمع الزوائد" 7/321 وقال: رواه الطبراني في "الأوسط" ورجاله رجال الصحيح غير عبد الله بن أحمد بن حنبل وداود الزهراني وكلاهما ثقة. وفي الباب عن عبد الله بن عمرو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الآيَاتُ خُرُوجَاتٌ مِنْظُومَاتٌ فِي سُلُوكِ، فَإِنْ يَقْطَعُ السُّلُوكُ يَتَّبِعُ بَعْضُهَا بَعْضًا." وعلقه البخاري في "التاريخ الكبير" 3/144 من طريق علي بن زيد، به. ولم يسق لفظه. قلت: وخالد بن الحويرث، لا يعرف، وعلي بن زيد وهو ابن جدعان وهو ضعيف، ومع ذلك فقد قال الهيثمي في "المجمع" 7/321 بعد أن نسبته إلى أحمد: وفيه على بن زيد وهو حسن الحديث!

” (قیامت سے پہلے کچھ) نشانیاں ظہور پذیر ہوں گی وہ ایک دوسرے کے آگے پیچھے اس طرح آئیں گی جس طرح (ہارٹوٹ جائے) تو دوانے ایک دوسرے کے آگے پیچھے جاتے ہیں۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الْفِتْنِ إِذَا وَقَعَتْ وَالْآيَاتِ إِذَا ظَهَرَتْ
كَانَ فِي خَلِيلِهَا طَائِفَةٌ عَلَى الْحَقِّ أَبَدًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ جب فتنے واقع ہو جائیں گے اور نشانیاں ظاہر ہو جائیں گی تو اس دوران بھی ایک گروہ ہمیشہ حق پر کاربند رہے گا

6834 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سَلَمٍ الْأَصْفَهَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِصَامٍ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَزَالُ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي مَنْصُورِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ، حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ
✽✽ معاویہ بن قرہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہوئے سنا ہے:
”میری امت کے کچھ لوگوں کی ہمیشہ مدد کی جاتی رہے گی جو شخص انہیں رسوا کرنے کی کوشش کرے گا وہ انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔“

ذِكْرُ خَيْرٍ ثَانٍ يُصْرِّحُ بِصَحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6835 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

6834 - حدیث صحیح، محمد بن عیصام، وابوہ تقدمت ترجمتہما عند الحدیث رقم "4587"، وقد توبعنا، وقد تقدم

الحدیث عند المؤلف برقم "61"

6835 - إسناده حسن، محمد بن عجلان صدوق روى له مسلم متابعة، واحتج به أصحاب السنن، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح. أبو صالح: هو ذكوان السمان. وأخرجه البزار "3320" عن زهير بن محمد بن قمبر، عن عبد الله بن يزيد، عن سعيد بن أيوب، عن ابن عجلان، بهذا الإسناد. وأورده الهيثمي في "المجمع" 7/288، وقال: رواه البزار، ورجال رجال الصحيح، غير زهير بن محمد بن قمبر، وهو ثقة. وأخرجه بنحوه ابن ماجه "7" في المقدمة: باب اتباع سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم، من طريق نصر بن علقمة، عن عمير بن الأسود وكثير بن مرة الحضرمي، عن أبي هريرة. وفي الباب عن غير واحد من الصحابة، انظر تخریج الحدیث رقم "61"

(متن حدیث): لَا يَزَالُ عَلَى هَذَا الْأَمْرِ عَصَابَةٌ عَلَى الْحَقِّ، لَا يَضُرُّهُمْ خِلَافٌ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَهُمُ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”اس معاملے (یعنی دین اسلام) کے بارے میں ایک گروہ ہمیشہ حق پر گامزن رہے گا ان کی مخالفت کرنے والوں کی مخالفت انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گی یہاں تک کہ اللہ کا حکم ان تک آجائے گا اور وہ اس حالت پر ہوں گے۔“

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الطَّائِفَةِ الْمَنْصُورَةِ الَّتِي تَكُونُ عَلَى الْحَقِّ إِلَى أَنْ تَأْتِيَ السَّاعَةُ
اس گروہ کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جس کی مدد کی جائے گی

جو قیامت قائم ہونے تک حق پر کاربند رہے گا

6836 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَلَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ، حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ شِمَاسَةَ حَدَّثَهُ،

(متن حدیث): أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ مَسْلَمَةَ بْنِ مَخْلَدٍ وَعِنْدَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ الْخَلْقِ، هُمْ شَرُّ مَنْ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ، لَا يَدْعُونَ اللَّهَ بِشَيْءٍ إِلَّا رَدَّ عَلَيْهِمْ، فَبَيْنَا هُمْ كَذَلِكَ أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ، فَقَالَ لَهُ مَسْلَمَةُ: يَا عُقْبَةُ، اسْمَعْ مَا يَقُولُ عَبْدُ اللَّهِ، فَقَالَ عُقْبَةُ: هُوَ أَعْلَمُ، وَأَمَّا أَنَا فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لَا تَزَالُ عَصَابَةٌ مِنْ أُمَّتِي، يَقَاتِلُونَ عَلَى أَمْرِ اللَّهِ قَاهِرِينَ لِعَدُوِّهِمْ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ، وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ رِيحًا، رِيحُهَا رِيحُ الْمَسْكِ، وَمَسْهَا مَسُّ الْخَرِّ، فَلَا تَتْرُكُ نَفْسًا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ إِيْمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ، ثُمَّ يَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ، فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ

❀❀ عبد الرحمن بن شماسہ بیان کرتے ہیں: وہ مسلمہ بن مخلد کے پاس موجود تھے ان کے پاس حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قیامت صرف بدترین لوگوں پر قائم ہوگی اور وہ اہل جاہلیت سے بھی زیادہ برے لوگ ہوں گے۔ وہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگیں اللہ تعالیٰ ان کی دعا کو قبول نہیں کرے گا۔ ابھی وہ اسی حالت میں تھے کہ اسی دوران میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ آ گئے۔ تو مسلمہ نے ان سے کہا: اے عقبہ! آپ سنیے کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کیا بیان کر رہے ہیں۔ تو

6836-إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في "صحيحه" 1924 في الإمارة: باب قوله صلى الله عليه وسلم: "لا تزال

طائفة من أمتي ظاهرين على الحق لا يضرهم من خالفهم" عن أحمد بن عبد الرحمن بن وهب، عن عمه عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه مختصرا على المرفوع منه عن عقبه، الطبراني "870"/17 عن أحمد بن رشدين، عن أحمد بن صالح، عن ابن وهب، به. وأخرجه كذلك "869"/17 من طريق سعيد بن أبي مریم، عن ابن لهيعة، عن يزيد بن أبي الحبيب، به.

عقبہ نے کہا: وہ زیادہ علم رکھتے ہیں بہر حال جہاں تک میری بات ہے تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ اللہ کے دین کے معاملے میں جنگ کرتا رہے گا اور وہ اپنے دشمنوں پر غالب رہیں گے ان کی خلاف ورزی کرنے والے لوگ ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے یہاں تک کہ ان تک قیامت آجائے گی مگر وہ اسی حالت میں ہوں گے۔“

پھر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بتایا: تو اللہ تعالیٰ ایک ہوا کو بھیجے گا جس کی خوشبو مشک کی خوشبو کی مانند ہوگی اور وہ چھونے میں ریشم کی طرح ہوگی تو وہ ایسے کسی شخص کو نہیں چھوڑے گی جس کے دل میں رائی کے دانے کے وزن جتنا ایمان ہوگا مگر یہ کہ اس کی روح قبض کر لے گی پھر بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے اور انہی لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔

ذِكْرُ خَيْرِ ثَانٍ يُصْرِحُ بِصَحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6837 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَزَالُ هَذَا الدِّينُ يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عَصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ

✽✽ حضرت جابر بن سرہؓ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اس دین کے معاملے میں مسلمانوں کا ایک گروہ ہمیشہ جنگ کرتا رہے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔“

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ قَبُولِ الْإِيمَانِ فِي الْإِبْتِدَاءِ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ سورج کے مغرب کی طرف سے طلوع ہونے کے بعد کسی شخص کا

ایمان قبول نہیں کیا جائے گا (جو پہلے ایمان نہ لایا ہو)

6838 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَإِذَا طَلَعَتْ آمَنَ النَّاسُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ،

6837 - إسناده حسن على شرط مسلم، سماك بن حرب لا يرقى إلى درجة الصحة. إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه الحنظلي. وأخرجه أحمد 5/103، ومسلم "1922" في الإمارة: باب قوله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي"،.... من طريق محمد بن جعفر غندر، والطبراني "1891" من طريق معاذ بن العنبري، كلاهما عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/98 من طريق أسباط، 5/106 و 107 من طريق زائدة، كلاهما عن سماك،

فَيَوْمَئِذٍ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيْمَانِهَا خَيْرًا ﴿٦٨٣٩﴾
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک سورج مغرب سے نہیں نکلتا جب وہ (مغرب کی طرف سے) نکل آئے گا تو تمام لوگ ایمان لے آئیں گے، لیکن اس دن کسی بھی شخص کو اس کا ایمان فائدہ نہیں دے گا ایسا شخص جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا تھا یا جس نے اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہیں کمائی تھی۔“

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنْ خُرُوجِ النَّارِ الَّتِي تَخْرُجُ قَبْلَ قِيَامِ السَّاعَةِ

اس آگ کے نکلنے کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو قیامت قائم ہونے سے پہلے نکلے گی

6839- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَخْرُجَ نَارٌ تُضِيءُ لَهَا أَغْنَاقُ الْإِبِلِ بِبُصْرَى

﴿٦٨٣٩﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک وہ آگ نہیں نکلے گی جب تک بصری میں موجود اونٹوں کی گردنیں روشن نہیں ہو جائیں گی۔“

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنْ وَصْفِ سَيْرِ النَّارِ الَّتِي تَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ
 اس آگ کے چلنے کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو آخری زمانے میں نکلے گی

6838- إسناده صحيح على شرط مسلم. القعنبي: هو عبد الله بن مسلمة بن قعنب. وأخرجه مسلم "157" في الإيمان: باب بيان الزمن الذي يقبل فيه الإيمان، من طرق إسماعيل بن جعفر، وابن جرير الطبري في "تفسيره" "14210" من طريق محمد بن جعفر، كلاهما عن العلاء بن عبد الرحمن، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/313 و350 و398 و530، والبخاري "4635" في تفسير سورة الأنعام: باب (قُلْ هَلْ لَكُمْ شُهَدَاءُ كُمْ)، و"4636": باب (لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا) و"6506" في الرقاق: باب رقم "40"، و"7121" في الفتن: باب رقم "25"، ومسلم "157"، وأبو داود "4312" في الملاحم: باب أمارات الساعة، والنسائي، في "الكبرى" كما في "التحفة" 10/442، وابن ماجه "4068" في الفتن: باب طلوع الشمس من مغربها، وابن جرير الطبري "14204" و"14209"، والبيهقي "4243" و"4244" من طرق عن أبي هريرة.

6839- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم، وهو في "صحيحه" "2902" في الفتن: باب لا تقوم الساعة حتى تخرج نار من أرض الحجاز، عن حرملة بن يحيى بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "7118" في الفتن: باب خروج النار، والبيهقي "4251" من طريق شعيب بن أبي هريرة، ومسلم "2902"، والحاكم 4/443 من طريق عقيل بن خالد، كلاهما عن الزهري، به.

6840 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ بَشِيرٍ السُّلَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يُوْشِكُ أَنْ تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ حُبْسٍ، تَسِيرُ سَيْرَ بَطِينَةِ الْإِبِلِ، تَسِيرُ بِالنَّهَارِ، وَتَكْمُنُ بِاللَّيْلِ، يُقَالُ: غَدَبَتِ النَّارُ أَيُّهَا النَّاسُ فَاغْدُوا، قَالَتِ النَّارُ: أَيُّهَا النَّاسُ فَيَقْلُوا، رَاحَتِ النَّارُ أَيُّهَا النَّاسُ فَرَوْحُوا، مَنْ أَدْرَكَتْهُ أَكَلَتْهُ

✽✽✽ رافع بن بشر سہلی اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”عقرب ایک آگ جس سے نکلے گی وہ یوں چلے گی جس طرح ست رفتار اونٹ چلتا ہے وہ دن کے وقت چلا کرے گی اور رات کے وقت چھپ جایا کرے گی تو یہ کہا جائے گا کہ آگ چل پڑی ہے تو اے لوگو تم بھی چل پڑو آگ آرام کر رہی ہے تو اے لوگو! تم لوگ بھی آرام کرو آگ روانہ ہو گئی ہے تو اے لوگو تم بھی روانہ ہو جاؤ۔ وہ آگ جس تک پہنچے گی اس کو کھا جائے گی۔“

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ الْمَوْضِعِ الَّذِي يَكُونُ مُنْتَهَى سَيْرِ النَّارِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا إِلَيْهِ
اس جگہ کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو اس آگ کی آخری منزل ہوگی

وہ آگ جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں

6841 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَاهِرٍ بْنُ أَبِي الدُّمَيْكِ بِغَدَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ،

6840- رافع بن بشر روى عنه غير واحد، وذكره المؤلف في "الثقات" 4/236، وأبو بشر السلمي، ويقال: بشير، ويقال غير ذلك، عده غير واحد في الصحابة، وناقض المؤلف نفسه، فعده هنا في الصحابة، وذكره في "الثقات" 4/73 في قسم التابعين، وقال: يروى السمراسيل، روى عنه ابنه رافع بن بشير، ومن زعم أن له صحبة فقد وهم، وباقي رجال السند ثقات رجال الصحيح. أبو جعفر هو: مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، الملقب بالباقر. وهو في "مسند أبي يعلى" 934. وأخرجه أحمد 3/443، والحاكم 4/442-443 عن عثمان بن عمر بن فارس، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني "1229" من طريق أبي عاصم، عن عبد الحميد بن جعفر، عن عيسى بن علي الأنصاري، عن رافع بن بشير السلمي، به. وأورده الهيثمي في "المجمع" 8/12، وقال: رواه أحمد والطبراني، ورجال أحمد رجال الصحيح غير رافع، وهو ثقة!

6841- حبيب بن حمز روى عنه اثنان، وذكره المؤلف في "الثقات"، وترجمه البخاري 2/315-316، وابن أبي حاتم 3/98 فلم يذكر فيه جرحاً ولا تعديلاً، وباقي رجال السند ثقات رجال الصحيح، عبد الله بن الحارث: هو الزبيدي النجرائي. وأخرجه أحمد 5/144 عن وهب بن جرير، بهذا الإسناد. وقال الهيثمي في "المجمع" 8/12، ونسبه إلى أحمد: رجاله رجال الصحيح غير حبيب بن حمز "تحرف فيه إلى حبان" وهو ثقة. وأخرجه أحمد 5/144 من طريق أبي أسامة حماد بن أسامة، كلاهما عن زائدة، عن الأعمش، به. وحديث معاوية بن عمرو مختصر، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. وأخرجه بنحوه ابن أبي شيبة 15/77 عن أبي خالد الأحمر، عن عمرو بن قيس، عن رجل، عن أبي ذر. وهذا إسناد ضعيف لجهالة الراوى عن أبي ذر.

قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ حَمَّازٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ:

(متن حدیث): اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَزَلْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَتَعَجَّلَتْ رِجَالُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَبَاتُوا بِهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ سَأَلَ عَنْهُمْ، فَقِيلَ: تَعَجَّلُوا إِلَى الْمَدِينَةِ، فَقَالَ: تَعَجَّلُوا إِلَى الْمَدِينَةِ وَالنِّسَاءِ؟ أَمَا إِنَّهُمْ سَيَتَرَكُونَهَا أَحْسَنَ مَا كَانَتْ وَقَالَ لِلَّذِينَ تَخَلَّفُوا مَعَهُ مَعْرُوفًا، ثُمَّ قَالَ: لَيْتَ شِعْرِي، مَتَى تَخْرُجُ نَارٌ مِنَ الْيَمَنِ مِنْ جَبَلِ الْوَرَّاقِ، تُضِيءُ لَهَا أَغْنَاؤُ الْإِبِلِ وَهِيَ تَنْزِلُ بِبُصْرَى كَضَوْءِ النَّهَارِ قَالَ عَلِيٌّ: بُصْرَى بِالشَّامِ ❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ آ رہے تھے ہم نے ذوالحلیفہ میں پڑاؤ کیا کچھ لوگ جلدی مدینہ منورہ کی طرف چلے گئے انہوں نے وہاں رات بسر کی جب صبح ہوئی تو نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کے بارے میں دریافت کیا: تو آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ وہ لوگ پہلے ہی مدینہ منورہ چلے گئے ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ مدینہ منورہ اور خواتین کی طرف جلدی چلے گئے ہیں؟ اگر وہ لوگ ان خواتین کو ایسے ہی رہنے دیتے (یعنی کل رات جلدی نہ جاتے) تو یہ زیادہ بہتر تھا البتہ جو لوگ آپ ﷺ کے ساتھ پیچھے رہ گئے تھے آپ ﷺ نے ان کے ساتھ مناسب طور پر بات کی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہائے افسوس! جب یمن سے وراق کے پہاڑ سے آگ نکلے گی تو اس کے ذریعے اونٹوں کی گردنیں روشن ہو جائیں گی اور وہ آگ بصری پریوں نازل ہوگی جس طرح دن کی روشنی ہوتی ہے۔

علی بن مدینی نامی راوی کہتے ہیں: بصری نامی جگہ شام میں ہے۔

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَنْ تَقَارُبِ الزَّمَانِ قَبْلَ قِيَامِ السَّاعَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ قیامت سے پہلے زمانہ سمٹ جائے گا

6842 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا النَّفِيلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مَعَاوِيَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، فَتَكُونُ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ، وَيَكُونُ الشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ، وَتَكُونُ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ، وَيَكُونُ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ، وَتَكُونُ السَّاعَةُ كَاخْتِرَاقِ السَّعْفَةِ أَوْ الْخُوصَةِ ❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

6842 - إسناده صحيح على شرط الصحيح. النفيلی: هو عبد الله بن محمد بن علي بن نفيل الحرائی. وأخرجه أحمد

2/537 - 538 عن هاشم أبي النصر، عن زهير بن معاوية، بهذا الإسناد. وأخرجه بنحوه أبو يعلى في "مسنده" ورقة 306 عن سريج بن يونس، عن عبيدة، عن سهيل، به. وأورده الهيثمي في "المجمع" 7/331، وقال: رواه أبو يعلى ورجاله رجال الصحيح. وفي الباب عن أنس عند الترمذی "2332" وفي إسناده ضعف.

”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک زمانہ سمٹ نہیں جائے گا۔ سال مہینے کی طرح ہو جائے گا مہینہ جمعے کی طرح ہوگا جمعہ ایک دن کی طرح ہوگا ایک دن ایک ساعت (یعنی پورا پھر) کی طرح ہوگا اور ایک یوں ہوگی جیسے (کسی عام درخت کا) پتہ یا کھجور کا پتہ جلتا ہے۔

ذِكْرُ الْخِصَالِ الَّتِي يُتَوَقَّعُ كَوْنُهَا قَبْلَ قِيَامِ السَّاعَةِ

ان خصائل کا تذکرہ جن کے بارے میں یہ توقع ہے کہ وہ قیامت سے پہلے نمودار ہوں گے

6843 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ فُرَاتِ الْقَزَّازِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ حَدِيْفَةَ بْنِ أَبِي سَيْدٍ، قَالَ: (متن حدیث): أَشْرَفَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَذَكَّرُ، فَقَالَ: مَاذَا كُنْتُمْ تَتَذَكَّرُونَ؟ قُلْنَا: كُنَّا نَتَذَكَّرُ السَّاعَةَ، فَقَالَ: إِنَّهَا لَا تَقُومُ حَتَّى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ: الدَّجَالُ، وَالْذَّخَانُ، وَعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ، وَيَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ، وَالذَّابَّةُ، وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَثَلَاثُ خُسُوفٍ: خُسُوفٌ بِالْمَشْرِقِ، وَخُسُوفٌ بِالْمَغْرِبِ، وَخُسُوفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَآخِرُ ذَلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدْنٍ، أَوْ عَدْنٍ، أَوْ الْيَمَنِ، تَطْرُقُ النَّاسَ إِلَى الْمَحْشَرِ

✽✽ حضرت ابوسریحہ حدیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہماری طرف جھانک کر دیکھا ہم اس وقت بات چیت کر رہے تھے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کس چیز کے بارے میں بات چیت کر رہے ہو؟ ہم نے عرض کی: ہم قیامت کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم اس سے پہلے دس نشانیاں نہیں دیکھو گے۔ دجال، دھواں، حضرت عیسیٰ بن مریم (کا نزول)، یاجوج و ماجوج، دابۃ الارض، سورج کا مغرب سے نکلنا اور تین مرتبہ دھنسا ایک مرتبہ دھنسا مشرق میں ہوگا ایک مرتبہ دھنسا مغرب میں ہوگا ایک مرتبہ دھنسا جزیرۃ العرب میں ہوگا اور اس کے آخر میں ایک آگ ہوگی جو عدن کے گڑھے سے نکلے گی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) عدن سے نکلے گی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) یمن سے نکلے گی اور وہ لوگوں کو میدانِ محشر کی طرف لے جائے گی۔

ذِكْرُ أَمَارَةٍ يُسْتَدَلُّ بِهَا عَلَى قِيَامِ السَّاعَةِ

اس نشانی کا تذکرہ جس کے ذریعے قیامت قائم ہونے پر استدلال کیا جاسکتا ہے

6844 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، حَدَّثَنَا

6843 - إسناده صحيح على شرط الشيخين غير صحابه - وهو حديثه بن أسيد - فمن رجال مسلم، وهو في "صحيحه"

"2901" "39" في الفتن: باب في الآيات التي تكون قبل الساعة، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وقد تقدم عند المؤلف برقم

"6791" من طريق شعبة بن الفرات القزاز.

إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي زُفَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَرْذَكَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ وَابِلَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَظْهَرَ الْفُحْشُ، وَالْبُهْلُ، وَيُخَوَّنَ الْأَمِينُ، وَيُوْتَمَنَ الْخَائِنُ، وَيَهْلِكَ الْوُعُولُ، وَتَظْهَرَ التَّحَوُّتُ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا الْوُعُولُ وَالتَّحَوُّتُ؟ قَالَ: الْوُعُولُ: وَجُوهُ النَّاسِ وَأَشْرَافُهُمْ، وَالتَّحَوُّتُ: الَّذِينَ كَانُوا تَحْتَ أَقْدَامِ النَّاسِ لَا يُعْلَمُ بِهِمْ.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: سَمِعَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَبَا هُرَيْرَةَ وَهُوَ ابْنُ عَشْرِ مِائِينَ إِذَا ذَاكَ

✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان نقل کرتے ہیں

اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک فحاشی، کجروی عام نہیں ہو جائے۔ امین شخص کو خائن قرار دیا جائے گا اور خائن شخص کو امین بنایا جائے گا۔ وعل ہلاکت کا شکار ہو جائے گا اور تحوت عام ہو جائے گا۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! وعل اور تحوت سے کیا مراد ہے؟

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”وعل“ سے مراد لوگوں کے بڑے اور معززین ہیں اور ”تحوت“ سے مراد وہ لوگ ہیں جو لوگوں کے پاؤں کے نیچے رہتے ہیں اور ان کے بارے میں علم نہیں ہوتا۔

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (سعید بن جبیر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس وقت احادیث کا سماع کیا تھا جس وقت ان کی عمر دس سال تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ السَّاعَةِ تَقُومُ وَالنَّاسُ فِي أَسْوَاقِهِمْ وَأَشْغَالِهِمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جب قیامت قائم ہوگی تو لوگ اس وقت بازاروں

میں ہوں گے اور اپنے کام کاج کر رہے ہوں گے

6845 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُشْكَانٍ، قَالَ:

حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْرَجُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَتَوْبُهُمَا بَيْنَهُمَا لَا يَطْوِي بَيْنَهُمَا وَلَا يَتَبَايَعَانِيهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ انْصَرَفَ بَلَدٌ لِفَقْحِهِ لَا يَطْعُمُهُ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يَلُوطُ حَوْضَهُ لَا يَسْقِيهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَرَفَعَ لَقْمَتَهُ إِلَى فِيهِ لَا

6844 - إسناده ضعيف . إسماعيل بن أبي أويس، فيه لين كما قال الذهبي، ومحمد بن سليمان لم يوثقه أحد غير المؤلف 7/416. وأخرجه البخاري في "تاريخه" 1/98 عن إسماعيل بن أبي أويس، بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم 4/547 عن أبي عبد الله محمد بن يعقوب الحافظ، حدثنا يحيى بن محمد بن يحيى الشهيد، والفضل بن محمد بن المسيب الشمراني، قالا: حدثنا إسماعيل بن أبي أويس، به، وقال: هذا حديث رواه كلهم مدنيون ممن لم ينسبوا إلى نوع من الجرح، وأقره الذهبي!

يَطْعَمَهَا

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”قیامت ضرور ایسی حالت میں قائم ہوگی جب کہ (دو آدمیوں کا) کپڑا ان کے درمیان ہوگا وہ نہ تو اسے لپیٹ سکیں گے اور نہ ہی اس کا سودا طے کر سکیں گے۔ قیامت ضرور ایسی حالت میں قائم ہوگی کہ آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ لے کر واپس جائے گا لیکن وہ اسے پی نہیں سکے گا۔ قیامت ضرور ایسی حالت میں قائم ہوگی جب کوئی شخص اپنے حوض کو درست کر رہا ہوگا لیکن اس میں سے پی نہیں سکے گا۔ قیامت ضرور ایسی حالت میں قائم ہوگی جب آدمی اپنا لقمہ اپنے منہ کی طرف بڑھائے گا لیکن اسے کھا نہیں سکے گا۔“

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصَحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

6846 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْقُضَائِرِيُّ، بِحَلَبَ وَالْبَجِيرِيُّ، بِصُفْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَيْسُورٌ، عَنْ أَبِي الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): تَقُومُ السَّاعَةُ عَلَى رَجُلَيْنِ بَيْنَهُمَا ثَوْبٌ يَتْبَاعَانِيهِ، فَلَا هُمَا يَنْشُرَانِيهِ وَلَا هُمَا يَطْوِيَانِيهِ، وَتَقُومُ السَّاعَةُ عَلَى رَجُلٍ وَفِيهِ لُقْمَةٌ، فَلَا هُوَ يُسَيِّغُهَا وَلَا هُوَ يَلْفِظُهَا.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَبُو الْحَارِثِ هَذَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ، وَمَيْسُورٌ هُوَ ابْنُ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”قیامت ایسے آدمیوں پر قائم ہوگی جن کے درمیان ایک کپڑا ہوگا جس کے بارے میں وہ سودا طے کر رہے ہوں گے“

6845 - حدیث صحیح، محمد بن مشکان روی عنہ غیر واحد و ذکرہ المؤلف فی "اللفحات" 9/127، ومن فوقه رجال ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 2/369 عن علي بن حفص، عن ورقاء، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي "1103" و "1179"، ومسلم "2954" في الفتن: باب قرب الساعة. من طريق سفيان بن عيينة، والبخاري "6506" في الرقاق: باب رقم "40"، و "7121" في الفتن: باب رقم "25" من طريق شعيب بن أبي حمزة، كلاهما عن أبي حمزة، كلاهما عن أبي الزناد، به. وبعضهم يزيد في الحديث على بعض. واللقحة، بكسر اللام وسكون القاف بعدها مهمله: الناقة ذات الدر، وهي إذا نتجت لقوح شهرين أو ثلاثة، ثم لبون.

6846 - حدیث صحیح، ميسور: هو ابن عبد الرحمن، وهو وإن لم يرو عنه معتمر بن سليمان، ولم يوثقه غير المؤلف 7/512، قد توبع، وباقى رجاله ثقات رجال الصحيح، وهو بمعنى ما قبله. وأخرجه عبد الرزاق "20849" عن معمر، عن أبي الحارث محمد بن زياد بهذا الإسناد. القسم الأول منه فقط. ونسبه الحافظ ابن حجر في "الفتح" 13/88 - 89 إلى البيهقي في "البعث" من طريق محمد بن زياد، عن أبي هريرة. وانظر ما قبله.

لیکن وہ نہ تو اسے پھیلا سکیں گے اور نہ ہی اسے سمیٹ سکیں گے۔

قیامت ایک ایسے شخص پر قائم ہوگی کہ اس کے منہ میں ایک لقمہ ہوگا لیکن وہ نہ تو اسے نگل سکے گا اور نہ ہی اسے اگل سکے گا۔“

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (ابو حارث نامی یہ راوی محمد بن زیاد ہے اور میسور نامی راوی عبدالرحمن کا بیٹا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَأَنَّ مَنْ أَدْرَكَ السَّاعَةَ وَهُوَ حَيٌّ كَانَ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جو شخص ایسی حالت میں قیامت کو پائے کہ

وہ زندہ ہو تو وہ شخص بدترین لوگوں میں سے ہوگا

6847 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ غَاصِمٍ، عَنْ أَبِي وَإِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تَدْرِكُهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ أَحْيَاءُ، وَمَنْ يَتَّخِذُ الْقُبُورَ مَسَاجِدَ

❁❁ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”لوگوں میں سے بدترین وہ لوگ ہوں گے جنہیں قیامت ایسی حالت میں پائے گی کہ وہ زندہ ہوں گے (اور لوگوں میں بدترین وہ لوگ ہیں) جو قبروں کو سجدہ گاہ بنا دیتے ہیں۔“

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ النَّاسِ الَّذِينَ يَكُونُ قِيَامُ السَّاعَةِ عَلَى رُءُوسِهِمْ

ان لوگوں کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جن کے سروں پر قیامت قائم ہوگی

6848 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ، قَالَ:

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

6847-إسناده حسن، عاصم: هو ابن أبي النجود، روى له البخارى ومسلما مقرونا، وهو حسن الحديث، وباقى السند ثقات

من رجال الشيخين. حسين بن علي: هو الجعفي، وزائدة: هو ابن قدامة، وأبو وائل: هو شقيق بن سلمة. وأخرجه ابن خزيمة "789"

عن يوسف بن موسى، وأبو نعيم في "أخبار أصبهان" 1/142 من طريق أحمد بن الفرات، كلاهما عن حسين بن علي، بهذا الإسناد.

وأخرجه أحمد 1/405 و435، والطبرانی "10413"، والبزار "3420"، من طريق عن زائدة بن قدامة، به. وعلقه البخارى في

"صحيحه" "7067" في الفتن: باب ظهور الفتن، فقال: وقال أبو عوانة، عن عاصم، به. وأخرجه أحمد 1/454، والبزار "3421"

من طريق قيس بن الربيع الأسدي، عن الأعمش، عن إبراهيم النخعي، عن عبيدة السلماني، عن ابن مسعود. وأورده الهيثمي في

"المجمع" 2/27 وقال: رواه الطبرانی في "الكبير" وإسناده حسن، وأورده أيضا في 8/13 وقال: رواه البزار بإسنادين في أحدهما عاصم بن بهدلة، وهو ثقة وفيه ضعف، وبقية رجاله رجال الصحيح. وانظر الحديث رقم "6850"

وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَقُومُ السَّاعَةُ عَلَى أَحَدٍ يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

✽✽ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”قیامت ایسے کسی شخص پر قائم نہیں ہوگی جو لا الہ الا اللہ پڑھتا ہو۔“

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هَذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ الرَّزَّاقِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے: اس

روایت کو نقل کرنے میں عبد الرزاق نامی راوی منفرد ہے

6849- (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ: اللَّهُ اللَّهُ

✽✽ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک زمین میں اللہ اللہ کہا جاتا رہے گا۔“

6848-إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير نوح بن حبيب، فقد روى له أبو داود والنسائي، وهو ثقة. وهو في

"مصنف عبد الرزاق" "20847"، ولفظه فيه "لا تقوم الساعة على أحد يقول: الله الله". "وبلفظ "المصنف" أخرجه أحمد 3/162،

ومسلم "148" في الإيمان: باب ذهاب الإيمان آخر الزمان، وأبو عوانة 1/101، والبيهقي "4284" عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد.

وانظر الحديث الآتي عند المؤلف. وأخرجه أيضا أحمد 3/107، والترمذي "2207" في الفتن: باب رقم "35"، من طريق بن أبي

عدي، عن حميد، عن أنس. وقال الترمذي: هذا حديث حسن. وأخرجه بلفظ حديث الباب الحاكم 4/494 من طريق محمد بن

يحيى الفياض، عن عبد الأعلى بن عبد الأعلى، عن حميد، عن أنس. وصححه علي شرط الشيخين! مع أن محمد بن يحيى بن فياض

لم يخرج له واحد منهما، وحديثه عند أبي داود والنسائي في "عمل اليوم والليلة"، وقد وثقه الدارقطني وابن حبان. وأخرجه كذلك

الحاكم 4/495، والخطيب البغدادي في "تاريخه" 3/82 من طرق عن ابن لهيعة، عن يزيد بن أبي الحبيب، عن سنان بن سعد، عن

أنس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "والذي نفسي بيده لا تقوم الساعة على رجل يقول: لا إله إلا الله، يأمر بالمعروف

وينهى عن المنكر" وقال الحاكم صحيح على شرط مسلم، فتعقبه الذهبي بقوله: سنان لم يرو له مسلم. قلت: وحديثه حسن في

الشواهد.

6849-إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم

"148" في الإيمان: باب ذهاب الإيمان في آخر الزمان، وأبو يعلى "3526" عن زهير بن عثمة، وأبو عوانة 1/101، وعنه البيهقي

في "شرح السنة" "4283" من طريق جعفر بن محمد الصائغ، كلاهما عن عفان بن مسلم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/268 عن

عفان بن مسلم، به. وأخرجه أبو عوانة 1/101 من طريق شاذان، عن حماد بن سلمة، به. لأنه لم يشرع في كتاب ولا سنة ولا هو

مأثور عن سلف الأمة، والذكر نوع من العبادة، فلا مجال للرأى فيه.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ مَنْ يَكُونُ قِيَامُ السَّاعَةِ عَلَيْهِمْ

ان لوگوں کی صفت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جن پر قیامت قائم ہوگی

6850 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِلْيَاسَ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ

مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ، عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ النَّاسِ

❁ حضرت عبداللہ بن ابی نعیمؒ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”قیامت صرف بدترین لوگوں پر قائم ہوگی۔“

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا تَقُومُ السَّاعَةُ عَلَى شِرَارِ النَّاسِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے قیامت بدترین لوگوں پر قائم ہوگی

6851 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو الْوَلِيدِ بِصَيْدَا: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ

يَسَارٍ، حَدَّثَنَا جُنَادَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُرِّي، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْعَشِيرِينَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): سَتَتَقَوُّنَ كَمَا يَنْقَى التَّمْرُ مِنْ خُثَالَتِهِ

❁ حضرت ابو ہریرہؓ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”عنقریب تم لوگوں نے یوں چن لیا جائے گا جس طرح کھجور کو اس کے (چھلکوں وغیرہ میں سے) چن لیا جاتا ہے۔“

6850 - إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الأخوص واسمه عوف بن مالك بن نضلة

فمن رجال مسلم وهو في "مسند أبي يعلى". "5249" وأخرجه مسلم "2949" في الفتن: باب قرب الساعة، عن زهير بن حرب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/435 عن عبد الرحمن بن مهدي، به. وأخرجه الطيالسي "311"، وأحمد 1/394 عن شعبة، به.

6851 - إسناده قوي، إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الأخوص واسمه عوف بن مالك بن نضلة

2/223: أخرجه، وكتب إلى بعض حديثه، وكان صدوقاً ثقة، وجنادة بن محمد المرعي من أهل دمشق روى عنه إبراهيم بن يعقوب الجوزجاني، ويعقوب بن سفيان وأهل الشام مات سنة ست وعشرين ومئتين، ذكره المؤلف في "نقائه" 8/165، وهو مترجم في "تهذيب تاريخ ابن عساكر" 2/412 - 413، وابن أبي العشرين: هو عبد الحميد بن حبيب الدمشقي أبو سعيد البيروتي كاتب الأوزاعي وثقه أحمد، وأبو حاتم، وأبو زرعة، والدارقطني، وقال ابن معين: لا بأس به، وقال النسائي: ليس بالقوي، وقال البخاري: ربما يخالف في حديثه، وقال ابن عدي: هو ممن يكتب حديثه، وباقى السند رجاله ثقات رجال الشيخين. وأورده السيوطي في "الجامع الكبير" ص 639 ونسبه إلى ابن عساكر.

ذِكْرُ تَمْثِيلِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَبْقَى فِي آخِرِ الزَّمَانِ بِحُثَالَةِ التَّمْرِ
نبی اکرم ﷺ کا آخری زمانے میں باقی رہ جانے والے لوگوں کو کھجوروں کے چھلکے سے تشبیہ دینا

6852 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْخَلِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ بِنْتِ تَمِيمٍ بْنِ الْمُتَصِّرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ
بْنُ بَيَانَ الشَّكْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ بَيَانَ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ مُرْدَاسِ
الْأَسْلَمِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): يُقْبِضُ الصَّالِحُونَ أَسْلَافًا، وَيَقْنَى الصَّالِحُونَ الْأَوَّلُ فَلَا أَوَّلَ، حَتَّى لَا يَبْقَى إِلَّا مِثْلُ حُثَالَةِ
التَّمْرِ وَالشَّعِيرِ لَا يَبَالِي اللَّهُ بِهِمْ

❀❀ حضرت مرداس السلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”نیک لوگوں کو اسلاف کے طور پر (دنیا سے) قبض کر لیا جائے گا اور نیک لوگ ایک ایک کر کے ختم ہو جائیں گے یہاں
تک کہ ایسے لوگ باقی رہ جائیں گے جو کھجوروں کے چھلکوں کی طرح (بے کار اور فضول ہوں گے) اللہ تعالیٰ کو ان کی
کوئی پرواہ نہیں ہوگی۔“

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الرِّيحِ الَّتِي تَجِيءُ تَقْبِضُ أَرْوَاحَ النَّاسِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ
اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آخری زمانے میں ایک ہوا چلے گی جو لوگوں کی روح کو قبض کر لے گی

6853 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ
مُسَهَّرٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُبْعَثَ رِيحٌ حَمْرَاءُ مِنْ قِبَلِ الْيَمَنِ، فَيَكْفِتُ اللَّهُ بِهَا كُلَّ نَفْسٍ تَوْمِنُ
بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَمَا يُنْكِرُهَا النَّاسُ مِنْ قَلَّةٍ مَنْ يَمُوتُ فِيهَا: مَاتَ شَيْخٌ فِي بَنِي فُلَانٍ، وَمَاتَتْ عَجُوزٌ فِي
بَنِي فُلَانٍ، وَيُسْرَى عَلَى كِتَابِ اللَّهِ، فَيُرْفَعُ إِلَى السَّمَاءِ، فَلَا يَبْقَى فِي الْأَرْضِ مِنْهُ آيَةٌ، وَتَقْفَى الْأَرْضُ أَفْلَادَ

6852 - إسناده صحيح على شرط الصحيح. وأخرجه الطبرانی "709/20" عن عبد الله بن أحمد بن حنبل، وعبدان بن

أحمد، قالوا: حدثنا وهب بن بقیة، أخبرنا خالد وهو ابن عبد الله بهذا الإسناد. وأخرجه البخاری "6434" فی الرقاق: باب ذهاب
الصالحين، والبيهقی 10/122، والبقوی "4197" عن یحیی بن حماد، عن أبي عوانة، عن بیان، به. وفيه "حفالة كحفالة التمر ..."،
وقال أبو عبد الله البخاری: يقال: حفالة وحفالة، وقال البقوی: حفالة التمر: ردالته ومثله الحفالة، والفاء والفاء يتعاقبان، كقولهم: ثوم
وفوم، وجدث وجدف. وأخرجه أحمد 4/193 عن محمد بن عبيد، ويعلى، والطبرانی "708/20" من طریق حفص بن غياث،
لثلاثهم عن إسماعيل بن أبي خالد، عن قيس بن أبي حازم، به. ورواية محمد بن عبيد مختصرة. وأخرجه أحمد 4/193 عن یحیی بن
سعيد، والبخاری "4156" فی المغازی: باب غزوة الحديبية، من طریق عيسى بن يونس، كلاهما عن إسماعيل بن أبي خالد، عن
قيس، موقوفًا على مرداس الأسلمی.

كَبِدَهَا مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِصَّةِ، وَلَا يَنْتَفِعُ بِهَا بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمَ، يَمُرُّ بِهَا الرَّجُلُ فَيَضْرِبُهَا بِرَجْلِهِ، وَيَقُولُ: فِي هَذِهِ كَانَ يَقْتُلُ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا، وَأَصْبَحَ الْيَوْمَ لَا يَنْتَفِعُ بِهَا.

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَإِنَّ أَوَّلَ قَبَائِلِ الْعَرَبِ فَنَاءَ قُرَيْشٍ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أَوْشَكَ أَنْ يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى النَّعْلِ وَهِيَ مُلْقَاةٌ فِي الْكُنَاسَةِ فَيَأْخُذَهَا بِيَدِهِ، ثُمَّ يَقُولُ: كَانَتْ هَذِهِ مِنْ نَعَالِ قُرَيْشٍ فِي النَّاسِ.

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جس وقت تک یمن کی طرف سے سرخ ہوا نہیں چلے گی تو اس ہوا کے ذریعے اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کی جان کو قبض کر لے گا جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔ اس میں مرنے والے لوگوں کی کمی کی وجہ سے لوگ اسے منکر نہیں سمجھیں گے (اور یہ کہیں گے) بنو فلاں کا بوڑھا آدمی اس میں مر گیا ہے اور بنو فلاں کی بوڑھی عورت اس میں مر گئی ہے۔ اللہ کی کتاب کو الگ کیا جائے گا اور اسے آسمان کی طرف اٹھالیا جائے گا زمین پر اس میں سے کوئی بھی آیت باقی نہیں رہے گی زمین اپنے بگرے کٹڑے یعنی سونے اور چاندی کو اگل دے گی لیکن اس دن کے بعد کوئی اس سے نفع حاصل نہیں کر سکے گا کوئی شخص ان کے پاس سے گزرے گا انہیں پاؤں مارے گا اور یہ کہے گا: کیا ان کی وجہ سے ہم سے پہلے کے لوگ ایک دوسرے سے لڑا کرتے تھے؟ آج یہ عالم ہے کہ ان سے نفع حاصل نہیں کیا جاسکتا۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عرب کے قبائل میں سے سب سے پہلے قریش ختم ہو جائیں گے۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے عنقریب ایک ایسا وقت آئے گا جب کوئی شخص کسی جوتے کے پاس سے گزرے گا جو کسی کوڑے کے ڈھیر پر پڑا ہو گا وہ اپنے ہاتھ سے اسے پکڑے گا اور پھر یہ کہے گا ”اس طرح کے جوتے قریش کے ہوا کرتے تھے۔“



6853- عبد الغفار بن عبد الله روى عنه غير واحد، وذكره المؤلف في "الثقات" 8/421، وأورده ابن أبي حاتم 6/54، ولم يذكر فيه جرحاً ولا تعديلاً، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح. أبو حازم: هم سلمان الأشجعي. وهو في "مسند أبي يعلى" ورقة 287/1 مختصراً إلى قوله "ومات عجزوز في بني فلان". قلت: ولقوله: "ويسرى على كتاب الله ...". شاهد من حديث أبي حذيفة عند ابن ماجه "4049"، وإسناده صحيح، وصححه الحاكم على شرط مسلم ووافقه الذهبي. وقوله: "وتقى الأرض أفلاذ كبدها" إلى قوله "ينتفع بها" أخرجه مسلم بنحوه "1013" من طرق محمد بن فضال، عن أبيه، عن أبي حازم، عن أبي هريرة. وأما قول أبي هريرة، فقد أخرجه أحمد 2/336 عن عمر بن سعد، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عن سعد بن طارق، عن أبي حازم، عن أبي هريرة رفعه "أسرع قبائل العرب فناء قریش، ويوشك أن تمر المرأة بالنعل، فتقول: هذا نعل قرشي"، وإسناده صحيح على شرط مسلم، وأورده الهيثمي في "المجمع" 10/28، وقال: رواه أحمد وأبو يعلى والبخاري في "الأوسط"، وقال: "هذه بدل" هذا "ورجال أحمد وأبو يعلى رجال الصحيح. وله شاهد من حديث عائشة عد أحمد 6/74 و81 و90.